# TIGHT BINGING BOOK

BROWN BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226264
UNIVERSAL
LIBRARY

خلفاے بنی امیہ اور بنی عباس اور خلفاے اندلس و قرطبہ سلاطین عثمانیہ ٹرکی کے حالین

جسکو

جناب مستطاب مولوی محمد مسیح الدین خان بہادر مرحوم مغفور میر منشی گورنر
جنرل کشور ہند و سفیر شاہ اودھ نے تالیف فرمایا

باجازت

جناب مولوی محمد اکرم الدین خان

مددگار صوبہ دار صوبۂ غربی ملازم سرکار نظام جو جناب مرحوم کے فرزند رشید اور اسکی تکمیل مین شریک مین

سنہ ۱۳۰۵ مین

مطبع بہیکاجی نارائن واقع اورنگ آباد دکن مین پہلے مرتبہ طبع ہوئی

جملہ حقوق محفوظ ہین

صبیح الدین صاحب نے بڑی انکساری سے کام لیا ہے۔ اور اپنی
قابلیت کا ثبوت راقم سے دیتے ہوئے آپ تاریخ پڑھتے وقت
طلباء کو چاہئے کہ دعوا اندیشی اور واقعات کو اچھی طرح ذہن نشین
کرکے پڑھیں۔ شکریہ

ربنا انی جاعل فی الارض خلیفه
و اذ قال للملئکة جاعل فی الارض خلیفه

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمی بہ

سنہ ۱۳۰۵ ہجری

# تاریخ الخلفا

سنہ ۱۸۸۸ ع

باہتمام عاصی محمد معصوم علی اعظمی

بمبکا نراد واشنگ آباد شمین مطبع دجی پن ناقع اوز دلکن طبع ہوی

# التماس

جناب مولف مرحوم نے سلاطین ترکی کا ذکر نہایت مجمل تحریر فرمایا تھا اور چاہتے تھے کہ بروقت موقع اوسکو بہ تفصیل مناسب تکمیل فرماوین مگر زمانہ نے مہلت ندی اور یہ ارادہ بھی اوسی ذکر کے ساتھ ناتمام رہگیا۔ خاکسار نے جناب ممدوح کے ارادہ کیموافق اوسکی تکمیل کردی ہے اور ایک نقشہ کل خلفا و سلاطین کا تصریح نام و ولادت و مدت عمر و سلطنت وغیرہ بطور فہرست بھی اسمین اضافہ کردیا ہے چونکہ تالیفات ایک قسم کی یادگار و باقیات صالحات ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ جناب مولف مرحوم کی سوانح عمری جو اونکی قلم خاص کی لکھی ہوی موجود ہے اس کتاب مین شامل کردیجائے تاکہ زیادہ تر اونکی آئندہ نسلونکے لئے یادگار و باعث دلچسپی ہو ناظرین کتاب سے امید ہے کہ بروقت مطالعہ مولف اور خاکسار کو بدعا سے خیر یاد فرمائینگے۔ اگر کوئی غلطی ملاحظہ مین گذرے جو مقتضاے بشری ہے تو اوسے درگذر فرمائین

والعذر عند کرام الناس مقبول

خاکسار

محمد اکرم الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ

نگوز سرکار

Checked 1975

ہوالباقی

# مختصر سوانح عمری جناب مولوی محمد مسیح الدین خان بہادر مرحوم مغفور

## مولف کتاب تاریخ الخانا

مولوی صاحب خاص قصبہ کاکوری کے رہنے والے نہایت مردم خیز اور نامی قصبہ مضافات لکھنو صوبہ اودھ کا ہے آپکے نامور اور معزز رئیس تھے آپکا خاندان اودھ کے قصبات مین بہت اعلیٰ اور اونچا شمار کیا جاتا ہے آپ بڑے علوی سید الاولاد حسنین حسینی اور حسبًا عباسی ہین۔

آپکے جد اعلیٰ **ملا محمد غوث** علیہ الرحمہ نے عہد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ انار اللہ برہانہ مین بہت رشد و اعتبار حاصل کیا تھا اور منصب وکالت مرزا کام بخش پسر بادشاہ کے بعد اوسکے خدمت احتساب صوبہ اکبر آباد آپسے متعلق ہوئی وہان سے صدر الصدوری صوبہ الہ آباد پر ترقی پائی پھر تحصیل جزیہ صوبہ اودھ پر تقرر ہوا اور منصب صدوبنجاہ سے آپنے اعزاز حاصل کیا آپنہایت عالم باعمل اور اکثر دربار بادشاہی مین بھی حاضر رہا کرتے تھے چنانچہ سفر دکن مین آپ بارہ برس بادشاہ کے ہمراہ رہے مین صفر ۱۱۱۸ھ مین آپ نے وفات پائی۔

اونکے فرزند **مولوی غازی الدین** مرحوم نے عہد شباب مین انتقال فرمایا اونکے صاحبزادہ **مولانا حمید الدین** علیہ الرحمہ والغفران نے اپنے علم و فضل مین اطراف و جوانب ہندوستان مین بہت بڑی شہرت حاصل کی اور صاحب تصانیف اور نہایت باورع و تقویٰ تھے۔

اونکے فرزند قاضی القضاۃ مولوی محمد نجم الدین خان بہادر مغفور جو جناب مولف صاحب کے جد امجد تھے نہایت زبردست فاضل و [illegible] تھے جنکے [illegible] ترجمہ فارسی ہدایہ کا جو بحکم گورنمنٹ کیا گیا تھا آپکی مشہور و یادگار تالیف ہے جب کلکتہ مین صدر عدالت قایم ہوی آپ اودہ کے علما مین بذریعۂ نواب آصف الدولہ بہادر نواب وزیر اودہ منتخب ہوکے حسب الطلب گورنر جنرل کلکتہ بھیجے گئے اور عہدہ قاضی القضاۃ بنگال و ممالک مغرب شمال پر مامور ہوے پچیس برس تک اپنی خدمت کو نہایت اعزاز و نیکنامی کے ساتھہ انجام دیا آخر عمر مین پنشن حاصل فرماکے کلکتہ سے اپنے وطن کو روانہ ہوے اور بنارس مین پہونچکر ۳ ربیع الثانی ۱۲۲۹ھ کو انتقال فرمایا اور مقام فاطمان مین دفن ہوے سرکار کمپنی کیطرف سے گورنر جنرل نے بلحاظ حسن خدمات ممدوح الیہ کے اس واقعہ کے بعد ایک خط تعزیت کا اونکی بیوہ کے نام تحریر کیا جسمین اونکی شوہر کی وفات پر افسوس و ہمدردی اور حقوق خدمت مرحوم کا اظہار اور اقرار کیا گیا تھا اوسکے علاوہ سوا سو روپیہ ماہوار اعزازی پنشن بھی اونکی بیوہ کے نام بطور مستثنیٰ اور خاص مقرر ہوی جو مرحومہ کی وفات تک ملا کی۔

اونکے فرزند قاضی محمد علیم الدین خان بہادر مرحوم بھی جو جناب مولف کے والد ماجد اور اپنے بزرگونکے مثل مستعد عالم اور ذکی الطبع تھے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی مین مختلف معزز خدمات پر نہایت نیکنامی اور عزت کے ساتھہ مامور رہے آخر عمر مین بعہدہ صدر الصدوری اٹاوہ، اودھ ۱۲۵۰ھ کو آپ نے رحلت فرمائی۔

مولف صاحب یعنی مولف کتاب ۱۶ شعبان ۱۲۱۹ھ مین پیدا ہوے سال ولادت آپکا لفظ بیدار نجبت سے بلا تخرجہ و تعمیہ حاصل ہوتا ہے قدیم دستور کیموافق آپنے ابتدائی تعلیم گھر ہی مین حاصل کی ۱۲۲۹ھ مین آپنے ابتدائی درسی کتابین عربی کی شروع کین اور متوسطات تک مختلف اوستادونسے وطن ہی مین

پڑھتے رہے چونکہ آپ جبلت سے بڑے اولوالعزم اور مستعد تھے اس لئے آپنے وطن کی اقامت ترک فرماکے لکھنو مین عالب علمانہ حکومت اختیار کی اور علمائے نامی لکھنو فرنگی محل سے تکمیل علم فرمائی اور علوم متداولہ سے فراغت حاصل کی مگر علم تاریخ وادب مین آپکو ایک خاص مناسب وتوجہ ابتدا سے تھی

بعد تحصیل علوم ۱۲۴۳ھ مین آپ کی اوسی اولوالعزمی نے آپکو تلاش نوکری وسفر پر مجبور کیا اور چند مدت تک آپ آگرہ مین مقیم رہے اسی حالت امید واری مین زمانہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے آپنے انگریزی مین بھی تھوڑی بہت استعداد پیدا کرلی جسکی وجہ سے ضروری مکالمت اور مکاتبت مین آپ کسیکے محتاج نہ تھے مگر کتاب کا مطلب مشکل سے مشکل آپ اپنی ذہانت اور قابلیت سے بآسانی سمجھ لیتے تھے اگرچہ زمانہ امید واری نے کسیقدر طول کھینچا اور بہت سی امیدین بن بن کے بگڑ گئین جو آئندہ آپکے لئے نہایت مفید ہی ثابت ہوئین مگر آپ اپنی مضبوط ارادہ مین ہمیشہ مستقل رہے۔

۱۸۳۴ء مین آپ گورنری ممالک مغربی وشمالی مین جسکا مستقر اون دنون الہ آباد مین تھا منشی دفاتر عدالت وہان مقرر ہوئے اور درحقیقت یہ عہدہ گویا آپ ہی کے لئے موضوع ہوا تھا کیونکہ سب سے اول منشی گورنری الہ آباد پر آپ ہی مقرر ہوئے اور بلحاظ اعزاز خاندانی اور قابلیت ذاتی خصوص انگریزی دانی کے جو ایک مسلمان خاندانی شخص مین اوسوقت نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی آپکے لئے بطور خاص اس عہدہ کے واسطے رپوٹ کیگئی اور فوراً منظور ہوئی ایک سال کے بعد دفتر گورنری الہ آباد سے آگرہ مین منتقل ہوا اور ۱۸۳۶ء لارڈ اکلنڈ گورنر جنرل ہند کے عہد مین جب وہ سالانہ دورہ کو روانہ ہوئے یہ دفتر بھی بشمول دفتر گورنری ہند گورنر جنرل سے متعلق ہوکے شملہ منتقل ہوگیا جسکی وجہ سے مولوی صاحب کو بھی وہان جانا پڑا

۱۸۳۸ء مین بنظر حسن کارگزاری وبیمثالی ذاتی وحسن خدمات واعزاز خاندانی پیشگاہ گورنر جنرل

ہند سے مولوی صاحب کو خلعت کا چوبی پانچ پارچہ کا مع سرپیچ مرصع و مالا مروارید اور خطاب خانی و بہادری عطا ہوا اور سند اس خطاب کی جسکی نقل ذیل میں کیجاتی ہے گورنمنٹ گزٹ کلکتہ مطبوعہ ۱۸ اگست سنہ مذکور میں مشتہر و طبع کی گئی چونکہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں روزگار پیشہ اشخاص میں سے آپ تیسرے شخص تھے جنہوں نے یہ خاص عزت حاصل کی تھی اسلئے اوسوقت کے دیسی اخباروں میں اسکا ذکر باظہار قومی عزت نہایت دھام سے چھاپا گیا۔

## نقل سند نواب مستطاب معلی القاب گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ بنام مولوی محمد مسیح الدین خان بہادر منشی دفاتر عدالت و مال ملک علاقہ مغرب

زبدۂ کونین عظیم الشان مشیر خاص حضور فیض گنجور بادشاہ کیوان بارگاہ انگلستان امیر الامرا جارج ثالث معمور لارڈ اکلنڈ گورنر جنرل بہادر ناظم عظیم مما محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ شور سنہ ۱۲۵۲ ع

چون حسن خدمات و قدامت و نیکنامی بزرگان ایشان و نیز امانت و دیانت خود شان بانجا مور متعلقہ عہدۂ ایشان پسندیدہ خاطر و رضا مقاطر آمدہ بنابران درین زمان ازراہ مزید عنایت و الطاف خانی و بہادری مرحمت گردیدہ سند ہذا سمت امضا پذیرفت لازم کہ پیش از پیش بدیانت و امانت مستعد انجام و انصرام امور متعلقہ خود باشند و این سند را ذریعۂ فخر و اعزاز بین الامثال خود شناسند فقط تحریر فی التاریخ دہم ماہ آگست سنہ ۱۸۳۶ ع مطابق یازدہم شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۵۲ ہجری مقام شملہ

شرح دستخط

لارڈ اکلنڈ

گورنر جنرل ہند

غرۂ اپریل ۱۸۳۹ء مین آپنے عہدۂ میر منشی گورنر جنرل کشور ہند پر ترقی پائی اور بوجہ ذاتی لیاقت وقابلیت کے فارن آفس کے کل کاروبار آپکی ذات خاص سے متعلق رہے جسکی وجہ سے پولیٹیکل امور مین آپکو ایک خاص واقفیت وتجربہ حاصل ہوا چونکہ فن تاریخ مین آپکے معلومات وواقفیت بہت اعلیٰ درجہ کی تھی اور علم ادب عربی وفارسی مین بھی آپ کامل دستگاہ رکھتے تھے اس لیے کاخط وکتابت اور تحریر معاہدات زبان ملکی مین سب آپکے ہاتھون ہوتی تھی اور تمامی پولیٹیکل امور مین جسکا تعلق ولیس یا ستون سے تھا آپ مشیر وراز دار رہا کرتے تھی چھ برس تک اس عہدہ کا کام آپنے نہایت اعزاز کے ساتھ انجام دیتے رہے چونکہ یہ ایک عام دستور ہے کہ تبدیلی گورنمنٹ مین خاص افیشل سرکل پر زد پڑتا ہے اور ایک ہندوستانی آدمی کا ایسے ذی وقعت وپولیٹیکل خدمت پر بدون مربی خاص ٹھہرنا ممکن بھی تھا لہذا اسرنہ ہی مارشل ڈرسہ ہر برت ہاوٹ کے فارن آفس سے علحدہ اور تبدیل ہونیکے بعد جو آپکے مربی اور محسن تھے آپنے بھی ۱۸۴۲ء مین استعفا دیدیا اور اعزاز کے ساتھ اس خدمت سے علحدہ ہوگئے

اس علحدگی کے بعد چندے مولوی صاحب نے تجارت کیطرف توجہ فرمائی مگر بقول جناب مجدوح اس فن کے ناواقفی اور ناتجربہ کاری سے آپکو اوسمین چندان منفعت نہ ہوسے آخر کار پھر آپکو نوکری کا خیال پیدا ہوا اور بہت تھوڑی تحریک پر آپکی طلبی حیدرآباد ومرشد آباد سے بذریعہ رزیڈنٹ واجنٹ گورنمنٹ مگر آپنے بوجہ قرب مرشد آباد کو ترجیح دی اور آپکا تقرر پہلے عہدہ دیوانی سرکار نواب امیر النسا بیگم صاحبہ خاص محل نواب عالیجاہ بہادر نواب ناظم صوبہ بنگالہ سرکار کمپنی کیصرف سے عمل مین آیا اور کاروبار وہان کے جو نہایت ابتر ہوگئے تھے اور جسکی وجہ سے سرکار کمپنی کی مداخلت اور آپکے تقرر کی ضرورت ہوئی تھی مولوی صاحب کی حسن تدبیر اور انتظامی قوت سے برضامندی وخوشنودی بیگم صاحبہ دربار وروبراہ ہوگئے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد نواب ناظم بہادر نے بشمول خدمت سابقہ مولوی صاحب کو عہدہ عرض بیگی اور داروغگی دیوانخانہ نظامت پر مامور کیا چند سال تک آپ ان دونون عہدون کو انجام دیتے رہے لیکن چونکہ فرمایہ اور خواجہ سراؤنکی مداخلت اوس سرکار مین آپکی جبلی راست بازی ووضعداری کے خلاف تھی

اس لئے ۱۸۵۴ء مین آپ ان دونون خدمات سے بھی کنارہ کش ہوگئے۔

دوسال کی خانہ نشینی کے بعد ۱۸۵۶ء مین انتزاع ریاست اودہ کا معاملہ پیش آیا چونکہ پولیٹیکل معاملات کی معلومات اور قابلیت مولویصاحب کی اون دنون مین تمام اودہ اور اطراف وجوانب مین مسلم تھی آپ بھی اس معاملہ کے مشورہ مین طلب کئے گئے اور عجالتاً بعض ضروری انتظام کیواسطے پہلے آپ کلکتہ بھیجے گئے اور بالاخر یہ قرار پایا کہ مولویصاحب بادشاہ کیطرفسے سفیر مقرر ہوکر لندن بھیجے جائین اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے اس حکم کا مرافعہ جو درباب انتزاع اودہ صادر ہوا تھا (ملکۂ معظمہ) شہنشاہ وقیصرہ ہند دام ملکہا اور پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرین چنانچہ ۸ جون ۱۸۵۶ء کو مولویصاحب بہمراہی ملکۂ کشور اور مرزا سکندر حشمت اور مرزا ولیعہد بہادر پادشاہ کی مان اور بہائی اور بیٹے کے بنگال نامی جہاز پر بعزیمت یوروپ کلکتہ سے روانہ ہوے۔

لندن پہونچنے کے بعد مولویصاحب نے اوس ملک کے مناسب حال جو شائستہ تدابیر اور موثر پالیسی اختیار کی اور جسکی کامیابی کی نسبت اون دنون کے نامی اخبارات یوروپ متفق تھے اوسکا لازمی نتیجہ یہ تہا کہ شاہ اودہ کی نسبت کوئی نہ کوئی صورت موجودہ حالت سے بہتر نکل آتی اور عجب نہیں تہا کہ سلطنت اودہ خاص شرائط اور عہود کے ساتھہ مستردہوجاتی مگر تہی دستان قسمت راچہ سود از زر کامل دفعۃً ہندوستان کے ہولناک غدر ۱۸۵۷ نے اون سب تدابیر اور منصوبون کو درہم وبرہم کردیا اور بجاے اسکے کہ انگلستان کے عام وخاص اور نامور جلسہ جو مولویصاحب کے حسن تدبیر اور عمدہ پالیسی کیوجہ سے اس ڈیپوٹیشن اودہ کے ساتھہ ہمدردی کرتے تہی اور اونکی کامیابی کے لئے بدل مین تھے ہندوستانکی متوحش خبرین اونکے ہم قوم اور اونکی زن وفرزند کی وحشیانہ قتل وخونریزی کے اخبار سن سن کے دفعۃً پھر گئے اور غدر کے فرو ہوتے ہی شاہ اودہ نے اپنی ناتجربہ کار اور جاہل مشیرون کے مشورہ سے خلاف عہود ومواثیق جو مولویصاحب سے کئے تھے بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ ماہوار قبول کرلی

اور اوسپر بھی اکتفا نکر کے مولوی صاحب کو خدمت سفارت سے علیحدہ کر دیا۔

بہرحال اس سفارت کا نتیجہ کچھ ہی ہو مگر اس مین کوئی شک نہین کہ مولوی صاحب نے اپنی شائستہ تدبیر اور پرجوش تحریرات سے ایک عالم کو اپنا ہم درد اور اپنی مظلومیت کا نوحہ خوان بنا لیا تھا بہت سے رسالہ اور مضامین انتزاع ریاست اودھ اور غدر ہندوستان پر اوس زمانہ مین آپنے چھپوا کے ملک کے معزز جلسون کی طرف سے استرداد سلطنت کے لئے پر زور تحریکین ہوئین پارلمنٹ کے اعلیٰ اور معزز ممبر اور ارباب اقتدار آپکے طرفدار ہو گئے خود آپنے ولایت مین نہایت شہرت و عزت حاصل کی شہنشاہ قیصرہ ہند دام ملکہا کی باریابی و ربار اور شرف ملازمت نہایت توقیر کے ساتھہ میسر ہوی بلکہ دعوت شبینہ پر بھی مدعو ہوے تھے وزرا اور امرا سلطنت خصوص آنریبل مسٹر گلیڈ اسٹون وزیر اعظم کی صحبتون اور شبینہ دعوتون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہے مراسلت مین جو انڈیا آفس اور سکریٹری آف اسٹیٹ کے دفتر سے آپکے نام پر ہوتی تھی اور عموماً تحریرات مین آپکے نام نامی کے ساتھہ ہز اکسلنسی لکھا جاتا تھا۔

علیحدگی سفارت کے بعد بھی آپکو کئی سال تک لندن مین رہنے کا اتفاق ناخواستہ پیش آگیا جسکی تفصیل یہ ہے کہ آپنے اپنی بعض انگریز دوستون سے ضرورتاً کچھہ روپیہ قرض لیا تھا اور چند قطعات استامپ پر بطور بل آف اکسچینج دستخط کر دی تھی اگرچہ وہ روپیہ ادا کر دیا گیا مگر وہ کاغذات واپس نہین ہوے اور اصل دائن نے اوسکو دوسرے کے ہاتھہ فروخت کر ڈالا اور خریدار نے اوسمین رقم بڑہا کے ایک لاکھہ کئے ہزار کا دعوے مولوی صاحب پر کر دیا جسکی پیروی وغیرہ مین آپکو کئی سال تک مجبوراً وہان ٹھہرنا پڑا اور اس عرصہ مین خاص لندن مین آپکے مکانین چوری بھی ہو گئی اور پچاس ساٹھہ ہزار روپیہ کا اسباب از قسم ظروف نقری و جواہرات و لباس وغیرہ تلف ہوا اور اس مقدمہ کی پیروی اور اخراجات بارسٹرون و عدالت مین جو کچھہ سرمایہ وہان موجود تھا اور وطن کے بعض جائداد بھی نذر ہو گئی۔

آخرکار آپ نے ماہ نومبر ۱۸۶۳ء مین لندن سے مراجعت فرمائی اور چند روز مصر و اسکندریہ مین سلطانی اور مصری مہمان سرآدنین سلطان وخدیو مصر کے مہمان رہے اور وہان سے حرمین شریفین تشریف لے گئے جہان تقریباً دو سال آپنے قیام فرمایا اور اوس زمانہ کو بھی آپنے بیکار نہین چھوڑا علم حدیث کی سند حاصل کرتے رہے و حج سے مشرف ہوے۔

۲۳ دسمبر ۱۸۶۶ء کو آپنے وطن مین معاودت فرمائی اور اپنا اکثر وقت تاریخ انگلستان کی تالیف مین جو نہایت نادر و مفید کتاب ہے اور حفظ کلام مجید مین صرف فرمایا قریب بیس پارہ کے حفظ بھی کر لئے تھے مگر علالت اور قضا نے تکمیل کی مہلت نہ دی اسی عرصہ مین آپ کو چند دنون نواب ٹونک و رامپور کے مصاحبت مین بھی رہنے کا اتفاق ہوا۔

الغرض مولوی صاحب نے ابتدائے سن شعور سے زمانہ وفات تک اپنا وقت کبھی بیکار و رائیگان نہین کیا آپکے تالیفات مین مفتاح الرشاد لکنوز المعاش و المعاد اور جدول طلوع و غروب اور تاریخ انگلستان اور شرح خطبہ شقشقیہ اور تاریخ الخلفا حالات خلفاے بنی امیہ و عباس مین اور تاریخ فارسی ہندوستان وادوہ یادگار ہین آپ کے خیالات اگرچہ گذشتہ صدی کے بزرگوارونسے بالکل نئے اور علیحدہ تھے مگر آپ اپنے مذہبی عقائد مین نہایت راسخ و مضبوط تھے جسکی تصدیق خود آپکے کلام سے ہوسکتی ہے۔

۷ محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۸۸۱ء کو آپنے بعارضہ استسقا اس جہان فانی سے مقام کاکورمین رحلت فرمائی اللہ تعالیٰ جناب ممدوح کو اپنی جوار رحمت مین جگہہ دے آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور شکر اوس خالق بیچون وچرا کا جسنے زبان کو طاقت گویائی
اور قلم کو یارائے صفحہ آرائی عطا کی اس ناچیز ضعیف البنیان انسان
کے تحریر اور تقریر سے ادا ہونا محال ہے اور قصد ادا کا اوس محال
کے مجاز کا دعوا ہے باطل کرنا ہے لاجرم سب سے بہتر راہ اوسکی
یہ ہے کہ تشبث بدامن پاک اور مطہر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرکے بموجب ارشاد فیض بنیاد زبان ناطقہ کو یوں
لال کیجئے ربنا لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی
نفسک فرجارک وجل ثنائک اور درود نامحدود اوس سرور
عالم فخر بنی آدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
اوسکے آل اور اصحاب پر اور اوسکے اخیار امت پر بیحد کہ عاصی

محی الدین کا کوری لکھتا ہے عجب شان کبریائی ہے ایزد تعالے
نے اپنے بندگان عاصی اور مطیع کو ہر طرح سے بواسطہ انبیا اور اولیا
کے راہ ہدایت کی دکھلائی اور ضلالت سے باز رکھا اور انکی چشم
بصیرت اور بصارت کھلی ہے اونکی واسطے ہر حادثہ اور انقلاب
زمانیکا موجب عبرت ہوتا ہے اور ہدایت کی راہ دکھلاتا ہے لوگ
کہتی ہین کہ یہ عالم عالم جزا اور سزا نہین ہے مطلب اوسکا یہ ہے
کہ موضوع جزا اور سزا کیوا سطے نہین ہے یا یہ کہ خداوند تعالی
کیطرف سے ہر مطیع اور عاصی کو یہان صاف صاف اطلاع نہین دیجاتی
کہ یہ تیرے حرکات نیک اور بد کی جزا اور سزا ہے باوصف
اسکے کہ یہان بھی حرکات نیک اور بد کی جزا اور سزا ملتی ہی کلام اللہ
العظیم صاف ناطق ہی کہ پچھلے امتونمین لوگون کو اونکے حرکات
ناشایستہ کی سزا ملا کی ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
چونکہ پیغمبر رحمت تہے اونکی امت پر وہ حوادث ہلاکت اور تباہی
کے جو پچھلے امتون پر نازل ہوا کیئے ہین بہت کمتر واقع ہوئے ہین
اسکے ساتھہ بھی مظالم شدیدہ اور ماتم سیہ پر ظہور شان قہری
اور جلالی اور اخیار ناس کے صدق و صلاح پر ناموری اور فلاح
تناسلہ اب بھی مسدود نہین ہے اور ارباب ہوش اور بصیرت
کے ہمیشہ تجربہ مین آتی ہے واقعہ صعب اور ظلم شہادت حضرت

امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ اور حادثہ عظیمہ واقعہ حرہ اور
شہدا ئے کربلا کے بعد جو مصایب قتل وخون کے واقع
ہوئے کتب تواریخ کے دیکھنے سے صاف عیان ہوتا ہے کہ
کس شدت کے ساتھ شان قہری نے ظہور کیا تھا چونکہ ظلم وستم
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف بنی امیہ کے عروج کے حسد
سے ہوا تھا ور ائے وقوع جدال وقتال اور تباہی اور ہلاکت اور
مذلت عام قریب سوا سو برس کے اللہ تعالی نے خلافت اور
سلطنت اور حکومت اُنہین بنی امیہ مین قایم رکہی اور چونکہ مروان
کا عروج خلیفہ ثالث مظلوم کے عہد مین زیادہ تر لوگون کے آنکہون
مین کہٹکتا تہا اور اوسی پر حسد موجب اُوس ظلم شدید کا ہوا
اوسیکی بوہر اور اوسیکے اولاد پر خلافت بنی امیہ کی منحصر ہوگئی
کہ باستثنائے تین خلیفہ اول کے مروان سے لیکر تا خاتم خلافت
بنی امیہ اوسیکے اولاد خلیفہ رہے اور اکثرون نے اون خلفاین
سے اور اونکی اتباع نے بنظر انتقام کے مظالم شدیدہ کے مرتکب
ہوئے الغرض جب اونکے مظالم نے ترقی کی بنی عباس اُون پر مسلط
ہوئے پہر اونکے مظالم سے بدکنار مسلط ہوئے حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ور ائے وقوع ہلاکت اور تباہی
عام اونکے قتل ظلمہ کا نام ونشان باقی نہ رہا اکثر مقطوع النسل ہوگئے

یہان تک کہ سیکڑون برس سے اقوام اہل اسلام مین کوئی
اپنے لڑکونکا نام یزید اور شمر اور زیاد نہین رکھتا ہمارے اس
عہد مین حادثہ ظلم جو بچارے مولوی امیر علی مرحوم پر مقتدران
سلطنت اودہ کیطرف سے تائید اہلکاران ناتجربہ کار سلطنت
انگریزیہ ہوا اور ہندوستان کے لوگون مین سے کسی نے اونکو
اوس ظلم وستم سے نہ بچایا پہلے اودہ کی سلطنت خاک مین ملگئی
اونکے مقتدرون پر ذلت اور تباہی نازل ہوئی پھر ساری ہندوستان
پر ۱۸۵۷ء کے غدر سے جو قہر الہی نازل ہوا وہ کسی پر مخفی نہین
ہے ایسی سلطنت حکیمانہ باشوکت وابہت انگریزیہ چند اہلکاران
ناتجربہ کار کے بدولت بھی قہر الہی سے محفوظ نہ رہی ورائے ہزاران
ذی وجاہت اور تمکنت انگریزون کے قتل وخون کے ایسٹ
انڈیا کمپنی جو سوا سو برس سے ہندوستان پر حاکم تھے وہ مٹ
گئی الغرض جمیع حوادث اور انقلابات اس عالم پر ارباب بصیرت
اور بصارت کو خوص کی نظر ڈالنی سے معلوم ہوگا کہ ہر انقلاب
اور حادثہ عظیم خواہ عام کسی مملکت پر واقع ہو یا خاص ایک کسی
خاندان یا احاد ناس پر ضرور کسی واقعی کی جزا یا سزا مین کارخانہ
آسمانی کے طرف سے واقع ہوا ہے یہان ہم نے ارادہ کیا تھا
کہ ایک تاریخ مختصر خلفائے بنی امیہ اور خلفائے بنی عباس کی لکھین

اوس سي پيشتر قلم نے ايسي جولاني کہ وہ تحرير طولاني نتايج حوادث
عالم کي حقيقي ہو يا اضافي صرف اپنے سمجھہ کے موافق لکھڈالي اب برسر
مطلب آئي واضح ہو کہ اول خلفاے بني اميہ مين حضرت عثمان رضي الله
عنہ ہين چونکہ اونکي خلافت راشدہ تہي اونکو ہمنے سلسلہ خلفاے بني
اميہ نہين لکہا جيسا دلمين ارادہ ہے اگر مقدر بہي ہوچکا ہے ويسي ہي
ايک تاريخ مختصر پيغمبر صلي الله عليہ وسلم اور اونکے خلفاے
راشدين رضوان الله عليہم اجمعين کي انشاء الله تعالي ہم لکہينگے پس
شروع خلافت بني اميہ کي حضرت معاويہ رضي الله عنہ سے کي
تو وہ پہلے خليفہ بني اميہ اوس عہد سے مقرر ہوئے جب حضرت سبط اکبر
امام حسن رضي الله عنہ و سلام الله عليہ نے مصالحتاً اونکو خلافت سپرد
کي اور خود اوس سے دست بردار ہوئے اور اونکي بيعت کي اور
اوس سے پيشتر وہ متغلب بعضونکے نزديک بخطاے اجتہادي
تہي اور راقم آثم کے عقيدے مين مطابق آراے جسم غفير علماے
اہل سنت و جماعت کي جب تلک حضرت سبط اکبر سلام الله عليہ
نے اونکو خلافت نہين سپرد کي اور سب اونکے معين اور مددگار
باغي اور طاغي تہے قطع نظر اونکي خروج کے امام برحق واجب الطاعت
پر جيسے ساتہہ کسيطرح کي اونکو مناسبت اور مماثلت نہ تہي حديث
صحيح حسين خبر قتل عمار ياسر رضي الله عنہ کي قتل کي ہے وہ صاف دليل واضح

ہیے کہ وہ اور سب اوکی ہمراہی باغی تہے صحیح مسلم مین مروی ہیے عن
ابی قتادۃ انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لعمار حین یحفر الخندق
فجعل یمسحہ راسہ ویقول بوس ابن سمیہ تقتلک الفئۃ الباغیۃ
سمیہ عمار یاسر کے مان کا نام ہیے جنکو ابوجہل نے شہید کیا تہا ترجمہ
اس حدیث کا یہ ہیے ابوقتادہ سے روایت ہیے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عمار سے جب وہ غزوہ خندق مین خندق کہود تے
تب آپ نے اونکا سر سہلاتے ہوئے فرمایا اوہ محنت اور مشقت سمیہ کے
بیٹے کی قتل کریگا تجھکو گروہ باغی انتہی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے معجزات مین ہیے کہ خبر بغیب عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کا
دی تہی اور بموجب اوس خبر کے جنگ صفین مین وہ ماری گئے صفین
اوس مقام کا نام ہیے کہ جہان حضرت اسد اللہ الغالب غالب کل غالب
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور معاویہ ابن ابی سفیان سے لڑائی
ہوئی تہی قاموس مین ہیے صفین کسجین ع قرب الرقۃ بشاطی الفرات
کانت بہ الواقعۃ العظیمۃ بین علی ومعاویہ غرۃ صفر سنہ ۳۷ ومن
ثم احترز الناس السفر فی صفر ترجمہ اسکا یہ ہیے صفین سجین کے وزن پر
ایک گاؤن ہی قریب رقہ کے دریائے فرات پر جسمین جنگ عظیم مابین
علی اور معاویہ کے غرہ صفر سنہ ۳۷ ہجری مین واقع ہوئے پس اسی سبب
سے لوگون نے احتراز کیا ہی سفر کرنے سے صفر کے مہینہ مین محدثین لکہتے

ہین کہ اس حدیث کے اسناد کی جو عمار کے قتل کی خبر بغیب دیتی ہے
اور طرق کثیرہ ہین جسے وہ مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہنچی ہے اس صورت
مین کوئی یہ بھی نہین کہسکتا کہ اخبار احاد ہی چندان قابل وثوق نہین ہے
ارباب سیر لکھتے ہین جب عمار یاسر مقتول ہوئے تب عمرو عاص نے
جاکے معاویہ سے کہا بڑی مشکل ہوئی کہ عمار ہمارے ہاتھ سے مارے گئے
اور ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تھا
کہ تم کو گروہ باغی قتل کریگا معاویہ نے بات بنانے کیواسطے کہا کہ
اونکو ہمنے نہین قتل کیا علیؑ نے قتل کروایا اسواسطے کہ وہی اونکو
لڑنے کو لائے تھے راقم کے دانست مین یہ تقریر عمرو عاص کی مذکر تشویش
عمار کے قتل سے للہیت سے نہ تھی اگر للہیت ہوتی اور خبر بغیبی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کر کے خوف خدا دلمین آیا ہوتا تو معاویہ
سے اوسکے ذکر کی کیا حاجت تھی فوراً اوٹھ کھڑے ہوتے اور حضرت
مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر مین جاکے توبہ کرتے اور اونکے مخالفین
کے ساتھ لڑنیکو آمادہ ہوتے اور اگر معاویہ سے اوسکا ذکر کیا تھا
تو بہ نصیحت اور اندرز ذکر کیا ہوتا کہ اس گناہ عظیم بغاوت سے
مین تایب ہوا تم بھی توبہ کرو جب یہ نہوا اور پھر برابر مخالفت پر آمادہ
رہے اور پنچایت عذر کیا پھر للہیت کہان رہی اسصورت مین وہ ذکر
کرنا معاویہ سے دو وجہ سے معلوم ہوتا ہے ایک اثبات اپنے

حق اور احسان کا معاویہ پر ہوگا کہ باوصف اس گناہ کبیرہ بغاوت کے
ہمنے تمہارا ساتھہ دیا اور دوسری شاید یہ وجہ ہو کہ مبادا لبیب
شہری اس خبر غیبی کے لشکر باغی مین بہرتہڈ پڑجاے اسکی روکنی
کی تدبیر سونچا چاہیئے اور صاحب ہدایہ نے لکہا ہے ویجوز تقلد القضاء
من السلاطین الجابرۃ کما تقلد کثیر من الصحابۃ من معاویۃ
والحق کان فی ید علی فی نوبتہ اسکا ترجمہ یہ ہے عہدہ قضا کا قبول
کرنا ظالم بادشاہون کیطرف سے جایز ہے جیسی بہت سے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے جانب سے وہ عہدہ
قبول کیا تہا حالانکہ حق علی کے جانب تہا اونکے اپنے عہد خلافت مین
تو صاحب ہدایہ نے بسبب تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین
ظلمہ مین داخل کیا ہے مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی
علیہ الرحمہ نے لکہا ہے مثنوی آنخلافے کہ داشت با حیدر * در خلافت
صحابئ دیگر * حق در انجا بدست حیدر بود * جنگ با او خطائے منکر بود *
آنخلاف از مخالفان پسند * لیک از لعن طعن لب در بند * گر کسے را
خدائے لعنت کرد * نیست لعن من تواش در خورد * ور بفضل خدائے شد
مہتاز * لعن ما جز بما نگردد باز * ان اشعار مین اگرچہ مولوی جامی کا
وہی زمانہ بغاوت کے ذکر کا ہے مگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی قدس سرہ نے اون اشعار کے سبب سے مولوی جامی کا

تخطیہ کیا ہے کہ طرز بیان اوسکا موجب بی ادبی کا حضرت معاویہ کے
شان مین ہے مطلب حضرت مجدد کا شاید یہ ہو کہ اون اشعار مین استثنا
اونکے اپنے خلافت کی ہے بعد سپردگی حضرت سبط اکبر کے نہین
نکلتی یا شاید حضرت مجدد کے نزدیک وہ مجتہد مخطی ہون
اون کو باغی نکہتے ہون اور ہمارے عقیدہ مین با وصف معاویہ کے
بغاوت کے امام برحق ہے جناب سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
وسلام اللہ علیہ نے اونکے ساتھہ مصالحہ کیا خود خلافت سے دست بردار ہوئے اور
خلافت اونکو سپرد کی اور اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور ہمیشہ اونکے
پیچھے نماز پڑہتے رہے اونکے جوایز اور صلات قبول کرتے رہے
اب وہ اونکا قصور بغاوت سابق کا جو ایک گناہ کبیرہ تہا امید
قوی ہے کہ ایزد تعالی عفو کریگا جب حضرت امام نے عفو کیا سلاطین
اہل اسلام کو با وصف اونکے ابتلا کے ہزارون مظالم اور معاصی
مین کوئی شخص اونکو دایرہ اسلام سے خارج نہین کرتا بلکہ اونکو
بدعائے مغفرت یاد کرتے ہین پس حضرت معاویہ کے بعضے حالات
اور اوصاف ہم نقل کرینگے جس سے اونکی توبہ اور ندامت گناہون
سے ثابت ہوتی ہے اور بالخصوص جب حضرت امام نے اونکا قصور
عفو کیا پہر اونکو مد کہنے کی کیا وجہ ہے ہم مقلد حضرت امام حسن
مجتبی علیہ السلام کے ہین حضرات شیعہ کے ہم مقلد نہین ہین جو

افعال ائمہ اطہار کے تقیے پر حمل کرین واقعہ مصالحہ حضرت امام کا
جو ہم ذکر کرینگے اوس سے صاف ثابت ہے کہ کسیطرحکا جبر اور اکراہ
حضرت امام پر مصالحے کیواسطے نہین ہوا تہا جو انہون نے بہ تقیہ بیعت
کی ہو بلکہ قریب ایک لاکہہ فوج کے آپ کی تبعیت مین موجود تہی اور
معاویہ کے ساتہہ جنگ کرنیکو آمادہ تہے ایسی حالت مین اُونکے
تقیہ کی نسبت کرنا کمال جہل اور وقاحت کی نسبت ہے جس سے دامن
عصمت حضرت امام کا پاک تہا کہ ساری عمر اوسی مین مبتلا رہے بلکہ حضرت
امام نے پیشتر مصالحے سے اعلام کر دیا تہا کہ ایک کسی مسلمان
کے خون کا قطرہ بہی لڑائی مین نکلنا مجہے پسند نہین ہے انہوا سیطے
مین خلافت سے دست بردار ہون اور دوسرے مدعی خلافت
کے ہاتہہ بیعت کرتا ہون وہی آپ نے کیا پس ہمارے نزدیک حضرت
معاویہ کے واسیطے صرف بہ برکت صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور شرف منصب کاتب یعنے منشی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہونے سے اور شرف قرابت اور خویشی سے
آنحضرت کے ساتہہ بالخصوص بسبب بہائی ہونے ایک ام المومنین
کے یعنے حضرت ام حبیبہ اونکے بہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ازواج مطہرات مین تہین جب حضرت سبط اکبر نے اونکا قصور بغاوت
عفو کیا اب عقبی مین اونکے واسیطے وہ متوقع ہے جو اور کسی

مسلمان اونکے مساوی رتبہ کیوا سیطے نہین ہے علاوہ اسکے کتاب
صحیح بخاری جو ارباب حق کیے نزدیک اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے
اوسمین ابی بکرہ صحابی سے مروی ہے "قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبہ وھو یقبل الی الناس
مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان
یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ترجمہ حدیث کا یہ ہے
کہا اونہن ابی بکرہ نے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
منبر پر اور حسن ابن علیؓ آپ کے پہلو مین تہے اور آپ ایکدفعہ قوم
کیطرف متوجہ ہوتے تہے اور ایکدفعہ اونکے طرف اور فرماتے تہے
یہ بیٹا میرا سردار ہے اور تمنا ہے کہ اللہ تعالی اوسکے سبب سے
مصالحہ کراوے دو بڑے گروہ مسلمانون مین یہ حدیث اخبار الغیب
سے ہے جو داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات مین
تو حضرت نے باوصف بغاوت اوس گروہ کے مسلمانہن
اونکو داخل رکہا دایرہ اسلام سے اونکو خارج نہن کیا اور ہماری
دانست مین بغاوت اونکے قبل مصالحے کے اونکے اپنے اقرار
سے ایک خطبہ مین جو انہون نے بعد مصالحے کے تخیلہ مین پڑہا تہا
ثابت ہے جب سارا لشکر ہمراہی حضرت امام حسن علیہ السلام
کا دہان جمع ہوا تہا اور اونکے تبعیت کی تہی ایک فقرہ اوس

خطبے کا جو بدلالت التزامی اوس اقرار پر دلالت کرتا ہے یہ ہے
واللہ انی ما قاتلتکم لتصلوا ولا تصوموا ولا تحجوا ولا لتزکوا
انکم لتفعلون ذالک وانما قاتلتکم لاتامر علیکم وقد اعطانی اللہ
ذالک وانتم کارھون یہ فقرہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغہ
مین روایت کیا ہے اور لکھا ہے کہ اعمش نے عمرو ابن مرہ سے اور
اونہون نے سعید بن سوید سے روایت کی ہے اور کہا اونہون نے
ہمارے ساتھہ نماز پڑہی معاویہ نے نخیلہ مین جمعے کے دن تب
خطبہ پڑہا اور اوس خطبے مین یہ کہا قسم ہے خدا کی نہین قتال
کیا مین نے تمہارے ساتھہ تاکہ نماز پڑہو تم اور روزہ رکھو اور حج
کرو اور زکات دو بہ تحقیق وہ سب تم کرتے ہو صرف میرا قتال
تمہارے ساتھہ اسواسطے تہا تاکہ مین امارت کرون تمہارے
اوپر سو وہ امارت اللہ تعالی نے مجھکو عطا کی اور تم لوگ اوسسے کارہ تہے
انتہی یہ صاف اقرار ہے ہمارے نزدیک کہ میری لڑائی تمہارے
ساتھہ بنا بر ارکان اسلام نہ تہی اسصورت مین لازم آیا کہ
امام برحق پر جسکی خلافت پر اجماع ہوچکا تہا خروج ہوا پھر اوسی ابن حمید
نے لکھا ہے عبدالرحمن ابن شریک جب اوس روایت کو نقل کرتے
ہے تو کہتے ہے ھذا واللہ ھو التھتک صراح مین تہتک کی معنی
لکھے ہین (رسوا شدن) تو عبدالرحمن ابن شریک کا مطلب یہ تہا

کہ معاویہ سنے یہ خطبہ پڑہکے اپنے تین رسوا کیا اب ہم یہان کو الیف
تاریخی خلیفہ اول بنی امیہ کی لکہتے ہین مگر اوس سے پیشتر ضرور ہے
کہ کیفیت مجملہ مصالحہ حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کی لکہین تاکہ حال
اجماع عام سارے مسلمین کا اوس خلافت پر معلوم ہو۔ ذکر خلافت
خلیفہ اوّل بنی امیہ یعنے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
جو باجماع عام اہل اسلام بہ تفویض حضرت امیر المومنین امام
حسن مجتبے علیہ السلام قرار پائے ابن ابی الحدید شرح
نہج البلاغت مین لکہتا ہے ابو الفرج یعنے ابن جوزی راوی ہے کہ جب
بعد شہادت حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ وسلام اللہ
علیہ کے بموجب وصیت جناب ممدوح کے حضرت سبط اکبر کی تمہ
پر لوگون نے بیعت کی تب آپ نے معاویہ بن سفیان کو ایک خط
لکہا خلاصہ مضمون اوس خط کا یہ تہا کہ تم جانتے ہو کہ مین احق بخلافت
ہون بہ نسبت تمہارے اور سب مسلمانون نے میرے ہاتہہ پر بعد
شہادت حضرت والد ماجد کے بیعت کی ہے تمکو لازم ہے کہ
بغی اور عدوان سے باز آؤ اور جس امر مین سب مسلمانون کا
اجماع ہوا ہے تم بہی اوسمین شریک ہو اور جنگ و جدل
سے اور مسلمانونکی خون ناحق بہنے سے باز آؤ معاویہ نے اوسکا
جواب اپنے دانست مین بہت لوازمات لکہا جسکا خلاصہ یہ ہے

کچھ شبہہ نہین ہے کہ تم احق بخلافت تھے لیکن میری حکومت اور ولایت
تمہاری حکومت اور ولایت سے بہت بڑی ہے اور بہ نسبت
تمہارے مین اس امت کا بڑا تجربہ کار ہون اور عمر مین تم سے زاید
ہون پس تمکو لازم ہے کہ تم میرے ہاتھہ پر بیعت کرو اور بعد میرے
مرنے کے تم احق بخلافت ہو اگر مجھکو یقین ہوتا کہ تم انتظام رعایا
اور خلافت کا مجھ سے بہتر کر سکو گے اور سیاست مدن مین مجھ سے
احسن ہو اور بیت المال جمع کرنے مین قوی تر اور اعدائے دین پر
ذی رعب تر ہو تو مین خواہ مخواہ تمہاری بیعت کرتا لیکن ابھی بسبب
صغر سن کے وہ امور تم مین مفقود ہین مناسب اور ضرور ہے کہ تم
میری اطاعت قبول کرو اس صورت مین عراق کے بیت المال مین
جو کچھ نقد و جنس جمع ہو کتنا ہی زیادہ ہو سب تم لیلو اور جہان چاہو
اوٹھا لیجاؤ اور خراج جس ملک کا عراق سے پسند کرو وہ سال
بسال تمکو پہنچے الغرض اسوقت طرفین نے ایک دوسرے کا کہنا
نہ قبول کیا اور دونو طرف سے سامان جنگ کا شروع ہوا اور
ہر ایک نے اپنے مرکز سے کوچ کیا تا میدان جنگ مین مجتمع ہون
پس حضرت امیر المومنین امام حسنؓ رضوان اللہ علیہ سوار ہو کے
نخیلہ کیطرف روانہ ہوئے اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ سارے ضروریات
کے اسباب لیکے وہان آوے اور سب امرا اور اراکین معہ اپنے

اپنے عساکر کے وہان جمع ہونا شروع ہوئے سب سے پہلے عدی
ابن حاتم معہ اپنے ہمرائیونکے پہنچے اور قیس بن سعد عبادہ انصاری
اور معقل بن قیس الریاحی اور زیاد بن صفقہ یتمی وغیرہ داخل ہوئے
اور لوگون کو تحریص اور ترغیب شروع کی اور حضرت امام کے
حضور مین سبہون نے بالاتفاق عرض کیا کہ ہم سب لوگ حضرت
کی اطاعت مین اعدا سے لڑنے کیواسطے حاضر اور موجود ہین پس
حضرت امام نے ارشاد فرمایا تم سب راست گو ہو اللہ تعالی تمہارے
اوپر رحمت کرے مین ہمیشہ سے تم لوگونکی صدق نیات سے
واقف اور آگاہ ہون اور صدق و صفا اور محبت اور وفا سے اللہ تعالی
نے تمہارا خمیر کیا ہے خداوند تعالی تم سب کو جزائے خیر دے
اور دونو جہان مین سرخرو کرے الغرض حضرت امام نے مغیرہ
بن نوفل بن حرث بن عبد المطلب کو جو کوفے کا امیر تہا انیابت
مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ جہان تک ممکن ہو تحریص اور ترغیب کرکے
سپاہ کو نخیلہ کے طرف روانہ کرین اس تدبیر سے ایک لشکر
عظیم قریب ایک لاکہہ آدمی کے آپکی رکاب مین مجتمع ہوا تب
آپ نے عبید اللہ بن عباس کو بارہ ہزار سپاہ پر امیر مقرر کرکے
روانہ کیا کہ وہ مقدمہ الجیش ہون اور اونکو حکم دیا کہ اوس سپاہ
کی خاطرداری اور پاسداری مین کسیطرحکا قصور نکرین کہ بقیہ متعہدان

امیر المومنین حضرت والد ماجد کے ہین اور اس لشکر کے ساتھہ جاکے
نہر فرات پر معسکر کرو اور وہان سے اوس نہر سے عبور کر کے
معاویہ کے لشکر کے روبرو ہو لیکن خبگ شروع نکرنا جب تک
کہ مین وہان نہ پہونچون مین بہی عنقریب تمہارے پیچہے آتا ہون اور
چاہئے کہ ہر روز کے اخبار ضروری سے مجکو اطلاع کرتے رہو اور
ہمارا مرہبن قیس بن سعد اور سعد بن قیس سے مشورہ کرو اس عرصہ مین
اگر معاویہ صف خبگ کے سامنے ہو جائین تو تم مقابلہ شروع
نکرنا جب تلک اونکے طرف سے شروع نہو تم بادی خبگ کے
نہونا جب وہ مقابلہ شروع کرین تب تم مدافعت پر آمادہ ہو جاؤ
اگر باقتضاء تقدیر تم کو شہادت نصیب ہو جائے تب قیس بن
سعد امیر عسکر ہون اگر وہ بہی درجہ شہادت پاوین تب سعد
بن قیس امارت کرین بالجملہ عبید اللہ بن عباس روانہ ہوئے
اور متعاقب اونکے حضرت امام بہی معہ لشکر جرار کے روانہ ہوئے
اب اس مقام پر ہم ایک حدیث بخاری کی معہ اوسکے ترجمہ کے
نقل کرتے ہین جو باعث حضرت امام کے صلح کرنے کی ہوئی وہ
حدیث یہ ہے باب قول النبی صلی اللہ علیہ للحسن بن علیؓ
ابنی ھذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین
وقولہ فاصلحوا بینھما حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا

سفیان عن ابی موسی قال سمعت الحسن یقول استقبل والله
الحسن بن علی معاویة بکتایب امثال الجبال فقال عمرو بن العاص
انی لاری کتایب لا تولی حتی تقتل اقرانها فقال له معاویة و
کان والله خیر الرجلین ای عمرو ان قتل هولاء هولاء و هولاء
هولاء من لی بامور الناس من لی بنسائهم من لی بضیعتهم فبعث
الیه رجلین من قریش من بنی عبد شمس عبد الرحمن بن
سمرة وعبد الله بن عامر فقال اذهبا الی هذا الرجل فاعرضا
علیه وقولا له واطلبا الیه فاتیاه فدخلا علیه فتکلما وقالا
له وطلبا الیه فقال لهما الحسن بن علی انا بنی عبد المطلب
قد اصبنا من هذا المال وان هذه الامة قد عاثت فی
دمائها قالا فانه یعرض الیک کذا وکذا ویطلب الیک
ویسالک قال فمن لی بهذا قالا نحن لک به فما سالهما
شیئا الا قالا نحن لک به فصالحه (اسکے بعد بخاری
مین ہے) قال الحسن ولقد سمعت ابا بکرة یقول رایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم الی اخره وہ حدیث جسکو اوپر ہم ذکر کر چکے
ہین اور بخاری نے اوسکے واسطے باب قرار دیا اور اوسکے تقدمہ
مین اوس حدیث کا مضمون نقل کیا ترجمہ حدیث کا باب قول نبی صلی الله
علیه وسلم واسطے حسن ابن علی کے یہ بیٹا میرا سردار ہے رجاہی

اللہ ہیے یہ کہ صلح کریے اللہ تعالی بسبب اوسکے درمیان دو گروہ عظیم
کے اور باب قول اوسی اللہ تعالی کے اور صلح کردو درمیان اونہین
دونون کے پوری ایت کلام اللہ کی یہ ہیے جسکا وہ قول نقل ہوا و
ان طایفتان من المومنین اقتتلو فاصلحوا بینھما فان بغت
احداھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیئ الی امر اللہ
فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب
المقسطین بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبد اللہ بن
محمد نے کہا اونہون نے حدیث کہی ہم سے سفیان نے اونہون نے
روایت کی ابی موسے سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن بصری
کو وہ کہتے تہے استقبال کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ
کا ساتھہ افواج کے مثل پہاڑون کے پس کہا عمرو بن عاصی نے
معاویہ سے بہ تحقیق مین ہرا ینہ دیکہتا ہون افواج کو تم والی نہین ہوسکو گے
جب تک قتل نکرو اونکے سردارون کو پس کہا اوس سے معاویہ
نے اور تہا وہ قسم ہے خدا کی بہتر دونو آدمیون مین — راقم
کہتا ہے یہ قول حسن بصری کا ہیے یعنے معاویہ بہتر تہے عمرو عاصی سے
اس سبب سے کہ عمرو ترغیب جنگ کی کرتے تہے اور معاویہ
مصالحہ چاہتے تہے بسبب قرب قرابت کے خاندان نبوت سے
اور عمرو اگر قتل کیا اسنے اونکو اور اوسنے انکو پس کون ہیے

میرے پاس انتظام کرنیوالا خلق اللہ کے کامونکا کون ہے میرے
پاس حفاظت کرنیوالا اونکی عورتونکا کون ہے میرے پاس پرورش
کرنیوالا اونکے بچونکا پس بھیجے اونکے پاس دو آدمی قریش کے
اولاد عبد شمس کی عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر پس کہا
اون سے جاؤ تم اس مرد کے پاس یعنے امام حسنؓ رضی اللہ عنہ کے
پاس اور تم دونو عرض کرو اونپر صلح اور کہو اونسے اور طلب کرو
اونکو طرف اوسی صلح کے پس آئے وہ دونو وہان اور پہنچے اونکے
پاس پس گفتگو کی اونہین دونونے اور کہا اون سے اور طلب کیا
طرف اوسی صلح کے پس کہا اون سے حسنؓ بن علیؓ نے بتحقیق ہم
اولاد عبد المطلب کے ہین بتحقیق پہنچا ہم کو یہ مال یعنے بیت المال خلافت
اور بتحقیق اس امت نے فساد کیا ہے اپنے خونون مین مطلب یہ ہے
چونکہ عبد المطلب عرب کے سردار تھے ہم اونکے اولاد ہین ہین
اس سبب سے مستحق سردار یکے ہین اور مال کے ذکر کو مقدم کیا خلافت
پر اوس سے ایسا ہوئی کہ بدون مال کے انتظام خلافت کا ہو نہین سکتا
اور اگر ہین اس بیت المال سے اور خلافت سے دست بردار ہوتا تو
احتمال مفاسد کا تھا اسواسطیکہ یہ امت آمادہ جنگ پر اور اپنے
خون بیٹنے پر ہے کہا اونہین دونونے پس بتحقیق تم سے وہ صلح
کیا چاہتا ہے ان ان شرائط پر اور تمکو بلاتا ہے اوسی صلح کیطرف

اور تیسرے پوچھتا ہے کہ وہ شرائط تمکو منظور ہین یا نہین پس کہا اونہون نے کون شخص
ضامن ہے ایفا اون شرائط کا اون دونونے کہا ہم ضامن ہین پس جبکہ سوال کیا اونہون نے
اون دونوسے دونونے کہا ہم اوسکے ضامن ہین مطلب یہ ہے کہ جو شرائط حضرت امام نے اونکے سر
پیش کئے ہوئے پر برہائے اون دونونے کہا اسکے ایفا کے بھی ہم ضامن ہین اور حقیقت یہ ہے
کہ معاویہ نے ایک سادہ کاغذ مہر کرکے اونکو سپرد کیا تہا کہ جو شرائط حضرت امام
چاہین اوسمین لکھ لین پس مصالحہ حضرت امام نے قبول کر لیا یہان تک
ترجمہ حدیث کا تہا جو ترجمہ لفظی نہین ہے خلاصہ ترجمہ معہ شرح کے لکھا گیا
اور جو آیت کلام اللہ کی صلح کے باب مین ہمنے نقل کی اوسکا ترجمہ یہ ہے
اور اگر دو فریق مسلمانونکے آپسمین لڑ پڑین تو اونمین ملاپ کروادو
پہر اگر چڑہا جاوے ایک اونمین دوسرے پر یعنے لوگونکے مصالحے
اور ملاپ کرانے کو نمانے یا شرائط ملاپ کے قبول کرکے پہر جاوے
تو سب ملکے لڑو اوس چڑہائی والے سے جب تک پہر آوے اللہ کے
حکم پر پہر اگر پہر آیا تو ملاپ کراؤ اونمین برابر یعنے ایک کیسکی طرفداری
سے کسیکے حق مین کم اور زیادہ نکرو اور انصاف کرو بیشک اللہ کو خوش
آتے ہین انصاف والے انتہی بالجملہ اس مصالحے کے باب مین روایات
ارباب سیر کے مختلف ہین شرائط مصالحے مین بہی اختلاف ہے
بعضے لکھتے ہین معاویہ نے ایفاے شرائط نکیا کوئی لکھتا ہے کہ حضرت
امام نے مجبوری سے صلح کی اسواسطے کہ اپنے سپاہ پر اعتماد کلی نہا

ہمارے دانست مین بہت سے روایتین اسباب کی غیر معتبر اور بنا
ہوئی اونکی ہین جو حضرت امام کے صلح کرنے سے راضی نہ تھے اور اپنے
تئین خیر طلب اور دوست حضرت امام کا کہتے تھے حقیقت تو یہ ہے
کہ حضرت امام کو ہرگز جنگ منظور نہ تھی لوگونکے کہنے سے آمادہ ہوئے
تھے اور قریب ایک لاکھ آدمی کے آپ کے رکاب مین جان دینے کو
موجود تھے مگر جب طرفثانی نے درخواست مصالحے کی کی فوراً آپنے
قبول کرلیا تاکہ مخالفت اوس آیت کے مضمون سے ہو چنانچہ غالباً
بعد پیغام صلح کے آنیکے اور شرایط مصالحہ طے ہو جانیکے ایکدن
آپ نے صبح کی نماز کیواسطے لوگونکو جمع کیا اور بعد نماز کے منبر
جا کے یہ خطبہ پڑہا جسکا ترجمہ مذکور ہوتا ہے بعد حمد اور صلوۃ کے ارشاد
کیا الحمدللہ کہ میری نیت مین نہایت مستحکم ہے کہ خلق خدا کا ناصح اور دوست
رہون اور کسی مسلمانکی طرف سے میرے دلمین کینہ اور عداوت نہین
ہے اور نہ کسیکا مین بدخواہ اور دشمن ہون آگاہ ہو جو تمکو ناگوار ہے
سارے جماعت مسلمانونکا آپسمین ملجانا وہ بہتر ہے تمہارے واسطے الگ
الگ رہنے سے جسکو تم دوست رکھتے ہو اور بہ تحقیق مین تمہارے بہتیرے
دیکھتا ہون اور تم خود اپنے واسطے بہتری نہین دیکھتے پس تمپر واجب
ہے کہ میرے حکم کی جو مین حکم کرون مخالفت نکرو اور میری عقل اور رائے
کو پسند و اللہ تعالی مغفرت کرے میری اور تمہاری اور راہ راست دکھلادے

مجھکو اور تمکو وہ راہ جسمین اوسکی خواہش اور رضا ہو انشاء اللہ تعالے
یہ خطبہ پڑہکے آپ منبر پر سے اوترائے یہ خطبہ اور جو اوسکے بعد واقع
ہوا جسکو ہم بہ تفصیل ذکر کرینگے صاف دلالت کرتا ہے اسپر کہ ساری
فوج اور امرا آپ کی ہمراہی سے ہرگز مصالحہ نہین چاہتے تہے اور لڑنے
پر مستعد تہے مگر آپ نے اپنی رائے واحد سے مصالحہ کرلیا بالجملہ جب
آپ منبر پر سے اوتر آئے ہر ایک آدمی نے ایک دوسرے کی طرف
دیکہنا شروع کیا اور آپسمین پوچہا کیا سمجہے تم انکا کیا ارادہ ہے لوگون
نے جواب دیا معلوم ہوتا ہے کہ اونکو معاویہ کے ساتہہ مصالحہ منظور ہے
اور خلافت اوسیکو سپرد کرکے آپ برکنار ہوجائینگے خوارج نے کہنا
شروع کیا (نقل کفر کفر نباشد) واللہ یہ مرد کافر ہوگیا مثل اپنے باپکے
پہر سب گہس پڑے اپکی خیمے مین اور سارا اسباب لوٹنا شروع کیا
یہان تک کہ مصلی جسپر آپ بیٹہتے تہے وہ بہی آپ کے نیچے سے
کہینچ لیا اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن جعال ازدی نے آپ کو پکڑ کے
کہدہے پر سے چادر اوتار لی مگر آپ مجبوری سے چپکے بیٹہے رہے
ننگے ہوگئے صرف تلوار حضرت کے ہاتہہ مین رہی تب آپ کے
خواص اور شیعہ جو تہے اونہون نے لوگون کو روکا اور منع کیا مگر طعن
اور ملامت آپ پر کرتے تہے پس حکم کیا آپ نے کہ قبیلہ ربیعہ اور
ہمدان کو حاضر کرو جو خیر طلب اور وفا شعار تہے وہ سب لوگ آئے

اور آپ گھوڑے پر سوار ہوئے اور سب لوگ آپ کے گرد و پیش روانہ
ہوئے اور جو بدخواہ اور بداندیش تھے اونکو الگ کیا مگر اوس
مجمع میں کچھ تھوڑے اعدا بھی تھے جب آپ ساباط کی تنگ اور تاریک
گلیوں میں پہونچے ایک بدذات جسکو جراح بن سنان کہتے تھے اور اوسکے
ہاتھ میں مغول تھا جسکو صراح میں لکھا ہے پنج کارد کہ درمیان عصا و تازیانہ
دارند پس اوسنے لگام آپ کے گھوڑے کی پکڑی اور کہا (نقل کفر کفر نباشد)
اللہ اکبر ای حسن تیرا باپ مشرک ہوگیا پھر تو بھی مشرک ہوگیا
اور اوس مغول کا آپ کے اوپر وار کیا جو آپ کے ران پر گرا اور
زخمی کیا ران کے جڑ تک پس آپ گھوڑے پر سے جدا ہو کے زمین پر
آرہے مگر اوس شقی کو تلوار سے مجروح کر کے اوسکو لپٹ گئے
اور دونو گر پڑے پس عبداللہ بن اخطل طائی دوڑے اور مغول
اوس شقی کے ہاتھ سے چھین لیا اور اوس سے اوسکو مجروح کیا پھر
ظبیان بن عمارہ نے اوسکی چھاتی پر چڑھکے اوسکی ناک کاٹ
ڈالی اور اون نیکبختوں نے اینٹوں سے اوسکا سر توڑا یہاں
تک کہ وہ مرگیا اور حضرت امام کو پلنگ پر اوٹھا کے شہر مدائن
پہنچا یا جہاں سعید بن مسعود ثقفی اپ کی طرف سے حاکم تھے وہاں
آپ نے اقامت کی اور جراحت کے اندمال کی تدبیر شروع کی
اور اودھر معاویہ کو پیغام قبول مصالحے کا حضرت امام کیطرف سے

پہنچا وہ اپنے معسکر سے روانہ ہوکے ایک گاؤن مین اوترے جسکو
حیوضہ کہتے ہے اور عبید اللہ بن عباس نے مع اپنی جمعیت بارہ ہزار
فوج کے اونکے مقابل معسکر کیا دوسرے دن معاویہ نے اونکے
معسکر پر یورش کی عبید اللہ بن عباس نے اونکو مار کے ہٹا دیا کہ
اونہون نے رجعت قہقری اپنے معسکر کی جب رات ہوئی تب
معاویہ نے عبید اللہ بن عباس کو پیغام بہیجا کہ حضرت امام حسنؓ سے
اور مجھ سے مصالحہ ہوگیا اب اگر تم میری اطاعت قبول کرو تو تم حاکم
ایک جمعیت کے اوسیطرح سے حاکم رہوگے والا اوس حکومت
سے معزول کیئے جاؤگے اور درصورت تمہارے قبول اطاعت
کے دس لاکہہ درہم تمکو عطا کرونگا کہ نصف اوسکا جب تم میرے
پاس آؤ مین دونگا اور نصف کوفے مین پہنچ کے دونگا اس پیغام
کے آنے سے عبید اللہ بن عباس شب کو مخفی اپنی جمعیت سے
معاویہ کے پاس پہنچے اونہون نے فوراً نصف زر موعودہ اوسکو
سپرد کیا اور یہان اونکی جمعیت مین صبح کو لوگ منتظر بیٹہے تہے
کہ عبید اللہ بن عباس آوین تو نماز جماعت کی قایم کرین اونکا لشکر
مین کہین پتا نہ لگا تب قیس بن سعد بن عبادہ نے نماز پڑہائی بعد
اوسکے خطبہ پڑہا اور اوسمین بیان کیا کہ عبید اللہ بن عباس نے
ہم لوگون سے بیوفائی کی اونپر لعن اور طعن کرکے کہا کہ یارو صبر کرو

اور خدا پر بھروسہ کر کے دشمن سے لڑو سبھون نے قتال قبول کیا
اس سبب سے کہ ابھی تک حضرت امام کے صلح کر لینے کی اونکو اطلاع
نہ تھی اور باتفاق آمادہ یورش پر ہوئے تب بشیر بن ارطاۃ
معاویہ کے لشکر سے باہر آکے اس جمعیت کے سامنے ہوئے
اور پکار کے کہنے لگے بڑا افسوس ہے تم لوگ ناحق اپنی جانین
دینے پر آمادہ ہوئے ہو تمہارا سردار ہمارے پاس ہے جسنے
معاویہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور تمہارے امام نے صلح کر لی پھر تمکو
لڑنے سے کیا فایدہ ہوگا تب قیس بن سعد نے اپنی جمعیت مین بیان کیا
کہ یارو دو باتونمین ایک بات اختیار کرو یا بغیر امام کے دشمنون سے
لڑو یا بیعت ضلالت قبول کرو پہلے لوگ آمادہ ہوئے لڑنے پر اور وقتاً
اہل شام پر یورش مردانہ کی اور اونکو میدان جنگ سے ہٹا دیا
کہ اپنے معسکر کیطرف رجعت قہقری کر گئے پھر معاویہ نے مدارات
کی تحریر قیس بن سعد کو بھیجی اور اونکو طلب کیا قیس نے جواب دیا
کہ ہمارے اور تمہارے درمیان مین بجز تلوار کے اور کچھ نہین ہے
تب معاویہ نے تحریر سخت بلعن وطعن اور وعید اونپر اور اونکے باپ
پر بھیجی اونہون نے اوسکا جواب سخت تر اوس سے لکھا بعد
اوسکے قیس بن سعد معہ اپنی جمعیت کے معسکر سے اوٹھہ کے
کوفے مین داخل ہوئے اور حضرت امام بھی وہان تشریف

لائے اور مصالحہ دونو فریق مین مستحکم ہوگیا اور سب سردار
ہمراہی حضرت امام کے معاویہ کے پاس حاضر ہوئے اور اونکی بیعت
کی اگرچہ بعضے یا اکثرون نے بکرہ بیعت کی اور چونکہ منجملہ شرایط معاہدہ
کی ایک یہ دفعہ تہی کہ معاویہ جمیع سردارون ہمراہیان حضرت امام
کو امان دیوین اور کسی کے ساتھہ بابت انتقام کی نرکہن اور بغض
اور کینہ دل مین نہ لاوین معاویہ نے ظاہر کیا کہ سب لوگ میری طرف
سے امن اور امان مین رہینگے مگر قیس بن سعد حضرت امام نے اصرار
اور استبداد کیا کہ وہ بہی مامون رہین اخرش وہ بہی معاویہ کی بیعت
کیوا سیطے گئے پہلے تو جانب سے گفتگو سخت شروع ہوئی مگر لوگون
نے رفع دفع کردیا ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت
امام نے معاویہ کے ساتھہ صلح کرلی قیس بن سعد بہمراہی چار ہزار
سوار کے ظاہرا اپنی قوم کے گوشہ نشین ہوئے اور معاویہ کے
بیعت سے انکار کیا مگر جب اونہون نے سنا کہ حضرت امام نے بیعت
کرلی تب وہ حضرت کے پاس آئے اور پوچہا کہ آپ نے اپنی
بیعت سے مجہکو خلاص کیا آپ نے فرمایا ہان تب وہ بہ طلب معاویہ
کے پاس گئے معاویہ اپنے پلنگ پر بیٹہے تہے اور حضرت امام بہی
اونکے ساتھہ اوسی پلنگ پر تہے قیس بن سعد کیواسیطے ایک
کرسی بچہائی گئی وہ آکے اوسپر بیٹہے معاویہ نے پوچہا تم میری بیعت کروگے

اونہون نے کہا ہان مگر ہاتہہ اپنا دراز نہ کیا اپنی ران پر رکہہ لیا تب معاویہ
نے پلنگ پر سے اوٹہہ کے اور اونکا ہاتہہ پکڑ کے اپنے ہاتہہ پر
رکہہ لیا اسطرح سے اونکی بہی بیعت ہوگئی الغرض وہ سال بنام سال
جماعت مشہور ہوا یعنے سارے مسلمانون کا اجماع ایک خلیفہ
کی بیعت پر ہوگیا اور بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کے اگرچہ حضرت اسد اللہ علی ابن ابی طالب کی خلافت
پر اجماع مہاجرین اور انصار کا ہوگیا تہا مگر شام کے مسلمانون نے
معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کی تہی اگرچہ وہ بیعت ناجایز تہی مگر وہان
کے مسلمان مختلف رہے اس سال جماعت مین سبکا اتفاق
ہوگیا ابن جوزی نے دو واسیطے سفیان بن لیل سے روایت کی
ہے اونہون کہا جب حسن بن علی نے معاویہ کے ہاتہہ پر بیعت کرلی
تب مین اونکے پاس گیا اونکو مین نے اپنے گہر کے صحن مین بیٹہی
دیکہا اور اونکے پاس ایک جماعت بیٹہی تہی مین نے کہا السلام علیک
یا مذل المومنین یعنے سلام ہے تیرا او ذلیل کرنیوالے مسلمانونکے
آپ نے فرمایا وعلیک السلام یا سفیان پس جب مین اپنے
اونٹ کو باندہ کے آپ کے پاس آیہا آپ نے پوچہا کہ یہ
کلام تمنے ہم سے کیون کیا مین نے کہا میرے ماں باپ تمہاری
اوپر سے قربان ہون تم نے ہم سب مسلمانونکو ذلیل کیا جب

تیسنے بیعت طاغیہ کی اور پیر آکلہ الاکباد کو خلافت سپرد کی حالانکہ
ایک لاکھہ آدمی آپ کی رکاب مین جان دینے کو موجود تھے تاکہ
خلافت آپ کی مستحکم ہوجائے آپنے فرمایا یا سفیان بہ تحقیق ہم
اہلبیت سے ہین جو امر حق ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر ہم عمل کرتے
ہین بعد اوسکے آپنے ایک حدیث روایت کی جسکا خلاصہ
مطلب یہ ہے کہ عنقریب اس امت کی حکومت ایک شخص کے
ہاتھہ مین جائیگی جو نہایت حریص اور طامع دنیا ہوگا کہائیگا اور سیر
نہوگا اور اللہ تعالی اوسکو نہ دیکھیگا یعنے بنظر مرحمت اور وہ نمریگا
جب تک کہ اسمان اور زمین پر کوئی اوسکا مددگار نہ رہیگا اور میرے
دانست مین ہرایہ وہ معاویہ ہے اور جو اللہ تعالی نے مقدر کیا
ہے وہ خواہ مخواہ واقع ہوگا انتہی ہمکو نہین معلوم ہے یہ حدیث
صحت اور سقم مین کیسی ہے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت
مین ابن جوزی سے روایت کی ہے غرض ہماری اوسکے نقل سے
صرف یہ ہے کہ وہ ساری روایت اور جو کوائف ہمنے پیشتر
نقل کیئے ہین وہ صاف ثبوت بطلان اوس روایت کے
ہین کہ حضرت امام کو اعتماد اپنے ہمرائیون پر نہ تہا اسواسطے
آپ نے مصالحہ کیا حقیقت یہ ہے کہ آپنے صرف اپنی رائے واحد
سے مسلمانونکے آپس کی قتال اور جدال بچانیکے واسطے صلح کرلی

معاویہ کو خلافت سپرد کی اس سبب سے ہمارے عقیدہ مین حضرت
معاویہ کی خلافت اور امارت صحیحہ تھی گو خلافت راشدہ نہ تھی اب
ہم کوالیف اونکی خلافت کے نقل کرتے ہین اور اوس سے پیشتر
کچھ حالات ذاتی بھی اونکے لکھنا مناسب معلوم ہوا لکھتے ہین کہ حضرت
معاویہ معہ اپنے باپ ابی سفیان کے فتح مکے کے روز ایمان لائے
اور غزوۂ حنین مین شریک تھے اور وہ دونو مولفۃ القلوب
مین تھے مگر بعد اوسکے حضرت معاویہ کا ایمان کامل ہوگیا اور
وہ ایک کتّاب یعنے منشیونمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے تھے اکیسو رسٹھہ حدیث اونہون نے روایت کی ہے انکیجماعت
اصحاب کی اور تابعین کی اون سے روایت کرتے ہین دانشمندی
اور حلم کے ساتھہ موصوف تھے یہان تک کہ عرب مین وہ حلم
مین ضرب المثل ہین اور نووی نے تہذیب الاسماء مین جو حضرت
معاویہ کے باب مین لکھا ہے اوسکو ہم بعینہ یہان نقل کرتے ہین و
ذکروا ان عمر بن الخطاب لما دخل الشام فراي معاوية
قال هذا كسرى العرب ولما حضرته الوفاة اوصى ان
يكفن في قميص كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كساه
اياه وان يجعل مما يلي جسده وكان عنده قلامة
اظفار رسول الله صلى الله عليه وسلم فاوصى ان تجعل

وتغمض عينيه ونفسه وقال افعلوا ذالك بي وخلوا
بيني وبين ارحم الراحمين ولما نزل به الموت قال
يا ليتني كنت رجلا من قريش بذي طوي واني لم
ازل من هذا الامر شيئا وروينا عن عبد الرحمن بن
ابي عميرة الصحابي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
قال لمعاوية اللهم اجعله هاديا مهديا رواه الترمذي
وقال حديث حسن وفي صحيح البخاري في كتاب المناقب
عن ابي مليكة قال قيل لابن عباس هل لك في
امير المومنين معاوية ما اوتر الا بواحدة قال
اصاب انه فقيه انتهى ما في تهذيب الاسماء

ترجمته لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جب عمر بن الخطاب
ملک شام مین تشریف لیگئے تب دیکھا معاویہ کو جو اونکی طرف
سے وہان حاکم تہے - فرمایا یہ کسری عرب کا ہے راقم کہتا ہی
کسری بادشاہ ذی حشمت وجاہ عجم کا تہا جسکو نوشیروان
کہتے ہین یہ تمثیل حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے بنظر معاویہ
کے تنعم اور تحشم کے دی ہے جو اونکی عادت مین تہا نووی
کہتے ہین اور جب معاویہ قریب مرگ کے ہوئے اونہون نے
وصیت کی اونکو ایک قمیص مین کفنا دین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اونکو پہنایا تہا یعنے عطا کیا تہا اسطرح ہے کہ اونکے
جسم مین لگا رہے یعنے قمیص مین اور جسم مین فرہ پہنو راقم کہتا ہے
کہ مین نے کسی کتاب مین دیکہا ہے جسکا نام مجہے اسوقت یاد نہین
ہے کہ وہ چادر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر کو
قصیدہ بانت سعاد کے صلے مین عطا کی تہی وہ معاویہ نے بعد
اونکے وفات کے اونکے لڑکون سے بیس ہزار دینار دیکے
ہدیہ کی تہی پس راقم کا اپنا تفرس ہے کہ اوس چادر مین کسنے
کی وصیت شاید اس سبب سے نہ کی ہو کہ عوض اوسکا جو دیا
گیا تہا بیت المال کا روپیہ تہا اونکی اپنی ملک کا نہ تہا چنانچہ وہ چادر
مبارک جو ملبوس خاص تہی خلفا کے خزانے مین بتبرکات رہی
اور خواب سا یاد پڑتا ہے کہ کسی سے سنا ہے یا کہین لکہا دیکہا
ہے کہ اب تک وہ چادر سلطان روم کے خزانے مین موجود
ہے پہر نووی کہتے ہین اور تہی اونکے پاس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناخون کے ٹکڑے وہ دیئے کہ اونکو پیس کے
اونکی آنکہون اور مونہہ مین بہر دیئے جائین اور کہا جب یہ سب
کر چکو تب مجہکو میرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چہوڑ دو -
ظاہرا مراد اوس سے قبل دفن کے ہے - اور جب مرنے کے
قریب ہوئے تب کہا کاش مین ایک مرد یعنے احد من الناس

قریش کا ذی طوی میں ہونا اور کسی چیز سے اس امر کے یعنے
خلافت کے میں متصل نہونا اور ہم تک روایت پہنچی ہے عبدالرحمن
بن ابی عمیرہ صحابی سے کہ وہ راوی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ بتحقیق آپ نے فرمایا معاویہ کیواسطے یا اللہ کرتو اوسکو راہ
دکھانیوالا اور راہ پانے والا روایت کی ہے یہ حدیث ترمذی نے
اور کہا ہے وہ حدیث حسن ہے اور صحیح بخاری کی کتاب المناقب
میں ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ ابن عباس
سے کسی نے کہا کیا آپکے امیرالمومنین معاویہ میں کچھ جائے کلام ہے
کہ وہ وتر کی نماز ایک رکعت کے سوا نہیں پڑہتے اونہوں نے کہا
اچھا کرتے ہیں بتحقیق وہ فقیہہ ہیں یعنے احکام شرعیہ کے عالم اور
ماہر ہیں راقم کہتا ہے وصیت اونکی مرتے وقت کی دلالت
کرتی ہے ایمان کامل پر اور ندامت اور توبہ پر پچھلے حرکات سے
اور وہ حدیث بخاری کی جو تہذیب الاسما سے منقول ہوئی مشکوۃ
میں ابن عباس سے روایت کی ہے پھر وہ حدیث لیکن انہ فقیہ تک
اوسمیں لکھا ہے قال ابن ابی ملیکۃ اوتر معاویۃ بعد العشاء
برکعۃ وعندہ مولی لابن عباس فاخبرہ قال دعہ فانہ
صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ترجمہ
اوسکا یہ ہے اور ایک روایت میں کہا ابن ملیکہ نے معاویہ نے

عشا کے بعد صرف ایک رکعت وتر کی پڑہی اور اونکے پاس ایک
غلام ابن عباس کا تہا پس اوسنے آکے اونکو اطلاع کی ابن عباس
نے کہا چہوڑو اونکا ذکر یعنے اونپر کچہ اعتراض اور اونکا تخطیہ نکرو
کیونکہ اونکو صحبت رہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شیخ
عبد الحق دہلوی نے مشکوہ کی شرح میں ان دونو حدیثونکا ترجمہ کرکے
لکہا ہے جاننا چاہئے کہ ایک رکعت وتر کی جو معاویہ پڑہتے تہے یا وہی
صرف ایک رکعت بغیر ایک دوگانہ اوس سے پہلے پڑہنے کے
پڑہتے تہے تب وہ بیشک محل اعتراض اور انکار ہے جسکو
بتیرا کہتے ہیں یعنے ابتر کہ وہ منہی عنہ ہے باتفاق مجتہدین کے
یا اوس ایک رکعت سے پہلے ایک دوگانہ پڑہکے صرف ایک رکعت
اور کی نیت کرکے اور پڑہکے سلام پہیرتے تہے جیسا سارے
ائمہ مجتہدین کا مذہب ہے تب کچہ قباحت نہیں راقم کہتا ہے
سارے ائمہ مجتہدین سے ہمارے امام اعظم مستثنی ہیں اونکے
نزدیک وتر تین رکعت ایکہی سلام سے چاہئے پر شیخ عبد الحق
لکہتے ہیں ظاہر امعاویہ کا وہی مذہب تہا جو سارے مجتہدین کا ہے جیسا کہ
ابن عباس کی تصویب سے بسبب صحبت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے نکلتا ہے اسوا سطیکہ سنت کے موافق وہی ہے
اور یہ بہی احتمال ہے کہ ایک یہی رکعت مستقلہ بغیر تقدیم دوگانہ

کیے پڑھتے ہون جیسا کہ ابن عباس کے تصویب سے بنظر فقہا
کیے نکلتا ہے یعنے ممکن ہے کہ اونکی رائے اجتہادی یہی ہو کہ موارد سنت
سے اونہون نے استنباط کیا ہو اور ابن عباس شاگرد امیرالمومنین
علیؑ کے تھے علم اونہین سے اونہون نے اخذ کیا تھا باوجود اوسکے
مراعات معاویہ کیجانب اور مدارات اونکے ساتھ ہمیشہ کرتے رہے
اور بارہا اونکی نزاع کیحالتمین علیؑ کے ساتھ کہا کرتے تھے جلدی مت کرو
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ یا اشارہ کیا ہے یعنے تمہارے
خلافت کا تو صبر کرو اور اوسوقت کیے منتظر رہو اور اگر نہین تو نزاع
اور خلاف کیا مناسب ہے جیسے ہمکو آنحضرت نے بشارت دی ہے
خلافت کی ہماری اولاد مین ہم منتظر اوسی بشارت اور وعدے کے
ہین کہ کب وہ وقت آویگا واللہ اعلم انتہی مضمون کلام شیخ عبدالحق
راقم کہتا ہے کہ شیخ عبدالحق کا یہ کلام کہ اگر معاویہ ایک ہی رکعت
وتر کی بدون تقدیم ایک دو گانے کی پڑھتے تھے تو البتہ محل انکار ہے
اسس امر کا موہم ہے کہ اونکے نزدیک معاویہ مجتہد نہ تھے اور ایک ایہام
یہ بھی ہے کہ ابن عباس پر بسبب مراعات اور مدارات معاویہ کیے بھی اونکی
تخریر سابق سے ہوتا ہے اسی جنس کی اونکی تحریرات سے اونکا لقب لوگون
نے ہلاہے سنی سست وخفی چیت اور سفر السعادت مین جو لکھا ہے
کہ در باب فضایل معاویہ ابن سفیان حدیثی ثابت نشدہ تو ہم کہتے ہین

وہ حدیث ترمذی کی جو اوپر نقل ہوئی اوس سے یہ فضیلت نہین نکلتی صرف
وہ اونکے حق مین ایک دعا ہے شاید اوس انکار صاحب سفرالسعادت
سے اور احادیث موضوعہ مراد ہون جو اونکے اعوان اور انصار نے
بنائی ہون اور بعضے شراح سفرالسعادت نے لکھا ہے کہتے ہین جو ثابت
ہوا ہے معاویہ کے بارہ مین وہ یہ ہے کہ وہ ایک منشی تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے اور کتابت وحی کی بھی اونکی ثابت نہین ہوئی کذا فی
جامع الاصول اور ہمارا عقیدہ یہ تقلید اکثر علمائے اہلسنت کے یہ ہے کہ بعد
استقرار خلافت کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جب حضرت سبط
اکبر حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ و سلام اللہ علیہ نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی
کسی حرکت بد قابل انکار کا اونسے صادر ہونا بروایت صحیح متواتر یا مشہور
ثابت نہین ہے الا دو امر ایک بعد وفات حضرت سبط اکبر علیہ السلام کے
یزید کا اپنے حالت حیات مین ولیعہد مقرر کرنا باوصف اوسکے ابتلا کے
معاصی مین تو ممکن ہے کہ وہ اونکی حیات مین معاصی کا مرتکب نہوا یا محبت
فرزندی نے اوسکے عیوب سے نابینا کردیا ہو اور دوسری امر کے ذکر کا
ہرگز جی نہین چاہتا مگر منصب واقعہ نگاری جو اختیار کیا ہے اوسنے اوسکے
ذکر پر مجبور کیا ہے یعنی معاویہ اور بدیلے مین جو سب اور لعن کی خطبون مین
غیر مستحقین پر اونہون نے راہ نکالی جو طریقہ سارے خلفای بنی امیہ مین
عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ کے وقت تک جاری رہا البتہ نہایت قابل

نفرت اور انکار ہے اور ہمکو یقین ہے کہ وہ اپنے دلمین خوب سمجھتے تہے
کہ بموجب مضمون حدیث شریف کے سب اور لعن غیر مستحق پر خود ہی
اور لاعن پر پلٹ آتی ہے باوصف اسکے شدت طمع خلافت اور
سلطنت اور مصلحت عظمی اوسکی جو اونکے دلمین تہی اوسنے اس ظاہری
غیر قلبی سب ولعن کے عیب سے اونکو اندہا کر رکہا تہا یعنے اونکی سمجہہ یہ تہی
کہ اگر وہ عوض نہ لینگے تو اونکے معاون اور انصار مبادا یہ سمجہین کہ وہ مستحق
سب اور لعن کے ہین بخلاف طرف ثانی کے تو سلطنت اور حکومت
مین فتور واقع ہوگا اب یہان ہمکو سخت تعجب ہے کہ جناب امیرالمومنین
اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کیون سب ولعن
اعدا پر اور مخالفین پر فرمائی جنکو سزا اونکے حرکات کی دینی اپنے قابو
مین نہ تہی اور اس آیت کے مضمون پر کیون عمل نہین فرمایا لا تسبوا
الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم
اور خود آپ نے اپنی مواعظ مین ارشاد فرمایا ہے من واجہ الناس
بما یکرھون قالوا فیہ ما لا یعلمون یعنے جو شخص سامنا
کرے آدمیونکا اوس چیز سے جسکو وہ بد جانتے ہین کہینگے اوس
سامنے کرنیوالے کو وہ باتین جو نہین جانتے مطلب یہ ہے کہ اوسپر
بہتان باندہینگے اور باطل اور لایعنی کلام کرینگے بارخدایا مگر حضرت کو
اوسوقت اوسمین ایسی غلطی معلوم ہوئی ہو کہ اب ہماری سمجہہ مین

نہین آسکتي شاید ایسا ہوا ہو کہ بسبب حرکات بد اعدا اور مخالفین کے
جسکا تدارک ممکن نہوا دو چار مرتبہ غصۂ بشریت سے دعائے بد متضمن سب
اور لعن آپ نے کي مگر جب حال کا رسیدہ اعدا کے انتقام کا تصور ہوا تب آپنے
سکوت کیا یا ایسا ہوا ہو کہ آپ کے لشکر مین صغیر اور کبیر کي عادت سب
اور لعن کي ہو گئے ہو جسکے انتقام مین اعدا نے زبان درازي شروع کي
چنانچہ اس امر پر ایک نصیحت آپ کي جو نہج البلاغت مین منقول ہے دلالت
کرتي ہے اور آپ نے اپنے ذات سے ہرگز سب اور لعن کسي مسلمان پر
نہین کي جب لشکریونکي عادت سب اور لعن کي ہو گئي تب آپ نے تاکید
اوسے منع فرمایا ہرگز ذہن اس امر کو قبول نہین کرتا کہ آپ خود لعن کرتے
رہے اور لشکریونکو منع فرمایا اور اس حکم الہي پر لم تقولون ما لا
تفعلون عمل نہین فرمایا یعنے کیون کہتے ہو وہ بات جو خود نہین کرتے -
قال فی نہج البلاغۃ و من کلام لہ علیہ السلام و قد سمع قوما
من اصحابہ یسبون اہل الشام ایام حربہم بصفین انی اکرہ
لکم ان تکونوا سابین ولکن لو وصفتم اعمالہم و ذکرتم حالہم
کان اصوب فی القول و ابلغ فی العذر و قلتم مکان سبکم ایاہم
اللہم احقن دماءنا و دماءہم و اصلح ذات بیننا و بینہم
و اہدہم من ضلالتہم حتی یعرف الحق من جہلہ و یرعوی
من الغی و العدوان من لہج بہ ترجمہ اسکا یہ ہے صاحب نہج البلاغت

کہتا ہے اور منجملہ کلام اوسی علیہ السلام کے ہے اور بتحقیق سنا اوسی
علیہ السلام نے ایک قوم کو اپنے اصحاب مین سے کہ گالیان دیتے
ہین اہل شام کو جن دنونہین وہ لڑائی کرتے تہے صفین مین بتحقیق مین
مکروہ جانتا ہون واسیطے تمہارے یہ کہ تم گالیان بکنے والے ہو لیکن اگر
تم بیان کرو اونکے اعمال کو اور ذکر کرو اونکے حرکات کا تو اچہی بات
ہے اور معقول عذر ہے اور گالیون کے عوض یہ کہو کہ بارالہا محفوظ رکہہ تو ہمارے
خون اور اونکے خون اور صلح کروا دے تو ہمارے اور اونکے درمیان
مین اور ہدایت کر تو اونکو گمراہی سے تاکہ ظاہر ہو جائے حق جو جہالت مین
اونکی مخفی ہے اور باز آوے گمراہی سے اور حد سے گذر جانے سے جو اوسکا
حریص ہو گیا ہے ارباب انصاف پر جنکی آنکہہ تعصب کے بصر اور بصیرت
سے بند نہین ہے صاف واضح ہے کہ یہ کلام بدلالت التزامی اسپر
دلالت کرتا ہے کہ اہل شام کو وقت محاربۂ صفین کے حضرت امیرالمومنین
سلام اللہ علیہ دایرہ اسلام سے خارج نہین جانتے تہے اور اسیطرح سے
یہ کلام ہمارے دلالت مین مبنی اسکا ہے کہ آپ نے بذات خود اہل شام
سب اور بعض نہین کی واللہ اعلم بالصواب لکہتے ہین چونکہ حدیث مین خبر
بغیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تہی الخلافۃ بعدی ثلثون
سنۃ یعنی خلافت راشدہ میرے بعد تیس ۳۰ برس رہیگی اور جب شہادت
حضرت امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کی ہوئی تو چھہ مہینے اوس میعاد مین

باقی تہی اوسکو حضرت سبط اکبر حسن مجتبی سلام اللہ علیہ نے پورا کرکے
خلافت چھوڑ دی تاکہ خلافت غیر راشدہ کا اطلاق آپ پر نہو بالجملہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اونہون نے انتظام اوسکا
بطور سلاطین کے شروع کیا ایک قصر سلطنت تعمیر کیا اوسکا نام
مقصورہ رکھا جمعے کی نماز اوسمین پڑہتے تہی اور برید ایجاد کیا یعنے
سوار ونکی ڈاک مقرر کی جسمین نامہ اور پیغام ممالک بعیدہ سے جلد پہنچین
اسیطرح سے اور ترتیبات اور انتظامات مستحسنہ عمل مین لائے جو پیشتر
نہ تہی ایک روایت اور سنی ہے مگر کیفیت اوسکے صحت اور سقم کی
نہین معلوم ہوئی اسواسطے کہ فن حدیث سے یہ روسیاہ جاہل ہے
یعنے ایکمرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کو ایک خط لکھوانے
کیواسطے طلب کیا خبر آئی کہ کہانا کہاتے ہین پھر دو مرتبہ آدمی بلانیکو گیا
وہی خبر آئی تب آپ نے فرمایا لا یشبع اللہ بطنہ یعنے خدا اوسکا
پیٹ نہ بھرے کہتے ہین معاویہ کو حرص اور طمع دنیا کی اور جب جاہ آئی
دعا سے ہوئی تہی شیخ اکبر یعنے محی الدین عربی رحمتہ اللہ نے سامرہ مین
لکھا ہے معاویہ بن سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد
مناف جو جد مشترک ہین اونکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر
ظاہر اسامرہ مین ناسخ کی غلطی سے سفیان بن صخر لکھا ہے یا خود شیخ کو
غلط معلوم ہوا ہو اسواسطیکہ صخر نام سفیان کا تہا اونکا باپ حرب تہا

جیسا سابق الذہب فی نسب العرب مین لکھا ہے پھر مسامرہ مین لکھا ہے
اور معاویہ کی مان ہندہ بنت ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف تہین بیسویں
ربیع الاول سنہ ۴۱ ہجری مین بعد مصالحے کے حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کے ساتہہ لوگون نے اونکے ہاتہہ پر بیعت کی اونکی مہر مین کہدا تہا
رب اغفرلی - منشی اونکے عبد اللہ بن اوس غسانی اور حاجب
اونکا اونکا غلام زیاد بن نوف تہا اور قاضی اونکے عہد کے فضالہ بن
عبد اللہ انصاری تہے نماز اونکے جنازے کی یزید نے پڑہائی اور بعضے
کہتے ہین ضحاک بن قیس نے پڑہائی دمشق مین مابین باب الجابیہ اور باب
الصغیر کے دفن ہوئے سنہ ۶۰ ہجری مین اونہون نے اٹہتر برس نو مہینے
ایکدن کی عمر مین قضا کی اور ایام خلافت بیشتر بیس برس سے زیادہ
امیر شام رہے راقم کہتا ہے ابتدائے سلاطین اسلام مین حاجب
بہت بڑا منصب معزز اور با اختیار تہا اوسیکے ذریعہ سے سارے کام
سلطنت کے طے ہوتے تہے خلفا کے پاس وہی سب کام پیش کرتا تہا
اور اونکے احکام وہی جاری کرتا تہا وزیر اعظم اور سب وزرا اوسکی
دست نگر رہتے تہے خلیفہ سے ملاقات اوسیکے ذریعہ سے ہوتی تہی جب
انتظام اختیارات وزرا ہوا اور دیوان اور اہل دفاتر مقرر ہوئے
تب حاجب کا رتبہ بتدریج گہٹتا گیا یہان تک کہ آخر زمانے مین اوسکا نام
عرض بیگی اور داروغہ دیوان خانہ ہوگیا جو ہمارے زمانہ مین بہی رہا ہے

یہان یہی لقب ہی اور کام اوس عہد کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہان بہی ایک
شخص کے حوالے رہتا تہا مگر وہ اختیار جو خلفاے بنی امیہ اور خلفاے
عباسیہ کے حجاب کے سپرد تہا وہ نہ تہا اسواسطیکہ وہان مطلق روک
ٹوک دربار مین نہ تہی ہر شخص اعلی اور ادنی خود اپنے مطالب پیش
کر کے اپنا کام نکال لیتا تہا اور سلاطین تیموریہ مین جو شخص سلاطین اور
روسائی مطیع سلطنت کے پاس اونکے ممالک مین رہتا تہا اوسکا لقب
حاجب ہوتا تہا جیسے انگریزی سلطنت ہندوستان مین رزیدنٹ اور
اجنٹ کہلاتے ہین بالجملہ معاویہ نے بعد استقرار کے سریر خلافت پر
اور بعد قضا کرنے حضرت سبط اکبر حسن مجتبی سلام اللہ علیہ کے امر مکروہ
وزشت جیسا کہ مذکور ہوا یہی کیا کہ یزید پلید کو اپنی حالت حیات مین ولیعہد
مقرر کیا اور کوئی دقیقہ جہد و کوشش کا لوگون سے بیعت کرانے مین اوسکی
مہمل اور نامرعی نہین چہوڑا ہزارون نہین بلکہ لاکہون روپیہ بیت المال کا
تالیف قلوب کے واسطے صرف کیا اور وعد و وعید اور تخویف اور
تہدید بیشمار بوساطت اپنے عمال دنیا طلب کے اور بالخصوص خود مدینہ
منورہ اور مکہ معظمہ مین جاکے بالمشافہہ عمل مین لائے تب سارے اہل
اسلام دور اور نزدیک کے اور ساری اولاد مہاجر اور انصار کی
اکثر بطمع دنیا اور بعضے کرہا بخوف عزت و آبرو اور جان و ناموس کے

اوس فاسق اور فاجر کی بیعت پر راضی ہوئے وقایع اوسکے مفصل
کتب سیر مین مندرج ہین اون سبکا نقل کرنا بخیال طوالت اور کرامت
مضامین کے راقم کو مصلحت نہ معلوم ہوئی مگر چار بزرگوارنے باوصف
ہر جنس وعد و وعید اور تخویف اور تہدید کے اپنے تئین اوس سے بچایا
اور روکا یعنے حضرت سبط اصغر حسین بن علی اور عبد اللہ بن عمر
اور عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین
اور معاویہ نے ہر چند زبانی بہت کچھ تہدید اور تخویف ان بزرگوارونکو
کی مگر کسطرح کی اذیت دینا اور اہانت کرنی اونکی جایز نہین رکہی اور
ملاقات کے وقت اونکی تعظیم اور تکریم مین بحسب مراتب ہر ایک کے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا بلکہ وصیت یزید کو بہی تاکید اونکی
پاس ولحاظ اور اونکے ساتہہ رعایت اور مراعات کی کر گئے لیکن
اوسکے ساتہہ یہ بہی کہہ گئے کہ ان چار بزرگوارون سے ڈرتے
رہیو اگر خار تمہارے چنستان خلافت کے ہین تو یہی چار رو ہین جنہین
عبد اللہ بن عمرؓ گوشہ نشین اور تارک ہین اپنی ذات سے میل
خلافت کیطرف اونکو نہو گا اور عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کا بہی معاملہ سہل
ہے کہ وہ شایق صحبت نسا ہین اونکی تائید سے اس خواہش مین
اوسکی ذات سے بہی چندان احتمال مضرت نہین ہے محل خوف
امور خلافت مین صرف حسینؓ بن علیؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ ہین

اور اون چار دوستون کی حیات تک قلوب عامہ اہل اسلام کے اونہین
کیطرف راجع رہین گے اگرچہ ظاہر مین بدنیا طلبی اور رعب سے تمہاری شوکت
اور وجاہت کے تمہاری اطاعت کرین پس عبد اللہ بن عمرؓ سے اور
عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے تو ہرگز متعرض نہونا اور عبد اللہ بن زبیرؓ کو
بہ تدابیر عاقلانہ کہ منجر فساد کیطرف نہو جسطرح سے ممکن ہو زندہ پکڑنا مگر زنہار
حسینؓ بن علیؓ کو کسیطرحکی اذیت اور اہانت نہ پہنچانا کہ اوس سے دین اور
دنیا دونو کی تباہی کا احتمال ہے مراعات اور مدارات اونکے ساتھہ ہر
طرحسے مرعی رکھنا مگر اونکی تدابیر سے اور لوگونکی رجوع سے اونکیطرف
غافل نہ رہنا روضۃ الصفا مین یہ اخیر وصیت حضرت معاویہ کی یزید سے
بڑی تفصیل سے لکھی ہے منجملہ اور امور کے لکھا ہے جب معاویہ کی وصیت
مین نام حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہ کا آیا تب آہ آہ کرکے کہا کہ ہرگز
ہرگز امام حسنؓ کو رنج نہ پہنچانا اگر اونکے طرف سے کچھ مخالفت ظہور مین
آوے تو صرف وعید اور تہدید پر اختصار کرنا اور ہرگز ہرگز اپنے تئین
اوس جماعت مین داخل نکرنا کہ اونکے گردنون پر خون امام حسینؓ کا ہو
جب بمواجہہ حضرت باریتعالی کے پہنچین جہانتک ممکن ہو اونکی حرمت نگاہ رکھنا
اگر کوئی اونکے اہل سے تمہارے پاس آوے تو اوسکو صلہ اور عطایا سے
ارجمند سے مخصوص کرنا اور ایسا بندوبست کرنا کہ منتسبان خاندان نبوت
بہرطور رفعت اور عزت کے ساتھہ زندگانی کرین ابن عباس نے مجھسے

روایت کی ہے کہ حالت نزع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آنحضرت
کے بالین پر گئے دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ کو آپ اپنے سینے مین لگائے
ہوئے فرماتے تھے یہ فرزند میرا اور میری عترت کا اور اخیار میری ذریت کا
ہے یا اللہ برکات اوس شخص سے اوٹھا لے جو میری وفات کے بعد اوسکی
حرمت نگاہ نہ رکھے اس گفتگو کے بعد وہ بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش
مین آئے تو چند کلمات یزید کی تالیف کے کہکے کہا مین نے خود مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آکے
مجھ سے کہا کہ اس تمہارے بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے
اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین اس امت کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے خود بھی قاتل امام حسینؑ پر لعنت کی ہے الغرض معاویہ نے ایسی
جنس کی باتین تعظیم اور تکریم امام حسین کی یزید کو وصیت کرکے ضحاک
بن قیس اور مسلم بن عقبہ جو اونکے مقربان دولت مین سے اوسوقت حاضر
تھے اونکی طرف مخاطب ہو کے کہا تم لوگ گواہ رہو اس وصیت کے
جو مین نے یزید کو کی ہے انتہی راقم کہتا ہے کہ معاویہ کی اس وصیت
کے درمیان بین غشی سے ہوش مین آنیکے بعد جو ہم نے لکھا ہے کہ جنہ
کلمات یزید کی تالیف کے کہکے کہا وہ کلمات جو روضۃ الاحباب کے
چھاپے کی ہمارے زیر نظر ہے اوسمین یون لکھے ہین مجھکو تیرے قاتل
کے ساتھ روز قیامت کے مقاومت اور خصومت ہوگی اور میرا

دل خوش ہے کہ قیامت کے دن مین خصم اوس شخص کا ہوگا کہ تجھکو
قتل کریے تیرے ساتھہ جنگ کریگی فقط ظاہر مین یہ خطاب یزید کیطرف
معلوم ہوتا ہے مگر امام حسنؑ کی تعظیم اور تکریم کی وصیت کی بیچین خطاب
اون کلمات کا یزید کیطرف نہایت بیجوڑ ہے ہمارے دانست مین استقام
پر کچھ ناسخ کا تصرف ہوا ہے یعنے اور ابکشد کی جگہہ پر تو را بکشد
و علی ہذا القیاس دوسرے مقام مین با تو جنگ کردہ تو را بکشد کی
جگہہ پر با او جنگ کردہ اور ابکشد تہا اسوا سیطے تو را خلاف محاورہ
معلوم ہوتا ہے چاہیے تہا ترا بغیر واو کے ہو اور اگر وہی تحریر اصل مصنف
کی ہے تو ہو سکتا ہے کہ معاویہ نے بعد ہوش مین آنے کے غشی
سے حضرت امام حسینؑ کو حاضر تصور کر کے ان کلمات مین اونہن کیطرف
خطاب کیا ہے نہ کہ یزید کیطرف اور اوسمین ایک قسم کی بلاغت
ہے کہ غایب سے حاضر کیطرف رجوع ہو جیسے ایاک نعبد و
ایاک نستعین - **ذکر سلطنت یزید پلید جو نافرد نخلیفہ**
**دوم بنی امیہ کے قوم کا تہا** اس نابکار کا ذکر بالخصوص جس سے
اوسکی شوکت و شان نکلی سخت ناگوار ہے لیکن واقعہ نویسی اختیار
کی ہے قلم مجبور ہو لکہنے پر اور حادثہ صعبہ شہادت شہدائے کربلا رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور واقعہ ہائلہ حرہ او سیکے عہد ضلالت مہد مین
واقعہ ہوا جسکا لکہنا ضرور تہا خاصتہً بہی دو نو حادثے موجب اوسکی

سلطنت کے ذکر کیے ہوئی ارباب سیر لکھتے ہین اوسکی کنیت
ابو خالد تہی سنہ ۲۶ ہجری اوسکی ولادت ہوئی وہ بہت موٹا اور
کثیر اللحم اور کثیر الشعر تہا اوسکی مان کا نام میسون بنت بحدل کلبیہ تہا
جیسا اوپر ذکر ہو چکا ہے اوسکے باپ نے اپنی حیات مین لوگون سے
اوسکی بیعت کروائی لکھتے ہین بڑا فصیح اور بلیغ شاعر تہا قصیدہ قافیہ
اوسکا ایک مشہور ہے جسکا ایک شعر یہ ہے ادر کاسا ونا
ناوالها الا یا یها السلیقی جسکو اولٹ کے حافظ شیراز نے اپنی
دیوان کے سر مطلع کا مصرع اول کر دیا ہے مسرف ہونا اوسکا معاصی
مین مشہور ہے اور ظلم اور سفاکی مین بیباک تہا رعب اوسکا قلوب
مین حد سے زیادہ تہا اور وہ تو ایک طبعی امر ہے سلاطین ظلمہ کی
سفاکی اور قتل وخون سے قلوب مین ڈر پیدا ہو جاتا ہے اسواسطے
سلاطین عادل اور باورع اور تقوی بہی کبہی حد سے تجاوز کر جاتے ہین
مگر شریعت نے اوسکا نام سیاست رکہا ہے ظلم اور ستم کا لفظ
اوسپر اطلاق نہین کیا جاتا اسواسطے کہ بغیر رعب سلاطین کے
انتظام سلطنت کا ممکن نہین ہے اور رعب قلوب مین بدون سیاست
کے نہین ہوتا چنانچہ یہ مسئلہ شریعت کا ہے الضرورات تبیح
المحذورات - صرف فرق یہ ہے کہ سلاطین ظلمہ کا تجاوز حد سے
اوس ضرورت پر نہین مقتصر ہوتا جسکو شریعت اور عقل شرعی ضرورت

سمجھے وہ ضرورت اپنی ہوا اور ہوس کی ٹھہرا لیا کرتے ہیں مثلاً
خیال کرنا چاہیئے کہ حکم جہاد کا اہل اسلام میں اور اوسکے سارے احکام
بظاہر متجاوز از حد ہیں مگر ضرورت شرعی نے اوسکو جایز رکھا چنانچہ
بعضے علما اور عقلا کے نزدیک فرضیت جہاد کی بعد فتح مکہ معظمہ کے ساقط
ہوگئی اسواسطے کہ ضرورت شدید جو موجب اوس حکم کی تھی وہ باقی
نہ رہی ابن حجر مکی نے نووی کے چہل حدیث کی شرح میں سقوط فرضیت
جہاد کو پہلی حدیث کی شرح میں نقل کیا ہے تو خلاصہ یہ مذہب ہی اونکا
مطلب یہ ہے کہ بعد فتح مکہ کے اگر پھر ویسی ہی ضرورت شدید تبلیغ
تجویز کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد عدالت مہد میں
تھی یعنے کثرت کفر زندقہ وفسق وفجور وظلم وستم وناایمنی اموال
ونفوس وعزت وآبرو ہو جایئے تو جہاد مباح ہوگا فرض نہوگا یا
شاید یہ مطلب ہو کہ بعد فتح مکہ کے جہاد فرض عین نہیں رہا بضرورت
شدید شرعی فرض کفایہ ہوگا یہ ہماری تحریر جہاد کی مسئلے کے ایک
جملہ معترضہ تھا کہ بیضرورت قلم سے نکل گیا یزید پلید کے رعب کا یہ
حال تھا جب بعد وفات اپنے باپ کے اوسنے تجدید اپنی بیعت
کی کروائی تو بعضے محتاط لوگوں نے کہا کہ ہم بیعت کرتے ہیں اس
شرط پر کہ خدا اور رسول کے حکم پر چلو اوسنے کہا نہیں میرے ہر حکم
کی اطاعت کرو خواہ موافق خدا ورسول کے حکم کے ہو یا مخالف

خواہ مخواہ میرا حکم بجا لاؤ کسیکو چارہ نہین ملا بجز اوسکی بیعت کے
مگر مدینہ منورہ مین پانچ چھہ بزرگون نے بیعت نہین کی نہ اوسکے باپ کے
حیات مین اور نہ بعد اوسکے مرنے کے مثل حضرت امام حسین اور
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور یزید پلید کے اور معاصی سے
قطع نظر اوسکی رضا بشہادت شہدای کربلا اور حادثہ جانکاہ
حرہ سب معاصی پر فوق رہتی اگرچہ بعضے علما ثبوت اوسکی رضا سے
منکر ہین اور جو اخبار موید اوسکی رضا کے ہین اوسکو کہتے ہین وہ
اخبار احاد ہین قابل وثوق کے نہین ہین اور ایک دلیل اوسکی
عدم رضا کی یہ لکہی جاتی ہے کہ جب سر مبارک حضرت امام
شہید کا اور مقیدان اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین اوسکے
پاس پہنچے تو اوسنے کہا ہین ابن زیاد سے اوسوقت خوش ہوتا کہ وہ
حضرت امام کو یہان زندہ پہنچتا اور اہل بیت کی اوسنے کسیطرح سے
اہانت نہین کی بلکہ تعظیم اور تکریم کرتا رہا اور خاتونان اہل بیت خصوص
حضرت زینب علیہا السلام اوسکو گالیان دیتی رہین اور سخت
کہتی رہین مگر وہ ساکت اور متحمل رہا اور حکایات بہی اسی قسم
کے اہلبیت کی خاطر داری اور مراعات کے منقول ہین راقم کہتا ہے
یہ سب اخبار بہی احاد ہین اور اخبار اوسکی رضا بشہادت حضرت
امام کے اگر مشہور یا متواتر بالمعنی ہون تو عجب نہین ہے اور تعظیم

اور تکریم اہلبیت کی خبرین بہی اگر متواتر بالمعنی ہون تو اونسے عدم رضا بہ شہادت
نہین نکلتی اور وہ تعظیم اور تکریم بہ مصلحت تہی اگر نکرتا تو احتمال تہا کہ بہت
لوگ جو اوسکے اعوان اور انصار تہے وہ بگڑ جاتے اور سلطنت مین فتور
واقع ہوتا اور جزئیت اور قرابت قریبہ بہی اوسکی باعث تہی باقی رہا
مسئلہ سب اور لعن کا اگر کوئی کہے لعنۃ اللہ علی قاتل الحسینؑ والراضی
بہ تو شاید کسیکو اسمین مقام انکار نہو گا اور یہ قول علمائے اہل سنت
وجماعت کا موافق عقل سلیم کے ہے کہ اگر کوئی اپنی عمر بہر مین شیطان
پر لعنت نکرے تو وہ عقبیٰ مین ماخوذ نہین ہوگا اور چونکہ کسیکی عاقبت
کا حال معلوم نہین ہے اسواسطے کسی مشرک اور ملحد پر بہی نام لیکے لعنت
مناسب نہین ہے شاید وہ تایب مرا ہو والتّایب من الذنب کمن
لا ذنب لہ اور یہ روسیاہ محمدی اپنی علم اور دانست کا نہین ہے مگر
میرے نزدیک جواز لعن کا یزید پر کلام اللہ العظیم سے ثابت ہے جہان
فرمایا ہے فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض
وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم
واعمی ابصارھم ترجمہ اسکا یہ ہے پہر تمسے یہ بہی توقع ہے اگر تمکو
حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑو اپنے ناتے ایسے لوگ
وہی ہین جنکو لعنت کی اللہ نے یعنی اونکو پہٹکارا پہر کر دیا اونکو بہرے
اور اندہے اونکی آنکہین میری سمجہ مین گو کسی کے نزدیک ناقص ہو یہ

آتا ہے کہ کوئی فساد زمین پر واقعہ حرہ اور حادثہ کربلا سے زیادہ نہوگا اور توڑنا
ماتے کا مثل اون دونو حادثون کے کہن کمتر ہوا ہوگا کہ سیکڑون اقربای
قریب یزید پلید کے اون دونو حادثونمین قتل ہوئے اور اونکی اہل عیال کی
بالخصوص واقعہ حرہ مین ایسی بیحرمتی ہوئی جو قابل زبان قلم پر آنے کے نہین ہے
یعنی لکھتے ہین کہ واقعہ حرہ کے بعد مدینہ طیبہ مین بہت سے عورات عفیفہ فجار کی
زنا بالجبر سے حاملہ ہوگئین فلعنة الله علی فاعل تلك المعاصی السیئة
والراضی بها اور جناب باری تعالی شانہ نے اکثر احکام وعیدی کے بعد
استثنا کی ہے الا من تاب وغیرہ سے اس آیت مین وہ استثنا بھی
نہین ہے اس سبب سے بفرض محال اگر یزید پلید تایب بھی مرا ہو اس روسیاہ
کا یہ عقیدہ ہے لعنت بر یزید واعوان وانصار او بر افعال بد او اب ہم
کیفیت حادثہ عظیمہ کربلا کی بترجمہ سر الشہادتین مولفہ مولانا حضرت شاہ
عبد العزیز قدس سرہ لکھتے ہین واضح ہو کہ پہلے اوس سایے ہین یہ تمہید
کی ہے کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان متصف جمیع فضایل اور کمالات کے تھے جو
پہلے پیغمبرونکو حاصل ہوئے تھے مگر فضیلت شہادت جو بعضے پیغمبرونکو نصیب
ہوئی وہ آپ کو حاصل نہین ہوئی تھی اس سبب سے اللہ تعالی نے
وہ فضیلت آنحضرت کے دونو فرزندونکو عطا کی اور اسکے اثبات کے
واسطے بہت احادیث نقل کیے ہین کہ اون دونو صاحبزادونکی شہادت حقیقت
مین آنحضرت ہی کی شہادت تھی اور اوسکے ضمن مین بہت سے

الدین

احادیث دونو صاحبزادو نکے فضایل اور کمالات کے نقل کر کے لکھتے ہیں
شہادت دو قسم ہے ایک شہادت سری اور دوسری شہادت
جہری سو فضیلت شہادت سری کی اللہ تعالی نے حضرت سبط اکبر
کو عطا کی یعنی اونکی ایک زوجہ نے جسکا نام جعدہ بنت اشعث بن
قیس تھا یزید پلید کے اغوا سے زہر دیدیا تو وہ شہادت سری ہوئی
کہ زہر کے اثر سے آپ کو اسہال کبدی ہوگیا اور اوسی مرض میں
آپ نے قضا کی لکھا ہے کہ یزید نے جعدہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرے
ساتھہ نکاح کر لونگا جب اوسنے ایفاے وعدی کی درخواست کی تب یزید
نے جواب دیا کہ تیری صحبت حسن کے ساتھہ عین ناگوار تھی بھلا اپنے تئیں
کیا ہم تیری صحبت قبول کرینگے پس وہ نالایق عورت خسران الدنیا و
الاخرہ کا مصداق ہوئی لکھا ہے جب حضرت سبط اکبر قریب قضا کے
تھے حضرت سبط اصغر سلام اللہ علیہما نے استفسار کیا کہ آپ کو زہر کسنے
دیا آپ نے پوچھا کیا تمہارا اوسپر قصاص جاری کرنیکا قصد ہے اونھوں
نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر زہر اوسی نے دیا جسپر میرا گمان ہے
تو بڑا انتقام حقیقی اللہ تعالی ہے اور اگر میرا گمان غلط ہوا تو میں نہیں چاہتا
کہ ایک بیگناہ پر قصاص جاری ہو پھر مجھکو زہر کیسے مرتبہ دیا گیا ہے مگر
یہ اخیر زہر بہت ہی سخت تھا پس آپ نے اپنا گمان جسپر تھا وہ
بھی نہ بتایا بنظر کمال حلم کے جو آپ کے جبلت میں تھا اور اصل غرض یہی

کہ شہادت سری بجمیع شرائط وقوع مین آوے آپ روایت صحیح مین
نصف شعبان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے اور بعضونکے نزدیک
آپ کی ولادت رمضان مین واقع ہوئی اور وفات آپ کی سنہ ۴۹ ہجری
مین بروایت ارجح پہلی ربیع الاول کو اور آخر صفر مین بروایت مشہور
واقع ہوئی پینتالیس برس چھ مہینے چند روز کی عمر شریف ہوئی اب حال
شہادت جہری کا لکھا جاتا ہے جو حضرت سبط اصغر کو عطا ہوئی جو اکبر وقایع
مشہورہ سے ہے اور سبب اوسکی شہرت کا یہی ہے تاکہ شہادت جہری ہوجائے
لکھتے ہین جب یزید پلید مالک ملک اور بادشاہ ہوا اور جب سنہ ۶۰ ہجری
کو شہر دمشق مین لوگون نے اوسکی بادشاہت قبول کی سب ملکونمین اوسنے
اپنے عمال کو لوگون سے اپنی بیعت لینے کیواسطے حکم لکھا اور ولید بن عقبہ
جو اوسکا عامل مدینے مین تہا اوسکو حکم لکھا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
سے بہی بیعت قبول کروائیے پس آپ نے بیعت نہ کی اسواسطے کہ وہ
فاسق اور دایم الخمر اور ظالم تہا پس حضرت چوتہی شعبان سنہ ۶۰ ہجری کو
مدینہ منورہ سے بعزم مکہ معظمہ روانہ ہوئے جب آپ وہان پہنچے اور اقامت
وہان اختیار کی تب یہ خبر کوفے کے لوگون کو پہنچی ایک جماعت کثیر نے
وہان کے بیوفا لوگونمین سے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوفے مین
طلب کیا اور لکہا کہ ہم سب اپنے جان اور مال سے حاضر ہین کہ آپ کی بیعت
کرین اور اس امر مین حد سے زیادہ مبالغہ کیا اور قریب ڈیڑہ سو خط ایسی

لکھون

مضمون کے تابڑ توڑ آپ کے نام پر ہر طایفے کے جدا جدا پہنچے تب حضرت
امام نے مسلم بن عقیل اپنے چچا کے بیٹے کو کوفے کیطرف روانہ کیا اور
اون لوگونکو جواب لکھا کہ تمہارے صداقت اور ارادت کی دلیل یہ ہے کہ
میرے چچا کے بیٹے کی مدد کرو جب مسلم بن عقیل کوفے مین پہنچے مختار
بن عبیدہ کے گھر مین اوترے اور اونکے ہاتھ پر بہ نیابت حضرت امام
حسن علیہ السلام کے ایک انبوہ کثیر نے جو بارہ ہزار سے زیادہ تھے
بیعت کی نعمان بن بشیر از زمرہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو یزید پلید کیطرف سے کوفے کے حاکم تھے وہ خبر مسلم بن عقیل کی ہاتھ
پر بیعت کی سنکے لوگونکو تہدید اور وعید زبانی کی اور اوسی پر اختصار
کیا اور کسیطرح کا تعرض کسی سے نہین کیا اس واقعے کی اطلاع یزید کو مسلم
بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید بن عقبہ نے کی اور مفصل حال مسلم بن
عقیل کا اور لوگونکا بیعت کرنا اونکے ہاتھ پر اور میلان قلوب اہل کوفہ کا
اوسکی طرف اور کیفیت تغافل نعمان بن بشیر کی اس حادثہ سے لکھہ بھی
یزید پلید نے فوراً نعمان بن بشیر کو ولایت کوفے سے معزول کیا
اور اونکی جگہ پر ابن مرجانہ یعنی عبید اللہ بن زیاد کو مامور کیا جو بصرے
کا حاکم تھا وہ بھیجا فوراً اوہان سے خفیہ کے راستے سے روانہ ہو کے شب کو
کوفے مین پہنچا چونکہ اندھیرا تھا اور وہ اہل حجاز کا لباس پہنے تھا کوفے کے
لوگونکو گمان ہوا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام تشریف لائے ایک

خلق کثیر استقبال کیوا سیطے نکلی اوسپر سلام کیا اور اوسکی سواری کے
ساتہہ چلے اور ہرایک پکار پکار کر کہتا تہا مرحبا یا ابن رسول اللہ قدمت
خیر مقدم یعنی خوب ہوا جو آپ تشریف لائیے اے فرزند رسول اللہ
مبارک کریے ابن مرجانہ سنی ان سنی کر گیا اور ساکت اور صامت
دارالامارہ مین پہنچا جب صبح ہوئی تب لوگونکو جمع کر کیے اپنیے حکومت اور
ایالت کی سند لوگونکو سنائی اور سب کو یزید کیے مخالفت کرنے سے
ڈرایا اور حیلے اور تدبیر سے مسلم بن عقیل کیے ہاتہہ پر جنہون نے بیعت
کی تہی سبکو توڑ لیا اور مسلم بیمار ہے ہانی بن مروہ کیے گہر مین جا کیے چہپے
ابن مرجانہ نے ایک جمعیت فوج کی ہمراہ محمد بن اشعث کیے ہانی بن
عروہ کیے گہر مین بہیج کیے اونکو طلب کیا اور اونکو معہ ساریے روسائے
کوفے کی قید کیا یہ خبر جب مسلم کو پہنچی تو اونہون نے اپنیے اوس نشان
سے جو باہم قرار پائے تہے ساری جمعیت کو جنہون نے اونکے ہاتہہ پر
بیعتاً حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیعت کی تہی بلایا لکہتے ہین کہ
فوراً چالیس ہزار آدمی جمع ہو گیئے اور قصر دارالامارہ کا محاصرہ کیا
یہ سنکے ابن مرجانہ نے روسائے مقیدین کو حکم دیا کہ اپنیے اپنیے گروہ
سے گفتگو کر کیے مسلم بن عقیل کی رفاقت سے منع کرین سب نے
اوس حکم کی تعمیل کی پس ساری جماعت متفرق ہو گئی شام تک مسلم
کے ساتہہ صرف پانسو آدمی رہ گیئے جب اندہیرا ہو گیا وہ جماعت

بقیہ بھی چلدی اور مسلم بچارے اکیلے رہ گئے وہ ایک عورت کی گھر مین
جو اپنے دروازہ پر کھڑی تھی آکے پانی پینے کا مانگا اوسنے پانی پلا کے اونکو اپنی
گھر مین بٹھلالیا اوس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تھا اوسنے جاکے
اوسکو اطلاع کی محمد بن اشعث نے ابن مرحانہ کو مطلع کیا اوسنے عمرو بن
حریث کو بھیجا کہ تو اان کو اور اوسنے محمد بن اشعث کو بھیجا کہ مسلم کو
لے آوین جب وہ دونو وہان پہنچے مسلم تلوار لیکے مقابلے کیواسطے تیار ہوئے
محمد بن اشعث نے وعدہ امان کا دیکے اونکو دارالامارہ مین لے آئے ابن
مرحانہ نے پیشتر دیوڑہی پر حکم دی رکھا تھا کہ فوراً مسلم کے دیوڑہی پر
پہنچے سیے اونکو قتل کرنا بیوفا لوگون نے اوسکی تعمیل کی اور ہانی بن
عروہ کو بھی قتل کر کے سولی پر چڑہا دیا اور لاش حضرت مسلم کی لوگونکی
سامنے رکھوادی یہ واقعہ حسرت انگیز حضرت مسلم کی شہادت کا تیسرے
ذیحجہ سنہ ۶۰ ہجری کو ہوا اور بعد اوسکے حضرت مسلم کے دونو بیٹونکو جنکا
نام محمد اور ابراہیم تہا اوسی ابن مرحانہ بیحیا نے شہید کیا رحمہم اللہ
وارضاہم اور عجب اتفاق ہے کہ حضرت مسلم بن عقیل کے ہاتھ پر جب
ہزارون بیوفا کوفے کے لوگون نے نیابتاً بیعت کی اونہون نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ ساری خلایق یہانکے آپ کے قدوم
میمنت لزوم کی منتظر ہے اور جان اور مال آپ پر فدا کرنے کو تیار ہے
جسقدر جلد ہو سکے تشریف لایئے اس تحریر کے پہنچنے پر اوسی تیسرے

تاریخ ذیحجہ کی جسدن ابن مرجانہ نے حضرت مسلم اور اونکے دونوبیٹوں کو
شربت شہادت چکہایا آپ مکہ معظمہ سے بعزم کوفہ روانہ ہوئے
اور بعضے روایتوں میں حضرت امام کی روانگی مکہ معظمہ سے یوم الترویہ کو
ہوئی یعنی آٹھوین ذالحجہ کو اور جب آپ نے سامان روانگی کا شروع کیا
عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابر اور ابوسعید خدری اور
واقدیتی سب جمع ہوکر باتفاق مانع ہوئے اور اہل کوفہ کی بیوفائی
آپ کے والد ماجد اور آپ کے بڑے بھائی کے ساتھہ بیان کرکے عرض
کیا کہ وہ لوگ ہرگز اعتماد کے قابل نہیں ہیں اور بعضوں نے شاید یہ بھی
کہا ہو کہ حدیث میں وارد ہوا ہے اذا بویع خلیفتین فاقتلوا
ثانیھما یعنے جب دو خلیفہ کی بیعت لوگ کریں تو دوسرے
خلیفہ کو یعنی جسکی بیعت پیچھے ہو اوسکو قتل کردو پس اگرچہ یزید
پلید کی بیعت اوسکے فسق و فجور کے سبب سے ناجایز ہو لیکن چونکہ
اوں اوسکی بیعت ہوچکی ہے ایسا نہو کہ دشمن لوگ اس حدیث کی
سند سے لوگونکی قلوب جو آپ کے اعانت پر آمادہ ہوئے ہیں پھیر دیں
لیکن چونکہ قضا و قدر نے آپ کی شہادت جہری لکھہ رکھی تھی آپ نے
ناصحین مشفقین کی نصیحت کو قبول نفرمایا بلکہ بعضوں سے یہ بھی کہا کہ اگر
آپ نے عزم روانگی کا اس دارالامان سے مصمم کرلیا ہے تو اہل وعیال
کو ہمراہ نہ لیجایئے چونکہ اون سبکی زحمت اور اللہ کے ہاتھہ سے رسوائی

اور سبکی مقسوم ہو چکی تہی یہ مشورہ بہی آپ نے قبول نفرمایا کہ شہادت جہری بجمیع
شرائط پوری ہو اور آپ نے عذر نصیحت قبول نہ کرنیکا یہ کیا کہ میں نے اپنے
والد ماجد سے سنا ہی کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا کہ آپ نے فرمایا ایک مینڈہی کے ذبح کرنے سے حرم کے اندر
کی بیحرمتی ہوگی میں ڈرتا ہون کہ وہ مینڈہا میں نہ بنجاون اسواسطے
یہ دارالامان میں چہوڑتا ہون راقم کہتا ہے مصداق اس حدیث
کے عبداللہ بن زبیر ہوئے جسکی حکایت اپنے مقام پر ہم ذکر کرینگے
الغرض حضرت امام معہ بیاسی آدمیونکے اپنے اہلبیت اور رفقا اور
خدام کے ساتہہ مکہ معظمہ سے روانہ ہوے رستے میں خبر حضرت مسلم کی
شہادت کی اور ترک رفاقت اون لوگونکی جنہون نے بیعتاً اونکے
ہاتہہ پر بیعت کی سنکے آپ نے ارادہ مراجعت کا فرمایا حضرت عقیل کی
اولاد میں سے جو لوگ ہمراہ تہے اونہون نے قسم کہائی کہ ہم ہرگز نہین
پہرینگے جب تلک اپنے بہائی مسلم کا بدلا نہ لین یا ہم بہی اونہین کے
طرح سے شہید ہون حضرت امام نے فرمایا خیر تمہارے بعد زندگی میں کچہ
لطف نہین ہے جو چاہے باد باد متوکلا علی اللہ چلو اور بعزم عراق روانہ ہوے
دو منزل کوفے سے باقی رہے تہے کہ حر بن یزید ریاحی بمعیت ایکہزار
سوار ابن مرجانہ کی ہمراہی کے سب تیار ہوکر آکے ملے اور حر نے حضرت
امام سے کہا کہ عبیداللہ بن زیاد نے مجکو مامور کیا ہے کہ ہم آپ کا ساتہہ

نچھوڑینگے جب تلک ہم آپ کو اونکے پاس نہ لیجائین اور قسم ہے خدا کی
کہ مین اس حکم کی تعمیل سے کارہ ہون مگر مجبور ہون حضرت امام نے فرمایا
مین نے اس شہر کا قصد نہین کیا جب تلک کہ یہان کے لوگون کے خطوط
اور پیغامبر باصرار میرے طلب پر نہین پہنچے اور تم سب لوگ بیعت اونہن مین کے
پس اگر تم لوگ قایم رہو اپنی بیعت پر جو میرے نایب کے ہاتہہ پر لوگون نے کی ہے تو بہتر
ہے نہین تو مین پلٹ جاؤنگا حر نے جواب دیا قسم ہے خدا کی کہ اون
خطوط اور پیغامبرون کی جسکا آپ ذکر فرماتے ہین مجھے کچہ خبر نہین ہے
اور مین کوفے مین پہر کے بہی نہین جا سکتا جب تلک کہ آپ کو ساتہہ نہ لیجاؤن
الغرض اسی جنس کی گفتگو باہم طول ہوئی پس حضرت امام کوفے کی راہ
سے پہرے اور دوسری محرم ۶۱ھ ہجری کو کربلا مین منزل کی اور جب آپ
وہان اوترے تو اوس جگہ کا نام پوچہا کربلا نام سنکے آپ نے فرمایا یہ مقام
کرب اور بلا کا ہے یعنے رنج اور بلا کی کا ہے اور حر بہی معہ اپنے جمعیت کے
اوسی ناحیہ مین حضرت امام کے مخیم کے سامنے اوترے اس عرصہ مین ایک
خط ابن مرجانہ کا حضرت امام کے نام پر آیا جسمین اوسنے لکہا تہا کہ آپ یزید کی
بیعت کیجیے والا آپ کے حق مین بہتر نہو گا آپ نے خط پڑہکے پھینک دیا اور
قاصد سے فرمایا میرے پاس اسکا جواب نہین ہے قاصد خالی ہاتہہ پلٹ
گیا ابن مرجانہ وہ جواب سنکے بہت افروختہ ہوا اور حضرت امام سے مقاتلے
کیواسطے ایک فوج آراستہ کی اور اوسپر عمر بن سعد کو جو ری کا حاکم تہا

سردار مقرر کیا پہلے عمر نے حضرت امام کے ساتھہ قتال کرنے سے انکار کیا
تب ابن مرجانہ نے اوسکو تخویف معزولی کی ری کے حکومت سے کی وہ نالایق
طمع دنیا دلی سے کیفیت کا شیطان ہوگیا یعنی سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ
بجنت مین سے تہے عمر اونکا بیٹا ایسے فاجرانہ حکم کی تعمیل پر راضی ہوا اور دین
کو دنیا لے کے بیچڈالا اور حضرت امام کے ساتھہ قتال کیوا سیطے روانہ ہوا اور
ابن مرجانہ نے علی التعاقب والتوالی بارہ ہزار سپاہ اوسکے ہمراہ کی جسمین اکثر
لوگ وہی تہے جنہون نے حضرت مسلم کے ہاتھہ پر بہ نیابت حضرت امام کے
بیعت کی تہی اور آپ کو باصرار طلب کیا تہا وہ ساری سپاہ دریاے فرات کے
کنارے پر اوتری اور دریا مین اور آپ کی جمعیت کے بیچمین حایل ہوگئے تاکہ
پانی کی رسد بند کردیوین جب حضرت امام کو قوم کی آمادگی کا قتال پر یقین
ہوگیا تب آپ نے اپنے مخیم کے گرد ایک خندق کہدوائی اور صرف ایک
رستہ باقی رکہا جدہر سے قتال کا جواب دیا جاے پس اعدا کے لشکر نے
نرغہ کرکے حضرت امام کے مخیم کو گہیر لیا اور ظالمانہ پانی بند کرکے قتال
شروع کیا حضرت امام کے رفقا اور ہمراہی ایک ایک کے بعد ایک داد شجاعت
دیکے شہید ہوئے جب کچہ اوپر پچاس آدمی شربت شہادت پی چکے
تب حضرت امام نے باہر نکل کے باواز بلند فرمایا ایا کوئی فریادرس نہین
ہے جو ہماری فریاد کو پہنچے ایا کوئی بچانے والا نہین ہے جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حرم محترم کو بچاوے یہ آواز جگرخراش حضرت امام کی

سنیکے کسی جہنمی پر اثر نہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے صرف حر بن یزید ریاحی کو سعادت
توفیق عطا کی کہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکے حضرت امام کے پاس آئے
اور عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میں نے شیطان کی اعانت سے
پہلے آپ پر خروج کیا تھا اور اب اپنی اوس حرکت نالائق سے میں توبہ کی
اور آپ کی غلامی میں حاضر ہون مجھے حکم دیجئے کہ آپ کی نصرت اور
اعانت پر مقتول ہون شاید اللہ تعالیٰ اسکے عوض میں آپ کی جدکی
شفاعت مجھے نصیب کرے یہ کہکے اعدا کے لشکر پر اونہون نے حملہ کیا
اور خون کے ندیان بہا دین اور بہتوں کو نے النار والسقر کرکے وہ خود
اور ایک اونکے بھائی اور ایک بیٹا اور ایک غلام سب شہید ہوئے
رحمہم اللہ بعد اوسکے قتال نے طول کیا یہان تک کہ سارے رفقا حضرت
امام کے اور اونکے ایک صاحبزادے اور سب بھائی اور چچا کے بیٹے شہید
ہوگئے اور حضرت امام حسن علیہ السلام تن تنہا رہگئے پس آپ بقبضہ
شمشیر باہر نکلے دوجو جہنمی آپ کے مقابلے پر آیا اوسکو نے النار والسقر کیا
اور بہت سے اعدا بے دین مارے گئے مگر آپ زخمون سے چور چور ہوگئے
ہر طرف سے تیرونکی بارش جسم مبارک پر ہونے لگی اسمین شمر
ذی الجوشن سکونی بیحیا ایک جمعیت فوج کے ساتھہ آیا اور حضرت
امام کے اور آپ کے مخیم کے بیچمین جسمین سارے اہلبیت تھے حائل ہوگیا
اور حرم محترم کیطرف قصد جانیکا کیا حضرت امام نے پکار کے فرمایا

او گروہ شیطان کے مقاتلہ تو مین کر رہا ہون حرم سے کیون متعرض ہوتی ہو
ارباب حرم تو مقاتلہ نہین کرتے تب اون شیاطین نے کہا سردار نے
ہمکو اعورتون سے متعرض نہ ہو اور اس مرد کو لو وہ ظالم اظلم حضرت
امام کیطرف پھر پڑے اور تیرون سے اور نیزون سے حضرت کو شہید کیا اور آپ
گھوڑے پر سے زمین پر آرہے نضر بن خانشہ نے یا صاحب ہمارے قصد
حضرت کے سر کاٹنے کا کیا ظاہرا اوسکے ہاتھ کانپ گئے کہ کاٹ سکا
تب خولی بن یزید بیجیا نے سر مبارک تن سے جدا کیا اور ایک روایت
مین شمر بدبخت نے اپنے اصحاب الشیاطین سے کہا ہائے اب کیا
دیکھتے ہو زخمون نے تو اس شخص کو چور چور کیا ہے تب وہ سب
جہنمی نیزے اور تیرونکے ساتھ آپ پر پل پڑے اور ایک شقی کا تیر
حضرت کے تالو پر لگا تب آپ گھوڑے پر سے جدا ہوئے اور شمر
ناہنجار نے چہرۂ مبارک پر تلوار ماری اور سنان بن انس نخعی نے ایک
نیزہ مارا اور خولی بن یزید اوترا کہ سر مبارک کو تن سے جدا کرے
اوسکے ہاتھ کانپنے لگے تب اوسکا بھائی شبل بن یزید اوترا اور سر مبارک
کاٹ کے اپنے بھائی خولی کو دیدیا بعد اوسکے حرم محترم مین وہ اشقیا
گھسے اور بارہ لڑکے بنی ہاشم اور جو عورتین وہان تھین سب کو مقید
کیا پس عمر بن سعد بیجیا و شمر نامعقول دونو جہنمی نے چند سوار انکو ماموز
کیا کہ جسد شریف کو گھوڑونکے ٹاپون سے روندڈالا اور سر مبارک

کو ابشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ہمراہ ابن مرجانہ کے پاس بھیجا پس
حضرت اکبر کے ہمراہ پانچ آپ کے علاتی بھائی یعنی عباس اور عثمان اور محمد اور
عبداللہ اور جعفر اور چار حضرت امام کے بھتیجے یعنے قاسم اور عبداللہ
اور عمر اور ابوبکر حضرت سبط اکبر امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادے
اور دو حضرت امام خود کے صاحبزادے یعنے علی اکبر علیہ السلام جنہوں
نے اعدا کے ساتھ قتال کرکے اور بہتوں کو فی النار والسقر کرکے شہید
ہوئے اور عبداللہ جنکو علی اصغر کہتے ہیں نہایت صغیر السن حضرت
امام کے گود میں تھے مشہور ہے کہ حضرت امام نے اعدا کے سامنے
کرکے کہا کہ اس بچے کی پیاس پر رحم کرو اور تھوڑا پانی اوسکو
پلوا دو اسکے جواب میں ایک شقی جہنمی کا تیر آیا اور اوس بچے کو شہید کیا
اور محمد اور عون دو صاحبزادے عبداللہ بن جعفر کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن
اور جعفر تین بیٹے عقیل بن ابی طالب کے بھی معہ بقیہ رفقا کے جو کہ معظم
سپاہ ہمراہ آئے تھے سب داد شجاعت کی دیکر شہید ہوئے الغرض
یہ حادثہ ہائلہ عاشورہ کے روز ۶۱ ہجری میں واقع ہوا حضرت امام کی
عمر شریف برس پانچ مہینے پانچ دنکی عمر تھی سر الشہادتین میں لکھا ہے
کہ شہرت شہادت جہری حضرت سبط اصغر علیہ السلام کی پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے بواسطہ حضرت
جبرئیل اور اور فرشتوں کے ہوئی پھر اونہیں وسایط سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کربلا کا نام بتلایا جہان شہادت واقع ہوئی
اور زمانہ وقوع اس واقعہ مصیبت زا کا بتلایا یعنی سنہ ۶۰ ہجری کے
خاتمے پر بعد اوسکے حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب صفین کیطرف
روانہ ہوئے تب آپ کی زبان سے وہ خبر مشتہر ہوئی پھر جب وہ خبر
غیبی پوری ہو چکی تب مٹی جو فرشتون نے لاکے دی تہی اوسکے خون
ہو جانے اور آسمان سے خون برسنے سے اور غیب سے آواز مرثیہ کی آنے
سے اور جنات کے نوحہ اور بکا سے اور جو درندون نے جسم مبارک
کی حفاظت کی اور قاتلین کی ناکونین مرنے کے بعد سانپونکے کھا جانے
سے اور اسیطرح جنس کے بہت سے اسباب سے شہرت ہوسکی منتہا کو پہنچی
کہ حاضر اور غایب سب اوس سے مطلع ہون بلکہ ہیچ بقعے اس امت مرحومہ
مین ہر سال اسباب تذکار اس واقعہ ہایلہ کے تازہ کرنے کے اور رنج اور
بکا دایم اور مستمر کے پیدا ہوئے ہین جو معلوم ہوتا ہے تا قیام قیامت
رہینگے نبظر اوسی شہادت جہری کے ہوئے ہین سر الشہادتین
مین اسکے بعد بہت سی احادیث نقل ہوئی ہین جنمین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اخبار بغیب اس واقعہ ہایلہ کی بیان کیے ہین جسکو دیکھنا ہو
اوسمین دیکھے اب ہم کیفیت سانحہ دردناک حرہ کا جذب القلوب
الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق دہلوی سے نقل کرتے ہیں اونہون نے
بہت بہ تفصیل کئی تاریخون سے بروایات مختلفہ وہ واقعہ نقل کیا ہے

ہم جہان تک ممکن ہے باختصار بغیر مخل نقل کرتے ہین پہلے اونہون نے
بہت سے احادیث جسمین اس واقعہ ہائلہ کی خبر غیب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دی ہے وہ نقل کر کے لکھتے ہین قرطبی کہتا ہے کہ یزید
پلید نے مسلم بن عقبل عقبہ مری کو ایک لشکر کثیر اہل شام نافرجام کے
ساتھہ واسطے قتال اہل مدینہ منورہ کے مامور کیا اوس نالایق بیدین
نے بمقام حرہ مدینہ مطہرہ مین اکثر اہل مدینہ کو نہایت شناعت اور قباحت
کے ساتھہ قتل کیا اور تین دن تک بہتک حرمت حرم نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم کی عمل مین لایا وہ واقعہ مقام حرہ مین جو ایک میل مسجد نبوی
سے ہے واقع ہوا ایکہزار سات سو آدمی تقریبا ہے مہاجرین اور انصار
اور علماے تابعین اخیار کے اوس حادثہ جانکاہ مین شہید ہوئے اور
عام باشندہ بلدہ مطہرہ مین سے دس ہزار بیگناہ آدمی سوا ے
عورتون اور لڑکون کے قتل ہوئے جسمین سات سو حفاظ اور حاملان
قران مجید اور ستانوے آدمی قریش کے قوم کے تھے مسلم ملحد کی تیغ ظلم
و بیداد سے مارے گئے فسق و فجور اور زنا بالجبر اون بیدینون نے ایسے متبرک
مقام مین مباح کیا اسقدر حد تک کہ بعد اس واقعہ کے ایکہزار عورت کے
پیٹ سے اولاد زنا پیدا ہوئی گھوڑے کو مسجد نبوی مین باندہا مابین
منبر شریف اور قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑونکے پیشاب
اور لید سے نجس ہوا جس مقام کیوا سطے حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے

کہ ابراہ

کہ ایک روضہ ہے ریاض جنت کا بقیہ لوگونپر جبر کرکے یزید پلید کی بیعت
بعہد عبودیت کروائی یعنے اس وعدے پر کہ جسکو یزید پلید چاہے مثل
غلاموں کے بیچ ڈالے چنانچہ عبداللہ بن زمعہ صحابی نے ذکر بیعت کا بموجب
حکم قرآن اور سنت نبوی یزید کے سامنے کیا تھا اوسکو شہید کرڈالا
یہان تک قرطبی کا کلام تھا اور طبرانی جو امور علما سے حدیث کا ہے
اوسنے ایک طول طویل اس حادثے کی خبر بروایت عروۃ بن الزبیر
یون لکھی ہے کہ جب یزید پلید اہل اسلام پر مسلط ہوا عبداللہ بن زبیر
نے اوسکی بیعت نہ کی اور اوسپر زبان لعن وطعن کی دراز کی جب
اوس بیحیا کو اسکی خبر پہنچی تو اوسنے قسم کہائی کہ عبداللہ بن زبیر
کو بغیر گلے مین طوق ڈالے ہوئے مین نہ دیکھونگا اور ایک شخص اوسکے
ملازمکو بھیجا کہ اوسیطرح سے اونکو لاوے اونکے خیر طلبون نے صلاح
دی کہ ایک چاندی کا طوق گلے مین ڈالیگے اور اوپر سے کپڑے پہنکی یزید
کے پاس جاؤ تاکہ اوسکی قسم پوری ہو اور کچھ صدمہ تمکو نہ پہنچے
اونہون نے جواب دیا اللہ تعالی اوسکو اس قسم مین سچا نکریگا مین
اوسکے اس امر ناحق سے ہرگز ڈرتا نہین ہون اور لوگون کو دعوت
اپنی اطاعت کی شروع کی یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو سپہ سالار
ایک بہاری لشکر اہل شام پر متور کرکے روانہ کیا کہ پہلے اہل مدینہ
مطہرہ کو قتال وجدال سے تباہ کرے پھر مکہ معظمہ مین جاکے اپنا رو سیاہ

کرے اور عبد اللہ بن زبیرؓ کا کام تمام کرے جب وہ نالائق مدینہ منورہ مین
پہنچا باقی اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین جو وہان تھے سب وہان سے
بھاگ گئے اور اوس روسیاہ نے جیسا اوپر مذکور ہوا ساری باشندے
اوس بلدۂ معظمہ کے چن چن کے شہید کئے بعدہ حرم بیت اللہ کے
خراب کرنیکے نیت سے روانہ ہوا مگر اوسکی اجل نے فرصت ندی راہ
مین بستر ہلاکت پر گرا اور فی النار والسقر ہوا مگر مرتے وقت حصین بن
نمیر کندی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اوسکو وصیت کی کہ کوی دقیقہ تخریب آتشین
یعنی غلاخن جلانے مین اور حرم محترم کے جلانے مین اوٹھا نرکھی لیکن جب حصین
بن نمیر نے خبر یزید پلید ملعون کی جہنمی ہونیکی سنی وہ بھاگ کھڑا ہوا اور وہ
شیطانی مہم اوسوقت انجام کو نہ پہنچی بعد اس روایت طبرانی کے جذب
القلوب من ابن جوزی سے نقل کیا ہے کہ جب سنہ ۶۳ھ شروع ہوا یزید پلید
نے عثمان بن محمد بن ابی سفیان اپنے چچا کے بیٹے کو مدینہ مطہرہ مین بھیجا کہ وہان
کے لوگون سے اوسکی بیعت کرادے عثمان نے ایک جماعت کثیر کو وہانکے اعزہ
سے یزید پلید کے پاس روانہ کیا اون لوگون نے دمشق مین جاکے بیعت کی
مگر جب پھر کے اوس بلدہ مطہرہ مین آئے باتفاق سب نے باظہار یزید پلید کے
فسق و فجور علانیہ کے وہ بیعت توڑ ڈالی کسی نے نشان اوس توڑنیکا سر سے
عمامہ اوتارنے سے بیان کیا کسی نے جوتا پاؤن سے اوتارنے سے یہان تک کہ
کسی نبی کے عمامون سے اور جوتون سے پہاڑ کی سجدہ اون لوگون کے ایک منذر

تھے جنہون نے بیان کیا کہ اگرچہ یزید پلید نے مجھکو ایک لاکھ درہم صلہ دیا ہے
مگر مین امر حق کے اظہار مین زبان بند نکرونگا واللہ وہ شارب خمر اور تارک
صلوۃ ہے اسیطرح سے جتنے لوگ دمشق مین گئے تھے سبھون نے باتفاق
یزید کو گالیان دینا شروع کین اور نسبت بے دینی اور شرب خمر کی اور
ارتکاب ہر طرحکے فسق و فجور کا اور کتوںکے ساتھہ کھیلنے کا اوس ملعون کیطرف کرنی
لگے یہان تک کہ جو لوگ وہان نہین گئے تھے سبکو اوس سے متنفر کیا
اور باتفاق علی العموم سب لوگون نے اوسکی بیعت توڑ ڈالی اور عثمان
بن محمد جو حاکم اوسکیطرف سے مدینہ منورہ مین تھا اوسکو وہان سے نکال
دیا اور عبد اللہ بن حنظلہ صحابی کے ہاتھہ پر باتفاق سبھون نے بیعت کی
اور ایک روایت سے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن مطیع کو قریش پر اور عبد اللہ
بن حنظلہ کو انصار پر والی مقرر کیا جتنے بنی امیہ وہان تھے سب مروان کے
گھر مین جمع ہوئے اور دونو گروہ نے باتفاق مروان کے گھر کا محاصرہ کیا اوسنے
اس واقعہ کی یزید پلید کو اطلاع دی اور فوج اپنی اعانت کے واسطے
طلب کی یزید پلید نے پہلے ابن مرجانہ کو حکم لکھا تھا کہ عبد اللہ بن زبیر
کے فساد کے دفع کیواسطے مکہ معظمہ کیطرف جلد روانہ ہو اوسنے قسم کھائی
کہ واللہ اس فاسق کیواسطے ایک گناہ قتل فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا مین کرچکا اب بیت اللہ کی خرابی کیواسطے مین نجاونگا اور بیماری کا
حیلہ کرکے اوس حکم کے تعمیل سے انکار کی تب اوس بیحیا نے مسلم بن

عقبہ کو مامور کیا اور وہ ناشدنی باوصف پیری کے ضعف کے اور ابنکے
فالج کے مرض مین تخریب حرمین شریفین پر آمادہ ہوا اور بارہ ہزار فوج
لیکر روانہ ہوا اور جیسا مذکور ہو چکا ہے فسق اور فساد مین مبتلا ہوکر جہنم واصل ہو
کہتے ہین جب یزید پلید نے مسلم بن عقبہ کو قتال حرمین شریفین پر مامور کیا
اوسکو حکم دیا کہ مدینہ منورہ مین پہنچ کے تین مرتبہ میری بیعت کی دعوت کرا گر
قبول کرین تو کسی سے متعرض مت ہونا ورنہ تین دن حرم مدینہ منورہ کی لوٹ مباح کردینا
اور جو مال واموال اور اسلحہ اور کھانے پینے کی چیزین ملین لشکریونکا حق ہو
تین دن کے بعد پھر لوٹ نہو اور علی بن حسین سلام اللہ علیہما کو مین نے
معتبر سنا ہے کہ وہ وہان کے لوگون کے فساد مین شریک نہین ہین
اون سے ہرگز متعرض نہونا مسلم بن عقبہ نے بموجب مذکورہ سابق کے
وہان پہنچ کے دادا لحاد اور زندقہ کی دی اس روایت کے بعد جذب
القلوب مین بروایت واقدی کے اور تفصیل سے اس حادثہ قیامت زا حرم
محترم نبوی کی لکھی ہے طول سمجھ کے ہم نے نقل نہین کیا مگر ایک جملہ اوسکی
روایت کا لکھنا مناسب معلوم ہوا لکھتا ہے کہ مسلم بھیا اس بلدہ مطہرہ کی
شہید دنکو دیکھکے کہتا تہا کہ اگر اللہ تعالی باوصف ان لوگونکے قتل کی
مجھکو جنمی کریگا تو عالم مین کوئی مجھسا زیادہ بدبخت نہوگا مجھے یقین ہے
کہ ان ناپاکونکی قتل سے ساری میری گناہ صغایر اور کبایر اللہ تعالی معاف کریگا

بعد اوسکے کہتا ہے کہ وکوان جو مروان کے غلاموں مین سے تہا روایت
کرتا ہی کہ مسلم نامی ایک نے بسبب بیماری کے جسمین مبتلا تہا ایک دوا اوسکی
فورًا کہنا مانگا طبیب معالج نے کہا تہوڑا توقف کرو دوا کچہ اثر کرے تب
کہانا کہانا اوس بیصبرے جہنمی نے جواب دیا مجہکو اب تمنا اپنی زیست
کی نہین ہے جسنے کی آرزو صرف قاتلان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
بدلا لینے کیواسطے تہی سو لیلیا اب مرنا ہی بہتر ہے راقم کہتا ہے
کل حزب بما لدیھم فرحون کوئی شخص اپنی حرکت بدکا
قبیح اپنی انکہون سے نہین دیکہتا اگر فرض کیجیے کہ ایک قرن پیشتر کے جرم
مین بعض یا اکثر لوگ اوس بلدہ طیبہ کے شریک ہون وہ سب یا اکثر
اونہین سے مرکب گئے اب اونکی اولاد اور اہل وعیال اونکے حرم مین
کیونکر ماخوذ ہو سکتی تہے کلام اللہ ناطق ہے لا تزر وازرۃ وزر اخری
یعنی کوئی شخص دوسرے کی گناہ مین نہین پکڑا جائیگا اگر کوئی مجرم ایک قرن
پہلے کا دمان باقی بہی ہو بغیر تحقیقات جرم کے ایک کے ساتہہ دس ہزار
بیگناہ کو قتل کرنا اور اونکی اہل وعیال کی بیحرمتی جیسی مذکور ہوئی کرنا اوسی مسلم
جہنمی احمق اوجاہل کی عقل بہیمی نے تجویز کی تہی حالت جنگ مین کسی مشرک
اور کافر کی اہل وعیال کی ہتک حرمت اور اونکی عورتون اور بچونکا قتل
شریعت اسلام مین تاکید ممنوع ہی چہ جائیے اہل وعیال مسلمانون کے
اور مسلمان بہی اوس بلدہ طیبہ دار الامن حرم محترم نبوی کے بغیر بیدین

اور ملحد کے ایسی لوگون پر سفاکی اور ظلم وستم کون کریگا اور حقیقت تو یہ ہے
کہ انتقام ظلم وستم کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صرف نام ہی نام تھا ایک
فاسق ملحد بادشاہ ظالم وسفاک کی اطاعت اور بیعت سے جو اختیار امت نے
انکار کیا اوسکی جلد وہین وہ سفاکی ملحدانہ عمل مین آئی ایک معجزہ نبوی کی بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابن جوزی نے سند صحیح سے نقل
کی ہے کہ سعید بن المسیب صحابی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایسی واقعہ
یا یلہ حرہ مین مسجد نبوی مین سوا ہے میری کوئی نہین رہتا تھا بالکل خالی پڑی
ہتی اور جب نماز کا وقت آتا تھا تو حجرۂ شریف سے اواز اذان اور اقامت
کی سنتا تھا اور اوسی اذان اور اقامت سے نماز پڑہتا تھا اور منجملہ اور قبایح
اور شنایع اس حادثہ عبرت افزا کے ایک یہ تھا کہ لوگون نے حضرت ابو سعید
خدری صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اونکی سارے داڑہی کے بال نچ گئے ہین
لوگون نے پوچھا کیا آپ اپنے داڑہی کے ساتھ کھیل کرتے ہین یہ سب بال
کیا ہو گئے اونہون نے فرمایا یہ اثر ظلم اور ستم اہل شام کا ہے ایک جماعت
اونکی میرے گھر مین گھسی جو کچھ مال اور متاع گھر مین تھا لیگئی دوسری جماعت
آئی جب اوسنے کچھ نہ پایا غصے مین آکے ہر ایک نے میری داڑہی نوچنا شروع
کی اور اس حالت کو پہنچایا اسی واقعے پر اوس جماعت کے ظلم اور ستم کو
قیاس کرنا چاہیے الغرض مورخین لکھتے ہین کہ واقعہ یا یلہ حرہ ستائیسوین
یا اٹھائیسوین ذی الحجہ بروز چہارشنبہ ۶۳ھ مین واقع ہوا اور موت مسلم بن عقبہ کی

غرہ محرم ۶۴ھ ہجری مین ہوئی شیخ اکبر محی الدین بن العربی نے یزید پلید لعنۃ اللہ
کے حال مین مسامرہ مین لکھا ہے اوسکی چاندی کی مہر مین کندہ تہا مرنبا
منشی اوسکا عمرو بن سعدا شرف تہا حاجب اوسکا اپنا غلام صفوان تہا
اور بعضے کہتے ہین اوس غلام حاجب کا نام خالد تہا قاضی اوسکے عہد کا
ابو ادریس خولانی تہا وہ ناپاک ذات الجنب کے عارضہ سے مقام
حوران مین مرگیا لاش اوسکی دمشق مین نقل ہوئی اوسکے بہائی خالد
نے اور بعضے روایت مین خالد کے بیٹے نے جنازے کی نماز پڑہی باب
صغیر کے مقبرہ مین دفن ہوا اسیس ۳۸ برس عمر مین بروایت صحیح تیسری
ربیع الاول ۶۴ھ ہجری کو اللہ تعالی نے اوسکو فی النار واصل کیا
تین برس بارہ دن مسلمانون پر وہ بید مین مسلط رہا اور سبایک
المذہب مین لکھا ہے خالد جو یزید پلید کا ایک بیٹا تہا اوسکی اولاد بنام
بنو خالد کہلاتی ہے اور وہ نسل بنی امیہ کا ایک جد اعلی ہے عدانی
نے ذکر کیا ہے کہ اس نسل کے کئے قوم اشمونیون مین متعلقات مقبرہ
موجود ہین راقم کہتا ہے کہ اگر اب بہی ایسی قوم موجود ہو تو یزید پلید کا
نام فنا ہوگیا وہ بنو خالد کہلاتے ہین اور کیا عجب ہے اب وہ ساری
قوم بہی معدوم ہوگئی ہو اب یہان ایک حکایت لطیف کا ذکر مناسب
معلوم ہوا جو نزہتہ اہل الادب فی امثال العرب مین مذکور ہے اس مثل کی
شرح مین ادب ساع لقاعد یعنے کہتے ہین پہلے یہ مثل معاویہ بن بکر

کی زبان پر گذری تھی اوسکی حکایت یون لکھی ہے کہ جب اونہون نے
یزید پلید کی بیعت اپنی حیات مین لوگون سے کروائی تب اوس سے
پوچھا اب تو کوی ہوس دلمین نہین باقی رہی اوسنے جواب دیا
ایک ہوس اب تک باقی ہے یہ آرزو دلی ہے کہ ام خالد زوجہ عبداللہ
بن عامر بن کریز کی میری منکوحہ محبوبہ ہوتی اوس عرصہ مین وہ اپنے شوہر
کے مدینہ مطہرہ جانے معاویہ نے وہان سے اونکو طلب کیا اور چند روز
بہت خاطر اور مدارات کر کے ایکدن خلوت مین اون سے درخواست
کی کہ ام خالد اپنے زوجہ کو طلاق دو اور اوسکے عوضمین کل محاصل
مملکت فارس کا پانچ برس کیواسطے اونکی جاگیر مین لکھدینے کا وعدہ
کیا ظاہرا حکومت وہان کی بہی اونکی نامزد ہوئی ہوگی وہانکی آمدنی
اوس عہد مین ہمارے گمان مین کرور روپیہ سال سے کم نہوگی
یا کچھ اوس سے کم وزیادہ ہو اور غالبا اوکا حصہ اوسمین سے بعد منہا
مصارف حکومت اور تحصیل اور فوجی خرچ کے ٹہرا ہوگا یا بغیر
اوسکی منہائی کے اسکی شرح اور تفصیل نزہتہ الادب مین نہین
لکھی ہے الغرض جب معاویہ سے اور عبداللہ بن عامر سے باہم اس امر کا
فیصلہ ہو اور باسم عہدنامہ لکھا گیا تب عبداللہ بن عامر نے بطمع دنیا
خلاف شرافت اور حمیت کے جو اس زمانے مین اہل اسلام
مین سے ام خالد کو مطلقہ کیا بعد اوسکے معاویہ نے ولید بن عقبہ اپنے

عامل کو جو مدینہ میں تھا لکھا کہ ام خالد کو مطلع کرو کہ اونکے شوہر عبداللہ
بن عامر نے اونکو طلاق دی وہ عدت میں بیٹھیں اور جب ایام عدت پورے
ہوگئے تب معاویہ نے ابہریرہ کو ساٹھ ہزار دینار جو اوس زمانے کے
اشرفی تھی سپرد کرکے روانہ کیا کہ ام خالد کو یزید کے ساتھ
نکاح کرنے پر راضی کرکے ہمراہ لے آوین بیس ہزار مہر مقرر کرکے اور
بیس ہزار علاوہ مہر کے ہمکی چالیس ہزار نقد اونکو سپرد کرین
بقیہ بیس ہزار میں اونکا اپنا حصہ اور آمد و رفت کا خرچ مقرر ہوا تھا
اور ابہریرہ کو ایما ہوئی کہ ام خالد کو بخوبی سمجھانا کہ یزید ولیعہد خلافت
ہے اور سخی اور کریم اور خوش مزاج ہے غرض جسطرح سے
سمجھا بجھا کے یہاں لے آؤ بالجملہ ابہریرہ رات کیو
میں پہنچے دوسرے دن صبح کو پہلے زیارت مرقد مطہر اور مسجد نبوی
علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کیوا سیطے گئے وہاں سبط اکبر حضرت
امام حسن سلام اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی آپنے سبب اونکے آنیکے
پوچھا اونہوں نے مفصل سب کیفیت بیان کردی حضرت امام نے فرمایا
ام خالد سے ہماری خواہش بھی بیان کرکے ہمارے طرف سے بھی خطبہ
منگنی کی درخواست کرنا بعد اوسکے حضرت امام حسین اور عبداللہ بن عباس اور
اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن
اسود رضی اللہ عنہم اجمعین اون سے دوچار ہوئے اون پانچوں صاحبوں
نے بھی پیغام اپنے ساتھ منگنی کرنیکا دیا جب ابہریرہ

پاس پہنچے پہلے اونہون نے جس مطلب کیواسطے آئے اوسکو ام خالد
سے بیان کیا بعد اوسکے اون چہ بزرگونکا بھی پیغام پہنچا دیا ام خالد نے
کہا میری تو یہ نیت ہے کہ اب تعلق نکاح کا کسیکے ساتھہ نکرون اور بیت اللہ
مین مجاورہ ہو کے بیٹھہ رہون تاکہ بقیہ عمر یاد الہی مین بسر ہوا گے جو تم
صلاح دو گے اوسپر عمل کرونگی ابہریرہ نے کہا یہ ارادہ تمہارا اچھا نہین
اسواسطے کہ ابہی تم جوان ہو غروبت اس عمر مین مصلحت نہین ہے
ام خالد نے کہا اچھا تم مشورہ بتاؤ کسکے ساتھہ نکاح کرون اونہون نے کہا
یہ بات خود تم سوچو کہ بنظر منافع دین اور دنیا کے مصلحت تمہارے حق مین
کسکے ساتھہ نکاح کرنہین ہے یہ بات مجھہ سے نہ پوچھو ام خالد نے کہا مین
بغیر تمہارے صلاح کے کسیکے ساتھہ نکاح نکرونگی اونہون نے کہا اگر خواہ مخواہ
تمکو میری صلاح پر اصرار ہے تو میرے نزدیک مصلحت تمہارے حق مین
یہ ہے کہ دونو سردارون جوانان جنت مین سے ایک کے ساتھہ نکاح
کرو ام خالد نے کہا بہتر ہے حضرت امام حسن کو مطلع کیجیے مین اونکے ساتھہ
نکاح کرونگی ابہریرہ نے آپ سے اطلاع کی اوسیدن نکاح ہو گیا اونہون
نے شام مین واپس جا کے جو روپیہ معاویہ کے پاس سے لیگئے تہے وہ اونکو
پہیر دیا معاویہ کو اس واقعہ کی اطلاع اونکے پہنچنے سے پیشتر ہو گئی تہی اونہون
نے اون سے کہا ارے میان ہمنے تمکو منگنی کرنیکو اسلیے بہیجا تہا محبت
بنا کی نہین بہیجا تہا جو تم نے للہیت صرف کی اونہون نے جواب دیا ام خالد نے

باصرار ہم سے مشورہ پوچھا والمستشار مؤتمن یعنی یہ حدیث ہے اوسکا ترجمہ
یہ ہے جس شخص سے کوئی مشورہ پوچھے وہ امانت دار ہے مطلب یہ ہے کہ
جو نیک مصلحت پوچھنے والے کے حق میں ہو وہ بتا دیوے والا امانت میں خیانت
ہوگی ہمارے والنت میں مصلحت اونکی حق میں وہی تھی جو ہمنے مشورہ دیا
تب معاویہ نے کہا اسلمی ام خالد رب ساع لقاعد واکل
غیر حامد اس مثل کا تو مطلب یہ ہے بہت ایسے محنت کرنیوالے
ہیں کہ نتیجہ اونکی محنت کا گھر بیٹھنے والے کو بے محنت ملتا ہے لیکن ان
تینوں مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے جیتی رہی تو اے ام خالد بہت محنت کرنیوالے
ہیں گھر بیٹھنے والیکے واسطے جو کھانیوالے ہیں ناشکری کیے ساتھ۔ اب
معاویہ کا مطلب یا یہ کہیے کہ محنت کرنیوالے سے مراد ابوبکر وہ ہیں اور
شکر کھانیوالے اونہیں کی صفت ہو یعنی احسان صلات کا جو اونپر
ہوتا تھا وہ نانا جس کام کو بھیجا تھا وہ دوسرے کے واسطے کیا جو اپنے گھر میں
بیٹھا تھا مگر اس صورت میں مثل کا مطلب پورا نہیں ہوتا یا اونکا مطلب
یہ ہو کہ محنت کرنیوالے وہ خود تھے جسکا نتیجہ گھر بیٹھنے والے کو ملا اور
ناشکر کھانیوالا صفت اوسی گھر بیٹھنے والے کی ہے یعنے محنت کرنیوالے
کا احسان جو صلات سے اونپر ہوتا تھا اوسکا خیال نکیا اور اوسکی
محنت کا نتیجہ آپ لیلیا اگرچہ ٹھیک مطلب مثل کا یہی ہے مگر ہمارے
والنت میں حضرت امام علیہ السلام کا احسان معاویہ کے اوپر اوس

وجہ کا ہے کہ اونکی کسیکو خدمت کیسی ادا نہین ہو سکتا یعنی خلافت
اور سلطنت اونکو سپرد کردی اسی قصیے کو لیکے ابن عامر کا طلاق دینا
ام خالد کو اور اونکا نکاح حضرت امام کیے ساتھہ ابن ابی الحدید نے
نہج البلاغتہ کی شرح مین مختصر یون لکھا ہے نام ام خالد کا ہند بنت سہیل
بن عمر لکھا ہے کہ وہ عبداللہ بن عامر بن کریز کے پاس تہین اونہون
نے طلاق دی پس معاویہ نے ابہریرہ کو لکھا کہ یزید پلید کیواسیطے منگنی
کراوین جب وہ اس کام پر آمادہ ہوئے تب حضرت امام حسن
علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے پوچھا کہان جاتے ہو اونہون
نے کہا یزید کی منگنی کیواسیطے ہند کے ساتھہ حضرت امام نے فرمایا ہمارا
خواہش بہی منگنی کی اونکے ساتھہ کہدینا جب ابہریرہ ہند کے پاس گئے
تب دونون منگنیونکا اونہون نے ذکر کیا ہند نے کہا تم جسکے ساتھہ کہو
وہ مجھے قبول ہے اونہون نے حضرت امام کے ساتھہ نکاح کرنیکا مشورہ
دیا [illegible] نکاح کے عبداللہ بن عامر مدینے مین آئے اور حضرت
امام سے کہا کہ آپکے پاس میری کچہ امانت ہے اجازت دیجیے کہ مین
اون سے ملاقات کرون آپ اونکو اپنے ساتھہ گہر مین لیگئے ام خالد کی
عبداللہ بن عامر کے سامنے بہیجدین اوسوقت ابن عامر کو نہایت شدت کی درد
ہوئی تب حضرت امام نے فرمایا اگر پھر تمہاری خواہش نکاح کی اونکے
ساتھہ ہو تو مین اونکو طلاق دون مجہسے بہتر اونکو حلال کرنیوالا تمہارے

اوپر دوسرا نہ ملتا یعنی جو نکہ تین طلاق بائنہ کے بعد عورت پہلے خاوند پر حلال نہین ہو سکتی جب تک دوسرے سے ساتھہ نکاح کر کے اوسکی صحبت کر کے اوس سے طلاق نہ لیوے تو آپ کا مطلب یہ تہا کہ اگر دوسرا کہیں نکاح کرتا تو تمہارے خاطر سے کاہیکو طلاق دیتا یہ ارشاد آپ کا دلالت کرتا ہے کہ کسقدر مزاج مین مروت اور رحم اور احسان مضمر تہا الغرض ابن عامر نے کہا مین آپ کا ممنون ہوا لیکن اب مجھکو نکاح کرنا اوسکی ساتھہ نہین منظور ہے بعد اوسکے ام خالد سے کہا میری امانت دو اونہون نے دو صندوق نکالکے اوسکے سامنے رکھدیے جسمین کچھہ جواہرات تہے اونہون نے دونو کو کھولا اور ایک صندوق مین سے جو کچھہ تہا وہ نکال لیا اور دوسرا اونہن کو حوالے کیا یہ قصہ ابن الحدید نے ابوالحسن مدائنی کی روایت سے لکھا ہے اور اوسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ روایت کی ہے کہ قبل عبداللہ بن عامر کے ام خالد عبدالرحمن بن عتاب بن اسید کی نکاح مین تہین اور وہ کہا کرتے تہے تینون خاوندون مین امام حسن سبکی سردار تہے اور عبداللہ بن عامر سب مین سخی تہے اور تینونمین مجھکو پیارے عبدالرحمن بن عتاب تہے یہ امر ام خالد کی نہایت مروت اور عفت پر دلالت کرتا ہے کہ اول خاوند سب مین محبوب تر تہی جسکے قضا کرنے کے بعد دوسرا نکاح ظاہر کیا ہوگا واللہ اعلم

## تبصرہ خلیفہ نبی امیہ کے قول مین معاویہ رحمہ اللہ

بن یزید پلید تھے وہ باپ کے وصیت سے خلیفہ مقرر ہوئے
مگر یہ روایت صحیح ہے کہ جب لوگ اون سے بیعت کرنیکو آئے تب
اونہون نے کہا کہ حقیقت مین خلافت حق اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے مناسب ہمکو لازم ہے کہ حضرت امام زین العابدین بن
حسین بن علی علیہم السلام اللہ علیہم کے ہاتھہ پر بیعت کرو مگر بنی امیہ نے
اور شام کے لوگون نے نمانا تب اونہون نے اپنی بیعت قبول کی اور
بعضی روایت مین یہ ہے کہ وہ بیمار تھے جب اونکی بیعت ہوئی چند
روز کے بعد اونہون نے لوگون سے کہا مین خلافت سے دست بردار
ہوتا ہون اگر سب مسلمان امام زین العابدین کو خلیفہ کرین مگر لوگون
نے قبول نہ کیا عجب شان الہی ہے اس دار دنیا مین کبھی ولی کے
نطفے سے شیطان پیدا ہوتا ہے اور کبھی شیطان کے نطفے سے ولی
یزید پلید ملعون کا ایسا بیٹا حقانی اور حق پرست ہونا کیسا تعجب کا مقام ہے
الغرض معاویہ بعد بیعت کے گھر سے باہر نہین نکلے نہ کبھی مسلمانونکو
نماز جماعت کی پڑہائی نہ کوئی کام خلافت کا کیا اور بیعت ہونے سے
چالیس دن کے بعد قضا کر گئے اور بعضے روایت سے دو مہینے کے بعد
قضا کی لیکن یزید کے مرنے کے بعد اہل حجاز نے عبد اللہ بن زبیر کو خلیفہ
مقرر کیا اور عراق عرب اور عراق عجم خراسان تک اونکی تصرف
مین تھا اور معاویہ بن یزید کے قبضہ مین ممالک شام اور مصر اور

جو ممالک افریقیہ کے اور اوسکے متعلقات کے اہل اسلام نے اوس عہد
میں فتح کیے تھے وہی رہے کنیت معاویہ بن یزید کی ابو عبد الرحمن تھی اور
بعضون نے ابو زید لکھا ہے اور بعضون نے ابو لیلی لکھا ہے وہ بہت
جوان صالح تھا مرتے وقت لوگون نے اون سے کہا آپ وصیت
کیجیے بنی امیہ میں سے آپ کے بعد کون خلیفہ ہو اونہون نے جواب
دیا میں نے حلاوت خلافت کی نہیں پائی اوسکی تلخی کا میں کیون
متحمل ہون مسامرہ میں شیخ اکبر نے لکھا ہے ان معاویہ بن یزید کی
ام خالد بنت ابی ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف
تھیں اونکی مہر میں کندہ ہوا تھا الدنیا غرور منشی اونکے ریان بن مسلم
اور حاجب اونکا اپنا غلام مسلم بن عتاب تھا وہ نہایت عابد اور زاہد
تھے اور دنیا سے بہت متنفر بعد خلیفہ ہونیکے اونہون نے غور کیا کہ بجز
جنگ و جدل اور قتل اور خون کے کام نچلیگا تب اونہون نے لوگونکو
جمع کیا اور خطبہ پڑھا اوسمین بیان کیا اے جماعت مسلمین کی میں نے
جو غور کیا تمہارے امور میں تو مجھے معلوم ہوگیا کہ مجھکو طاقت امور خلافت
کے انتظام کی نہیں ہے اسواسطے میں نے اپنے تئین خلافت سے خلع
کیا تم لوگونکو اختیار ہے جسکو چاہو خلیفہ مقرر کرو اتنا کہکے ممبر سے اوترآئے
اور اپنے گھر میں چلے گئے تب سارے بنی امیہ اونکے پاس جمع ہوئے
اور اون سے درخواست کی کہ آپ ہی کسیکو خلیفہ مقرر کر دیجیے اونہون

جواب دیا مین تلخی اوسکی نہین اوٹہاونگا جسکی شیرینی ساری بنی امیہ
چکہین چونکہ وہ نہایت عابد اور زاہد تہے راقم کے نزدیک اوسکی تلخی
سے مراد یہ تہی کہ جسکو مین مقرر کرونگا وہ ظلم کریگا وبال اوسکا عاقبت
مین میری گردن پر ہوگا الغرض بنی امیہ کو جواب دیکے اونہون نے
اپنی گہر کا دروازہ بند کرلیا اور چند روز کے بعد قضا کی صرف اکیس برس کی
عمر مین عبد الرحمن اونکے بہائی نے جنازہ کی نماز پڑہی اور دمشق مین باب
الجابیہ کے باہر دفن ہوئے اور بعضے لوگون نے روایت کی ہے کہ پہلے
اونکی جنازہ کی نماز ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے شروع کی تہی اور قبل
نماز تمام کرنیکے صرف دو تکبیرین کی تہی کہ مرگ مفاجاۃ سے وہ گر پڑے اور
مرگئے شاید بعد اوسکے عبد الرحمن نے از سر نو پہر نماز پڑہی ہو اور ولید
بن عتبہ کی نماز جنازہ کی مروان نے پڑہائی اور اونکو اونہین معاویہ بن یزید
کے پہلو مین دفن کیا تین مہینے بائیس دن معاویہ رحمہ اللہ نام کے خلیفہ رہے
اور مروان نے اونکی دفن کرتے وقت یہ شعر کہا انی اری فتنۃ
تغلی مراجلہا والملک بعد ابی لیلی لمن غلبا آخر مصرع اول مین
مراجل جمع مرجل کی ہے تابے کی دیگ کو کہتے ہین ترجمہ اس شعر کا یہ ہے
مین دیکہتا ہون فتنے اور فساد کو کہ جوش کر رہی ہین دیگین اوسکی اور ملک
بعد ابی لیلی کے یعنے معاویہ بن یزید کے بعد اوسکے قبضہ مین ہوگا جسکو غلبہ ہوگا

## چوتہا خلیفہ بنی امیہ کا مروان ناپاک اور بیحیا شمن

اہلبیت علیہم السلام کا تہا - مورخین لکہتے ہین جب یزید پلید
ہلاک ہوا اہل حجاز اور اہل یمن و خراسان نے عبداللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر
بیعت کی صرف شام اور مصر کے لوگون نے اونسے بیعت نہین کی اونہون
نے معاویہ بن یزید کو خلیفہ مقرر کیا اون کے قضا کرنیکے بعد وہانکے
لوگون نے بہی عبداللہ بن زبیر کے ہاتہہ پر بیعت کی مگر تہوڑی مدت
کی بعد مختار نے خروج کیا اور کوفے اور عراق پر اور خراسان مین
وہ مسلط ہوا مگر مصعب بن زبیر نے اوسکا کام تمام کیا وہ ایک شخص
دنیا طلب تہا بحیلہ انتقام کشندگان شہدائے کربلا کے وہان خوب اوسکا
تسلط ہوگیا تہا اور محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ کا اپنے تئین خلیفہ مشہور کیا
اور جعلی اونکے خطوط سارے رؤسائے اطراف کے نام پر مشتہر کئے تہے
اور ایک خط حضرت امیرالمومنین اسداللہ الغالب کا سربمہر ایک
مجمع عام مین ایک شخص اجنبی نے لاکے اوسکو دیا اوسکو کہولا تو اوسمین
کو یا حضرت نے بکرامات وقوع واقعہ ہایلہ کربلا دریافت کرکے مختار کے
نام پر حکم انتقام لینے کا سارے دشمنان اہلبیت اور کشندگان شہدائے
کربلا سے لکہا تہا ان خطوط جعلی سے ایک جم غفیر افواج جرار اہل شام
اور اہل عراق کے اوسکے ساتھہ جمع ہوگئے اس سبب سے اوسکا تسلط
اون ممالک مین خوب ہوا لیکن انتقام حقیقت مین اوسنے خوب لیا
لکہتے ہین ساٹھہ ستر ہزار آدمی دشمنان اہلبیت کو اوسنے تہ تیغ کیا جو جنگ مین

مارے گئے سو مارے گئے اور بقیہ سردار اور سپاہ شام جو معرکۂ کربلا مین شریک
تہے اونکو چن چن کے جہنم واصل کیا چنانچہ ابن مرجانہ یعنے عبید اللہ بن زیاد
اور عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو مارا اور اونکے لاشونکو جلا دیا یا کتونکو
کہلایا جسمین شمر ناپاک ایک روایت مین مختار کا داماد اور ایک روایت مین
اوسکا بہنوی تہا اوسکو بھی نہین چہوڑا اور کچہہ قرابت قریب کی رعایت
نہین کی یہان تک کہ شمر ملعون کا بیٹا جو اوسکا اپنا نواسا یا بہانجا تہا اوسکی
گردن مارنے کا بھی حکم کیا جب او سنے عذر کیا کہ مین تو معرکۂ کربلا مین
شریک نہ تہا تب مختار نے کہا ہان تو شریک نہ تہا لیکن فخر کرتا تہا کہ اوس شخص
کے باپ نے حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے پہر اوسکو بھی ذبح کروایا۔
الغرض او سنے بناہ اوس حیلہ کا یعنے انتقام لینا دشمنان اہلبیت سے جو
او سنے کیا تہا خوب کیا آخرش مصعب بن زبیر کے ساتہہ خوب جنگ
کرکے مختار مارا گیا روضۃ الصفا مین ایک روایت لکہی ہے جب مصعب
بن زبیر کی فوج سے اوسکو ہزیمت ہوئی تب وہ دار الامارۂ کوفی مین
متحصن ہوا اوسوقت کسی ایک شخص او سکے رفیق نے کہا لوگون نے
یہ مشہور کردیا ہے کہ آپ نے انتقام کا دشمنان اہلبیت سے صرف
حیلہ کیا تہا دراصل آپ کی نیت مین طلب امارت تہی مختار نے جواب
دیا حقیقت حال تو یہی ہے کہ مین نے دیکہا کہ فلان اور فلان جو حسب اور
نسب مین کسیطرح سے میرے مساوی نہین تہے اطراف مین امارت

کرتے ہین اور ہم خانہ نشین ہین حمیت شرافت نے جوش کیا کوئی حیلہ
بہتر اس حیلہ سے طلب امارت کیواسطے بنایا جب تک اقبال غالب رہا
خوب بن پڑی اب ادبار آیا تو اوس سے چارہ کیا ہے (ہی) سبب
سے مختار کا لقب کذاب ہوگیا ہے - بالجملہ مصعب بن زبیر نے دارالامارہ
کوفہ کو محصور کیا اوسمین بھی لڑ بھڑ کے وہ مارا گیا بعد اوسکے مارے جانیکے
چھ ہزار آدمیون نے اوسکے ہمراہیون نے سے مصعب بن زبیر سے امان
طلب کی اونہون نے امان دی مگر اونکی فوج کے سرداروں نے نمانا
اور کہا ان لوگون کے ہاتھ سے ہزارون ہمارے اقربا مارے گئے ہم انکو
زندہ نچھوڑینگے اور سب کو نھتھا کرکے جانوران ماکول کیطرح سے ذبح کیا
راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ ان چھ ہزار آدمیون
مین اکثر وہ ہون جنہون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلاکے اونکے
ساتھ بیوفای کی تھی اور بعد اوسکے اپنی اس حرکت بیمروتی کے سبب سے
نادم اور شرمندہ ہوے اور اوس حرکت سے توبہ کرکے مختار کے ساتھ انتقام لینے کو
دشمنان اہلبیت سے آمادہ ہوے اور حتی المقدور انتقام لیا بھی مگر توبہ اونکی اللہ تعالے
نے قبول نہ کی جب تلک مثل عاصیان بنی اسرائیل کے وہ قتل نہون یہ جملہ
مختار کے تسلط کا تو معترضہ تہا - اب اوسی مروان کے تسلط کے ذکر کیطرف
ہم رجوع کرتے ہین مورخین لکھتے ہین جب عبد اللہ بن زبیر نے بعد
وفات یزید کے دعواے خلافت کیا اور حجاز اور عراق وغیرہ پر تو اونکا

تسلط ہو ہی گیا تہا بعد معاویہ بن یزید کے مرنیکے مصر اور شام مین بھی اونکا
اقتدار کچھہ ضعف کے ساتہہ ہوگیا اس عرصہ مین مروان بن حکم نے خروج
کیا اور چونکہ شام کے لوگ بنی امیہ کے خیر طلب تہے سب اوسکیطرف
رجوع ہوگئے اوسکے بعد ممالک مصر پر بھی اوسکا غلبہ ہوا ان دونو
ممالک مین ۶۵ھ ہجری تک اوسکا تسلط رہا اوسی سال مین اوسنے
قضا کی اور اپنے بیٹے عبد الملک کو وصیت اپنے قایم مقامی کی کرگیا
سبایک الذہب مین سیوطی سے منقول ہے کہ ذہبی نے لکہا ہے
اصح یہ ہے کہ مروان نامعقول امراء مومنین مین نہین شمار ہوتا بلکہ
وہ باغی تہا کہ عبد اللہ بن زبیرؓ پر اوسنے خروج کیا تہا اسی سبب سے
اوسکی وصیت قایم مقامی عبد الملک کی بھی ناجائز تہی جب عبد الملک کو
غلبہ ہوا اور معرکۂ جنگ مین عبد اللہ بن زبیرؓ مقتول ہوے تب علی العموم مسلمانون
نے اونکے ہاتہہ پر بیعت کی اوسوقت سے البتہ وہ امیر المومنین مقرر ہوے۔

راقم کہتا ہے کہ یہ تحریر سیوطی کی صاف دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ
بن زبیرؓ خلیفہ تہے مگر مسامرہ مین شیخ محی الدین بن العربی نے اوسکے خلاف لکہا ہے
کہ وہ نقل کرتے ہین مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
بن عبد مناف تہا ان اوسکی امینہ بنت علقمہ بن صفوان بن امیہ بن
محرف الکنانی تہی رجب ۶۴ھ ہجری مین لوگون نے اوسکے ہاتہہ پر بیعت
کی سارے امت نے اوسکی خلاف پر اتفاق کیا بجز عبد اللہ بن زبیرؓ کے

کہ وہ مکّے مین مدعی خلافت تھے ۔

راقم کہتا ہے چونکہ شیخ اکبر ممالک اندلس کے رہنے والے تھے اور اوسی ممالک کے سب اہل اسلام بنی امیہ کے خیر طلب تھے اسواسطے کہ وہ ممالک اونہین بنی امیہ نے مسخر اور فتح کئے تھے تو وہان کے سب مسلمانون کو بنی امیہ کیطرف رجوع ہوگی اور اونہون نے مروان سے بیعت کی ہوگی مگر شیخ اکبر کی تحریر دلالت کرتی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر خلیفہ نہ تھے اور عامہ مسلمین کی آرا سے منحرف تھے اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین لکھتے ہین کہ امام مالک سے منقول ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ بہ نسبت اپنے مخالفین کے احق بخلافت تھے بعد اوسکے اوسی کتاب مین وہ لکھتے ہین کہ بندہ ضعیف کو اس رائے پر امام مالک کے اعتراض ہے وہ یہ ہے کہ حضرت فاروقؓ اور حضرت ذی النورینؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت کی ہے جو دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ تسلط ابن زبیرؓ سے استحلال حرم کعبہ کا وقوع مین آیا یعنے حرم کے اندر قتال اور جدال کا واقع ہونا اونکی باعث سے ایک مصیبت عظمیٰ امت پر ہوئی وہ دونو حدیثین احمد بن حنبل نے روایت کی ہین ۔ اور قیس بن ابی حازم سے مروی ہے، کہ عبد اللہ بن زبیرؓ عمر بن الخطابؓ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور درخواست کی مجھکو جہاد پر مامور کیجئے حضرت عمرؓ نے فرمایا اپنے گھر مین بیٹھو پس بہ تحقیق تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کر چکے ہو یعنے غازیونکی فضیلت تم کو حاصل ہو چکی ہے وہ تمہارے واسطے

کافی ہے اونہون نے مکر رسکر یہ درخواست کی ظاہرا وہ سپہ سرداری
کسی فوج کی چاہتے تھے جب تیسرے یا چوتھے مرتبہ اونہون نے درخواست کی
تب حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مجھکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مدینہ کے
طرف سی تم اور تمہارے ہمراہی خروج کرین اور فساد برپا کرین اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین اس حدیث کو اخراج کیا ہے حاکم نے بعد
اوسکے شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہین کہ الفاظ مذکر کیطرف سے اسپر دلالت کرتی ہین
کہ وہ خروج جنگ جمل نہ تھا اسواسطے کہ اوسمین خروج کے کیطرف سے ہوا تھا اور
عبد اللہ بن زبیر یزید پلید کے مرنیکے بعد مدینے کیطرف سی بدعوای
خلافت نکلے تھے وہی مراد ہے - عجب نہین ہے کہ اونہین روایتون سے
شیخ اکبر نے عبد اللہ بن زبیر کو خلفا مین نہین شمار کیا مگر راقم کے نزدیک مروان
نالایق سے تو وہ ہر گونہ احق اور بہتر تھے اوسکے بعد شیخ اکبر نے مسامرہ
مین لکھا ہے مروان کی مہر مین کھدا تھا مرجای و ثقتی باللہ حاجب اوسکا
ابو سہل اسود تھا اور منشی سفیان احول اور کوتوال یحیی بن بشر غسانی
اور قاضی اوسکے عہد کے ابو ادریس خولانی تھے طاعون سے
وہ ہلاک ہوا عبد الملک اوسکے بیٹے نے اوسپہ نماز پڑہی ترسٹھ
برس کی عمر مین وہ مرا اور دمشق مین باب الجابیہ کے باہر وہ دفن
ہوا اور ایکدن کم دس مہینے وہ سلطنت اسلام پر مسلط رہا اب
اس مقام مین ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ کچھ حال عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا

یافعی کی تاریخ مراۃ الجنان سے لکھین وہ لکھتے ہین سنہ ۶۳ ہجری مین حجاج قبحہ اللہ
جمعیت کثیر کے ساتھہ مکہ معظمہ مین نازل ہوا اور ابن زبیرؓ کا محاصرہ کیا اور منجنیق ابی
قبیس پہاڑ پر قایم کیا اور کئی مہینے تلک آتش قتال گرم رہی اور حرم محترم مین وہ
بیحیا اشیا، محرقہ پھینکتا رہا یہان تک کہ پردہ خانہ کعبہ کا جل گیا پس عبد اللہ
بن زبیرؓ امیر المومنین فارس یعنی شہسوار قریش کے اور بیٹے حواری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول ہوے اور وہ اسلام مین بعد ہجرت
کے اول مولود تھے جو مسلمان کے گھر مین پیدا ہوے اور سب سے
پہلے اونکے پیٹ مین دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخل ہوا
اور حنک کیا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خود آنحضرت
نے اونکا نام رکھا عبد اللہ اور وہ تھے صوام اور قوام یعنے کثرت سے
روزے رکھتے تھے اور کثرت سے نمازین پڑہتے تھے اور بڑے فصیح
اور بلیغ اور نہایت متہور اور شجاع تھے یہان تک کہ اونکے حالت
سجدہ مین گرم پتہر منجنیق کا اونکے لباس مین آکے لگتا تھا اور وہ سر نہین
اوٹہاتے تھے اپنے سفر مین مدینے سے مکے تک جو دس بارہ دنکا راستہ ہے ایک
مرتبہ کہانا کہاتے تھے ظاہرا روزے پر روزے رکہتے تھے اور اس بدعت
کے دفعیہ کیواسطے شام کو تہوڑا سا پانی پی لیتے ہونگے اور جب محاصرہ
اونکا بہت طول ہوا اور سب معین اور مددگار اونکے متفرق ہو گئے
تب وہ اپنی مان اسما بنت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور مشورہ

پوچھا کہ سب ہمراہی متفرق ہو گئے اور دشمن لوگ امان دیتے ہین اس
شرط پہ کہ عبدالملک کی راے پر مین اپنے تئین سپرد کردون وہ جو چاہین
میرے بابین عمل مین لائین خواہ قتل کرین یا قید ہمین یا آزاد کرین انہون
نے جواب دیا او میرے بیٹے اگر تو نے یہ قتال اور جدال خدا کیواسطے نہین کیا
بلکہ بہ طمع دنیا کیا ہے تب تو تو ہلاک ہوا دنیا اور آخرت دونو مین اور لوگونکو
ہلاک کیا اور اگر تیرا قتال للہ تہا تب اپنے تئین بنی امیہ کے ہاتہہ مین
نہ سپرد کر کہ تجہکو لعبت بناوین اور جو تو کہتا ہے کہ سب ہمراہی متفرق
ہوے پس قسم ہے مجھکو اپنے عمر کی کہ تو معذور ہے لیکن شان کرام یہ ہے
کہ جسطرح سے جیتے رہے اوسیطرح سے مرین یعنی بعزت و آبرو مرین پس
وہ اپنی مان کے پاس سے باہر آے تو دیکھا کہ فوج اعدا کی بلندی مکہ پر چڑھ
آئی پس اونھون نے یورش کر کے اونپر کہا اگر ایک بھی مجھ ساجری
اور ہوتا تو مین اس فوج کیواسطے کافی تہا اوس فوج مین سے ایک
شخص نے جواب دیا کچھہ اسمین شبہہ نہین ہے غرض وہ برابر لڑتی رہے
یہانتک کہ ایک تیر آکے اونکے سر پہ بیٹھا اور سر توڑ دیا زبیر کے اولاد کا
ایک غلام اونکے قریب تھا اوسنے غل مچاکے رونا شروع کیا اور کہا وا
امیراہ یعنے ہاے میرے امیر اوسکی اس شور و غل سے مخالفین نے جانا کہ وہ مقتول
ہوے سب دوڑے والا چونکہ وہ اسیطرح سے اوس حالت جراحت مین
لباس جنگ پہنے کہڑے تھے کسیکو جرات اونکے قریب آنیکی نہین ہوئی

تھی وہ آواز کلام کی سنیکے مخالفین نے سب طرف سیی ہلہ کردیا اور اونکا
کام تمام کردیا حجاج بہی وہان پہنچا اور اوسکے ساتہہ ایک اور امیر بہی
تہا اوسنے کہا یہہ وہ امیر تہا کہ آدم کے لڑکونمین سیی آج تک ایسا
جوانمرد اور شجاع کوئی نہین جنی حجاج نے کہا تم ایسی شخص کے حقین
جسنے مخالفت کی امیر المومنین سیی اور اونکی طاعت سیی باہر ہوا اس
جنس کا کلام کرتے ہو اوس امیر نے جوابدیا یہی میرا کلام عذر رہیگا
امیر المومنین کے پاس اس امر کا کہ مہینون تک اونکا محاصرہ رہا اور
ہم اونپر غالب نہوسکے شیخ محی الدین نووی نے مسلم کی شرحمین لکہا ہے
کہ مذہب اہل حقکا یہہ ہے کہ ابن زبیر مظلوم تہے اور حجاج اور اونکے ہمراہیون
نے اونپر خروج کیا تہا راقم کہتا ہے کہ اس کلام مین نووی کے
تصریح اسکی نہین ہے کہ ابن زبیرؓ خلیفہ برحق تہے مگر یہ کہتے ہے کہ حجاج کے
خروج سیی اونکی اوپر لازم آتا ہے پہر یافعی لکہتے ہین کہ روایت ہے
کہ جب ابن زبیر پیدا ہوئے تہے تب سارے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تہے اور جب وہ مقتول ہوئے
تب اہل شام نے تکبیر کہی اسپر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا جن لوگون نے اونکی ولادت پر تکبیر کہی وہ بہتر تہے اون سیی
جنہون نے اونکی قتل پر تکبیر کہی اور وہ بتحقیق مالک ہوگئے تہے حجاز اور
یمن اور عراق کے شیخ ابو اسحاق نے کہا ہے خلافت کی بیعت اونکی

ہاتھہ پر کی گئی اور بیعت خلافت کی نہین کیجاتی مگر اوس شخص کے ہاتھہ
پر جو فقیہ اور مجتہد ہو اور جب وہ خلیفہ مقرر ہوئے تو ضحاک ابن فیروز
کو یمن کا حاکم مقرر کیا پہر اونکو معزول کر کے عبد الرحمن بن خالد بن ولید
مخزومی کو ضعا پر حاکم کر کے بہیجا پہر ایک جماعت کو ایکے بعد ایک کو
بہیجا راقم کہتا ہے اسیطرح سے عراق مین اور کوفے مین ایکے بعد ایک
کو بہیجتے رہے اخیر مین کوفے پر مصعب بن زبیرؓ اپنے بہائی کو مامور کیا
تہا جنہون نے بڑی لڑائی کے بعد مختار بن ابی عبید اور اوسکے حرار
ہمراہیونکو شکست دیکر قتل کیا بعد اوسکے عبد الملک نے بذات خود بڑی
فوج اہل شام کی ہمراہ لیکے اونسے مقابلہ کیا اور مصعب بن زبیرؓ بہت
قتال اور جدال کے بعد اوس لڑائی مین مقتول ہوئے مورخین کی تحریر
سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن زبیرؓ کے مزاجمین تلون تہا اور اعتماد
اپنے رفقا اور حکام ماتحت پر بہ استقلال نہین کرتے تہے عجب نہین ہے
کہ اسی سبب سے اونکی ترقی دولت جیسی چاہیے وہ نہوئی حقیقت مین بادشاہ
اور حاکم اعلی کی تلون مزاجی بہت بڑا عیب ہے کہ منجر بمضار شدیدہ
ہوتا ہے بعد اوسکے یافعی نے لکہا ہے حجاج بہیجا نے جب عبد اللہ
بن زبیرؓ کو قتل کیا تو مقام مقابر مین اونکو سولی چڑہایا جس مقام کا
نشان یافعی کے زمانے تک موجود تہا اسواسطے کہ اوسکی نشان کیواسطے
وہان کوئی علامت قایم کی گئی تہی اوسکے بعد حجاج قبحہ اللہ نے بعضے

اپنے اعوان کو اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن زبیر کی ماں
کے پاس بھیجا کہ اونکو اوسکی پاس لے اوین وہ لوگ گئے اور اسما
سے کہا ہمارے ساتھہ چلو تمکو حاکم نے بلایا ہے اونہون نے انکار کیا اور
کہا اگر تمکو حکم ہوا ہے کہ زبردستی کھینچ کے مجھے لیچلو گے تو کھینچو میں اپنی
خوشی سے اور اپنے پانون سے نہین جاونگی وہ لوگ پھر گئے اور حجاج
سے اونکا جواب بیان کیا تب حجاج اپنی نعلین پہنکی خود اوٹھا اور اونکی
پاس آیا اور اونسے آتے ہی کہا دیکھا تینے میں نے تمہارے بیٹے کے
ساتھہ کیا کیا اونہون نے جواب دیا او مسکین کیا کیا تو نے لونکی دنیا خراب کی اونہون
نے تیرا دین خراب کیا اور بہ تحقیق خبر دی ہے مجھکو رسول اللہ صلعم
نے کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک مبیر پیدا ہوگا پس کذاب کو
تو ہم دیکھہ چکے اور لیکن مبیر پس لا اخالک تو ہے وہ جو اونہون نے
کہا ہم دیکھہ چکے اوس سے مراد مختار بن ابی عبیدہ تہا اور مبیر کے معنے مہلک
یعنی ہلاک کرنیوالا بولتے ہین ابادہ اللہ ای اھلکہ اور یہ بھی بولتے ہین
رجل جایر بایر اور صحاح میں لکہا ہے بور بضم باء موحدہ مرد
فاسد اور ہالک حسین مطلق نیکی نہو اور ہم کہتے ہین انہین معنون نہین
کلام اللہ میں آیا ہے وکنتم قوما بورا اور علما کا اتفاق ہوا ہے
کہ اوس حدیث میں کذاب کا لفظ جو آیا ہے اوس سے مراد وہی
ابن عبید ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن ابی یوسف ہے مختار کو نہایت

جھوٹہ بولتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ جبرئیل علیہ السلام اوسپر نازل ہوتے
ہین اور احکام الہی پہنچاتے ہین اور عبد اللہ بن زبیر کے ساتہہ عبد اللہ بن
صفوان بن امیہ الجمحی جو یکے کی بہت بڑے سردارون اور دولتمندونمین
سے تہے مقتول ہوئے جب معاویہ یکے مین آئے تہے تب اونہین
ابن صفوان نے دونہزار بکری اونکی دعوت کیوا سیطے گذرانی تہین اور نامور
مقتولین حرم مین سے عبد اللہ بن زبیر کے ساتہہ منجملہ کے تین سے
عبد اللہ بن مطیع بن اسعد العدوی تہے اور نامور مقتولین عبد الرحمن بن
عثمان بن عبید اللہ تیمی تہے جو حدیبیہ کے روز اسلام لائے تہے الغرض
اسما بنت ابی بکرؓ عبد اللہ بن زبیرؓ کی مان نے رضی اللہ عنہم اپنے
بیٹے کی مصیبت قتل کی دیکہہ کے تہوڑے دنونکے بعد قضا کی اور وہ مہاجرات
اول سے تہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بہ ذات النطاقین
ملقب کیا تہا قصہ اوسکا یہ ہے جو حدیث مین مشہور ہے کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے سے ہجرت کی تو جس برتن مین ناشتہ ایکا
اور اونکے اپنے پاکا تہا اوسکو جو دوپٹہ وہ اوڑہے تہین پہاڑ کے
اوسپہن باندہا تہا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکے عوض مین
تمکو دو دوپٹے جنت مین ملینگے جب سے اونکا لقب ہوگیا ذات النطاقین
نطاق کہتے ہین بڑی چادر کو جو عورتین عرب کی ایک طرز خاص سے اوڑہتی
ہین آجکل کے محاورہ مین ظہرا اوسیکو ملایا کہتے ہین یا ملایا کوئی دوسری

پوشک ہی یہ امر کسی عرب سی تحقیق کرنا ہے پانچوان خلیفہ بنی امیہ کا
عبد الملک بن مروان تہا یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہے
اور سب مورخین اوسی پر متفق ہین کہ خلافت عبد الملک کی بعد قتل عبد اللہ
بن زبیرؓ کے اجماع عام مسلمین سی قرار پائی کہ تیرہ برس اور چند مہینے
وہ خلیفہ رہے اور وہی یافعی روایت کرتے ہین کہ نافع نے کہا ہے کہ
مین نے دیکہا اہل مدینہ کو بڑے بڑے جوان اور شجاع تہے مگر کوئی اونمین
افقہ اور اقرء کتاب اللہ کا مثل عبد الملک کے نہ تہا پہر وہی یافعی لکہتے ہین
کہ یہ مشہور بات ہی کہ عبد الملک نے خواب مین دیکہا کہ مسجد کی محراب
مین اونہون نے چار مرتبہ پیشاب کیا اسکی تعبیر اونہون نے سعید بن مسیب
سی پوچہی اونہون نے یہ تعبیر کہی کہ تمہارے بیٹون مین چار آدمی خلیفہ
ہونگے وہی واقع ہوا کہ ولید اور سلیمان اور حشام اور یزید اونکے چار
بیٹے بعد اونکے خلیفہ ہوئے اور بعضی کہتے ہین یہ خواب دیکہا تہا کہ مسجد کے
چارو کونون مین پیشاب کیا انتہی روایۃ الیافعی بالجملہ جیسا اوپر ذکر
ہو چکا ہے باپ کی وصیت سے جن ملکون مین اوسکا قبضہ تہا عبد اللہ بن
زبیرؓ کے عہد حکومت مین وہان کے لوگون نے عبد الملک کے ہاتہہ پر
بیعت کی بعد اوسکی خنگ و جدل سی عراق پر اور اوسکے متعلقات پر
قبضہ رہا مگر جب تلک عبد اللہ بن زبیرؓ قتل نہین ہوئے وہ متغلب
اور باغی مذہب صحیح مین شمار ہوا اور جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے

بعد قتل عبد اللہ بن زبیرؓ کے علی العموم مسلمانون نے اوس سے بیعت
کی اور اوسکی خلافت پر اجماع ہوگیا سبائک الذہب فی قبایل العرب
ایک کتاب زمانہ حالین بغداد مین چھپی ہے جسمین بطور نقشونیکے مجمل
حالات قبایل عرب کے معتبر کتابون سے نقل کیئے ہین اوسمین لکھا
ہے بروایت احمد بن عبد اللہ العجلی عبد الملک گندہ دہن تہا اور مان
کے پیٹ سے چھٹے مہینے مین وہ پیدا ہوا تہا پھر اوسی کتاب مین ابن
سعید کے روایت سے لکھا ہے کہ قبل خلافت کے وہ بڑا عابد اور ناسک
مدینہ منورہ مین تہا سترہ بیٹے بعد مرنیکے اوسنے چھوڑے تہے اور ابو
العباس ولید کے خلافت کی اور بعد ولید کے ابو ایوب سلیمان
دوسرے بیٹے کے خلافت کی اوسنے وصیت کی تہی اور روضتہ
الصفا مین لکھا ہے کہ ایکدن عبد الملک خطبہ پڑہتا تہا جب مقام اوس
عادت خبیثہ کا آیا جو خلفاے بنی امیہ نے لعن کی مقرر کی تہی تب اوسکی
زبان لڑکہڑا گئی جب خطبہ سے اوسنے فراغت کی تب عمر بن عبد العزیز
نے پوچھا یا امیر المومنین خطبہ پڑہتے مین آپ کی زبان کیون لڑکہڑائی
تہی اوسنے جواب دیا ظاہر ہے بمصلحت دنیاوی اس دنیاے دونیکی
طمع سے جو خلاف دینداری ہم لوگون کے زبان سے نکلتا ہے اوسمین
زبان کیون نہ لڑکہڑائے ایک حکایت عبد الملک کے خلافت کی
حیوۃ الحیوان مین لکھی ہے جسکا نقل کرنا ہم نے مناسب جانا یعنے عبد الملک

کی خلافت سے پیشتر ممالک عرب مین کوئی دارالضرب نہ تہی سارے
فرمانستانی روپیہ یہیں وہان جاری تہے عبدالملک نے نئی دارالضرب
جاری کی اور حکم عام دیا کہ ہمارے ممالک اہل اسلام مین بجز ہمارے سکہ
مضروب کے دوسرا سکہ ممالک غیر کا مقبول نہو اس حکم سے فرمانستانکر
تجار کا بہت نقصان ہوا اونہون نے قیصر سے اوسکی شکایت کی قیصر نے
عبدالملک کو نامہ بہت ضراعت اور لجاجت سے لکہا کہ ہمارے ممالک
کے سکہ معاملات تجارت مین بدستور سابق قبول ہوا کرین اس صورت مین
اتنیمقدار معین سالیانہ یہان سے خزانہ دارالخلافت مین پیشکش ہوا
کریگی جو مقدار راقم کو سہو ہو گئی عبدالملک نے اس درخواست
کے قبول کرنے سے عذر اور انکار کیا تب قیصر نے دوسرا نامہ بہ تہدید اس
امر کے لکہا کہ اگر ہماری درخواست مرسلہ پیشین نہ قبول ہوئی تو ہم اپنے
ممالک مین ایک نیا سکہ جاری کرینگے جسمین دشمنان پیغمبر اسلام
اور خلفائے راشدین پر سب وشتم کندہ ہوگی عبدالملک کو اول اس
امر سے بہت تشویش ہوئی سب علما اور فقہا اور امرا کو جمع کر کے
اس امر مین استشارہ کیا سبہون نے باتفاق جواب دیا اللہ تعالی
نے اس دین کی ترقی روز افزون کا وعدہ کیا ہے قیصر نے جو کہا ہے
ہرگز کر نہین سکتا تب قیصر کو جواب لکہا گیا تمکو تمہارے تہدید لغو کی کچہ پرواہ
نہین ہے اگر تم ایسا کرو گے تو بہت جلد اوسکے مکافات کے منتظر رہو

الغرض اس تحریر سے قیصر کو جرات اوسکی نہوئی جسکی اوسنے تخویف
کی تھی اور ایک اور حکایت اوسی حیوۃ الحیوان مین لکھی ہے کہ مہدی
بالله خلیفہ عباسی نے قاسم بن محمد رضی الله عنہ سے درخواست
کی کہ کوئی نصیحت خاص اپنے تجربے کی غیر منقول اور معقول مجھے فرمائی اونہون
نے کہا عبد الملک نے اپنے مرنے کے بعد گیارہ بیٹے چھوڑے جنکو مترد کہ پدری
سے ایک ایک لاکھ درہم پہنچی تھی اور عمر بن عبد العزیز رضی الله عنہ نے
سترہ بیٹے چھوڑے تھے اونکے بیٹونکو مترد کہ پدری مین سے ایکسو
سترہ درہم ہر ایک کو ملے تھے آج فلانا شخص عمر بن عبد العزیز کی اولاد
مین سے تمہارے نامور امراؤنمین سے ہے جسکے اصطبل مین پانسو
گھوڑا بندھا ہے علاوہ اور تمول اور شوکت و شان امیرانہ کے اور عبد الملک
کی اولاد مین سے فلانا شخص بغداد کے گلیونمین بھیک مانگتا پھرتا ہے
مہدی بالله یہ سنکے بہت روئے اور اونسے پوچھا اسکا سبب کیا
ہے اونہون نے جواب دیا عبد الملک کو اعتماد اور تکیہ روپے پر تھا
اور روپے کو ثبات نہین ہے اور سخت بیوفا ہے کام بھی جب آتا ہے
جب ہاتھ سے نکل جائے اور عمر عبد العزیز کو بھروسہ خدا پر تھا اوسکی
اعانت اور قوت کبھی گھٹتی نہین ہے اور مسامرہ مین شیخ اکبر نے
لکھا ہے ابو الولید عبد الملک کی ماں کا نام عائشہ تھا بنت معاویہ بن
مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ وہ عائشہ البیضاء مشہور تھین جدن

اونکے باپ مروان نے قضا کی اوسیدن اوسکے استخلاف کے
سبب سے اونکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی اونکی مہر مین کندہ تہا عصمت
باللہ مخلصا قاضی[1] اونکے عہد کے ابوادریس خولانی تہے اور
منشی اونکے روح بن زنباع اور بعد اونکے قبیصہ بن ذویب الخزاعی
مقرر ہوئے حاجب اونکے اونکا اپنا غلام ابویوسف یعقوب اور صاحب
شرطہ یعنے کوتوال اونکے عہد کے کعب بن خویلد قبیصی تہے
اکسٹھہ برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ستاون برس کی عمر مین
اونہون نے قضا کی اونکے بیٹے ولید نے جنازیکی نماز پڑہائی اور دمشق
مین باب جابیہ اور باب صغیر کے وہ دفن ہوئے خلافت
اونکی عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل تک سات برس آٹھہ مہینے رہی
اور بعد قتل عبداللہ بن زبیرؓ کے تیرہ برس تین مہینے اٹہائیس
دن مجموع اکیس برس سترہ دن ہوئے اور اوپر ہم لکھہ چکے
ہین کہ عبدالملک عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل تک موافق روایت سیوطی کے
فاہی سیر لغات مین شمار تہا شیخ اکبر کی رائے اوسکی خلاف ہے
سامرہ جو شیخ اکبر محی الدین بن العربی کی کتاب ہی وہ ایک
کشکول ہی جسمین اکثر وقایع بے ترتیب ادہر کے ادہر لکھے گئے
ہین خلفائے بنی امیہ کا ذکر اور خلفائے بنی عباس کا صرف نام اور
اونکی خدمہ اور ولادت اور موت اور بہت مختصر کوالف ایک جگہ پر

ہین اور بعضے وقایع بعضے خلفا کے عہد کے مختلف مقامات مین مذکور ہین
ہم نے اس تاریخ مین جو اونہون نے خلفا کے ذکر مین لکھا ہے سب
نقل کیے ہین اور بعضے اور کوایف بھی مختلف مقامات سے نقل کیے
گیے مگر عبد الملک کی خلافت کے وقایع بالخصوص اوسکی ماموری افواج
جرار کی واسطے تسخیر قسطنطنیہ کے جو بڑی تفصیل اور شرح اور بسط سے ہے
جب ہم عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے خلافت کے وقایع لکھتے تھے
نظر پڑی اونکا نقل کرنا ہمکو بہت ضرور معلوم ہوا اسواسطے اوسکو ہم نے
اونہن عبد الملک بن مروان کے خلافت کے ذکر کے آخر مین قبل
ذکر ولید کی خلافت کے ملحق کیا وہ یہ ہے۔ **ذکر جہاد مسلمہ بن
عبد الملک بن مروان بن الحکم کا اور جو تعجب کی
امور روم کے شہر و نہین اور راہ کے ہونے کے داخل ہونیمین
قسطنطنیہ مین پیش آئے بہت بڑی اور کامل روایتون
سے** مذکور ہوتا ہے راقم کہتا ہے اوپر ہم نے ایک روایت
حیات الحیوان سے لکھی ہے کہ بادشاہ روم نے دار الضرب کے بابت
جو عبد الملک نے جاری کی تھی ایک تخویف کی تھی اغلب ہے کہ فوج
کشی بلاد روم پر اوسی بنا پر ہوئی ہو گی وہ قصے شیخ نے بطور حدیث
کی روایت کی معنعن لکھے ہین جسمین اونکی روایت تین آدمیون سے
ہے وہ تینون باتفاق ایک ہی شخص سے راوی ہین یعنی ابن اطلس

اور ابوالیمن اور ابوالفرج اور سب سے اخیر راوی عبد اللہ بن سعید بن
قیس ہمدانی ہین جو مسلمہ کے ہمراہیون مین تہے وہ نقل کرتے ہین جب
عبد الملک بن مروان نے ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے مسلمہ کو بلاد روم کی
چڑہائی پر بہیجے تب منادی نے ندا کی لوگونکے جمع ہونیکے واسطے اور
عبد الملک نے حجاج بن یوسف حاکم عراق اور خراسان کو حکم بہیجا کہ
وہان کے سردارونکو دارالخلافت مین روانہ کریے اور عمر بن عثمان
بن عفان جو حجاز کے حاکم تہے اونکو حجاز کے روسا کے بہیجنے کا حکم ہوا
اور عبد الملک کے بہائی محمد بن مروان جو بصرے کے حاکم تہے اونکو بذات
خود حاضر ہونیکا حکم ہوا اسی بصرے کے سردارونکی اور علقمہ بن مروان کو
جو یمن کا حاکم تہا حکم وہان کے سردارون کے بہیجنے کا ہوا جب وہ سب
سردار ہر طرف سے آکے جمع ہوئے تب عبد الملک نے ایک خطبہ
پڑہا جسمین اللہ تعالے کا حمد و ثنا بیان کرکے کہا او لوگو دشمن نے
تمہارے ایذا پر کمر باندہی ہے اور طمع کے دانتونکو تیز کر رہا ہے اور تم
اوسکی نظرونمین حقیر ہو گئے جب اوسپر جہاد کرنیکی کمر نہین باندہی
اور حق اللہ عز و جل کا اور شغل جہاد فی سبیل اللہ کا تمنے استخفاف کیا
حالانکہ تم جانتے ہو کہ دشمن کے ساتہہ جہاد کرنمین اللہ تعالی نے
کیا وعدہ کیا ہے اور بہ تحقیق مین نے ارادہ کیا ہے کہ تم لوگونکی ذریعہ
سے بہت بزرگ اور شریف جہاد ساتہہ الیون صاحب روم سے

کرون اور اللہ تعالی ہمارے ہاتھ سے اونکو ہلاک کرنیوالا ہے
اور اونکی جمعیت کا توڑنے والا ہے اور تنہن ہے توانائی اور قوت
مگر اللہ علی اور عظیم کو اوگروہ مسلمانون کے تم سب لوگ صاحب
دبدبہ اور رعب اور صاحب شجاعت اور مردانگی اور دلیری کے
ہو پس بہ تحقیق تمہارے اوپر حق اللہ ہے کہ آمادہ ہو واسطے پیروی
حق اللہ کے اور حق اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکے دین کے
نصرت سے اور بہ تحقیق مین نے امیر مقرر کیا ہے تمہارے اوپر اپنے
بیٹے مسلمہ کو پس سنو اوسکی بات اور تابعداری کرو اوسکی
حکم کی پس راہ راست پاؤگے تم اور توفیق دیے جاؤگے پس
اگر وہ شہید ہو جاوے پس امیر ہوگا تمہارے اوپر محمد بن خالد
بن ولید مخزومی اور اگر وہ بھی شہید ہو جاوے تو امارت کریگا محمد
بن عبد العزیز اور اسوان یعنی مصر پر مین نے مقرر کیا حجاج بن حیات کو
اور اونکو امین مقرر کیا مسلمہ پر اور مین نے والی مقرر کیا قوم تمیم پر
محمد بن احنف بن قیس کو اور قوم ہمدان پر عبد اللہ بن سعید بن
قیس کو جو راوی اس وقایع کے ہین وہ کہتے ہین تب مین نے عرض
کیا یا امیر المومنین مین نے عہد کیا ہے کہ مین کبھی کسی قوم پر امیر نہونگا
محکوم رہنا مجھے پسند ہے تب اونہون نے صعصعہ بن یمان ہمدانی کو
ہمدان پر امیر کیا اور قوم ربیعہ پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور قوم

طی اور فہم اور خزام پر عبد اللہ بن عدی بن حاتم طائی کو اور قوم
قیس پر ضحاک بن مزاحم اسدی کو اور بنی امیہ اور ایکجماعت قریش پر
محمد بن مروان بن حکم اپنے بھائی کو اور قوم کندہ اور غسان پر اصبغ
بن اشعث کندی کو اور اہل حجاز پر عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کو اور
اہل جزیرہ اور اہل شام پر بطال کو اور اہل مصر پر یزید بن مرہ قبطی کو
اور اہل کوفہ پر ہیثم بن اسود نخعی کو اور اہل بصرہ پر سلیمان بن ابی
موسی اشعری کو اور اہل یمن پر جابر بن جبیر حجی کو اور اہل جبال
پر عبد اللہ بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو بعد ان احکام تقرر امرا کے اپنے
بیٹے مسلمہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اے میرے بیٹے میں نے والی
مقرر کیا تجھکو اس افواج کا اس جمعیت کے ساتھ روانہ ہو اور یورش
کر خدا کے دشمن افیون روم کے کیتے پر اور مسلمانوں کا باپ اور رحیم
رہنا اور مہربانی کرنا اونپر اور اونکی تیمار کرنا اور زنہار زنہار ظالم اور
دشمن اونکا نہو جانا اور ہرگز مختال اور فخور یعنی مغرور اور اترایا نہونا
پھر فوج کی عرض لینا جسمیں سے اسی ہزار صاحب رعب اور دلیر
کے منتخب کرنا اور تیس ہزار سوار جرار انتخاب کرنا مقدمۃ الجیش پر
محمد بن احنف بن قیس کو اور میمنہ پر محمد بن مروان کو اور میسرہ
پر عبد الرحمن بن صعصعہ کو اور ساقہ یعنے پیچھے کی فوج پر محمد بن عبد
العزیز کو اور خود تو قلب لشکر یعنے وسط میں رہنا اور طلایہ کا

یعنے فوج خبرگیران کے واسیطے بطال کو مامور کرنا اور اونکو حکم دینا
کہ رات کو لشکر کی چوکیداری اور کوتوالی کرین اسواسطیکہ وہ بڑے
امین اور معتمد اور تجربہ کار لڑائی کے اور شجاع ہین پس جب پہنچ جاؤ
بلاد روم مین تو ایک ہی حملے سے بے اندیشہ یورش کرو تاکہ دشمن
کے قلوب مین رعب تمہارا بیٹھے اور اونکے پانو اُوکھڑ جائین اور متفرق
ہو جائے اونکی جمعیت اور اندیشہ ناک ہو جائین تم سے سلاطین
اور روسا اونکی ولاحول ولاقوہ الا باللہ العلی العظیم اور جانتو کہ دشمن
تیری مدافعت پر جمعیت کثیر کے ساتھہ امادہ ہوگا پس ہرگز ہرگز اوس سے
خوف نکرنا پس بہ تحقیق اللہ تعالی اونکو ذلیل کریگا اور وہ منہہ کی کھائینگی
اور جانتو اے بیٹے میری مین نے اس امر اہم پر تیری ناموری کیواسیطے
تجھے مامور کیا ہے تاکہ تیری شجاعت کا ذکر ابدالاباد زبانون پر رہے پس
ہرگز ہرگز نامردی نکرنا اور زنہار مقابلہ سے منہہ نہ موڑنا اگر خدانخواستہ
ایسا کیا تو نے تو اللہ تعالی کا عذاب تجھپر ہوگا اور خلق خدا تجھسے بغض
کریگی اور فرشتے تجھپر لعنت کرینگے اور جانتو اے بیٹے میری کہ اگر
تو نے عذاب کیا دشمن پر اور بلا ڈالی اونپر قتل کیا اور تیر انداز کیا
اونکو تو وہ تو نے نہین کیا وہ سب اللہ تعالی نے کیا ہے وہی اونکا قاتل ہے
اور ذلیل کرکے اونکی پیٹھونکو پھیرنے والا ہے راقم کہتا ہے یہ اخیر
قول اقتباس ہے وما رمیت اذ رمیت فان اللہ رمی کا

راوي کہتا ہي پھر عبد الملک سب لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا اے
میرے بھائیو اور میرے مددگارو یہ مسلمہ میرا بیٹا میری تلوار اور میرا
تیر اور میرا نیزہ ہے اور میرا امین ہے تمہارے اوپر اوسکو مین نے
امیر کیا اور اوسکی ذریعہ سے مین نے دشمن پر اور روم پر تیر اندازي
کي ہے اور تم جانتے ہو وہ پہل ہے میرے دلکا اور میري جان ہے
میرے نطفے سے تمہاري اپني اولاد سے نہین ہے مین نے اوسکو اللہ
عزوجل کو نذر کیا اور اوسکا خون اور گوشت اور پوست مین نے خرچ
کیا اللہ تعالی کي رضامندي کیواسطے پس اعانت کرو اوسکي تمکو گ اور اوسکے
بازو ہو اور اوسکو مدد دو جب وہ بڑہے تم بھي بڑہو اوسکے ساتھ
برانگیختہ کرو اوسکو اگر پیٹ پھیرے شجاعت سکھاؤ اوسکو اگر نامردي
کرے جگاؤ اوسکو اگر سووے آگاہ کرو اوسکو اگر بھولے اور
کسیطرح سے اوس سے غافل نہ رہو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
بعد اوسکے عبد الملک نے مسلمہ کو گلے لگایا اور کہا السلام علیک یا جسیم
وقرۃ قلبي اور دو تلوارین اونکے کمر مین دین ایک اونہین کي اپني تلوار
اور ایک عبد الملک نے اپني تلوار دي اور ایک اشہب گھوڑے پر اوسکو
سوار کیا پس مسلمہ پہلي رجب جمعے کے دن بعد ظہر کے دمشق سے نکلے
اور عبد الملک نے شہر کے دروازے تک مشایعت کر کے رخصت
کیا راوي کہتا ہي پس ہم سب وہان سے روانہ ہوکے طرسوس مین

پہنچے وہان کچہ تہوڑے مسلمان تہے مسلمہ نے اونکو حکم دیا کہ بدستور وہان
مقیم رہین اور اوس سال اونہین کچہ تغیر اور تبدیل نہین کی وہان سے
روانہ ہوکے ہم قریب عموریہ کے پہنچے جب شمعون عموریہ کے حاکم کو
معلوم ہوا کہ عرب کے لوگ جہاد پر آمادہ ہین تب اوسنے ہرچہار جانب
اپنے ممالک سے فوج جمع کرنا شروع کی اور مدافعت پر تیار ہوا
مسلمہ نے اپنے افواج کی ترتیب مقدمہ اور میمنہ اور میسرہ اور ساقہ
اور قلب اور طلایہ کی جسطرح سے عبدالملک نے بتادی تہی کرکے جہاد
پر آمادہ ہوا اور خود بموجب اوسی ترتیب کے قلب کی فوج مین قایم
ہوا راوی کہتا ہے کہ وہ بہی اونہین کے ہمراہ قلب کی فوج مین تہا پس
مسلمہ نے بطال کو جو طلایہ کی فوج کا افسر تہا یورش کا حکم دیا اوسنے یورش
کی غنیم کیطرف ایک سپہ سردار جسکو بطریق کہتے تہے مدافعت کے واسطے
سامنے ہوا طلایہ کی فوج نے بڑی جوانمردی سے قتال کیا اور اوس
بطریق کو شکست واقع ہوئی اور وہ بہاگا اور ہم سب طلایہ کی فوج
کی ساتہہ ملحق ہوگئے بعد اوسکے محمد بن احنف جو سپہ سردار مقدمہ
کی فوج کا تہا اوسنے یورش کی اور ہم سب اونکی اعانت پر پہنچے سارا
دن اور ساری رات گہمسان کی لڑائی ہوئی جب صبح ہوئی مسلمہ نے
نماز صبح کی پڑہکے ہمکو یورش کا حکم دیا اودہر سے شمعون مدافعت
کیواسطے نکلا راوی کہتا ہے مین نے بطال کو دیکہا کہ اوسنے یورش کی

اور

اور غنیم کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا بعد اوسکے عبد الرحمن بن صعصعہ میسرہ
کے سپہ سردار نے یورش کی خوب قتال کیا اور بہتوں کو قید کر لیا پھر عبد اللہ
بن جریر اہل جبال کے سپہ سردار نے یورش کی اور خوب لڑے
پھر محمد بن مروان نے حملہ کر کے خوب نیزہ بازی کی اور اپنے معسکر
میں پھر آئے اسیطرح محمد بن عبد العزیز نے یورش کر کے سیکڑوں کو
قتل کیا بعد اوسکے مسلمہ خود اوٹھ کھڑے ہوے خوب ہمنے قتال کیا
اور بہتوں کو قید کر لیا جب بطال نے مسلمہ کو دیکھا کہ بنفس خود قتال کر رہے ہیں
وہ اور محمد بن اخنف اور عبد الرحمن بن صعصعہ سب پیادہ پا ہو گئے اور جان
چھوڑ کے لڑتے رہے شمعون کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار فوج تھی
اتنے میں دیکھا کہ عبد الرحمن بن صعصعہ نہایت پیاسے دوڑے آتے ہیں
اونہوں نے آگے کہا اے امیر شمعون مارا گیا اب شہر پر یورش کیجئے
مسلمہ نے پوچھا تمنے کاہے سے جانا اونہوں نے کہا میں نے ایک کبر بیدین
کو قید کیا اور اوس سے پوچھا شمعون کہاں ہے اوسنے جواب دیا وہ
اپنے فوج کے آگے تھا اب اونکا پتا نہیں ملتا وہ گم ہو گئے یہ کہے رہے
تھے کہ بطال شمعون کا سر لیکے آپہنچے مسلمہ نے اوسوقت سجدۂ شکر کیا
پھر ہم سب لڑتے رہے جب رات ہو گئی تب ہم لوگوں نے شہر عمورہ پر
یورش کی ارادے سے کوچ کیا اور ایک دروازے پر شہر کے معسکر
کیا بقیہ فوج غنیم نے شہر کو خالی کر دیا اور دوسرے دروازے کی طرف

بہاگے ہم لوگ شہر مین داخل ہوئے صرف عورتین اور لڑکے بالے سب کو
قید کیا غنیمت کے مال مین ایک لاکھ اسی ہزار دینار نقد جواہر سوا سو رتل کی اشرفی
تھی اور بارہ ہزار بکریان اور سولہ سو گھوڑے بلکہ ظاہر اگھوڑوں کو مسلمہ نے
عبد الملک کے پاس روانہ کیا بعد اوسکی عرض لشکر کی لی معلوم ہوا چھ سو
تیس آدمی مسلمانونکی شہید ہوئے مسلمہ نے اس فتح کا مفصل حال عبد الملک
کو لکھ بھیجا اور استجازت آگے بڑھنے کی کی اور مال غنیمت کو پوچھا کہ کیا کیا جاے
وہان سے حکم آیا کہ اموال غنیمت مسلمانونکو تقسیم کرو چنانچہ رجا بن حیات نے
موافق حکم کے اوسکو تقسیم کیا وہان سے مسلمہ نے حکم دیا آگے بڑھنے کا
پس ہم پہنچے شہر تقفوریہ کے قریب اوسکا محاصرہ کیا تقفور اکبر وہانکا حاکم
تھا جسکے ساتھ ساٹھ ہزار سوار تھے پیادے کی فوج بالکل وہان نہ تھی وہ
شہر سے نکلا اور ہمارے اوپر سخت یورش کی یہان تک کہ ہمکو اپنے معسکر
چھوڑنا پڑے اور ہم پیچھے ہٹے تب مسلمہ کہڑے ہوئے اور پکار کر
کہنے لگے یا اہل شام کہان تک بہاگو گے پس شام تمہارے ہاتھ سے گیا
اگر اہل روم کا غلبہ تمہارے ملک پر ہوا اور اے اہل عراق کہان تک پیچھے
ہٹو گے پس عراق تمہارے ہاتھ سے گیا اگر تمنے پیٹ پھیرے روم کے گھر وہیں
آج اللہ تعالے تمہارا صدق یقین معلوم کریگا بعد اوسکے رجا بن حیات اوٹھے
اور اونہون نے پکار کے کہنا شروع کیا اوگروہ مسلمانون کی اور اہل
عراق اور اہل دین اور اہل صدق کے صلیب کے اور بتونکی پوجنے والون سے

کہان تک بہاگو گے کیا پہر جہاد کی رغبت نکرو گے کیا پہر نہ پلٹو گے ٹہرو اللہ تعالے
روکیے گا تمہاری قدم اتنے مین ایک جوان اہل کوفے کا یہ آیت پڑتا ہوا نکلا
ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم یعنے اگر تم اللہ کی مدد کروگے
تو وہ مدد کریگا تمہاری اور ثابت رکہیگا تمہارے پانو راوی کہتا ہے تب
ہم سب پہر پہرے اور مقتل پر آکے موجود ہوئے اور یورش کی بطال یا دہ
پا ہو کے دوڑا اور خود مسلمہ اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف اور بہت
سے لوگون نے پیادہ پا ہو کے یورش کی اور غنیم کے طرف تقعور لعنۃ اللہ
علیہ نے آکے مسلمہ پر ایک تلوار کا وار کیا جو کارگر ہوا اور مسلمہ بیہوش
ہو کے گر پڑے اور کفار کی یورش سے پہر مسلمانون کے پانو اوہڑ گئے
اور سب بہاگے اور عبد الرحمن بن صعصعہ گہوڑے پر سوار ہو کے اور محمد
بن عبد العزیز مسلمہ کے پاس آئے اور اونکو اوہایا جب مسلمہ کو ہوش
آیا تو اونہون نے پکار کے کہا اے مسلمانو آج اللہ تعالی تم سے راضی ہوگا
ہین مسلمہ موجود ہون فضل الہی سے ہین مارا نہین گیا تب پہر پڑے سب
مسلمان اور کافرون کے پشت پر یورش کی راوی کہتا ہے لاشین غنیم کے
لشکر کے جمع ہو کے تو دے نظر آتے تہے اب رات ہو گئی اور بطال نے
مع اپنی جمعیت کے شہر کے دروازے پر قبل غنیم کے داخل ہونیکے معسکر کرلیا
اور اگے اور پیچہے دونو طرف سے غنیم پر یورش کی یہان تک کہ خود تقعور
اور اکثر اعوان اور انصار مقتول ہوئے اور جب بقیہ لشکر غنیم نے شہر مین

داخل ہونیکا ارادہ کیا بطال نے بہتوںکو قتل کیا اور بہتوںکو مشکین باندہ لین
اور رات کو غنیم کی لاعلمی مین ہم شہر مین پہنچ گئے خوب لوٹا عورتون کو اور
بچون کو قید کیا جب صبح ہوئی مسلمہ نے فوج کی عرض لی معلوم ہوا پانسو آدمی شہید
ہوئے رجا بن حیات نے غنایم کو جمع کیا سوا ہے اور اموال منقولہ کے
چھ لاکھ دینار نقد نکلے اونکو بموجب حکم مسلمہ کے مسلمانون پر تقسیم کیا بیس رات
نقفوریہ مین اقامت ہوئی وہان سے کوچ کر کے سماوہ کبری کا محاصرہ کیا
وہ بہت بڑا شہر ہے اوسمین چار دروازے لوہے کے ہین اوسکا
حاکم ایک عظیم الشان بطریق تہا جسکا نام ایفرطون تہا وہ قلعہ بند ہوا اور
ہم نے چارو طرف سے اوسکا محاصرہ کیا غنیم نے برج اور بارہ پر منجنیق قایم کیے
اور ہمارے طرف سے بہی مسلمہ نے منجنیق کھڑے کیے چالیس دن تک دونو
طرف سے دور دور کی لڑائی ہوا کی اسمین ایک بطریق نے ایفرطون کے
بطریقون مین سے مسلمہ کو خط لکہا اور درخواست کی کہ اگر ہمکو امن دو تو مین ایک
دروازہ شہر کا کہول دونگا مسلمہ نے بطال کو بہیجا۔
اور اوس بطریق کو امن دیے جب رات ہوئی تب اوس بطریق نے
حسب وعدہ ایک دروازہ شہر کا کہول دیا پس بطال شہر مین داخل
ہوگیا اور بہت سخت قتال کیا ایک اور دروازہ کہولا گیا اودہر مسلمہ داخل ہوئے
اور ایفرطون ایک اور دروازے سے باہر نکل گیا اور شہر خالی کر دیا اور
خوارجا کے مسیحیہ ایک شہر تہا اوسمین دم لیا مسلمانون نے بڑا قتال

کیا اور عورتونکو اور لڑکون کو اور بوڑہونکو قید کیا ہمارے طرف بیحد غنیمت ہاتھ
آیے بہت کثرت سے مال غنیمت کا وہان سے نکل کے ہماری فوج نے
شہر میسیجہ کا قصد کیا راستے مین شماس نام افریطون کا مقدمہ فوج کا
سردار اسی ہزار آدمی لیکے مدافعت کے واسطے ملا اور خود افریطون اوسی
میسیجہ مین مقیم تہا شماس نے بڑی جرات اور جلادت سے جنگ کی یہانتک
کہ مسلمانون کے پانو اوہہ گیے اور ہم نے سماوہ مین رجعت قہقری کی
پہر ہم باہر نکلے اور غنیم بہی آپہنچا دونو طرف سے بڑی بڑی جنگین ہوئین
اوسدن گیارہ سو مسلمان شہید ہوئے اور شماس بہی مارا گیا پہر
افریطون بذات خود میسیجہ سے نکلا مسلمہ نے بذات خود اوسپر یورش کی
اور نیزہ سے زخمی ہوئے بعد اوسکے عبد الرحمن بن مصقلہ و عبد اللہ بن سعید اور
محمد بن عبد العزیز اور محمد بن مروان اور محمد بن احنف نے ایک ایک کے بعد
ایک نے حملہ کیا اور وہ سب امر انیزہ سے مجروح ہوئے بہر بطال نے
بڑی دلاوری سے حملہ کیا اونکے سر پر تلوار کا زخم آیا اور وہ بیہوش ہوکے
گر پڑے پہر عبد اللہ بن جریر بن عبد اللہ البجلی بہی حملہ کر کے نیزہ سے زخمی
ہوئے پہر رجا بن حیات نکلے اور بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا اور ضحاک
بن یزید سلمی نے بڑی شجاعت سے مقاتلہ کیا آخر کار اونکے پیٹ مین نیزہ
لگا اور وہ شہید ہوئے پہر محمد بن عبد العزیز کو پہلے زخم سے افاقہ ہوا
بڑی جرات اور جلادت سے پہر اونہون خوب مقاتلہ کیا یہان تک کہ اونکا

گھوڑا مارا گیا اور افریطون نے اوسپر حملہ کر کے ایک نیزہ بہت کاری مارا کہ وہ
بھی شہید ہوئے اور اوسنے اونکا سر کاٹ کے مسلمانونکی طرف پھینک دیا
اونکے شہید ہونے سے اور ضحاک بن یزید سلمی کے جو دونو بڑے
شجاع سردار تھے مسلمانون کے دل بہت منکسر ہوگئے اسکے بعد
مسلمہ اور بطال کو زخمون سے افاقہ ہوا دونو نے اکٹھا یورش کی اور
بطال نے ایک وار تلوار کا نہایت کاری افریطون کے سر پر دیا اوسسے
وہ مقتول ہو کے گر پڑا بطال نے تکبیر کہی اور سب مسلمانون نے اونکی اواز سنکے
تکبیر کی مسلمہ نے بھی تکبیر کی اور دفعتًا بہیت اجتماعی ہم سب نے حملہ کیا اور سر
افریطون کا نیزہ پر بلند کیا غنیم کی فوج بقیہ جو ہمارے قتال سے رہی تھی
بھاگی اور شہر میسیہ خالی کر دیا ہم لوگ شہر مین داخل ہوے وہان بھی
خوب قتال ہوا عورات اور لڑکے قید ہوئے دس لاکھ بائیس ہزار دینار
نقد سوا اسباب منقولہ کے مال غنیمت ملا اور سب مسلمانون پر
تقسیم کیا گیا میسیہ بہت بڑا شہر فرات کے کنارے پر ہے رومیون کے
شہرونمین وہ سب سے زیادہ آباد تھا اوسمین آٹھ دروازے تھے
اور بہت سے باغات نہایت سرسبز میسیہ تک جتنے شہر اور آبادیان
فتح ہوئین بلاد شام مین ملحق کی گئین جسپر حکومت مسلمہ کی تھی میسیہ مین
مسلمہ مین اقامت ہوئی اور مسلمہ نے سب کو الف فتوح کے یہان سے
عبدالملک کو لکھے اونہون نے آگے بڑھنے کا حکم بھیجا بموجب اوسکے حکم کی

سنیے کوچ کیا مسیحہ سے اور بوش کے شہر مین پہنچے وہ چھوٹا شہر ہے
مگر بوش نے الیون سے مدد طلب کی اوسنے بڑی فوج سوار اور پیادونکی
بھیجی ایک شبانہ روز ہم وہان پڑے اور بوش کی سات جہنگا مین ہزار ادمی لیکر مدافعت پر آمادہ تھا مقابلہ کیا بڑی
گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین بوش مارا گیا اور اوسکے ہمراہی سب بھاگے
اور شہر خالی کردیا ہم لوگ شہر مین داخل ہوئے عبداللہ بن سعید راوی
اس ہو کہ سیکہتے ہین اس چھوٹے سے شہر مین بیانتہا اموال غنیمت
ملا نقد جیسہ لاکھہ اوقیہ سونا تہا رجا بن حیات نے کل مال سب مسلمانون پر
تقسیم کیا وہان سے ہم قسطنطنیہ کیطرف روانہ ہوئے یہان تک کہ سمندر
کنارے پر پہنچے وہان آکہ مہینے توقف ہوا اور مسلمہ نے اپنے عاملونکو جو اہل
روم سے تہے کشتیون اور جہازونکے جمع کرنیکو حکم بہیجا راقم کہتا ہے
ظاہر امعلوم ہوتا ہے کہ جو جو شہر بلاد روم کے فتح ہوئے مسلمہ نے
وہین کے لوگون کو وہان کے حکام اور منتظم مقرر کیا تہا اور یہی دستور
سارے بلاد مفتوحہ مین مسلمانون نے اختیار کیا تہا الغرض جہازات
جمع ہوئے اور ہم لوگ سوار ہوئے تین دن تک جہازونکی لڑائی ہوئی
رومیون کے جہازونپر اور دریائی قلعونپر فتح پاکے اوس جزیرہ مین جہازونکا
لنگر ہوا جسمین شہر قسطنطنیہ کا واقع تہا کل وہ جزیرہ آٹھہ فرسخ کا تہا اوسمین
چار فرسخ پر شہر تہا اوس جزیرے پر ہم لوگ اوترے اور مسلمہ نے وہین کے
لوگون کیطرف سے ایک نیا شہر اوس جزیرے مین دو فرسخ طول

اور دو فرسخ عرض کا اباد کیا اور اوسکا نام مسلمہ نے مدینۃ القہر مقرر کیا
اسواسطیکہ غنیم کو اوس سے مقہور کیا تہا اور اوسمین ایک بہت بڑی
مستحکم جامع مسجد بنائی جسکا ذکر آویگا باجملہ شام سے لیکر قسطنطنیہ تک
سارے بلاد روم کے مسلمہ کے قبضے مین آگئے اور خراج وہان کا برابر بیت المال
مین داخل ہونا شروع ہوا اور رومیون نے شہر کے برج وبارو نیز
بڑے بڑے فلاخن خنگی مدافعت کیواسطے قایم کیئے الغرض ہم لوگون نے
سات برس برابر محاصرہ قسطنطنیہ کا رکہا عبداللہ بن سعید بن قیس راوی
اس معرکہ کے کہتے ہین کہ ہم لوگون نے سیب اور ناشپاتی کے بیج
بوئے اور اوسکی پہل کہائے سات برس برابر دونو طرفین سے جدال
وقتال ہوا کیا اور شب کو محاربین اپنے اپنے معسکر مین مراجعت کرتے
تہے ایک مرتبہ ہم لوگ قسطنطنیہ کے دروازے پر پہنچے اور سات دن
برابر وہان قیام رہا اور اپنے مدینہ قہر مین مراجعت نہین کی مسلمہ بذات
خود قتال کرتے تہے بطال نے مابین بچاس اور سو آدمیونکے قتل کیئے
اوس سات دن کی عرصہ مین غنیم کے چہ سو آدمی مارے گئے جب حصار
وہان کا بہت طول ہوا تب بادشاہ روم نے ہمارے امیر کو ایک
خط لکہا اسطرح سے بنام مسلمہ بن عبدالملک امیر عرب از طرف
ایلیون اما بعد بتحقیق تمنے برباد کیا ہمارے شہر ذکو اور قتل کیا
ہمارے مبارزین سرنگونکو اور مجہکو محصور کیا میرے اپنے شہر مین

اور ہماري زحمت اور اذيت نتہا کو پہنچاوے اور مين نے عزم مصمم کيا تہا
کہ ساري روم کي فوج جمع کرکے دفعتہ تمپر لوريش کرون اور پريشان
کردون تمہاري جماعت اور کم کردون تمہارے اصحاب مددگار اور
متفرق کردون تمہاري جمعيت ليکن بعد اسکے مين نے اپني راے بدل
ڈالي اور تم سے صلح کرنيکا قصد کيا تاکہ تمہارے اور ہمارے لوگون کا
خون ناحق نہو پس مين صلح کرتا تمہارے ساتہہ اس شرط پر چاہتا ہون
کہ تم يہان سے پلٹ جاؤ اور شہر مسيحيہ مين قيام کرو اس صورت مين
مين ہر سال دس ہزار اوقيہ چاندي اور چہہ ہزار سونا اور پانچ ہزار رکہ
تمکو پيش کرونگا تاکہ ہمارے اور تمہارے بيچمين کوئي منازعت نرہے
اسکا جواب مسلمہ نے يون لکہا بسم اللہ الرحمن الرحيم از جانب مسلمہ
بن عبد الملک بنام ليون روم يہ کہتے کے اما بعد وہ جو تو نے لکہا
کہ تيرا ارادہ تہا سارے روم کے لوگون کے جمع کرنيکا پس اگر تجہکو
قدرت ہوتي اوس جمع کرنے پر تو خواہ مخواہ تو جمع کرتا ليکن اللہ تعالے
تجہکو ہلاک کرنيوالا ہے انشاء اللہ تعالي اور عنقريب ميري اعانت کيلے
وہ سيطي شام سے فوج آنيوالي ہے جو لوگ بڑے ذي رعب اور صاحب
شدت اور قوت اور تجربہ کار جنگ اور پيکار ہين اور وہ بڑے ديندار
اور اصحاب قران ہين صرف اونکا ارادہ تيرے قتال کا ہے کہ اوس سے
وہ طالب جنت کے ہين اور ہرگز وہ طمع دنيا کي اور سونے کي اور چاندي کي

نہین رکھتے اور نہ اونکو اہل دنیا پسند ہین جیسی تجھکو محبت ہی زندگی کی
اوس سے زیادہ اونکو محبت ہی موت کی جس سے اونکو بہشت اور نعمات
نعیم ہاتھ لگین گی اور جو تو نے صلح کا ذکر کیا ہے پس مین نے قسم کہائی ہے
کہ مین ہرگز اپنے وطن کیطرف مراجعت نکرونگا جب تلگ کہ شہر قسطنطنیہ
مین داخل نہون اور اوسپر قبضہ نکرون پس اگر تو نے میری یہ قسم
پوری کی تو بہتر ہے ورنہ مین اوس شہر کے دروازے پر اقامت کرونگا
یہان تک کہ یا مین مرجاون یا اللہ تعالی اوسکو میرے ہاتھ پر فتح کرے
اور جو تو نے شرائط صلح مین مال کے ادا کرنے کا ذکر کیا ہے پس
وہ میرے نزدیک سب حقیر اور ذلیل ہے اگر وہ تیرے آنکھہ مین
بہت معلوم ہوتا ہے میرے نظر مین اوسکی کچھ حقیقت نہین ہی اصل
مطلب میرا اس شہر پر قبضہ کرنا ہے یا جنت حاصل کرنا راوی کہتا ہی
جب الیون نے یہ خط پڑہا وہ قسطنطنیہ کے دروازے پر آیا اور پکار
کے کہا مین الیون ہون مسلمہ کہان ہین میرے قریب آوین جب مسلمہ
قریب گیے تو اوسنے کہا مین نے تمہارے راضی ہونیکی واسطے بلکہ تمہاری
رضامندی سے زیادہ ادا ہے پیش کش قبول کیا پس لازم ہے کہ تم بھی
کرو اور میرے قتال مین جلدی نکرو مسلمہ نے کہا ذرا ٹہرو اور مجھکو حکم دو تا
کہ سب فوج خوب مسلح ہوکے سامنے آوے جب ہمارے ساٹھہ ہزار سپاہی
دروازے کے سامنے صف بندی کی الیون بہت مرعوب ہوگیا اور کہا

مسلمہ سے کہا تمہارا ارادہ ہے اونہون نے جواب دیا مین ہرگز یہان سے
مراجعت نکرونگا جب تک اس شہر مین داخل نہون الیون نے کہا اچہا
مین تمکو امان دیتا ہون تم اکیلے اس شہر مین چلے آو مسلمہ نے کہا بہت
خوب اس شرط پر کہ بطال معہ اپنے سپاہیون کے دروازے پر ٹہرین
اور جب تک مین معاودت نکرون دروازہ بند کیا جاے الیون نے یہ شرط
قبول کی اور بڑا دروازہ قسطنطنیہ کا کہول دیا جو سات برس سے بند تہا
مگر جب شہر کی فوج یورش کرتی تہی تب کہلتا تہا اور اوسکی مراجعت
کے بعد بند ہو جاتا تہا الغرض مسلمہ نے حکم کیا کہ سب فوج تیار کہڑی رہے
اور بطال سپہ سالار مقدمہ فوج کا دروازے پر معہ اپنے جمعیت کے ٹہرین
اگر عصر کے نماز کے بعد مین معاودت نکرون تو سمجہو کہ میرے ساتہہ غدر ہوا
فوراً شہر مین داخل ہو کے قتال کرو اور محمد بن مروان میرے بعد امیر
متور ہو یہ حکم دیکے مسلمہ سبزی گہوڑے پر سوار ہوئے اور بادشاہ روم کے
روبرو اوسکی راستے پر اوس دروازہ شہر سے کنیسہ اعظم کے دروازے
تک فوج کہڑی کی اور مسلمہ دو تلوارین کمر مین اور ایک نیزہ ہاتہہ مین سفید
پوشاک پہنے اور عمامہ سر پر شہر مین تنہا بے خوف و خطر داخل ہوئے
لوگ اوسکی شجاعت اور جرات سے بہت متعجب ہوتے جب الیون کے
قصر کے قریب وہ پہنچے خود الیون نکلا اور اوسکی ہاتہہ پر بوسہ دیا مسلمہ نے
پوچہا الیون تم ہی ہو اوسنے کہا ہان پہر اونہون نے پوچہا بڑا کنیسہ کہان ہے

لوگون نے بتایا وہ اوسیط حسی گھوڑے پر سوار کنسی کے اندر گئے اس سی
وہان کے لوگون کو بہت رنج ہوا مگر کوئی کچھ کہہ نہ سکا اونہون نے دیکھا کہ
ایک بہت عمدہ صلیب سونے کی مرصع ایک سونے کے کرسی پر رکھی تھی
جسمین دو یاقوت قیمتی انکھونکی جگہہ پر اور ناک بہت عمدہ زمرد کی تھی وہ
مسلمہ نے اوٹھائی اور اپنے زین کی خرجی مین رکھہ لی وہان کے پادریون نے
الیون سی کہا ہم یہ صلیب نہ دینگے الیون نے مسلمہ سی کہا یہ پادری لوگ
راضی نہین ہین کہ تم یہ صلیب لیجاؤ مسلمہ نے قسم کہائی کہ مین بغیر اس صلیب
کے باہر نہین نکلونگا پس الیون نے پادریون سی کہا جانے دو مین اسی کے
مثل تمکو اور بنوا دونگا چھوڑ دو انکو کہ وہ شہر سی نکل جائین والا بطال جو دروازہ
پر مقیم ہے شہر مین داخل ہو کے آفت مچا دیگا الغرض مسلمہ اپنے گھوڑے
پر سوار اور الیون بھی ساتھہ ساتھہ راہ بتاتا جاتا تھا جب وہ وسط شہر مین
پہونچے تب وہ صلیب خرجی سی نکال کے اپنے نیزے پر چڑھا لی وہ
دیکھہ کے دفعتاً اہل روم نہایت برافروختہ ہوئے اور قصد اونسے
قتال کا کیا پھر سونچے کہ شہر ناحق برباد ہو جاویگا سبھون نے سر جھکا لیا
اور مسلمہ اوسیط حسی صلیب کو نیزہ پر چڑھائے بعد عصر کے دروازہ سی
باہر ہو گئے وہان بطال وغیرہ آمادہ شہر مین یورش کرنیکو تھے جب ہم نے
مسلمہ کو دیکھا دفعتاً ہم سب نے تکبیر کی آواز ایسی بلند کی جس سی قریب تھا
کہ زمین دھس جائے اور مسلمہ کو دیکھہ کے سب لوگ بہت خوش ہوئے

اور

اور اپنے شہر قہر مین مراجعت کی سات دن بڑی مسرت اور خوشی کے
ساتھہ وہان ٹہرے اور منتظر تہے کہ جس پیشکش کا الیون نے وعدہ کیا تہا
وہ آوے جب اوسکو آنے مین کچہہ توقف ہوا تب مسلمہ نے الیون
کو ایک خط لکہا اس مضمون کا بسم اللہ کے از جانب مسلمہ
بن عبد الملک بنام روم کے کیتے الیون کے اما بعد پس بتحقیق اللہ نے
نے ظفر دی مجہکو تیرے اوپر اور اونچا کیا مجہکو تجہپر اور کر دیا اللہ تعالی نے
میرے سامنے تیرا رخسارہ نیچے پس حمد اور شکر کثیر ہے اللہ تعالی کا
اور اللہ تعالی پر بہروسہ کر کے دوسرے دفعہ میرا قصد متعلق ہوا ہے کہ
یا فوراً جس اموال پیشکش کا تو نے وعدہ کیا ہے وہ بہیجدے والا ورنہ
تیرے شہر پر مین یورش کرونگا اور نہیں ہے توانائی اور قوت مگر اللہ علی
اور عظیم کو اس خط کے پہنچنے سے الیون نے یون جواب لکہا بنام امیر
مسلمہ بن عبد الملک از جانب عبد ذلیل الیون اما بعد پس بتحقیق مین نے
ارسال کیا ہے آپ کے پاس پانچ ہزار رکمہ یعنی نر و مادی گہوڑیان اور
دس ہزار اوقیہ چاندی اور چہہ ہزار اوقیہ سونا اور ایک تاج مرصع
موتیون اور یاقوت کا وہ خاص آپ کیواسطے بہیجا ہے اور مین درخواست
کرتا ہون مثل درخواست عبد ذلیل کے کہ آپ اس جزیرے کو چہوڑ دیجئے
اور یہان سے کوچ کر کے اگر ارادہ قیام کا ان بلاد مین ہو تو جس شہر مین
ہمارے شہرون سے مصلحت معلوم ہو وہان اقامت فرمائیے جب

یہ خط اور سب مال پیشکش کا پہنچا تب مسلمہ نے اللہ تعالی کی حمد اور ثنا کی
اور بعد اسکے عرض لشکر کی لی جو اکیس (۲۱) ہزار آدمی شمار ہوئے جنہون نے
انتہا کی محنت اور مشقت کی تھی مسلمہ نے سارا مال بیس کس کا مسلمانونکو
تقسیم کر دیا اور جو تاج ایبون نے خاص اونہین کو بھیجا تھا وہ اونہون نے
ایبون کے ایک سرہنگ کے ہاتھ ایک لاکھ دینار کو بیچا اور وہ بھی قوم
مسلمانون کو تقسیم کر دیا بعد اسکے مسلمہ نے ایک خطبہ پڑھا جسمین
اللہ تعالی کی حمد اور ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکے کہا
اے لوگو بیشک مین اس سات برس کے عرصہ مین بہت شدائد موت
مین گرفتار رہا اور تم لوگون کو اوسکی اطلاع کرنا مناسب نہین سمجھا
اب بعد اس تم لوگ اپنے جہوڑ دو اور دشمن پر جہاد کرنے مین سستی کرو گے
سات برس ہوئے تمہارے خلیفہ عبد الملک نے قضا کی اور ولید بن
عبد الملک خلیفہ ہوئے اونکا خط میرے پاس آیا اوسمین کا لکھا
ہوا حسب اونہون نے بھی قضا کی اور سلیمان بن عبد الملک خلیفہ مقرر
ہوئے لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور جسدن ہم لوگ جزیرہ مین پہنچے
اونہون نے حیات کو بموجب حکم ولید کے مین نے روانہ کیا سب لوگ
یہ خبر سنکے روئے اور کہا اے امیر آپ مستحق خلافت کے ہین سلیمان
سے زیادہ اپنا ہاتھ دراز کیجئے کہ ہم سب بیعت کرین مسلمہ نے جواب
دیا کہ کل مین نے باتفاق تم لوگون کے مشرکین کے ساتھ جہاد کیا اور آج

مین مسلمین کے عصا کو پہاڑون اور اونسے مخالفت کرون یہ مجھسے نہوگا
مین نے سلیمان کی بیعت کی تم سب لوگ بھی بیعت کرو پس سب
لوگون نے مسلمہ کے ہاتھہ پر سلیمان بن عبد الملک کی بیعت کرلی بعد اوسکے
ہم لوگ جزیرہ قسطنطنیہ مین تین مہینے واسطے بہم پہنچانے جہازات وغیرہ
اسباب روانگی کے اور متوقف رہے پھر مسلمہ نے ایلیون کو ایک خط لکھا
اسکے مضمون کا بعد بسم اللہ کے امیر مسلمہ بن عبد الملک کیطرف سے نام
ایلیون بادشاہ روم کے اما بعد اب میں نے قصد کیا کہ تمہارے شہر کو
مین چھوڑدون اور بموجب تمہارے درخواست کے تمکو امن دون لیکن مین
تمہارے پاس ایک امانت چھوڑتا ہون وہ ہماری مسجد جامع ہے جو
شہر قہر مین ہم نے تیار کی ہے پس زنہار زنہار ایک پتھر اور ایک لکڑی
بھی اوسمین سے جدا نہ کیجیے مین قسم خدا کی کہتا ہون اگر ایسا سوا
پھر مین مراجعت کرونگا اور ایسی یورش کرونگا جسے اللہ تعالی تمکو ہلاک
کریگا اور رسوا کریگا اور سوا مسجد کے اور شہر قہر کی عمارات اور بناکو
تمکو اختیار ہے چاہو باقی رکھو یا منہدم کرو مگر جب تک مین تمہارے شہر مین
ہون کوئی بنا بھی ویران نکیجیے نہایت احتیاط کرو اس امر مین والا
تمہارے طرف سے نقض عہد ہوگا پھر میرا کوئی عہد امن وامان کا قایم
نہ رہیگا اسکے جواب مین ایلیون نے لکھا بنام امیر مسلمہ بن عبد الملک عبد ذلیل
ایلیون کے طرف سے اما بعد مین نے آپ کے خط کا مطلب سب سمجھا

بھیجے سر انکھون پر آپ کا حکم منظور ہے جب تک آپ ہمارے شہر مین
ہین مین ہرگز شہر قہر مین نجاؤنگا اور قسم ہی رب مسیح کی اور رب صلیب
کی جبتک مین زندہ اور با اختیار ہون ایک پتھر اوس مسجد کا منہدم
نہوگا اور کوئی لکڑی اوسکی توڑی نجائیگی اور نہ اوسمین کوئی جانے
پائیگا جب تک مین زندہ ہون اور مین نے ایک ہزار رطل اور ہزار اوقیہ
سونا اور ہزار تہان مدا کوئی آپ کو تحفہ بہیجا ہے اوسکو قبول فرمائیے
جب یہہ خط اور ہدیہ آیا مسلمہ نے اوسکو قبول کیا اور مسلمانون پر برابر
تقسیم کر دیا اور ایک درہم یا دینار اور نسی زیادہ آپ نہین لی بعد
اوسکے ابطال کو حکم دیا کہ فوج کو جہازون پر سوار کرین اور جزیرہ قسطنطنیہ سے
عبور کرین اور جب تک ساری فوج نے عبور نہین کیا صرف سو سوار رہگئے
ہمراہی مسیحی خود شہر قہر مین مقیم رہے جب سب لوگ روانہ ہوگئے تب
بذات خود شہر قسطنطنیہ کے دروازے پر جاکے الیون کو بلایا اور
اون سے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون اگر تمکو کچھ ضرورت ہو یا کچھ
تمہارا کام میرے انجام کرنے پر موقوف ہو تو مین اوسکو انجام کرون
الیون سامنے آیا اور مصافحہ کرنے کو چاہا اونہون نے اپنا تہہ نہین دیا
تب اوسنے اونکے پاون پر بوسہ دیا اور اوس قول سے اونکی بہت
اظہار امتنان کیا بعد اوسکے الیون نے کہا مجھے اجازت دیجئے کہ مین
آپ کے ساتھہ چلون مسلمہ نے انکار کیا راقم کہتا ہے کہ ظاہرا الیون کا

ارادہ متابعت کا تہا یا خدا جانے ظاہرداری سی برابے دوام ہمراہی کا
ارادہ کیا تہا اور جو واقعہ سلیمان کے عہد خلافت مین روضۃ الصفا سے
نقل ہوا ہے کہ سلیمان نے مسلمہ کو بہ ہمراہی والیون یا بالیون جواذر
بایجان سی آیا تہا اور فتح قسطنطنیہ کا بیڑا اوتہایا تہا بیجا تہا اور پہر مسلمہ کو اوسنے
فریب دیا اوسکی کچہ اصلیت ان وقایع سی نہین معلوم ہوتی اور مسلمہ تو
عبدالملک کے عہد مین روانہ ہوئے تہے اونہون نے پہر مراجعت نہین کی
جو پہر سلیمان کے عہد مین گئے ہون مگر والیون یا بالیون قریب قریب
الیون کے نام کے ہے خدا جانے وہ الیون وہی ہے جو اذربایجان
سی دارالخلافت مین آیا تہا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال بعد اوسکی مسلمہ نے جزیرہ
قسطنطنیہ سی عبور کیا جب کنارے پر پہنچے اونہون نے اور مسلمانون نے تکبیر کہی
سات دن ساحل بحر پر توقف ہوا وہان سی روانہ ہوکے میسیہ مین
پہنچے بعد ہماری روانگی کے الیون شہر قہر مین گیا سب شہر کو ویران
کردیا مگر مسجد سی مطلق تعرض نہین کیا شہر میسیہ مین طاعون واقع ہوا
پندرہ ہزار مسلمان اوس سی ضایع ہوئے مسلمہ کو اس واقعہ سی شدت ملال ہوا اور ظاہرا اتنی فوج کے ضایع ہونے سی میسیہ کے لوگون کو
جرأت ہوئی کہ وہ آمادہ غدر پر ہوئے تب مسلمہ نے ساری شہر کو
ویران کردیا مردونکو وہان کے قتل کیا اور عورتون اور بچون کو قید کرکے
ہمراہ لیگئے اور وہان سی کوچ کرکے شہر تفوریہ مین پہنچے یہان

فوج کي جمعرض لي کل پچيس هزار آدمي باقي ره گئے تهے اس سبب سے
مسلمه کو نهايت رنج والم پيدا هوا وهان رجاء بن حيات کا خط وارالخلافت
سے پهنچا جسکا ذکر اور تتمه اس روايت کا عمر بن عبد العزيز کے خلافت
مين لکها جائيگا - چهٹها خليفه بني اميه مروانيه کا ابو العباس
وليد بن عبد الملک تها نصف شوال ۸۶ هجري مين بعد
عبد الملک کي وفات کے بموجب اوسکي وصيت کے وليد خليفه مقرر
هوا اور عبد الملک نے يه بهي وصيت کي تهي که بعد وليد کے اوسکا
دوسرا بيٹا سليمان مقرر هو مگر وليد نے بهت تدابير کيے که سليمان
کو ولايت عهد سے معزول کر کے اپنے بيٹے کو وليعهد مقرر کرے
ليکن امرا کا اتفاق اسپر نهوا يهانتک که وليد نے قضا کي باقي نے
مرتے وقت سليمان سے کها هے که وليد باوصف اسکے که نهايت ظالم اور سفاک
تها مگر کلام الله کي تلاوت مين بهت مشغول رهتا تها کهتے هين تين دفعه
ختم کرتا تها اور رمضان شريف مين ستره ختم کرتا تها سعادت دنياوي
وليد کي بهت بڑهي هوئي تهي اور امور دنيا سے اوسکي يادگار جامع دمشق
هے هند وستان کے اکثر شهر اور ترک کے ممالک اور اندلس
وليد کے عهد مين مفتوح هوئے اور صدقات اوسکے بهت کثير تهے
اور اوسکا يه قول مشهور هے که اگر کلام الله مين ذکر فعل بد قوم لوط کا
نهوتا تو اوسکے زمان مين کوئي شخص اوس فعل کا مرتکب نهوتا اوسکے

نامی امرا دنین جو اوسکے باپ کے عہد سے تہے اور اونکی سعی اور
کوشش سے بہت سے بلاد اور ممالک فتح ہوئے حجاج بن یوسف
ثقفی ظالم سفاک تہا اور قتیبہ بن مسلم باہلی اور موسی بن نصیر حجاج
کے ظلم اور سفک دما کے قصے نہایت موجب عبرت ہین لکہتے ہین
کہ سوا ہے اونکی جو حالت جنگ مین اوسکے ساتہہ قتل ہوئے ایک
لاکہہ کئی ہزار آدمیونکو جلادون کے ہاتہہ سے اوسنے قتل کروایا منجملہ
اونکی حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فقہا تابعین سے تہے کہ بعد
اونکی شہید کرنیکی پیر اللہ تعالی نے اوسکو قدرت کیسکے قتل کی مدی
یعنے ملک الموت نے اوسکو جہنم مین پہنچایا سعید بن جبیر کے کمالات
خارج از حد بیان ہین بعضون نے کہا ہے تابعین مین سے سعید بن مسیب
طلاق کے مسایل کے اعلم تہے اور عطا حج کے مسایل کے بڑے جاننے والے تہے اور طاؤس حلال اور
حرام کے مسایل خوب جانتے تہے اور مجاہد تفسیر کلام اللہ کے بڑے عالم تہے اور سعید بن
اون چارونمین طاق اور اونکی جامع تہے اونہون نے علم ابن عباس سے اور ابن عمر
سے حاصل کیا تہا پس ابن عباس نے اونکو اجازت دی کہ اب تم حدیث روایت
کرو اونہون نے کہا کہ آپ کے موجود ہوتے ہوئے مین حدیث روایت کرون ابن عباس نے
فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کی نعمت ہے تمہارے اوپر کہ میرے ہوتے ہوئے حدیث کی
روایت کرو اگر صحیح روایت کی فبہا اور اگر خطا کچہہ ہو گئی تو مین صحیح کردونگا
روایت ہے کہ بیت الحرام مین سعید بن جبیر نے ایک رکعت مین

کلام اللہ ختم کیا ہے اور بعضی سلف سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر
رمضان میں تراویح کیوا سطے ہمارے امام ہوتے تھے تو ایک شب کو ابن
مسعود کی قرارت سے قران پڑھتے تھے دوسری رات کو زید بن ثابت
کی قرارت سے اور تیسری رات کو کسی اور قراءت سے راقم کہتا ہے
ظاہر عبارت اس روایت کی دلالت کرتی ہے کہ ہر شب کو ایک
قران ختم کرتے تھے اگرچہ تصریح اوسکی نہیں ہے اور تائید اس گمان کی
وقا ابن ایاس کی روایت سے ہوتی ہے اونہوں نے کہا سعید بن
جبیر نے مجھ سے کہا بیٹھو جب تک میں قران پڑھلوں پس بغیر ختم کیے ہوئے
مجلس سے نہیں اوٹھی لکھتے ہیں کہ کسی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا
کہ حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا اونہوں نے کہا یا اللہ اس ثقیف
کے فاسق کو اس جہان سے اوٹھا لے قسم ہے خدا کی کہ اگر علی العموم
سارے اہل مشرق اور اہل مغرب سعید بن جبیر کے قتل میں شریک
ہوتے تو اللہ تعالی سبکو جہنم واصل کرتا اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے
کہا ہے کہ حجاج نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ روئے زمین پر کوئی شخص نہیں
ہے جو اونکے علم کا محتاج نہوتا یعنے سعید بن جبیر کو اور بعضوں نے لکھا ہے
جب حجاج نے ارادہ اونکے قتل کا کیا تو اونسے پوچھا تمہارا نام کیا ہے
اونہوں نے کہا سعید کسکے بیٹے کہا جبیر کے حجاج نے کہا شقی بن کسیر
اونہوں نے کہا خدا کو علم ہے جسنے مجھے پیدا کیا حجاج نے حکم دیا اونکو

رو بقبلہ کرکے قتل کرو اونہون نے پڑہا وجہت وجہی للذی
فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
اوس ظالم نے کہا قبلہ سے منہہ پہیرو تب اونہون نے پڑہا فاینما
تولوا فثم وجہ اللہ الغرض اونکو شہید کیا رحمہ اللہ کہتے ہین
جب حجاج مرنے لگا تو اوسکو بار بار غش آتا تہا اور بار بار افاقہ ہوتا تہا
اور وہ افاقہ کی حالت مین کہتا تہا مالی ولسعید بن جبیر - یعنے
کیا ہے میری واسطے اور سعید بن جبیر کے واسطے کہتے ہین بعضے لوگون نے
حجاج کے مرنیکی بعد اوسکو خواب مین دیکہا اوس سے پوچہا اللہ تعالی نے
تیرے ساتہہ کیا کیا اوسنے جواب دیا اللہ تعالی نے ہر قتل کے عوض
ایک مرتبہ مجہکو قتل کیا اور سعید بن جبیر کے عوض ستر مرتبہ قتل کیا اور
وہ اپنے مرض موت مین جب سو جاتا تہا تو دیکہتا تہا کہ سعید بن جبیر اوسکا
دامن پکڑکے کہتے ہین او دشمن خدا کے کس جرم مین تو نے مجہے قتل
کیا تب وہ ترسان ولرزان چونک پڑتا تہا اور کہتا تہا مالی ولسعید
انتالیس برسکی عمر مین وہ شہید ہوئے واسط مین اونکی قبر شریف زیارت گاہ
ہے رضی اللہ عنہ دوسرا امیر ولید کے عہد کا قتیبہ بن مسلم باہلی
امیر خراسان تہا یافعی لکہتے ہین کہ وہ بڑا شجاع اور مشہور اور مشہات
اور نہایت از مودہ کار رزمجنگ اور پیکار کا تہا کرہ لڑائیون مین کفار کو
اوسنے ہزیمت دی خوارزم اور سمرقند اور بخارا اور فرغانہ کو کفار کی

ہاتھہ سے اوسنے فتح کیا اور روضتہ الصفا مین سمرقند کے فتح ہونیکا
حال یون لکہا ہے پیشتر باجمال مذکور ہوچکا ہے کہ قتیبہ بن مسلم کے ہاتھہ پر
ولایت ماوراء النہر مین فتوحات لاتعد و لاتحصی ہوئے لیکن سمرقند کی
فتح چونکہ ایک طرز غریب سے ہوئی اسواسطے اوسکا حال مفصل لکہا جاتا ہے
ابو حنیفہ دینوری نے اپنی تاریخ مین لکہا ہے کہ صول حاکم ماوراء النہر کا
قتیبہ بن مسلم سے ہزیمت پاکے بہاگا قتیبہ نے بعد فتح بخارا کے اور ضبط
اوسکی متعلقات کے سمرقند کی تسخیر پر ہمت باندہی اور اوسکو محاصرہ
کیا لیکن چونکہ حصار اوس شہر جنت نشان کا بہت مستحکم اور قلعہ تہا
مدت محاصرہ کی بہت طول ہوئی نایب صول کا جو اوسیکیطرف سے اوس
شہر مین تہا اوسنے قتیبہ کے پاس پیغام بہیجا کہ اگر تمام عمر تم اوس شہر کو
محصور رکہوگے ہرگز تمہارے ہاتھہ پر فتح نہوگی اسواسطے کہ ہمارے
یہانکی کتابون مین لکہا ہے کہ یہ شہر جو شخص فتح کریگا اوسکا نام پالان ہے
قتیبہ نے جواب کہلا بہیجا میرا نام پالان ہے قتیبہ کیون کہتے ہو اسواسطے کہ
عربی مین قتیبہ پالان کو کہتے ہین نایب نے کہا مجکو یقین ہے تم وہ شخص
نہین ہو قتیبہ نے جب دیکہا کہ فتح اوس شہر کا دشوار ہے تب اوسنے
ایک حیلہ سوچا یعنے بہت سے صندوق بنوائے جنمین اوپر کا پٹ اور
نیچے کا دونو کہلتے تہے مگر نیچے کا پٹ اندر سے بند ہوتا تہا اور اوپر کا
پٹ باہر سے اور اوس نایب کے پاس کہلا بہیجا کہ مین بمصلحت ملکی خفیہ

طرف جانیوالا ہون اور ہمارے لشکر مین بہت اموال اور اسباب ہے
کہ سب ساتھہ نہین جا سکتا اگر کچھ تھوڑے صندوقونکا تم ذمہ کرو کہ حفاظت
سے ذمہ کرو گے اور جب ہم پھر کے اوین بجنس ہمین واپس دو تو بڑی
مہربانی ہوگی نایب نے قبول کیا اونہون نے ہر صندوق مین ایک آدمی
مسلح بٹھلایا کہ اوسنے اندر سے پٹ بند کر لیا اور اوپر کا پٹ بند کر کے
اوسمین قفل لگا دیا اور بہت سے صندوق اندھیری رات مین شہر مین
داخل ہو گئے جب سب صندوق وہان اوتارے گئے تب ہر صندوق
سے لوگ مسلح نکل پڑے سمرقند کے لوگونکو مارنا شروع کیا اور
شہر کا دروازہ کھولدیا قتیبہ بھی معہ بقیہ فوج کے شہر مین درآیا اور
سمرقند سا شہر قلب اس حیلے سے فتح ہو گیا اور سارا ماوراءالنہر
اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا یہ امیر ولید کے عہد کا موسی بن نصیر تھا
جو افریقیہ مین ۹۶ھ ہجری مین مامور ہوا اور بعضے کہتے ہین ۸۶ھ ہجری مین
عبدالملک کے عہد مین وہ مامور ہوا تھا بہت سے بربر کے ممالک
اوسنے فتح کیے یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ ابوشعیب صدفی
نے کہا کہ جسقدر موسی بن نصیر کے عہد مین بربری قیدی جمع ہوئے
کبھی اہل اسلام مین کسی سپہ سردار کے پاس اتنے قیدی نہین جمع
ہوئے تھے الغرض اوسنے بے انتہا بربر کے لوگون کو قتل کیا اور خلق
کثیر وہانکی مقید ہوئی یہان تک کہ سوس تک پہنچ گیا کسیکو وہان طاقت

اوسکی مدافعت کی باقی نرہی باقی اہل بربر نے امان طلب کی اور اوسکی
اطاعت اور تبعیت پر راضی ہوئے وہان اوپر اوسنے ایک حاکم مقرر
کیا اور خود فرمانروا مصر کا رہا ایک اوسکا غلام طارق بن زیاد البربری تہا
اوسکو طنجہ جو اضلاع مصر سے ہے اوسپر حاکم مقرر کیا اور نہایت عمدہ انتظام
کیا کہ کوئی اوسکا منازع اہل بربر سے اور اہل روم سے نرہا اور بہت سے
عرب کے لوگون کو اوسنے مامور کیا کہ اہل بربر کو قران شریف کی تعلیم کرتے
تہے اور اور فرایض اسلام سکہاتے تہے جب اودہر کے انتظام سے اوسنے
فراغت پائی تب طارق اپنے غلام کو جو طنجہ کا حاکم تہا اندلس کے تسخیر پر مامور
کیا طارق بموجب امر کے ایک فوج بربری جسمین عرب کے لوگ بخیر معدودی
چند کے تہے لیکر روانہ ہوا دریا کے راستہ سے اور ایک جزیرہ خاک
اندلس کا تہا جسکو جزیرہ خضرا کہتے تہے وہان اوترا اور وہان سے ایک پہاڑ
پر چڑہ گیا جو اجکل جبل الطارق کہلاتا ہے راقم کہتا ہے آج کل سے مراد یا قبل
زمانہ ہے اور اب ہمارے زمانہ مین اسکو جبرالطر کہتے ہین یہ پہاڑ بصورت
مثلث دریا مین واقع ہوا ہے اہل اسلام نے جب اندلس پر قبضہ کیا
تب اس پہاڑ کو ایک مستحکم قلعہ بنا دیا کہ وہان سے فوج فرنگستان
بحر روم سے بحر عرب کے طرف بسبب اوس قلعہ کے حفاظت کے نہین
آسکتی ہے پس وہ پہاڑ ایک شہر اہل اسلام کا ہو گیا مگر بعد زوال دولت
اسلام کے اب نام اسلام کا وہان نہین رہا زبان اب تلک وہانکی

عربی ہے اگرچہ سکان سب نصرانی ہوگئے یہی حال سارے بلاد
اور جزایر فرنگستان کا ہے جو متعلق قرطبہ اور اندلس اور صقالیہ
جسکو آجکل سسلی کہتے ہین وغیرہ سب تھے مگر رسم برقع اور منہ کی
عورتون مین اب تلک وہان باقی ہے الغرض یافعی لکھتے ہین کہ طارق
سے روایت ہے کہ وہ جبل الطارق پر سوتا تہا اوسنے خواب مین دیکہا
کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ خلفاء راشدین رضوان اللہ
علیہم سفر دریا کر رہے ہین جب طارق کو زیارت نصیب ہوئی تب
اوسکو بشارت اندلس کے فتح کی دی اور فرمایا کہ مسلمانون کے
ساتہہ رفق اور مروت سے پیش آنا اور جس سے جو عہد کرنا اوسکو
پورا کرنا طارق اس بشارت سے مطمئن ہوا اور معہ اپنے فوج ہمراہی کے
پہاڑ پر سے اوترا ظلیطلہ ظاہرا ایک شہر بہت وسیع اندلس کا تہا وہان کے
بادشاہ کا زریق نام تہا اور اوسکا نایب تہا تدمیر نام جو اوس شہر کا حاکم
تہا اوسکو طارق نے محاصرہ کیا اوس نایب نے اپنے بادشاہ کو اطلاع
کی کہ ہمارے اوپر ایک قوم نے یورش کی ہے خدا جانے وہ آسمان
سے اوتری یا زمین کے اندر سے نکلے ہین زریق یہ سنکر ہی ستر ہزار سوار
کے نہایت عظم و شان کے ساتہہ طارق کے مدافعت کیواسطے آیا
باربرداری کے جانور اوسکی بیل تھے جنپر اموال اور اثقال لدا تہا اور
وہ خود ایک تخت پر سوار تہا جسکی داہنی اور بائین دو شان تھے

اور اوسکی سر پر ایک چتر مرصع موتیون کا اور یاقوت اور زمرد کا گھونا
تہا جب وہ معہ اپنی فوج اور لشکر کے طارق کے مقابلہ پر آیا تب طارق
نے اپنے ہمراہیون سے نصیحتاً کہا دیکھو اب آگے ہمارے تو دشمن ہے
اور پیچھے دریا ہے تمکو کوئی مفر نہیں ہے بجز جان دینے کے یا فتح
کرنیکے جائے پناہ ہماری صرف یہ تلوارین ہین لو میان سے اور خدا پر
توکل کر کے حملہ کرو الغرض طارق نے معہ اپنے شجاعان نبرد آزما کے
سیدہی بادشاہ کی تخت کیطرف یورش کی جسکے آگے بڑے بڑے
والے محافظ تخت تہے اور تخت کے سامنے ایک پردہ دیباج کا لٹکتا
تہا طارق کے حملہ سے سارے محافظین تخت کے سامنے سے ہٹ گئے
اور طارق فوراً زریق کے تخت پر پہنچا اور ایک وار تلوار کا اوسکے
سر پر ایسا کیا کہ اوسکے تخت پر وہ دو ٹکڑے ہوا سارا لشکر
دشمن کا بجز اوسکے بادشاہ کے مرنے کے بہاگ کہڑا ہوا اور طارق کو
فتح عظیم نصیب ہوئی بعد اوسکے وہ برابر ایک مملکت اور شہر کو بعد
دوسرے کے فتح کرتا چلا گیا اور موسیٰ بن نصیر طارق کا خاوند بہی بہت سی
فوج لیکے اوسکی اعانت کیواسطے آکے شامل ہو گیا بالجملہ سارے
ممالک اندلس کے اہل اسلام کے قبضہ میں آئے انتہی یا فعی مرآۃ الجنان
واقعہ کہتا ہے قریب آٹھ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے وہان
اسلام قایم رہا جہان بڑے بڑے علما اور صلحا اور محدثین گذرے

ہین ہاے حسرت اور ہاے افسوس اب وہان اسلام کا نام باقی
نہین رہا اولاد اور احفاد اون سب بزرگان متقدمین مین عیسائیت
شایع ہوگئی کچہ عمارتین امارات اسلام سی وہان باقی ہین چنانچہ منجملہ
اونکی ایک عمارت نہایت نامی دارالعدالت ہے جسکی کچہ نقل لندن
مین شیشی کے قصر مین جسکو کرسٹل پالیس کہتے ہین بنی ہے اصل
نام اوس عمارت کا خدا جانے کیا ہی اب وہان اوسکا نام الحمرہ مشہور
ہی اور عمارت کی صورت کی اسکو علم ہے بعینہ نقل ہے یا نہین لیکن
در و دیوار پر سارے آیات قرانی لکہے ہوئے ہین اور عجب تر یہ ہی
کہ ساری زمین پر بہی آیات کندہ ہین جو زمین ظاہر اقصر کے اندر ہی
مگر گرد اوسکے قصر کے کوشکون تک آدہ گز کے قریب جگہہ چہوڑی
ہوئی ہے کہ اوسپر کچہ کندہ نہین ہے بہت سی انگریزون نے
مجہہ سی کہا کہ دیکہئے ہندوستانکی اہل اسلام جہالت سی کہتے ہین کہ کوئی
لکہا ہوا کاغذ خصوص آیات قرانی پانو کے نیچے لانا منع ہی اور پچلی مسلمانون
کے دارالعدالت کے زمین مین یہ آیات کندہ ہین جسپر ہزارون پانو پڑتے
ہین لامحالہ خدا کیجانب سی اسکا جواب میرے دلمین گذرا اور زبان پر آیا
کہ دارالعدالت وہ جگہ ہے جہان مقدمہ کو روکنا انے جانے سی
نہین چاہئی اور جب روک نہوگی تو مجمع خلایق کا اسقدر ہوجائیگا کہ حکام
اور عمال کو کام کرنا دشوار ہوگا اسواسطے یہ آیات کندہ کیے ہین کہ لوگ

ازخود وہان بجمع نکرین اور تھوڑیسی جگہہ جو گرد چھوٹی ہوئی ہے اوسمین
صرف ایکدوشخص جو مطلوب ہون وہی جاسکین روضۃ الصفا مین لکہا
ہے کہ ولید بن عبد الملک نے جمادی الاول ۸۶ھ ہجری مین قضا کی
نو برس چھہ مہینے اوسنے سلطنت کی اور مدت حیات اوسکی انچاس
برس کچہ اوپر تہی اونیس بیٹے اوسنے چھوڑے اور اہل شام کا اعتقاد
یہ ہے کہ وہ افضل خلفاے بنی امیہ تہا اسواسطے کہ کتنے بنای خیر اوسکی
یادگار ہین مسجد جامع دمشق کی اوسنے بنائی جو بجا مع بنی امیہ نامزد ہے
اور مسجد نبوی مدینہ منورہ کی اوسنے بنا وسیع کی اور مسجد اقصی بیت
المقدس کی تعمیر جدید کی سوا ے اوسکے اوسنے حکم عام دیا کہ جو شخص
یا نوسی جیسے معذور ہو اوسکی ساتہہ ایک خادم رہے جو اندہا
اوسکی ساتہہ بہی ایک خادم رہے اور جتنے لوگ مرض جذام مین مبتلا
تہے اونکی سکونت اصحا سے الگ کر کے اونکی مدد معاش بیت المال
سے مقرر کی راقم کہتا ہے معلوم نہین یہ حکم عام سارے ممالک اہل
اسلام مین جاری ہوا تہا یا خاص دار الخلافت مین اگر عام تہا تو حقیقت
مین بہت عمدہ خیر جاری ولید کی عہد کی تہی اور چونکہ ابتداے اسلام
سے خلفاے راشدین کے عہد تک کوئی متنفس مسلمان بے معاش
نہین رہتا تہا سبکو بیت المال سے بقدر گذران حصہ ملتا تہا وہی سنت
ظاہر ولید کے عہد تک یا اوسکے بعد بہی کسی عہد تک رہی کہ جو لوگ

خدمتگذار خلافت تہی اونکو حق خدمت ملتا تہا اور جو خانہ نشین تہے اونکو
حسب لیاقت اور درجہ کے وجہ گذران مقرر ہو جاتی تہی چنانچہ اسباب
مین زمانۂ خلافت حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ مین ایک معاملہ پیش ہوا تہا
جسکا ہم ذکر کرتے ہین جناب امیر المومنین حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے
حکم جاری فرمایا تہا کہ مسلمان کا لڑکا جب تک شیر خوار ہے اوسکی معاش
کیواسطے بیت المال سے کچہ مقرر نہین ہوگا جب دودہ چہوڑیگا تب وہ
مستحق اپنے حصہ کا بیت المال سے ہوگا اور آپ کا دستور تہا کہ شب کو
حفاظت کیواسطے خود شہر مدینہ مین اکثر گہوما کرتے تہے ایک مقام
پر دیکہا کہ ایک اعرابی اپنے دستور کے موافق کمل وغیرہ کا سایہ کرکے
اوترا تہا اوسمین سے ایک لڑکے کے رونے کی آواز آتی تہی آپ نے
قریب جاکے پوچہا یہ لڑکا کیون روتا ہے اوسکی ماں نے کہا اسکا دودہ
چہڑا دیا گیا ہے اسواسطے روتا ہے آپ نے پوچہا اسکی عمر کیا ہے ماں
نے کہا چہ مہینے کا ہے آپ نے فرمایا اتنی تہوڑی سی عمر مین دودہ کیون
چہڑایا لڑکے کے باپ نے کہا ہم نہایت مفلس ہین اور امیر المومنین نے
حکم دیا ہے کہ جب تک لڑکے کا دودہ نچہوٹے اوسکو بیت المال
سے کچہ نہ ملیگا اسواسطے دودہ چہڑا دیا ہے آپ وہان سے غمزدہ
پہرے اور صبح کو روتے ہوئے دار الخلافت مین تشریف لائے اور
فرمایا عمرؓ نے مسلمانون کے لڑکونکو مار ڈالا جو یہ حکم دیا کہ شیر خوارہ

لڑکونکا بیت المال مین حصہ نہین ہے اوس حکم کو منسوخ کیا اور نیا حکم
جاری کیا کہ مسلمانونکے گھر مین جب لڑکا پیدا ہو اوسیوقت سے بیت المال
سے اوسکو حصہ ملے اور اوس اعرابی کو بلا کے تاکید کی جب تک
معمولی ایام کو تمہارا لڑکا نہ پہنچے تب تک دودہ نہ چھڑاؤ بالجملہ روضۃ
الصفا مین مذکور ہے کہ عہد دولت ولید مین بلاد ماوراء النہر فرغانہ
تک اور دیار کابل ملتان تک فتح ہوئے اور اوسکو تعمیر عمارات کا
بہت شوق تہا اس سبب سے اوسکی عہد علی العموم لوگون کی ہمت
عمارت ہی بنانے کیطرف مصروف تہی اور رات دن آپسمین ہی
اسی کا چرچا رہتا تہا اور سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین ہمت لوگونکی
کہانے کی طرف اور نکاح کرنیکیطرف مصروف رہتی تہی چونکہ اونکی بادشاہ
عہد کو کہانے کا اور ازدواج کا بڑا شوق تہا اور ایام خلافت عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ مین باہم ذکر فرایض اور نوافل کا ہوا کرتا اور اوسیکی
اداہین لوگ مصروف رہتے تہے اس سبب سے کہ خلیفہ عہد حریص
عبادات کے تہے پس مضمون الناس علی دین ملوکھم ان
بادشاہونکی عہد مین خوب ظاہر ہوا مآثر مین شیخ محی الدین بن العربی
نے لکہا ہے ولید کی مان ولادہ بنت عباس بن حزن عبسی تہی مہر
مین اوسکی کندہ تہا رابی اللہ لا اشرک بہ شیئا اور بعضون نے
کہا ہے اوسکی مہر کا کندہ تہا یا ولید انت میت ومحاسب

راقم کہتا ہی کیا عجب ہی کہ دو مہرین ہون یا ایک کو منسوخ کرکے دوسری
بنائی ہو اور حاجب اوسکا اپنا غلام تہا سعید اور قعقاع بن خویلد
عبسی معلوم نہین دونو حاجب ایک ساتہہ تہے یا ایک کو موقوف کرکے
دوسرے کو مقرر کیا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ولید کے مزاج مین تلون
بہت تہا دو مہرونکا کندہ ہونا اور دو حاجبون کا ہونا بالخصوص منشیونکی
تغیر اور تبدیل سے یہ امر ثابت ہوتا ہے یعنی پہلے ابو شریک منشی
تہے پہر قبضہ متغیر ہوئے اونکی بعد ذویب ہوئے پہر ضحاک بن
وبر اونکی بعد یزید بن ابی کبشہ اونکی بعد عبید بن بلال الغرض ولید نے
دیر حران مین قضا کی وہان سے اوسکا جنازہ آدمیون کے گردن پر دمشق
مین آیا عمر بن عبد العزیز نے جنازہ کی نماز پڑہائی اور باب الصغیر مین
دفن ہوئے مسارہ کی روایت سے نصف جمادی الثانی ۹۶ھ ہجری
مین قضا کی اور مدت خلافت نو برس ساڑہے آٹہہ مہینے تہی اور
انچاس برس کی عمر ہوئی اور سبایک الذہب کی روایت سے اکاون
برس کی عمر ہوئی

## ساتوان خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا ابو ایوب سلیمان بن عبد الملک بن مروان

تہا - سبایک الذہب مین لکہا ہی کہ سلیمان بنی امیہ کے نیک لوگون مین
تہا اپنے باپ کی وصیت سے بعد ولید کے خلیفہ مقرر ہوا روضۃ الصفا
مین مذکور ہے کہ سلیمان کو جب لوگون نے خلیفہ کیا تو وہ انتظام ملک

مین مشغول ہوا یزید بن مہلب کو عراق اور اوسکی متعلقات کا والی مقرر
اور قتیبہ بن مسلم چونکہ ولید بن عبد الملک کی رائے کے ساتھہ درباب
عزل سلیمان کے ولایت عہد سے متفق ہوگیا تھا اوسکی خلیفہ ہونے سے مشوش ہوا
خراسان مین اپنے ماتحت امراکو سلیمان پر خروج کرنیکے واسطے ترغیب
دینا شروع کی مگر کسی نے اوسکی رائے کے ساتھہ اتفاق نہ کیا اور
فحص سب نے مشورہ کر کے قتیبہ کو امارت خراسان سے معزول کر کے
وکیع بن اسود سلمی کو والی مقرر کیا وکیع نے دارالامارۃ پر یورش کی چونکہ
اکثر سپاہ کے لوگ وکیع کے ساتھہ متفق ہوگئے تھے قتیبہ کے خاص بھائی
بندون نے اوسکی مدافعت پر کمر باندھی اور گیارہ آدمی اوسکی بھائی
اور بیٹون سے مارے گئے بعد اوسکی خود قتیبہ نے ہمت مدافعت پر کی
اور وہ بھی مقتول ہوا وکیع نے سر قتیبہ کا اور اوسکی بھائیون اور بیٹونکا
مع عرضداشت کے سلیمان کے حضور مین روانہ کیا سلیمان نے باوصف
برگشتگی قتیبہ کے نہایت افسوس کیا اور کہا جو قتیبہ نے خراسان اور
ماوراالنہر مین شجاعت اور نبرد آزمائی کی ہے اور ایسے ممالک اور
قلعے قلب فتح کیے دوسرے سے اوسکا عشر عشیر ممکن نہین ہے ۹۸ھ
ہجری مین سلیمان نے دارالخلافت سے کوچ کر کے دابق مین جو متعلقات
قنسرین سے تھا نزول کیا اور مسلمہ بن عبد الملک اپنے بھائی کو سپہ سالار
افواج جرار کا مقرر کر کے قسطنطنیہ کے تسخیر کے واسطے مامور کیا

اور والیون یا بالیون نامی ایکشخص جو آذربائیجان سے آیا تہا اور اوسنے فتح قسطنطنیہ کا خلیفہ کے سامنے بیڑا اوٹہایا تہا مسلمہ کے ہمراہ گیا مسلمہ نے جاکے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اور لشکر کیواسطے بہت سا غلہ جمع کیا اور لوگونکو حکم دیا کہ شہر کے باہر زمین افتادہ مین زراعت شروع کی اسے شہر کے لوگونکو معلوم ہوا کہ محاصرہ بہت طول ہوگا مجبور ہوکے درخواست مصالحہ کی کی کہ جتنے آدمی شہر مین ہین ایک ایک دینار آدمی پیچھے لے لیجئے اور محاصرے سے دست بردار ہوجائیے یہ پیغام مسلمہ نے قبول نہ کیا جب شہر کے لوگ مصالحہ سے مایوس ہوئے تب بالیون کو اونہون نے پیغام دیا کہ ہم تمہاری سلطنت کرنیسے یہان راضی ہین اگر کوئی ایسی تدبیر کرو کہ مسلمہ مع فوج کے یہانسے شام کو پہر جاے اس سبب سے کہ وہانکے بادشاہ نے قضا کی تہی اور کوی بادشاہ وہان مقرر نہین ہوا تہا بالیون نے مسلمہ کو خدع کیا اونسے کہا کہ تمنے جو غلہ جمع کیا ہے اور زراعت کروائی اسے اس شہر کے ارباب اقتدار کے دلمین ہے کہ تمکو طاقت لڑنے کی اور مقابلے کی اونسی نہین ہے صرف محاصرہ مین ایام گذاری کرتے ہو اسواسطے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سب غلہ جلا ڈالا جاے مسلمہ اوسے فریب کہا گئے اور ساری رسد کے غلہ مین آگ لگادی اسکے بعد اونکو سخت فکر پیدا ہوئی کہ بسبب ساری رسد کے خالی ہوجانے کے نہ تو وہان قیام کرسکتے ہی اور چونکہ خلیفہ نے بقدغن بلیغ حکم دیا تہا کہ بغیر قسطنطنیہ کے فتح کرنیکے وہان سے حرکت نکرنا اس سبب سے محاصرے سے دست بردار بہی نہین ہوسکتے ہے اسی شش وپنج مین تہے کہ سلیمان کے قضا کرنیکی خبر پہنچی اور عمر بن عبدالعزیز جو خلیفہ ہوے اونہون نے حکم مراجعت کا اونکو لکہا مسلمہ نے مع افواج کے رجعت قہقری کی۔

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ رومیون نے بالیون سے ایفای وعدہ کیا یا نہین مزعوم یہ ہی کہ نہ کیا ہوگا اسواسطیکہ کسی تاریخ مین رومیون پر غیر قوم کے بادشاہ ہونے کا نہان

جب تک کہ ترک نے قسطنطنیہ پر قبضہ نہین کیا دیکھنے مین نہین آیا بعد اس واقعی کے روضۃ الصفا مین
مذکور ہے چونکہ سلیمان نے یزید بن مہلب کو حاکم عراق مقرر کیا تہا اور خراسان اور ماورء النہر کا انتظام
بہی اونہین کو سپرد کیا اور یزید بن مہلب کو فکر جرجان اور طبرستان کے فتح کرنیکی تھی جو مازندران
کی مملکت سے ہین ۔ اوسکا حال یہ ہے کہ زمانہ خلافت خلیفہ سیوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
مین سعید بن العاص نے جرجان کا محاصرہ کیا تہا وہانکے حکام نے دو لاکہہ دینار دیکے صلح کرلی سعید
بن العاص وہان سے پھر آئے اوس زمانے سے سلیمان کے عہد تک اہل اسلام اوسے متعرض
نہین ہوئے مگر قتیبہ جو حجاج کیطرف سے خراسان کا حاکم تہا اوسنے حجاج سے استجازت اوسکے فتح کرنیکی کی تہی
حجاج نے منع کیا کہ ممالک مازندران دشوار گذار ہین فوج کے تلف ہونیکا احتمال ہے اسواسطے قتیبہ نے
نہ چہیڑا اوسکو چہوڑکے قومس کے راہ سے خراسان مین گیا تو جب کبہی فتوح ماوراء النہر کے قتیبہ کی کوشش سے
آتے تھے اور سلیمان اوسکی ہنر و آزمائی کی تعریف کرتے تھے تب یزید بن مہلب کہا کرتا تہا ان فتوح سے
کیا فائدہ ہے جب ممالک مازندران یعنے جرجان اور طبرستان بیچمین چہوٹ گئے اس
واسطے اب یزید بن مہلب کو اوسکے فتح کرنیکی بہت فکر ہوئی پہلے یزید بن مہلب ممالک
غرب سے دیار عجم مین گیا اور خراسان وغیرہ کا بہت اچہا انتظام کرکے مخلد اپنے بیٹے کو
وہان نائب مقرر کیا اور ایک لاکہہ فوج جمع کرکے جرجان کا محاصرہ کیا سخت لڑائی ہوئی
جرجانیون کو طاقت مقابلے کی نرہی وہ بہاگ کہڑے ہوے فوج اسلامی نے تعاقب کیا
جرجانیون کو قتل اور قید کیا بعد اوسکے جرجان مین داخل ہوے اموال بیقیاس اور غنایم
بیشمار فوج اسلام کے قبضہ مین آیا یزید بن مہلب نے خمس غنایم دارالحکومت کو روانہ کیا اور
خود طبرستان کا عزم کیا مگر ظاہر احاکم جرجان کو بعد فتح کے مطلق العنان چہوڑا تہا جب

فوج

فوج اسلام کی نواحی طبرستان پر پہنچی وہانکے حاکم نے باعانت افواج دیالمہ بہت
اور راہونکو مستحکم کیا اگرچہ یزید کی فوج نے مقدمہ لشکر غنیم کو بعد جنگ کے ہزیمت دی
یزید بن مہلب نے جو تسخیر طبرستان سہل تصور کی تہی وہ نہوئی اس سبب سے
اس عرصہمین حاکم طبرستان نے حاکم جرجان کو لکہا کہ اہل اسلام کی فوج مین سے
ہو اوسکو قتل کرو اوسنے وہان غدر کردیا اور ایک جمعیت کثیر جرجانیون کی جمع
نائب یزید بن مہلب کا جو وہان تہا اوسپر حملہ کیا بعضے لوگ اہل اسلام کی فوج سے
مارے گئے اور بقیۃ السیف نے ایک مقام مستحکم کو امن بنایا یہ خبر جب یزید بن مہلب کو
پہنچی وہ زیادہ تر متفکر ہوا ایک شخص کو وہانکی رؤسامین سے بلایا جو مسلمان تہے
مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ پیشتر سے مسلمان تہا یا اب یزید کے ہاتہہ پر ایمان لایا تہا اور اگرچہ
یزید نے اوسکو بہت تنگ کر کے دو لاکھہ درہم اوسے وصول کئے تہے مگر اوسنے کہا
اگرچہ تم مجہسے ناراض ہوگے لیکن مجہکو تمہارے صداقت ایمان اور اسلام پر نہایت
اعتماد ہے اس سبب سے مین تمہاری اعانت کا امیدوار ہون چونکہ جرجانیون نے بعد تمہارے
فتح کے جب ہمنے اونکو امن دی بغاوت پر کمر باندہی ہے اسواسطے مجہکو اونکی سزا دہی
واسطے جانا ضرور ہے جسطرحسے ممکن ہو حاکم طبرستان سے مصالحہ کرادو اونہون نے
قبول کیا اور حاکم طبرستان کے پاس گئے اور اوسکو سمجہایا کہ کچہہ پیشکش کر
صلح کرلو اوس حاکم نے کہا بڑا تعجب ہے مینے سنا ہے کہ یزید نے تمکو بہت
اور اب جو وہ ہمارے ہاتہہ سے تنگ ہوا ہے تب تم اوسکی خیرخواہی کے واسطے
ہمکو نصیحت کرنیکو آئے ہو اونہون نے کہا جو تمنے سنا ہے وہ سچ ہے لیکن چحقیقت حال

یہ ہی کہ یزید نے خلیفہ کو عرضداشت بہیجی ہے اور فوج کثیر طلب کی ہی جب وہ فوج یہان پہنچیگی
مثل تمہارے دس حصے لوگونکو طاقت مدافعت کی باقی نہ رہیگی تو حقیقت مین میری نصیحت
تمہاری خیرخواہی سے ہی نہ کہ یزید کی خیرخواہی سے یہ تقریر حاکم طبرستان سنکے راضی ہوا
اور قبول کیا کہ سات لاکھہ درہم اور چار سو غلام جسکے ہر ایک کے سر پر ایک طبق چاندی کا ہو
جسپر طیلسان اور شقہ ریشمی پڑا ہو وہ پیشکش کریگا اوس متوسط خوش عقیدہ نے یزید
بن مہلب کو آکے اطلاع کی وہ نہایت خوش ہوا اور اموال پیشکش کا لیکے باطمینان پہر
جرجان پر چڑہائی کی اور اوسنے قسم کہائی کہ جرجانیونکو اتنا قتل کرونگا کہ اونکے خون جاری سے
پن چکی چلے اور اوسکے آٹے کی روٹی مین کہاؤن الغرض جب یزید کے پہر آنے کی خبر
جرجان مین پہنچی حاکم وہانکا بہاگا اور ایک قلعہ جو نہایت مستحکم اور قلب اوس نواح مین تہا
اوسمین جاکے محصور ہوا فوج اسلامی نے سات مہینے کامل محاصرہ رکہا کسی تدبیر سے اوسکی فتح
ممکن نہین معلوم ہوتی تہی قلعہ پہاڑ پر تہا اور کسیطرف سے راہ پہاڑ پر چڑہنے کی نظر نہین آتی تہی دفعۃً
ایک تدبیر غیبی معلوم ہوگئی یعنی ایک مصاحب یزید کا ایکدن اوس پہاڑ کے گرد گہومتا تہا اور
ایک کتا اوسکی ساتہہ تہا وہان ایک شکار نظر آیا جسکی طرف وہ کتا دوڑا اور وہ شخص اوسکے
پیچہے دوڑتا تہا ایک نہایت پتلا راستہ جسپر بنوہ درخت لگا تہا اوسیطرف وہ شکار
اور کتا جاتا تہا اس شخص نے یہ دانائی کی کہ اپنی پگڑی اور کپڑے پہاڑ پہاڑ کے درختونکی
شاخونپر لٹکاتا جاتا تہا کہ پھرتے وقت راستہ نہ بہول جاے الغرض قلعے کی دیوار کے نیچے جہان
دروازہ قلعے کا تہا پہنچگیا تب وہانسے پلٹا اور یزید سے آکے کہا کہ اگر مین راستہ قلعے کا
بتادون تو کیا انعام دوگے اونہون نے کہا جو مانگو اوس شخص نے چار ہزار درہم مانگے

یزید نے کہا دس ہزار درہم دونگا اوس شخص نے کہا چار ہزار تو اب نقد دیجئے باقی بعد فتح
عنایت کیجئے یزید نے فوراً چار ہزار درہم حوالے کئے اور چودہ سو سپاہ ہمراہ کرتے تہی اوسنے
راہ کی تنگی کے سبب سے صرف تین سو آدمی ساتھہ لیئے اور تمام شب چلے دوسرے دن نماز ظہر کیوقت
اوس مقام پر پہنچکے تکبیر کی آواز بلند کی اور قلعے مین داخل ہوگئے یزید بھی وہان پہنچا عورتون
اور لڑکون کو تو قید کیا اور اوس حاکم کو اور اوسکے ہمراہیونکو انواع عذاب سے قتل کیا
اور اوس قلعے کو بالکل مسمار کر ڈالا وہانسے اُوشہ کے شہر جرجان کا محاصرہ کیا اور بطرحسے
ممکن ہوا اوسکو بھی فتح کیا اور وہان قتل عام کا سوائے عورتون اور لڑکون اور بوڑھونکے
حکم دیا بعضون نے فی کس چار آدمی قتل کئے اور اکثرون نے فی کس پانچ آدمی مارے اور بہتونکو
قید کر لیا وہان قریب ایک ندی بہرا پکتی تہی جسکے پانی سے وہ چلتی تھی اوسی
پانی کی دہار پر قیدیونکو جانورون کے مثل ذبح کرنا شروع کیا جسکا خون پانی کی دہار کے
ساتھہ ملکر چکی کو چلاتا تھا اوسے جو آٹا پیسا گیا اوسکی روٹی پکی اور یزید بن مہلب نے
اپنی قسم اوتارنے کیواسطے اوسکو کہایا اور دو فرسخ تک سولیان گاڑین اور چار ہزار
آدمیونکو اوسپر چڑہایا اموال اور اقمشہ بے پایان اور نفائس امتعہ اور لطائف غنایم
یزید کو اور جمیع سرداران عجم اور امرائے عرب جو اوس معرکے مین یزید کے ہمراہ تھے ہاتھہ آیا
فتح نامہ خمس غنایم کے ساتھہ دار الخلافت مین روانہ کیا یزید کے منشی نے جو سمنان بن
مغیرہ ابن ابی قمرہ تہا عرض کیا کہ مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ساری تفصیل غنایم کی
نہ لکہی جائے یزید نے اس مشورے کو نہ قبول کیا اور جو کچھہ وہان افواج کے ہاتھہ آیا تہا مفصل لکہہ بھیجا جب
فتحنامہ سلیمان کے پاس پہنچا سلیمان نے اپنی سارے محافل اور مجالس مین یزید بن مہلب کی

تعریف اور توصیف شروع کی - اِس عرصہمین بعضے امرا ے یزید کے ہمراہی کی عرضیان
پے در پے آنی شروع ہوئین کہ یزید بن مہلب ارادہ خروج اور بغاوت کا رکھتا ہی سلیمان بہت
متردد ہوے اور وزرا اور مشاورین سے استشارہ کیا سبھون نے بالاتفاق عرض کیا
جس شخص کو اتنا تمول حاصل ہو جیسا اوسنے خود فتحنامون مین لکھا ہی اوسکے تمرد اور بغاوت
کچھہ عجب نہین ہی اسکے انسداد کی یہ تدبیر ذہن مین آتی ہے کہ قبل اسکے کہ اوسکی طرف سے
امارات عصیان کی ظاہر ہون کسی معتمد کو اپنے اہلبیت مین سے اوس کے
پاس بھیجئے کہ جو کچھہ اوسکے پاس نقد و جنس ہو سب کو ضبط کرلاوے اگر یہ تدبیر واقع ہوگئی
پھر کسیکو جرأت اور ہمت اوسکی شرکت پر بغاوت مین باقی نہ رہیگی سلیمان اسی فکر مین تھے کہ
عمر اونکی تمام ہوگئی اور اونھون نے قضا کی - کیفیت اونکی وفات کی اور تقرر ولیعہد کی اوسی
روضۃ الصفا مین یون لکھی ہی کہ سنہ ۹۹ مین سلیمان نے موضع دابق متعلقہ قنسرین مین قضا کی
جہان وہ بعزم تسخیر قسطنطنیہ کے گئے تھے دو برس آٹھہ مہینے اونھون نے سلطنت کی اور اونکو
لوگ مفتاح الخیر کہتے تھے اسواسطیکہ جب وہ تخت فرمانہی پر بیٹھے سارے قیدیونکو اونھونے
رہا کیا اور علی العموم لوگونکے ساتھہ نہایت مراعات اور سلوک سے زندگانی کی - اور غرائب وقائع سے
ایک امر مروی ہے کہ شام کے ایک امیر کے جنازیکے ساتھہ اوسکو دفن کرنیکو گئے تھے اوسکی قبر کے
کھودنے سے جو مٹی نکلتی تھی تھوڑیسی اوسمین سے اوٹھاکے سونگھی اور کہا کیا اچھی خوشبو اس
مٹی مین ہے ایک ہفتے کے بعد اوسی قبر کی پہلو مین دفن ہوے ارباب تواریخ نے لکھا ہے کہ
جب وہ بیمار ہوے اور اونکو یقین ہوگیا کہ وہ مرض الموت ہی خواہش کی اپنے ایک بیٹے کو ولیعہد
مقرر کرین اور لڑکے اونکے جتنے تھے سب صغیر السن تھے ایک شخص نے اونکے مقربونمین سے

نصیحۃ کہا کہ اگر زمام اقتدار خلافت کا ایک کم سن لڑکے کو دیا جائیگا غالب ہے کہ عہدہ برا نہو سکیگا
اور یہ امر موجب فتور اور پراگندگی کا اہل اسلام مین ہوگا سلیمان نے کہا مجھکو بھی اسیکا کھٹکا ہے
ایک بیٹا اونکا داؤد نام وہ فی الجملہ سن رشد مین تہا مگر وہ افواج کے ساتھہ قسطنطنیہ کی تسخیر
کیواسطے مامور تہا اور دار الخلافت سے غائب تہا اوسکے بابین لوگون نے عرض کیا کہ اونکی حیات
اور ممات کا علم نہین ہے اور انتظار کرنیمین احتمال فتور ہے تب سلیمان نے کہا کہ عمر
بن عبد العزیز کے بابین کیا کہتے ہو سبہون نے بالاتفاق کہا کہ وہ اخیار مسلمانون مین متصف
بورع و تقوی اور بلاشبہہ لایق خلافت کے ہین سلیمان نے کہا مین اونکو خلیفہ مقرر کرونگا
اور بعد اونکے اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کو اسے سب راضی ہونگے اور اگر تنہا عمر کو خلیفہ
مقرر کرون تو میرے بھائیونکی طرف سے احتمال فساد کا ہے مشیرون نے یہ رائے پسند کی
تب اونھون نے وثیقہ اس حکم کا لکھوایا اور اوسکو لفافہ مین بند کرکے مہر کی اور ایک کو
اپنے مقربون مین سے حکم دیا کہ سارے بنی امیہ کو ایک مقام پر جمع کرے اور وہ وثیقہ سربمہر
رجا بن حیات کو دیا اور کہا یہ وثیقہ ایسطرح سے سربمہر بنی امیہ کے مجمع مین لیجاؤ اور کہو حکم ہے
جسکا نام اس وثیقے مین لکھا ہے بغیر ظہور اوسکے نام کے اوسکے ساتھہ بیعت کرو اور جب
تلک مین زندہ ہون وہ وثیقہ کھولا نجاے اور خلیفہ کا نام ظاہر نہو۔

راقم کہتا ہے کہ حکم اخفاے نام کا اسواسطے ہوا ہوگا کہ شاید اوس مرض سے
صحت ہوجاوے تو اوس وثیقہ کو منسوخ کرکے تبدیل کا اختیار باقی رہے۔

الغرض رجا بن حیات وہ وثیقہ بنی امیہ کے پاس لیگیا اور جو حکم تہا اوسکا
انفاذ کیا سارے بنی امیہ نے کہا ہم خلیفہ کے بالمشافہہ بیعت کرینگے رجا سبکو

خلیفہ کے حضور مین لیگیا خلیفہ نے وہی حکم دیا کسیکو کچھہ چارہ بجز کاغذ کی بیعت کرنیکے نہوا سبہون نے بیعت کی - رجا بن حیات سے منقول ہے کہ جب سب لوگ متفرق ہوگئے عمر بن عبدالعزیز اوسکے پاس گئے اور کہا اگر تمکو معلوم ہے کہ امیر المومنین نے یہ بوجھہ خلافت کا میرے سر پر ڈالا ہے تو مجھسے کہدو مین جاکے امیر کے پاس استعفا کرون مجھکو خواہش خلافت کی نہین ہے رجا نے جواب دیا مجھکو معذور رکھئے مین امیر المومنین کا راز افشا نہین کرسکتا عمر بن عبدالعزیز بہت ناراض ہوکے چلے گئے بعد اوسکے ہشام بن عبدالملک رجا کے پاس گئے اور خلیفہ مندرجۂ وثیقہ کا نام پوچھا رجا نے وہی جواب دیا ہشام نے کہا کہ اگر امیر المومنین نے عبدالملک کی اولاد کو محروم کیا ہے تو بڑا فساد ہوگا - رجا بن حیات ناقل ہے کہ جب امیر المومنین نے قضا کی اوسنے ایک چادر سے اونکو چھپا کے لوگون کو تاکید کی کہ خبردار ابھی امیر کی موت کا ذکر زبان پر نہ آوے اور باہر آکے اونہون نے ظاہر کیا کہ امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ سب لوگ مسجد جامع مین جمع ہون اعلیٰ اور ادنیٰ مین سے کوئی غیر حاضر نہو جب سب جمع ہوے تب رجا نے کہا کہ حکم صادر ہوا ہے کہ مجدد اُلوگ مندرجۂ وثیقہ کے ہاتھہ پر بیعت کرین جب سب بیعت کرچکے تب رجا بن حیات نے وہ وثیقہ کھولا اور کہا امیر المومنین نے تقدیر الٰہی سے قضا کی اور وثیقہ کو پڑھا سب لوگون نے بظہور نام خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے ہاتھہ پر بیعت کرنا شروع کی مگر ہشام بن عبدالملک نے کہا ہمکو بیعت کرنین عذر ہے رجا بن حیات نے کہا اگر تم نے بیعت نہ کی ہم کو حکم ہوا ہے کہ اسیوقت تمہارا سر تن سے جدا کردینگے مجبور ہوکر اونھون نے بھی بیعت کرلی اور عمر بن عبدالعزیز

باتفاق عام خلیفہ ہوگئے منقول ہے کہ سلیمان پوشاک بہت مکلف پہنتے تھے اور جو شخص میلے اور بُرے کپڑے پہن کے دربار مین آتا تھا بہت ناراض ہوتے تھے اور کھانا بہت عمدہ کھاتے تھے بعضے اقسام کھانونکے عرب مین اونکی ایجاد سے مروج ہین کثیر الاشتہا بھی تھے نقل ہے کہ ایکدن تیس بکریونکے احشا بھونے ہوے اونکے سامنے آئے تیس چپاتیون کے ساتھ سب کھا گئے بعضے تواریخ مین لکھا ہے والعہدۃ علی الراوی کہ سلیمان سو رطل کھانا برطل عراقی ہر روز کھاتے تھے جو قریب ایک من کے سیر اوپر ہندوستانی وزن کے ہوا اس تحریر مین جو روضۃ الصفا سے منقول ہے نہایت مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور یافعی نے مراۃ الجنان مین ایک روایت لکھی ہے اوسکے بموجب مخالفت کی اس روایت سے آتی ہے وہ لکھتے ہین ایک حکیم ممالک ہندوستان سے آیا اور اوسنے دعوے کیا کہ تین دوائین میرے پاس ہین ایک قوت ہضم کی کہ جسقدر کھانا کھائے وہ ہضم ہو اور دوسری قوت شہوت جماع کی کہ جتنی کثرت سے صحبت نسا کے ساتھ کیجئے سیری نہو اور تیسری دوا بالونکے خضاب کی کہ ایکدفعہ استعمال سے پھر کبھی بال سفید نہون سلیمان نے کہا ان تینون دواؤنکے طرف عاقل کو لازم ہے کہ رغبت نکرے کثیر الاشتہا ہونمین اقل مرتبہ یہ ہے کہ کثرت سے اجابت ہوگی اور مکرر پائخانہ مین جانا ہوگا اور ریاح خبیثہ متعفنہ کثرت سے دفع ہونگے اور کثیر الشہوت جماع کے ہونمین اقل مرتبہ یہ ہے کہ عورتونکی صحبت کا اسیر ہوجاے جو امر بالخصوص خلیفہ اور بادشاہ کیواسطے بڑا عیب ہے اور بالون کا سیاہ کرنا نہایت بد ہے کہ جو نور اللہ تعالی نے مرد مسلم کی بزرگی کیواسطے عطا کیا ہے اوسکو کالا کر ڈالے یہ اخیر قول اقتباس ہے حدیث شریف کا من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیامۃ خلاصہ مضمون حدیث کا یہ ہے مسلمانونمین جسکی بال بڑھاپے سے سفید ہوجائین وہ سفیدی قیامت کے دن ایک نور ہوگی۔

مسامرہ مین لکھا ہے مان سلیمان کی وہی تہین جو ولید کی مان تہین اونکی مہر کا کندہ تہا اعتصمت باللہ وحدہ حاجب اونکے ابو عبیدہ تھے اور منشی اونکے چار تھے ابو سلیمان بن نعیم بن سلامہ اور یزید بن مہلب اور فضل بن مہلب اور عبد العزیز بن الحارث بن الحکم۔

راقم کہتا ہے کہ ظاہر تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ چارون منشی ایک وقت مین تہے یا شاید ایک کے بعد ایک ہوے ہون اور کوتوال اونکے کعب بن خولید تہے اور قاضی اونکے عہد کے محمد بن خرم تھے ذات الجنب کے عارضے سے پینتالیس برس کی عمر مین اونہون نے قضا کی دو برس پانچ مہینے پانچ دن خلیفہ رہے ۹۶ھ مین والی مقرر ہوے اور ۹۹ھ مین قضا کی۔

## آٹھوین خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ تھے

سبایک الذہب مین لکھا ہے وہ خلیفہ صالح خامس خلفاے راشدین تھے سفیان ثوری نے کہا ہے خلفاے راشدین پانچ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور عمر بن عبد العزیز اخراج کیا ہے اس روایت کو ابو داؤد نے اپنی سنن مین کنیت اونکی ابو حفص تھی حلوان ایک قریہ ہے مصر مین وہان وہ پیدا ہوے جب اونکے باپ عبد العزیز بن مروان مصر کے حاکم تھے باختلاف روایت ۶۱ھ یا ۶۳ھ مین مان اونکی ام عاصم حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی پوتی تہین آپکے بیٹے عاصم کی بیٹی جب وہ متولی خلافت ہوے سارے مظالم جو پچھلے خلفاے بنی امیہ کے تھے اپنی عدالت اور انصاف سے دور کیے اور ساری زمین ممالک اسلام کی عدل سے بھر دی مناقب اونکے حد سے زیادہ ہین جسکی ذکر کی گنجایش اس مختصر مین نہین ہے دو برس پانچ مہینے خلافت کرکے جنت نصیب ہوے۔ اور شیخ اکبر نے مسامرہ مین اونکی مان کا نام ام عاصم قریبہ لکھا ہے اور شیخ ابن حجر نے اپنی کتاب تقریب مین یہی لکھا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کی مان حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب

رضی اللہ

رضی اللہ عنہ کی پوتی تہین مگر شیخ اکبر نے مسامرہ مین خلاف اور مورخین کے روایت کی ہی کہ جسدن سلیمان نے قضا کی لوگون نے عمر بن عبد العزیز کے ہاتھہ پر بیعت کی بغیر سلیمان کے یا عبد الملک اونکی چچا کے وصیت کی بلکہ سلیمان نے اپنے بھائی یزید بن عبد الملک کی خلافت کیواسطے وصیت کی تھی لیکن یزید اونکے مرنے کیوقت دار الخلافت مین نتہا اسواسطے سلیمان نے محمد بن شہاب زہری اور مکحول اور رجا بن حیات اور جو لوگ ارباب حل و عقد سے اوسوقت حاضر تھے اونکو حکم دیا کہ تا ایام غیبت یزید کے مسلمانونمین سے جسکو چاہو انجام کام خلافت کیواسطے مقرر کرلو - لوگون نے باتفاق عمر بن عبد العزیز کو مقرر کیا جب یزید بن عبد الملک شام مین داخل ہوا تب اوسنے عمر بن عبد العزیز کو برقرار رکہا اور برضا و رغبت اونکے ہاتھہ پر بیعت کی مگر اس شرط پر کہ اونکے بعد وہ خلیفہ مقرر ہو - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا نام بڑی تعظیم سے اسطرح سے لکہا ہے السید الفاضل الامام العادل امیر المومنین و خامس الخلفاء الراشدین ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان الاموی اور سلیمان کے وثیقہ کا ذکر سربمہر متضمن وصیت خلافت عمر بن عبد العزیز کے جسطرح سے روضۃ الصفا کی روایت سے لکہا گیا کچہہ تہوڑے سے فرق سے اوس کتاب مین بہی ہے، یعنے روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ خود سلیمان نے عمر بن عبد العزیز کو خلیفہ کرنیکا ذکر کیا جسکو باتفاق لوگون نے پسند کیا اور وثیقہ سربمہر لکہنے کا خود اونہین نے حکم دیا اور مراۃ الجنان مین لکہا ہے کہ رجا بن حیات نے عمر بن عبد العزیز کے تقرر کا مشورہ دیا جب سلیمان نے کہا کہ ایسا نہو کہ میرے بہائیون کی طرف سے کچہہ فساد اوٹہے تب رجا بن حیات نے وثیقہ سربمہر پر بیعت کرانے کا مشورہ دیا جسکو سلیمان نے قبول کیا اور بموجب اوسکے عمل مین آیا بعد اوسکے یافعی لکہتے ہین مناقب عمر بن عبد العزیز کے بہت کثرت سے مشہور ہین بہت سے علماء نے صرف اونہین کے محاسن اور فضائل اور کمالات عجیبہ کے ذکر مین بڑے بڑے مجلدات لکہے ہین نانا اونکے عاصم بن عمر

بن الخطاب رضی اللہ عنہما تھے اور نانی اونکی وہ لڑکی تھی جسکو دودھ دینے کیوقت اوسکی ماں نے کہا تھا اوسمین پانی ملادو اوسنے جواب دیا امیرالمومنین نے دودھ مین پانی ملانے کو منع کیا ہے اوسکی ماں نے کہا کیا امیرالمومنین یہان کہڑے دیکھتے ہین تب اوس لڑکی نے کہا قسم خدا کی یہ مجھسے نہ ہوگا کہ ظاہر مین اونکی تابعداری کرین اور مخفی اونکی نافرمانی کرین اور جناب حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہین قریب اون دونون کے کہڑے تھے اور دونو کی باتین سن رہے تھے اوس لڑکی کی عقل اور فطانت سے بہت متعجب اور خوش ہوے اپنے بیٹے عاصم کے ساتھ اوسکی منگنی کرکے نکاح کردیا اوسی کے پیٹ سے ام عاصم حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی مان پیدا ہوئین رجا بن حیات راوی ہین کہ ایک شب کو مین عمر بن عبدالعزیز کی حضور مین حاضر تہا چراغ گل ہونے لگا تو مین اوٹھا کہ اوسکو درست کرون اونہون نے مجھہ قسم دی کہ تم بیٹھو اور خود اوٹھے اور چراغ کو درست کیا تب مینے عرض کیا یا امیرالمومنین خادم کے ہوتے ہوے مخدوم نے تکلیف اوٹھائی اونھون نے فرمایا مجھسے کیا گھٹ گیا جب مین گیا تھا جب بھی عمر تہا اور پھر کے آیا اب بھی عمر ہون - اور اونھین سے روایت ہے کہ اپنے ایام خلافت مین ایکدن خطبہ پڑہتے تھے اوسوقت جو پوشاک پہنے تھے اوسکی قیمت لوگون نے لگای کل بارہ درہم ٹہیرے جسمین ایک قبا ایک عمامہ ایک قمیص ایک سراویل ایک ردا جوڑا جراب کا اور ایک تلمسوہ تہا - اور روایت ہے کہ قبل خلیفہ ہونیکے ہزار درہم کی قیمت کی پوشاک پہنتے تھے اور فرماتے تھے کیا عمدہ پوشاک ہے اگر اسمین تنعم نہوتا لوگون نے عرض کیا سبب اختلاف کا ان دونو حالتونمین کیا ہے فرمایا میرا نفس لوامہ آفت کا پرکالہ ہے جو نعمت اللہ تعالے نے اوسکو دی اوسپر

هل من مزید کا خواہشمند رہا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اوسکی خواہش هل من مزید پوری
کی اب خلیفہ ہونیکی بعد بہی وہی خواہش هل من مزید باقی ہے اب دنیا مین تو اس خلافت سے
هل من مزید ممکن نہین ہے باقی رہی تمنائے عقبیٰ وہ بغیر دنیا چہوڑنے کے ملتی نہین اسواسطے
اوسنے خواہش هل من مزید نے دنیا چہڑوادی - اور روایت ہے مسلمہ بن عبدالملک
ایک دن عمر بن عبدالعزیز کی عیادت کو گئے جب وہ بیمار تھے دیکہا کہ وہ کپڑے نہایت میلے
پہنے تھے اونہون نے اپنی بہن فاطمہ سے جو اونکی زوجہ تہین کہا کہ امیرالمومنین کے کپڑے
بدل دو اور جو پہنے ہین اونکو دہلواؤ فاطمہ نے کہا انشاء اللہ تعالیٰ مین ایسا کرونگی پھر مسلمہ
کئی مرتبہ اونکی پاس آئے اور وہی میلے کپڑے دیکہے تب اونہون نے اپنی بہن کو ملامت کی
کہ تمنے وعدہ کیا تھا مگر کپڑے امیرالمومنین کے نہ دہلوائے اونہون نے کہا مین کرون اونکے پاس
اوس جوڑے کے سوا دوسرا جوڑا نہین ہے جسکو پہن کے وہ میلا اوتاریں تب دہویا جائے
اور وہی رجا بن حیات راوی ہین جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے قبل اشتہار سلیمان کے
قضا کرنے کے سارے امرا اعلی اور ادنی کو جمع کرکے پہلے وثیقہ سربمہر کی مجدد بیعت
کروائی بعد اوسکے وثیقہ کہول کے پڑہا اور باعلان عمر بن عبدالعزیز کی سبہون نے بیعت کی
تب سلیمان کا جنازہ دفن کیواسطے نکالا گیا سب اولاد عبدالملک کی سوار ہوکے جنازے
کے ساتھ چلے مگر عمر بن عبدالعزیز پیادہ پا دفن تک گئے اور دفن سے فراغت کرکے جب
پہرے تب اپنے بی بیون کے پاس پیغام بہیجا جو تم مین سے دنیا کی طالب ہو وہ اپنے ماں باپ کے گہر مین
جاے مین ایسی مصیبت مین پہنسا ہون کہ تمہاری خدمت دنیاداری کی اب مجہسے نہین ہوسکتی
ماں باپ کے گہر مین جانا ایما بہ طلاق ہی سارے اونکی گہر مین رونے پیٹنے اور نوحے کی آواز بلند ہوگئی

انتہی مافی مرآۃ الجنان ۔

اب کچھہ حالات خلافت عمر بن عبد العزیز کی ۔ روضۃ الصفا سے نقل کرنا مناسب معلوم ہوا اوسمین لکھا ہی جو سلیمان کے دفن سے فراغت ہوئی میر اخور نے خلیفہ کی اصطبل کے تازی بہت عمدہ گھوڑے پیش کئے کہ جو اوسمین سے مرغوب ہو اوسپر سوار ہون امیر المومنین نے فرمایا کہ جو جانور میرا اپنا ہے وہی مجھکو پسند ہی اوسپر سوار ہوکے اپنے گھر کیطرف مراجعت کی امرا نے عرض کیا اب آپ دار الخلافت مین قیام فرمائین سکونت کیواسطی قصر خلافت موضوع ہی جواب فرمایا کہ سلیمان کے متعلق اور منتسب لوگ وہان مقیم ہین ہمین وہان نجاونگا میرا اپنا جھوپڑا میرے واسطی کافی ہے جب تلک سب اہل وعیال سلیمان کے اپنی خوشی سے دار الخلافت سے نہین نکلے وہ اپنے گھر ہی مین انجام امور خلافت کرتے رہے اور بعد اجلاس کے سریر خلافت پر بیٹھنے سے پہلے ایک خط مسلم بن عبد الملک کو لکھا جو تسخیر استنبول پر مامور تہی مضمون اوسکا یہ تہا شاہ لوگون نے اپنی خوشی سے میرے ہاتھہ پر بیعت کی اس شرط پر کہ بموجب خصائل ائمہ عادل کے مین عدل کرون اور مسلمانون غنیمت کا مال بہ مساوات تقسیم کرون پس مین اللہ تعالے سے امید وار ہون کہ مجھکو توفیق عطا فرماوے تاکہ سارے میرے اعمال اور افعال بموجب اوسکی رضا کی وقوع مین آوین تمکو لازم ہے کہ میری اطاعت اور تبعیت قبول کرو اور راہ راست پر رہو تاکہ جناب الہی عز و تعالے و تقدس تم سے خوش ہو اور زنہار مخالفت اور عصیان پر کمر نہ باندہو تاکہ جو اعمال پسندیدہ تم سے صادر ہوے ہین وہ رائگان نہون اور بمجرد وروداس میرے خط کے تم مع سب مسلمانون کے جو تمہارے ہمراہ ہین محاصرہ استنبول کا چھوڑکے اسطرف مراجعت کرو

جب یہ خط مسلم کو پہونچا اونہون نے سارے امرا اور اعیان سپاہ کو جمع کرکے سبکو وہ خط بتایا
اور سب سے مشورہ پوچھا کہ اطاعت حکم کی کرین یا نہ کرین باتفاق سب کی رائے یہی ہوئی کہ
اطاعت اور فرمانبرداری خلیفہ کے حکم کی لازم ہے مسلمہ نے اس رائے کو پسند کیا اور مع
سپاہ کے وہان سے روانہ ہوا جب طبریہ مین سارا لشکر داخل ہوا سب ارباب فوج کو
حکم دیا کہ اپنے اپنے گھر مین جاؤ اور خود بہمراہی خواص امرا اور مقربون کے دارالخلافت
دمشق کے طرف روانہ ہوے جب وہان پہونچے بہت بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھہ
قصر خلافت مین گئے مگر امیر المومنین نے ملاقات نہ کی کئی مرتبہ اوسی جلوس اور شوکت کے
ساتھہ گئے مگر دربار کا بار نہ پایا جب معلوم ہوا کہ شوکت اور شان امیر المومنین کو پسند نہین ہے
تب صرف ایک غلام ہمراہ لیکر دربار مین گئے خلیفہ نے بہت محبت اور تپاک سے ملاقات
کی منجملہ اور باتون کے خلیفہ نے فرمایا ای مسلمہ تم جہان کے گرو خوب گہوے اور بڑی بڑی
کام کئے اگر وہ سارے افعال اور حرکات تمہارے واسطے تقویت دین مبین اور موجب رضاے
رب العالمین کے تھے تو تمکو مبارک ہون والا افسوس اور حسرت ہی تمہارے واسطے اللہ تعالے
تمہارے اور تمہارے گناہون کو بخشے ۔ نقل ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو خبر پہونچی کہ مسلمہ کے
باورچیخانہ مین ہزار درہم روز خرچ ہوتے ہین یہ امر اونکو بہت ناگوار ہوا ایک دن مسلمہ کو
پیغام دیا کہ آج کھانا ہمارے ساتھہ کھاو اور اوس دن بہت اقسام کے کھانے تکلف
پکواے منجملہ اور کھانون کے آش مسور کی پیاز اور روغن زیتون مین بگھاری ہوئی بھی تھی
عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ کو اتنا باتون مین لگایا کہ وہ نہایت بہوکے ہوے اور پیشتر سے
خدام سے کہہ رکھا تھا کہ جب مین کھانا مانگون تو پہلے صرف مسور کی آش لے آنا اوس

حکم کے بموجب وہ آش پیش کی گئی مسلمہ نے بسبب کمال اشتہا کے وہ آش خوب پیٹ بھر کے کہائی کہ گنجایش اور کہانے کی باقی نرہی اوسکے بعد جب اور اقسام تکلف کے کہانے چنے گئے اور عمر بن عبدالعزیز نے مسلمہ سے کہا کہ ہاتھ کیون کہینچا کہانا تو اب آیا ہی اونہون جواب دیا کہ مین خوب سیر ہو گیا اب گنجایش اور کہانے کی باقی نہین ہے عمر بن عبدالعزیز نے کہا ای ابوسعید سبحان اللہ تم صرف اس مسور کی آش سے سیر ہو گئے جسمین ایک درہم کے خرچ سے دس آدمی سیر ہون پھر ایک ہزار درہم جو تم ہر روز اپنے باورچیخانہ مین صرف کرتے ہو کتنا برا اصراف ہے ای ابوسعید خدا سے ڈرو کہ قیامت کے دن تمہارا نام مصرفون مین لکہا جاے اگر وہ مال جو اسطرح سے بیہودہ خرچ کرتے ہو ارباب احتیاج پر صرف کرو اور بھوکو کہلاؤ تو وہ صورت رضاے سبحانہ تعالے سے قریب ہے مسلمہ نے عرض کیا حکم امیرالمومنین کا بجان ودل قبول ہے آئندہ انشاء اللہ تعالے ایسا ہی کرونگا جیسا ارشاد ہوا عمر بن عبدالعزیز اونکی گفتگو سے بہت راضی ہوے۔

واضح ہو کہ معاویہ بن سفیان کے عہد خلافت کے ذکر مین مذکور ہو چکا ہے کہ اونہون نے باستقام رسم بد سب ولعن کے خطبون مین جمعہ اور جماعات کی اون بزرگون پر جاری کی تہی جو اوسکے مستحق نہ تھے اور وہ طریقہ مذمومہ سارے خلفاے بنی امیہ مین عمر بن عبدالعزیز کے عہد تک گویا واجبات سے شمار ہوتا تہا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ کے منجملہ اور کمالات اور فضائل کے ایک بڑی فضیلت یہ تہی کہ اس بدعت شنیعہ کو اونہون نے موقوف کیا لیکن چونکہ ایسے امر کے موقوف کرنیمین جو اونکی خاندان مین

ضروری

ضروری موجب دوام وقیام خلافت تصور ہوتا تہا البتہ اپنے بہائی بندونکا خوف دلین ہوگا
کہ مبادا بلوہ کردین اور یہ بہی تصور ہوگا کہ اگر مینے اپنے عہد مین موقوف کیا شاید بعد اونکی
پھر وہی رسم اعادہ کیجائے اسواسطے اوسکے واسطے اونھون نے ایک بہت تدبیر عمدہ
سوچی جسے پھر کسیکو جرأت اوسکے ترک کے شکایت کی باقی نرہی اور وہ رسم مذموم
ہمیشہ کیواسطے نیست ونابود ہوگئی وہ تدبیر یہ تھی کہ ایک یہودی طبیب جو ظاہر اور بارس
اور مصاحب خلیفہ کا تہا اوسکو اونھون نے مخفی تعلیم کیا کہ ایک دربار عام مین آیا جہان
سارے امرائے شام اور سارا خاندان بنی امیہ کا جمع تھا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی
صاحبزادی کے ساتھہ میرا نکاح کردیجئے سب لوگ بہت برافروختہ ہوے اور خلیفہ نے
یہ آہستگی فرمایا یہ امر غیر ممکن ہے مین مسلمان ہون اور تم مغایر ہماری ملت سے ہماری شریعت
مین یہ وصلت جائز نہین ہے یہودی نے جواب دیا کہ آپکے پیغمبر نے جو اپنی بیٹی کا نکاح
علی بن ابی طالب کے ساتھہ کیا تھا عمر بن عبد العزیز نے کہا وہ بہت بڑے عظماے ملت
محمدی سے تھے یہودی نے کہا پہر ایسے بڑے عظماے ملت پر خطبونمین لعنت کیون ہوتی ہے
عمر بن عبد العزیز نے لوگونکی طرف متوجہ ہوکے کہا اسکا جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے
اور اوسی وقت اونھون نے حکم صادر کیا کہ خطبونسے وہ الفاظ ناسزا نکال ڈالے
جائین اور بجاے اون لفظونکے یہ جملہ داخل کیا جائے ربنا اغفرلنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان اور بعضی روایت مین یہ جملہ اوس رسم بد کے عوض
مین بڑہایا گیا ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی
وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی - لکہتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کو اشبع

بنی امیہ کہتے تھے اشیخ اوسکو کہتے ہین کہ جسکی پیشانی پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو لڑکپن مین
اونکی سر پر گھوڑے نے لات ماری جسسے چہرہ پھٹ گیا تھا اوسکا نشان ماتھے پر باقی تہا
روایت ہی کہ جب گھوڑے نے اونکو لات ماری تو وہ گہر مین گئے اونکی مان ام عاصم خون
دھو رہی تھین کہ عبد العزیز اونکی باپ گھر مین آئے ام عاصم خفا ہوکے اپنے شوہر سے کہنے لگین
کہ خادم لڑکے کے ساتھ ہنین مقرر کیا جاتا کہ ایسی آفات سے اوسکو بچاوے اونھون نے کہا
چپ رہو اگر میرا لڑکا وہ ہے جو اشیخ بنی امیہ کہلاوے تو زہے سعادت اوسکی یہ اس نظر سے
کہا کہ حدیث مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ایک شخص اشیخ بنی امیہ کا ایسا خلیفہ
ہوگا کہ عالم کو عدل و داد سے بھر دیگا چنانچہ اسی بابین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت ہی کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ مین دیکھون مروان کی اولاد مین کون شخص ہے جسکے
چہرے پر نشان ہوگا اور وہ عالم کو عدل سے بھر دیگا۔

راقم کہتا ہے مشکوٰۃ مین ایک حدیث حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہی جسکا ترجمہ یہ ہی رہے گی نبوت تم لوگونمین جب تلک اللہ تعالی چاہیگا کہ رہی
بعد اوسکے اوٹھالیگا اللہ تعالیٰ اوسکو پھر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالے
چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھالیگا اللہ تعالیٰ اوسکو پھر رہیگا ملک ایک دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک
اللہ تعالیٰ چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھالیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہیگا ملک ظلم بہرا ہوا جب تلک اللہ تعالے
چاہیگا کہ رہے پھر ہوگی خلافت نبوت کے طریق پر بعد اوسکے آپنے سکوت کیا جب حبیب
جو ایک راوی اس حدیث کے ہین وہ کہتے ہین جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تب مین
اونکو یہ حدیث لکھکہ بھیجی اور یاد دلائی اور لکھا کہ مین امید کرتا ہون کہ بعد ملک کاٹنے والے

ایک دوسرے کے اور بعد ملک ظلم بھریکے آپ امیر المومنین بنوت کے طریقے پر ہونگے اونھون نے
نہایت تعجب کیا اور خوش ہوے انتہی ترجمۃ الحدیث - پھر اوسی روضۃ الصفا کی روایت
ہی کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے حکم صادر کیا کہ جو بنی امیہ نے لوگونسے بظلم تحصیل کیا سب
اونکے مالکونکو پھیر دیا جاے اونکی مصاحبین اور مقربون نے عرض کیا کہ آپ ایسا حکم دیتے ہین
اپنے قوم کے رنج و ملال سے نہین ڈرتی اونھون نے جواب دیا مجھکو صرف روز قیامت کا خوف ہے
کسی اور چیز سے مجھکو مت ڈراؤ - ہمیشہ دیوان تحقیقات مظالم مین بغیر فرش کے زمین پر
بیٹھتے تھے ہر چند لوگ کہتے تھے فرش بچھوا لیجئے والاہیبت اور شوکت خلافت کی باقی
رہیگی ہرگز قبول نہ کیا - کہتے ہین کہ خلافت سے پیشتر وہ نہایت عظم وشان کے
ساتھہ رہتے تھے جب خلیفہ ہوے سارا مال اور اموال بیت المال مین داخل کردیا اور اپنے
مال کے ساتھہ فاطمہ بنت عبد الملک اپنی زوجہ کا مال بھی داخل بیت المال کیا اور اپنے
سب اہل وعیال سے کہا کہ اگر فقر اور درویشی سے بسر کرنا منظور ہو تو میرے ساتھہ رہو
والا سب رخصت ہو جہان چاہو چلے جاؤ سبھون نے رونا شروع کیا اور کہا ہمکو مفارقت
آپ کی منظور نہین ہے جسطرحسے آپ بسر کرینگے ہم بھی اوسیطرحسے بسر کرینگے - اور فاطمہ
اونکی زوجہ روایت کرتی ہین کہ وہ اپنا حق خلافت بیت المال سے اپنے اور اپنے متعلقون کے
خرچ کیواسطے صرف دو درہم روز لیا کرتے تھے - مورخین لکھتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز نے
باغ فدک جو خلفاے بنی امیہ کے تصرف مین تہا حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کو
سپرد کردیا - اور فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام عمر بن عبد العزیز کی
بہت تعریف کرکے فرماتی تہین کہ اگر وہ نہ رہتے تو ہم لوگون کو یعنی اہل بیت کو کسیکی احتیاج نہوتی

اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے، کہ فرماتے تھے کہ ہر قوم مین ایک مرد صالح نیکوکار ہوتا ہے
بنی امیہ کی قوم مین عمر بن عبد العزیز تھے اور فاطمہ بنت عبد الملک سے روایت ہے کہ ایک
شب کو مین اپنے شوہر یعنی عمر بن عبد العزیز کے پاس گئی دیکھا مینے کہ نماز پڑھتے تھے اور بے اختیار
روتے تھے جس سے سارا چہرہ اور داڑھی تر تھی جب نماز پڑھ چکے مینے پوچھا مزاج کا کیا حال ہے
اور اتنا زار زار کیون روتے ہو فرمایا کہ مین متعہد امور امت مرحومہ کا ہوا ہون اور مجھکو نہایت
فکر اور اندیشہ ہے کہ چاروطرف ملکون کے لوگ ننگے اور بھوکے اور خستہ اور مظلوم عیال دار
اور مفلس ہونگے اور فردائے قیامت کو اللہ تعالے جو مجھسے پوچھیگا کہ ایسے لوگونکی کیا تونے
خبر گیری کی تو مین ڈرتا ہون کہ جواب مجھسے بن نہ پڑے اور عذر میرا قبول نہو اس سبب سے
مجھکو اپنے نفس پر رحم ہوا اور رقت پیدا ہوئی - واضح ہو کہ عمر بن عبد العزیز یزید بن مہلب سے
اور اوسکے بھائی بندونسے راضی نہ تھے اور فرمایا کرتے تھے وہ سب بڑے ظالم لوگ ہین
جب مسند خلافت اونکی اجلاس سے مزین ہوئی تب یزید بن مہلب کو جو والی خراسان تھا
حکم بھیجا کہ کسیکو اوس ولایت مین نائب مقرر کرکے خود دار الخلافت مین حاضر ہو یزید نے اپنے
بیٹے مخلد کو وہان اپنا قایم مقام مقرر کرکے بموجب حکم کے روانہ ہوا جب وہ دریاے معقل پر
پہنچا بصرے کے حاکم نے جسکو پیشتر سے حکم پہنچ گیا تھا یزید کو قید کرکے دار الخلافت مین روانہ
کیا عمر بن عبد العزیز نے یزید سے اوس سب مال کا مطالبہ کیا جو جرجان اور طبرستان مین اوسکے
ہاتھ مین آیا تھا اور اوسکی فہرست اوسنے سلیمان بن عبد الملک کے پاس بھیجی تھی جسکا پیشتر مذکور
ہو چکا ہے یزید نے جواب دیا کہ امیر المومنین کو معلوم ہے کہ سلیمان کو اس قسم کے اموال مین ہرگز
مضائقہ نہ تھا کہ مین اوسکو خرچ کردون پس مین نظر وثوق اور اعتماد کے اونکی اوپر وہ سب مال

مین نے خرچ کرڈالا کچھ اوسمین سے باقی نہین رہا جو مین داخل کرون یہ عذر امیر نے قبول نہین کیا اور حلب کے محبس مین اوسکو قید رکھنے کا حکم دیا اور امیر کا یہ قول تہا کہ وہ سب مال کثیر ہے اور مسلمانونکا حق ہے اور چونکہ بیت المال کا مین متکفل ہون اوسکو مین چھوڑ نہین سکتا۔

راقم کہتا ہی کہ پیشتر مذکور ہوچکا ہے کہ یزید مہلب کی نیت ڈانوڈول ہوی کہ بغاوت پر کمر باندہے اور خراسان مین اپنے تئین حاکم مستقل غیر مطیع خلافت بناوے اور کثرت تمول اوسکی باعث ہوئی مگر ظاہرا اور امرا ے ماتحت اوسکے اوسکی اس نیت بد پر متفق نہوے اور مکر لوگون کے عرائض اوسکی اس نیت فاسد کی اطلاع کیواسطے سلیمان کے پاس پہنچے تھے اور وہ آمادہ اوسکے تدارک کے لئے تھے کہ اونھون نے قضا کی چونکہ تدارک ایسے مفسدۂ محتملہ کا قبل وقوع کے ضرور تہا تو ممکن ہے اوس دور اندیشی سے امیر نے یزید بن مہلب کو مقید کیا ہو اور چونکہ وہ سزا قبل وقوع جرم تھی سو اسطے دوسرا جرم شرعی یعنی تصرف بیت المال اوسپر قایم کیا گیا الغرض بعد یزید کے مقید کرنے کے امیر نے جراح بن عبداللہ کو حاکم خراسان مقرر کیا جب وہ وہان پہنچے مخلد بن یزید نے حکومت اونکو سپرد کی اور خود دارالخلافت مین حاضر ہوا اور حضوری دربار کا پایا اور امیر کے حضور مین نہایت لجاجت اور سماجت سے عرض کیا کہ ایک عالم امیرالمومنین کے الطاف اور شفقت اور رعایا پروری کا شکر گزار ہے مگر میرے بوڑہے باپ پر کیواسطے نظر عتاب ہی امیر نے جواب دیا کہ تصرف بیت المال کا موجب اوسکے مقید کرنیکا ہوا ہی جب وہ سب داخل کریگا تب رہائی ہوگی مخلد نے ایسا جواب شافی قریب معاملے کے دیا جسے امیر راضی ہوے اور بعد اوسکے

باہر جانیکے قصر خلافت سے امیر نے فرمایا کہ مخلد سیدہی راہ پر چلے مین اپنے باپ سے بہتر ہی اوسکی
عرصۂ قریب مین باتفاق تقدیر مخلد نے قضا کی اور امیر اوسکے جنازے پر تشریف لائے اور اوسکی
جنازکی نماز پڑہائی اور حکم دیا کہ یزید کو محبس سے ۔ہائی دو کہ اپنے بیٹے کی تعزیت مین شریک ہو مگر
بعد فراغت کے تعزیت سے پھر محبس مین جائے اور جب عمر بن عبد العزیز بیمار ہوے تب یزید محبس سے
بھاگ گیا ظاہر ابہت سخت قید نہ تھی اور سبب اوسکی بھاگنے کا یہ ہوا کہ یزید بن عبد الملک کے دلمین یزید
مہلب کیطرف سے بسبب ایک امر کے جسکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے عداوت تھی اور وہ کہا کرتے تھے کہ
جب مین والی ملک ہو نگا تب دل کا غبار اوسکی طرف سے نکالونگا اسواسطے یزید بن مہلب
ڈرا کہ اگر عمر بن عبد العزیز نے قضا کی تو یزید بن عبد الملک چونکہ ولیعہد ہی لامحالہ خلیفہ ہونگے
پس خدا جانے کس بری طرح سے اوسے پیش آوین اسواسطے وہ محبس سے بھاگ گیا اور ایک
عرضی عمر بن عبد العزیز کو اس مضمون کی لکھہ بھیجی کہ اگر مجھکو یقین ہوتا کہ آپ اس مرض سے
صحت پاوینگے تو مین آپکے محبس پر جنت کو ترجیح نہ دیتا مگر مین ڈرتا ہون کہ اگر یزید بن
عبد الملک خلیفہ ہونگے تو مجھکو بہت بڑی سختی کے ساتھہ ہلاک کرینگے اس مجبوری سے
مین بھاگا ہون جب وہ عرضی عمر بن عبد العزیز کے پاس بھیجی تو اونھون نے فرمایا بار خدایا
اگر یزید بن عبد الملک بدخواہ مسلمانونکا ہی تو اوسکو موت نصیب کر ۔ واضح ہو کہ
ایام خلافت عمر بن عبد العزیز مین ایک شخص مہی یشکر کے قوم کا جسکو شوذب کہتے تھے اور بسطام
بھی اوسکا نام تھا اوسنے بگمان وقوع بدعات کے خلافت مین اسی آدمیونکو ہمراہ لیکے
خروج کیا جب دار الخلافت مین یہ خبر پہنچی تب امیر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن یزید بن خطاب کو
جو کوفے کے حاکم اونکی طرف سے تھے خط لکھا کہ ایک آدمی ہوشیار اور تجربہ کار کو دفع فساد خوارج کیواسطے

مامور کرو مگر یہ شرط ہے کہ مسلمانونکا خون نہو عبد الرحمن نے محمد بن جریر بن عبد اللہ بجلی کو
دو ہزار آدمیونکی ساتھہ بھیجا اور حکم دیا کہ جیسا امیر نے لکھا ہے اوسپر عمل کرو کہ بدون
وقوع قتل و خون کے مسلمانونمین خوارج کا فساد دفع ہو محمد بن جریر مع اپنی سپاہ کے
قریب لشکر گاہ شوذب کے جاکے اُترے اوسی عرصہمین ایک خط امیر کا ظاہر ابلا واسطے
اوس سپاہ کے بالا بالا شوذب کے نام پر پہنچا اوسکا مضمون یہ تھا مسموع ہوا ہی کہ تیرا خروج
بہ تعصب دین مبین اور احیاء سنت سید المرسلین کیواسطے ہی مگر تجھکو غور کرنا چاہئے چونکہ مین
خلیفہ اور امیر المومنین ہون اوس امر خیر کی تعمیل کے واسطے بہ نسبت تیرے مین
احق ہون پس لازم ہی کہ بدون جنگ و جدل کے تو میرے پاس یہان آجاکہ تیرے
شبہات پر بالمشافہہ ہمارے مناظرہ ہو اگر حق ہماری جانب پر ہو تو تو بھی سب اہل
اسلام کے ساتھہ اتفاق کر اور اطاعت اور فرمان برداری کر اور اگر حق ہمارے جانب نہوگا
تو تیرے شبہات کے تدارک کیواسطے ہم غور اور تامل کرینگے جب بسطام کو یہ خط پہنچا اوسنے
پڑھکے کہا عمر بن عبد العزیز نے انصاف کی بات لکھی ہے پس اوسنے عاصم نام ایک شخص کو
موالی بنی شیبان سے اور ایک شخص بنی یشکر سے دار الخلافت مین روانہ کیا جب وہ
دونو پیغامبر شوذب کے دار الخلافت مین پہنچے اور باریاب امیر کے دربار مین ہوے امیر نے
پوچھا تم لوگون نے کیون تمرد کیا ہے اور کس بات کی تمکو شکایت ہی اون لوگون نے کہا
ہمکو آپ سے کچھہ شکایت نہین ہی اسواسطیکہ آپ رعایا پر عدل اور انصاف فرماتے ہین
اور آپ کے عمال اور نواب بھی آپ ہی کی پیروی کرتے ہین صرف ایکبات مین
خلاف ہی اگر وہ خلاف دفع ہوجاے تو ہمکو کوئی مقام گفتگو کا باقی نہ رہیگا امیر نے پوچھا وہ کیا

ت ہی اونھون نے کہا ہم دیکھتے ہین کہ پہلے خلفائے بنی امیہ کے اعمال کو آپ مظالم
کہتے ہین اور حتی المقدور آپ نے تدارک رد مظالم کا کیا ہے آپ لامحالہ صراط مستقیم
پر جاتے ہین مگر قوم آپ کی ارباب غوایت سے تھی آپ اونپر لعنت کیجئے اور اونسے بیزاری
ظاہر کیجئے پھر ہلو کوئی محل شکایت کا باقی نہ رہیگا امیر نے فرمایا ہر چند مطلوب تمھاری
آخرت ہی تم طالب دنیا نہین ہو لیکن اس ایما مین جو تمنی مجھی کی ہے تمنے خطا کی ہی اسواسطے
کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو لعنت کرنیکا حکم نہین دیا ہے اور کلام مجید مین حضرت ابراہیم
علیہ السلام کا قول منقول ہی فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور
رحیم اور اگر تم کہتے ہو کہ لعنت کرنا اہل جرائم پر فرض ہی تو بتاو دلیل اوسکی فرضیت کی
کیا ہی فرعون جو بدترین خلایق سے تھا کس روایت سے حکم اوسپر لعنت کرنیکا ثابت
ہوتا ہے پھر مین اپنے اہل بیت پر جو نماز گذار اور روزہ دار تھی کسواسطے لعنت کرون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گناہون کی شرح کردی ہے، اور آدمی گناہ کرنی سے کافر نہین
ہوجاتا یہ کہنی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی دعوت کی ہے اور اقرار
اپنی رسالت کی پھر جو شخص اونکی احکام پر عمل نکرے اوسنے اقرار رسالت نہ کیا امیر نے
فرمایا میری قوم کے لوگ یہ نہین کہتے کہ احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم عمل
نہین کرتے مگر وہ مرتکب محرمات کے ہوے اور اپنی نفس پر ظلم کیا الغرض اسیطرح
جو کچھہ اون لوگون نے اعتراض کیا امیر نے اوسکا جواب شافی دیا اور اونکو قائل کیا
اخیر مین اون لوگون نے کہا یا امیر اگر ایک شخص جو مسلمانون کے جان اور مال پر
حاکم ہے وہ عدل اور انصاف کرتا ہی مگر اپنی جگہہ پر ایسے شخص کو مقرر کرتی جسکو وہ

بقیہ جلتا ہی

یقین جانتا ہو کہ ظلم کریگا وہ شخص آپ کی دانست مین کیسا ہے امیر نے فرمایا ایسی شخص نے
میرے دانست مین اوس امر مین خطا کی اونھون نے کہا آپ پر خو[illegible] روشن ہے کہ
یزید بن عبد الملک آپکے مثل خلافت مین نیک راہ نہین اختیار کریگا اور آپ نے
اوسکو ولیعہد کیون کیا ہے یہ بات سنکے امیر نے رونا شروع کیا بے اختیار رونے
اور اون لوگون سے کہا تین دن مجھکو مہلت دو کہ مین اس امر مین فکر کرون اور بعد
اوسکا سوچون ظاہر ا امیر کو یہ فکر پیدا ہوئی کہ یزید بن عبد الملک کی ولایت عہد
منسوخ کرکے دوسرے کسی شخص کو سوائے بنی امیہ کے ولیعہد مقرر کرین بالجملہ اون دونو
آدمیون نے کہا ہمکو بیقین معلوم ہوگیا کہ آپ امیر عادل ہین اور اقوال اور افعال آپکے
موافق حق اور مطابق صدق ہین امیر نے اون دونو کو بانعام و اکرام اور مدارات سے
بہت راضی کیا لکھتے ہین کہ سارے بنی امیہ کو نہایت توحش ہوا ایسا ہوا کہ کسی غیر قوم
کو عمر بن عبد العزیز ولیعہد کرین اسواسطے سبھون نے ایک لونڈی پیش خدمت امیر کے
[illegible] کرکے اوسکو زہر دیدیا اور امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا کام تمام
ہوگیا اودھر شوذب اور محمد بن جریر منتظر معاودت اون دونو آدمیون کے تھے جب
کوفہ مین خبر امیر کے قضا کرنیکی پہنچی فوراً عبد الرحمن نے محمد بن جریر کو حکم بجا لانے شوذب
کے ساتھہ جنگ کرکے اوسکا کام تمام کرو چنانچہ نتیجہ اوسکا یزید بن عبد الملک کی خلافت
مین لکھا جائیگا یہانتک انتخاب اخبار روضۃ الصفا تھا اب ہم بعضی کو اللہ شیخ محی الدین
العربی کی ہمسامرہ سے نقل کرتے ہین شیخ مغنین بطریق حدیث کے روایت کرتے ہین کہ
فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان زوجہ عمر بن عبد العزیز کی ملکیت مین ایک لونڈی تھی

اوسکے ساتھہ اونکو تعشق پیدا ہوا اوسکو اونھون نے اپنی بی بی سے طلب کیا کہ اونکو ہبہ
کردین فاطمہ نے بسبب غیوری اور حسد کے ندی اور عمر بن عبد العزیز کو برابر اوسے
تعشق رہا جب وہ خلیفہ ہوگئے فاطمہ نے اوسکو نہلا دھلا کے اور مکلف لباس پہنا کے
اپنے شوہر کے پاس لیگئین اور اونسے کہا یہ فلانی میری لونڈی کو تم پیار کرتے تھے اور
مجھسے تمنی مانگی تھی مینے ندی اب مین خوشی سے کہتی ہون کہ مینے تمکو ہبہ کی تم لیلو
عمر بن عبد العزیز نہایت خوش ہوے اور چہرہ اونکا خشاش اور بشاش ہوگیا جب اوسے
خلوت کی تو اور زیادہ تر اونکو رغبت ہوی اسواسطے کہ اوسکے دلمین بھی نہایت رغبت
اور تعشق اپنے طرف سے پایا پہلے اوسے کہا کپڑے اوتارو جب اوسنے سارے کپڑے
اوتارے تب کہا ذرا ٹھیر جاؤ پھر پوچھا تم پہلے کسکی ملکیت مین تھین اور فاطمہ کے
پاس کیونکر آئین اوسنے کہا حجاج بن یوسف نے ایک عامل کا اہل کوفے سے مال اور
اموال ضبط کیا مین اوسی عامل کی ملکیت مین تھی اوس ضبطی مین مین بھی آئی تو
مجھکو حجاج نے عبد الملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور مین لم سن تھی عبد الملک نے
میرے تئین اپنی بیٹی فاطمہ کو ہبہ کیا امیر نے پوچھا وہ عامل کیا ہوا اوسنے کہا وہ مرگیا
پوچھا اوسکی کوئی اولاد ہے اوسنے کہا ہان ایک بیٹا ہے بہت مفلس بُرے حالین
امیر نے کہا اپنے کپڑے پہن لو اور اوسی وقت عبد الحمید کو جو اونکی طرف سے عامل کوفی
کا تھا اوسکو حکم بھیجا کہ فلان بن فلان کو بریدیر یہان بھیجدو بریدا وسوقت کی ڈاک
تھی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایجاد کی تھی جب وہ امیر کے حضور مین پہنچا
امیر نے اوسے پوچھا کہ حجاج نے تمہارے باپ کا کیا کیا مال ضبط کیا تھا جو اوسنے بتلایا

سب

بیت المال سے اوسکو واپس کردیا اور وہ لونڈی بھی اوسکو سپرد کی اور کہا کہ تم کم سن ہو احتیاط کرو اسکے ساتھ صحبت سے شاید تمہارے باپ کے تصرف مین آئی ہو اوسنے کہا یا امیر المومنین یہ لونڈی مینے حضور کو ہبہ کی آپ نے فرمایا مجھے نہین چاہیے اوسنے کہا اگر آپ میری نذر نہین قبول فرماتے تو اوسکو مجھسے مول لے لیجیے آپ نے فرمایا اگر مین مول لے لون تو اس آیت کے مضمون مین داخل ہونگا و اما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هى الماوى جب وہ اوس لونڈی کو لیکے چلا تب اوس لونڈی نے عرض کیا یا امیر المومنین آپ کا عشق میرے ساتھ کدہر گیا فرمایا بدستور ہے بلکہ اور بڑھگیا بعضون نے کہا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کو اوس لونڈی کے ساتھ تعشق مرتے دم تک رہا بعد اس روایت کے مسامرہ مین اوسیطرح سے مذکور بطور حدیث کے دو خطبے حضرت عمر بن عبد العزیز کے نقل کئے ہین چونکہ نہایت فصیح اور بلیغ اور کمال مرقق قلب ہین ہم بعینہ نقل کرتے ہین معہ ترجمہ جو لفظی ہے - خطبۂ اول -

اعلم ان لكل سفر زادا لا محالة فتزودوا لسفركم من الدنيا جانتو کہ بیشک واسطے ہر سفر کے توشہ ضرور ہے پس توشہ لو تم واسطے اپنے سفر کے دنیا سے الى الاخرة التقوى وكونوا ممن عاين ما اعد الله من ثوابه وعقابه طرف آخرت کے پرہیزگاری کا - اور ہو جاو اوس شخص کی مثل جسنے دیکھا ہے جو اللہ نے اپنے ثواب کو اور عقاب کو ترغبوا وترهبوا ولا يطولن عليكم الامل فتقسى قلوبكم فوالله ما رغبت رکھو اور ڈرتے رہو یعنی خوف درجا رکھو و نہ دراز ہو جاوے تمہارے اوپر آرزو پس سخت ہو جاوینگے دل تمہارے پس قسم ہے خدا کی

بسط امل من لا یدری لعله لا یصبح بعد مسائه ولا یمسی بعد صباحه
وسعت پاویگی آرزو اوسکی جو نہین جانتا ہی کہ شاید وہ صبح نکرے بعد اپنے شام کے اور شام نکرے بعد اپنی صبح کے
ولربما کانت بین ذلک خطفات المنایا فکم رأیتم ورأیت
اور ہر آئینہ اکثر ہے کہ ہو درمیان اوسی صبح اور شام ربودگیان آرزوؤنکی یعنی موت پس دیکھا ہی تمنے اور دیکھا ہی مینے
من کان فی الدنیا مغرورا وانما تقر عین من وثق بالنجات من
اوسکو جو تہا دنیا مین مغرور اور نہین ٹہنڈک پاویگی آنکھ مگر اوسکی جسکو اعتماد ہو نجات کا
عذاب الله وانما یفرح من امن من اهوال یوم القیمة فاما من
خدا کے عذاب سے اور نہین خوش ہوگا مگر وہ شخص کہ محفوظ رہے ڈرونے روز قیامت کے پس لیکن جو شخص
لا یداوی کلما الا اصابه جرح من ناحیة اخری نعوذ بالله
نہین دوا کرتا ایک خستگی کی مگر پہنچیتا اوسکو زخم اور طرف سے پناہ مانگتے ہین ہم خدا سے
ان امرکم بما انهی عنه نفسی فتحسن صفقتی لقد غبنتم بامر لو عنت
اسکی کہ حکم کرونہین تمکو اوسکا کہ باز رکہتا ہو نہین اوسے اوسی نفس کو کیونکر ہوگی تجارت میری تجارت ہر آئینہ بتحقیق قصد کیا ہی تمنے اوس کام کا کہ اگر قصد
به النجوم لانکدرت ولو عنت به الجبال لذابت ولو عنت به
اوسکا ستارے تو ہر آئینہ بے نور ہو جاتین اور اگر قصد کرین اوسکا پہاڑ تو ہو جاتے گل جاتین اور اگر قصد کرے اوسکا
الارض لانشقت اما تعلمون انه لیس بین الجنة والنار منزلة وانکم صائرون
زمین تو ہر آئینہ پھٹ جاتی کیا نہین جانتے ہو تم کہ بتحقیق نہین ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے کچھہ فرق اور بتحقیق تم جانیوالے ہو
الی احداهما دوسرا خطبہ اما بعد فان الله عز وجل لم یخلقکم عبثا
ایک ہی طرف ان دونون مین سے دوسرا خطبہ مگر بعد حمد وغیرہ کے پس بتحقیق اللہ عزوجل نے نہین پیدا کیا ہی تمکو بے ہودہ

ولکم

ولم يدع شيئا من امركم لسدى فان لكم معادا ينزل الله فيه

اور نہین چھوڑے کسی چیز کو تمہارے کامون مین سے مہمل پس تحقیق تمہارے واسطے ایک معاد ہے کہ اوتاریگا اللہ اسمین

الحكم بينكم فخاب وخسر من خرج من رحمة الله وحرم الجنة التي عرضها

حکم تمہارے درمیان پس ناامید ہوا اور نقصان اوٹھایا اوس شخص نے جو نکل گیا خدا کی رحمت سے اور محروم کیا گیا اوس جنت سے جسکا

السموات والارض واشترى قليلا بكثير وفانيا بباق وخوف

آسمان اور زمین ہین اور مول لیا اوسنے تھوڑیکو بہت کے عوض اور فٹنے والیکو باقی کے بدلے اور ڈر کر

بامن لا يترون انكم في اسلاب الهالكين وسيخلفها لكم الباقون

امن کے بدلے کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ بیشک تم اسباب اہل اموال مرنے والون پر قایم ہوئے ہو اور قریب ہے کہ خلیفہ ہونگے اوسپر تمہارے

لذالك حتى ترد الى خير الوارثين في كل يوم وليلة تشيعون

اسی طرح چلے جاوگے یہانتک کہ تم پھیر دیجاوگے اچھے وارث کیطرف پیچھے ہردن اور رات کے ہمراہی کرتے ہوتم لعیش خبازیکی

غاديا ورائحا الى الله عز وجل قضى نحبه وانقضى اجله حتى تغيبوه

اوسکے جو صبح کرنیوالا اور شام کرنیوالا ہے طرف خدا کے عزوجل کے موت آئی اوسکی اور منقضی ہوی اوسکی اجل یہانتک کہ چھپا دیجیو

في صدع من الارض في بطن صدع ثم قذعوه غير ممهد ولا

پیچ ایک گڑہے کے زمین سے گڑہے کے پیٹ مین پھر چھوڑدیتے ہو اوسکو بغیر بچھونے کے اور بغیر

موسد قد خلع الاسباب وفارق الاحباب وسكن التراب

تکیے کے بتحقیق چھوڑا اوسنے اسباب کو اور جدا ہوا دوستونسے اور سکونت کی مٹی مین

وواجه الحساب مرتهنا بعمله فقيرا الى ما قدم غنيا عما ترك

اور سامنا کیا حساب کا درانحالیکہ گروی ہے اپنے عمل کا محتاج اوسکا جسکی طرف آیا ہے بےنیاز اوسسے جو چھوڑ

فاتقوا الله قبل نزول الموت وایم الله انی لا اقول لکم هذه المقالة

پس ڈرو اللہ سے قبل موت کے آنے کے اور قسم ہے خدا کی تحقیق مین نہین کہتا ہون تمہارے واسطے یہ گفتگو

وما اعلم عند احد من الذنوب ما اعلم عندی وما یبلغنی عن

اور نہین جانتا ہون مین کسیکے گناہونکو جو جانتا ہون مین اپنے اور نہین معلوم ہوگی مجھکو

احد منکم حاجة الا احببت ان سد من حاجته ما قدرت علیه وما یبلغنی ان

ایک تم مین سے کوئی حاجت مگر دوست رکھتا ہونگا مین یہ کہ کاٹونگا مین اوسکی حاجت جہانتک مجھکو قدرت ہو اور پہنچیگا نہین پہنچیگا مجھکو

احدا منکم لا یسعه ما عندی الا ودت ان یمکننی تغییره حتی یستوی

کہ تحقیق ایک کوتم مین سے نہین گنجایش کرتی ہے اوسکو جو میرے پاس ہے مگر دوست رکھتا ہونگا مین کہ ممکن ہوجاوے مجھکو تغیر اوسکی یہانتک کہ برابر ہوجاوے

عیشنا وعیشه وایم الله لو اردت غیر ذلك من الغضاضة

ہمارے زندگی اور اوسکی زندگی اور قسم ہے خدا کی اگر ارادہ ہو میرا سوائے اوس خوشی زندگی کے

والعیش لکان اللسان منی به ذلولا غالما ما سبابه ولکن سبق

اور عیش کے ہر آئینہ ہو زبان میری بسبب اوسکے گنگ درآن حالیکہ عالم ہونگا مین اوسکے اسباب سے مگر پہلی آچکی ہے

من الله کتاب ناطق وسنة عادلة دل فیهما علی طاعته ونهی فیهما

اللہ تعالی کی طرف سے کتاب ناطق اور سنت عادلہ کہ راہ دکھائی ہے اوسمین اپنے فرمانبرداری کی اور منع کیا اوسمین

عن معصیته ثم وضع طرف ردائه علی وجهه وبکی وشهق

اپنی نافرمانی سے پھر رکھلیا کنارہ چادر کا اپنے منہہ پر اور رویا اور دہاڑ مارکر اور

بکی الناس فکانت اخر خطبة خطبها

روئے سب آدمی پس تہا وہ اخیر خطبہ جو اوسنے پڑہا تہا

واضح ہو

واقع ہوا عبد الملک بن مروان کے عہد خلافت کے ذکر مین جو ولایت ممالک روم
پر چڑہائی کی بسپہ سرداری مسلمہ بن عبد الملک لکہی گئی ہے عبد اللہ بن سعید
بن قیس کی روایت سے اوسکا تتمہ یہ ہے - مسلمہ کے پاس تقصور یہ مین رجاء
بن حیات کا خط اس مضمون کا پہنچا کہ سلیمان بن عبد الملک نے قضا کی اور اونھون نے
عمر بن عبد العزیز کے خلیفہ کرنیکا حکم دیا پس بتحقیق مینے اور سب مسلمانون نے
اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور وہ بڑے عادل ہین اور موجب رضامندی ساری
رعیت کے ہین تقسیم بیت المال کی بمساوات کرتے ہین اور سارے بنی امیہ
اور قریش کے لوگ اونکی خلافت سے راضی ہین اور سارے ممالک اور امصار
کے لوگ راضی ہوے اور اونکی فرمانبرداری قبول کی اور اونکی بیعت مین داخل ہوے
اور بتحقیق اونہون نے آپ کو خط لکہا ہے جسمین حکم ہے آپکی طلب کا اور معزول کرنیکا
حکومت بلاد روم سے اور حکم کیا ہے آپ کو اپنی بیعت کرنیکا اور فرمانبرداری کرنیکا
پس آپ اونکا خط قبول کرین اور اونکے حکم کی اطاعت کرین انشاء اللہ تعالے
راہ راست پاوینگے اور زنہار زنہار عزم مخالفت کا اونسے دلمین نہ رکہئے اس
صورتمین آپ اپنی نیکیونکو برباد کرینگے اور مین ڈراتا ہون آپ کو عقاب اور عذاب
شدید آخرت سے مسلمانونکے عصاے اتفاق کے پہاڑنے کے سبب سے اور امت
مین خلاف ڈالنی کے سبب سے پس آپ قبول کرین میری وصیت کو اور آپ آگاہ ہین
میری نصیحت سے والسلام اخیر فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ آپ جانتے ہین کہ میری نصیحت
ہمیشہ خالص اور خیرخواہی کی ہوا کی ہے اوسکے بعد خط عمر بن عبد العزیز کا آیا اوسکا ترجمہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم - از جانب عمر بن عبد العزیز امیر المومنین بنام مسلمہ بن عبد الملک
اما بعد پس بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا خلق کو جیسا چاہا اپنی تقدیر سے اور تدبیر کی اونکی اپنے
ارادے اور مشیت سے پس اونہیکے واسطے ہی حمد اور شکر اور منجملہ اوسکے قضا اور قدر کے یہ تھا ابتلا
کیا مجھکو مسلمانونکی کام کا اور خلیفہ بنایا مجھکو زمین پر پس دعا کرتا ہونمیں اللہ سے کہ نکالے
مجھکو اوسسے جسمیں مجھی اوسنے داخل کیا ہی برابر سلامت عزا لودہ کہ کچھہ الزام ہنو مجھپر اور کچھہ عذاب
ہنو اوسکے سبب سے پس بتحقیق دراز ہوگیا ہی میرا رنج اور بیا ہوگیا ہے میرا اور ترکے
ہوگیا ہی میرا جگر اوسکے سبب سے اور بہ تحقیق سارے بنو امیہ نے اور سارے ملکوں کے لوگونہنے
میری بیعت کی پس اتفاق کرو تم جماعت کے ساتھہ اور مع اپنے سارے ہمراہیونکے یہاں
چلے آؤ اور ایک کسیکو وہاں نچھوڑو پس بہ تحقیق سب مسلمانونپر وہاں پر مصیبت بڑی
ہے والسلام - جب یہ خط مسلمہ کو پہنچا تو اونکا چہرہ اور رنگ متغیر ہوا اور اونھوں نے
سارے امرا اور سرداروں کو جو اونکے ساتھہ تھے بلایا اور امیر المومنین کا خط پیش کرکے سب سے
مشورہ پوچھا کہ کیا کرنا چاہیئے محمد بن احنف نے کہا اے امیر اتفاق کیجئے مسلمانونکے
ساتھہ اسواسطے کہ راہ نیک اور توفیق اسی اتفاق سے نصیب ہوگی بعد اوسکے عبد اللہ
بن جریر سے پوچھا اونھوں نے بھی وہی جواب دیا جو محمد بن احنف نے کہا تھا پھر
عبد الرحمن بن صعصعہ سے پوچھا اونھوں نے کہا آپ یہیں توقف فرمائیے تعمیل
اونکے حکم طلب کی نکیجئے اور اگر عمر بن عبد العزیز صرف خواستگار بیعت کے ہون تو اونکی
بیعت کر لیجئے اور اگر اونکو اصرار آپ کی طلب پر ہو تو آپ نسبت اوسکے اولیٰ ہیں خلافت
لیواسطے ہی آپکے ہاتھہ پر بیعت کرتے ہیں اسپر محمد بن احنف نے کہا سردار خدا کا خوف کرو

پس

پس بتحقیق سات برس تک دشمن کے ساتھہ بڑا جھیلنا جھیل چکے پس زنہار ایسا نکرد کہ
آخر کام تمہارا منجر ہو ہلاکی کیطرف سو اسطیلہ یہ اول ہلاکی ہے کہ خلاف کرو سنت کے اور
بھاڑو مسلمانونکے عصا مسکا کو چلو ہمارے ساتھہ پس تم مقام فضل اور بزرگی مین ہو اسکے
ساتھہ یہ بھی ہے کہ گھر بیٹھو اور کھاؤ اور کھلاؤ اپنی ال اولاد اور اہل قرابت کو اس خصومت
اور مصیبت فساد ڈالنے مین نپڑو اگرچہ مسلمانونکو تمھاری حاجت بسبب تین خصلتونکے جو
تم مین ہین بہت ہے ایک فہم اور علم دوسری شجاعت اور دلاوری اور تیسری بزرگی
تمھارے اپنے اہلبیت مین ان خصلتونکو مسلمانونکے خلاف اور شقاق سے ضائع نہ کیجیے
یہ سب باتین سنکے مسلمہ نے کہا مینے سبکے مشورہ کو سنا اور جو ایک نے تم مین سے خلاف
کیا وہ بھی سنا کچھہ شبہہ نہین ہے تمھاری سبکی نیت خالص نصیحت اور شفقت کی
مجھپر ہے اور دنیا کی عیش مین بہتری خلاف اور خوف اور رعب سے نہین ہے اور جو ہمارے اوپر
والی مقرر ہوے ہین اپنی پرہیزگاری اور دینداری کے سبب سے لایق اوسکے ہین اور بتحقیق
رجا بن حیات کے خط سے اونکے عدالت اور انصاف کا حال سنکے مین بہت خوش
ہوا اور اونکا سا شخص مجھسے شخص کے ساتھہ کچھہ برائی نکریگا اور نہ مجھکو چھوڑدیگا وہ بہ نسبت
سب بھائیونکے بہت نظر مہربانی کی مجھپر رکھتے ہین اور میرے حقوق اور میری فضیلت اوسپر
خوب روشن ہے اسواسطے کہ بہ نسبت اور بھائیونکے میرے ساتھہ بہت اچھی طرحسے پیش
آتے ہین اور میری قدر کرتے ہین قطع نظر قرابت بنی عم کے قرابت مصاہرت یعنی قرابت
سسرالی موجب اونکے شفقت اور مہربانی کی مجھپر ہوگی مینے عزم مصمم کیا کہ مین اونکی حضوری
مین حاضر ہونگا پس جیسا میرا گمان ہے اگر اچھی طرحسے پیش آئے تو وہ اونکی اپنی بزرگی ہے

اور اگر خلاف اوسکے ہوا تو وہ میرا اپنا قصور ہے کہ پچھلے میرے گناہ اوسکے موجب ہونگے وہ سب تقریر
مسلمہ کی ہم لوگون نے سنکے کہا اللہ تعالی آپکو توفیق رفیق کرے نہایت عمدہ بات ہے
کہ آپ اونکی بیعت کرین اور مطیع اور منقاد اونکے رہین بعد اوسکے اونھون نے تیاری کوچ کی
کی اور ترتیب فوج ہمراہی کی اسطرح پر کی مقدمۃ الجیش محمد بن احنف کو اور میمنہ پر عبد الرحمن
بن صعصعہ کو اور میسرے پر اپنے بیٹے محمد بن مسلمہ کو مقرر کیا اور قلب فوج مین خود آپ
ٹھہرے اور ساقہ پر عبد اللہ بن سعید بن قیس راوی اس حکایت کو قرار دیکر روانہ ہوے اور قبل
روانگی کے شہر تفنوریہ کو خراب اور ویران کر دیا پس عموریہ مین پہنچے وہان تین دن توقف ہوا
اور حصار عموریہ کا مسمار کرکے وہانسے روانہ ہوے اور سارے اپنے عمال کو جو بلاد روم
مین مامور تھے اون خدمات سے اونکو معزول کرکے اپنے پاس طلب کر لیا یہانتک کہ ہم
لوگ دمشق مین بہمراہی تیس ہزار فوج کے داخل ہوے دس دن ہمارے داخل ہونے
سے پیشتر رجا ابن حیات نے قضا کی تھی یہ خبر جب مسلمہ کو پہنچی اونکو نہایت رنج والم ہوا
اسواسطے کہ وہ بڑے دوست صادق اونکے تھے وہان پہنچکے مسلمہ نے اطلاع اپنے داخلے
کی امیر المومنین کو کی تین دن تک اونکو حکم شہر مین آنے کا نہوا یہانتک کہ جب سارے
بنی امیہ کو جمع کر لیا تب اونکو حکم شہر مین آنے کا ہوا اور اوسیطرح سے مسلمہ بہمراہی جمیع
خدم وحشم اور سپاہ کے امیر المومنین کی دیوڑہی پر گئے مگر اونکو باریابی نہوی دوسرے
دن مسلمہ صرف ہزار آدمی ہمراہ لیکے گئے پھر باریاب نہوے تیسرے دن صرف اہلبیت اور خدمہ
کو ہمراہ لے گئے پھر باریاب نہوے چوتھے دن صرف اپنے بھائیون کو اور چچا کے بیٹونکو
لیکے حاضر ہوے پھر بھی باریابی نہوی پانچوے دن تنہا گھوڑے پر سوار ہوکے گئے۔

پھر پھیر دئے گئے چھٹے دن پا پیادہ تنہا حاضر ہوئے اوسوقت اونکی طلب ہوئی اوسوقت
دربار مین سارے روسا قریش کے اور جمیع امرا اور سردار جمع تھے پس مسلمہ نے بہ آداب خلافت
بسلام مسنون عرض کیا امیرالمومنین نے ضعیف سا جواب دیا اور تھوڑی دیر تک
اجازت بیٹھنے کی نہوئی تب مسلمہ روے اور عرض کیا آپ مجھے عاصی اور نافرمان تصور فرماتے
ہین پس اگر مین عاصی ہون تو جو لوگ بہتر مجھسے تھے اونھون نے بھی عصیان کیا ہے اور
اگر مجھسے کچھ مداہنت ہوی تو اخیار نے مجھسے بھی زیادہ مداہنت کی ہے پس اور کچھہ میرا جرم
نہین ہے بجز اسکے کہ مشرکین کے بلاد پر مینے چڑہائی کی اور اونکو رولایا اور قتل کیا اور حق اللہ
ادا کیا اور خدا کے دشمن کو ذلیل اور قتل کیا اور حق اللہ کے ادا کرنین لومۃ لایم نے مجھپر اثر
نہین کیا اور وہ جو کچھہ مینے کیا بموجب حکم اور وصیت خلفاے پیشین کے کیا اپنے طرف سے اور
اپنی رای سے نہین کیا اگر وہ سب جرم تہا تو یہی میرا عذر ہے یہ سب سنکے امیرالمومنین نے فرمایا
یا ای مسلمۃ جمعیت کثیر مسلمانونکی لیکے منتہاے بلاد روم کو تم پہنچے پس ضعیف کو تمنے ہلاک کیا اور
قوی کو مصیبت اور مشقت مین مبتلا کیا صرف بخواہش بزرگی اور ریاست کے کیا تسخیر بلاد روم
مین صرف قبضہ عموریہ کے بلاد پر کافی نہ تھا لیکن وہ سب تمنے بریا و سمعہ کیا تاکہ لوگ کہین
دیکھو مسلمہ بن عبدالملک کیسے شدید العزم اور شجاع اور جری ہین حسرت اور افسوس ہے تمپر
اگر اللہ تعالی ایک نفس مسلم کے قتل کا تمسے مواخذہ کرے افسوس ہے تمپر ہر آئینہ مجھے پہنچی
ہے خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا حسرت ہے اوس شخص پر کہ ایک نفس
مسلم کو ہلاک کرے تمھارے سبب سے ہزارون مسلمان اور ہزارون نفس انسان ہلاک
ہوے خیر ہمنے عفو کیا اوس تمھارے جرم کو جو جہالت سے تمسے صادر ہوا اللہ تعالی تمسے راضی ہو

اور تمھارے گناہ بکو عفو کرے بیٹھو بعد اونکے بیٹھنے کے کوائف بلاد روم اور قسطنطنیہ اور اونکی صورت اور شکل اور حال وہان کے کنیسۂ عظمی کا اور لوگونکی مزاج اور طریقہ اونکے تمدن کا پوچھتے رہے جسکو مسلمہ نے بہ تفصیل بیان کیا اخیر سخن امیر المومنین کا یہ تھا اللہ تعالے تمھاری مغفرت کرے - راقم کہتا ہے وہ کنیسہ عظمی قسطنطنیہ کا ظاہرا وہی ہے، جو منقلب بجامع مسجد ہوگیا ہے اور بلقب جامع ایا صوفیہ مشہور ہے کہتے ہین دس ہزار آدمی کی ایک جماعت وہان ہوتی ہے - بعد اوسکے امیر المومنین نے سراقہ بن عبد الرحمن کو ایکجماعت فوج پر امیر مقرر کرکے روانہ کیا کہ عموریہ مین جاکے قیام کرین تاکہ نشان اون فتوحات بلاد روم کا باقی رہے اور اونکو حکم ہوا کہ اوسے آگے نہ بڑھنا اور مسلمہ کو اپنے پاس حاضر رہنے کا حکم دیا -

واضح ہو کہ پیشتر ہمنے روضۃ الصفا کی روایت سے عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ کا نخلستان فدک کو اولاد اطہار حضرت خاتون جنت علیہ السلام کو سپرد کرنیکا مجملا حال لکھا ہے اب اوسکی کیفیت کچھ تفصیل سے جو مشکوۃ شریف مین مروی ہے وہ ہم لکھتے ہین بعینہ ترجمہ حدیث کا یہ ہے - مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے جب وہ خلیفہ ہوے سارے بنی امیہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت مین تھا فدک کہ اوسکے محاصل کو آنحضرت خرچ کرتے تھے اور بنی ہاشم کے لڑکونکو اوسمین سے دیتے تھے اور اونکی لڑکیونکو اور بیوہ عورتونکا اوسکے محاصل سے نکاح کرتے تھے اور بہ تحقیق حضرت فاطمہ علیہا السلام نے آنحضرت سے درخواست کی کہ اونکو ہبہ کردین آپنے انکار کیا پس آنحضرت کی زندگی مین وہ اسیطرح رہا یہانتک کہ آنحضرت نے اپنی راہ لی پس جب والی ہوے ابو بکر اونھونے اپنی زندگی مین اوسمین وہی عمل کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے یہانتک کہ اونھونے

اپنی راہ لی پس والی ہوے عمر بن الخطاب اونھون نے اوسمین مثل اونھین دونو کے عمل کیا
یعنی مثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے یہانتک کہ اونھون نے اپنی راہ لی
پھر مروان نے فدک جاگیر کردی وہ جاگیر عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین آئی۔

راقم کہتا ہے ظاہر امعلوم ہوتا ہے کہ وراثت یا کسی اور عقد شرعی سے
اونکے قبضہ مین وہ جاگیر آئی ہوگی پھر وہ فرماتے ہین مین دیکھتا ہون وہ چیز جسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو مانگنے سے ندی اوس چیز کا مین مستحق نہین ہون مین
گواہی کرتا ہون کہ تینے فدک کو پھیر دیا اوسی حالت پر جس حالت پر تہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اور ابوبکر اور عمر کے عہد مین انتہی ترجمۃ الحدیث شیخ
عبد الحق دہلوی نے اِس حدیث کی شرح مین بہت معاملات متعلقہ مملوکہ و مقبوضہ خاصہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مباحثات و مطارحات جو آپسمین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوس باب مین ہوے ذکر کرکے لکہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تولیت
اون اموال کی حضرت علیؑ اور حضرت عباس سلام اللہ علیہما کو سپرد کی تہی اِس شرط پر
کہ جو مصارف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین کرتے تھے اور وہی طریقہ حضرت ابوبکر
صدیق نے اور دو برس تک حضرت عمر نے جاری رکھا عمل مین آوے چنانچہ صحیح
بخاری سے بروایت عروۃ الزبیر وہ لکھتے ہین وہ اموال جسمین فدک بہی شامل تہا حضرت
علیؑ کے قبضہ مین رہے اونکے بعد حضرت امام حسنؑ کے قبضہ مین آئے پھر حضرت امام حسینؑ
اوسپر قابض ہوے اونکے بعد مشترک قبضہ حضرت امام زین العابدین اور حضرت حسن بن حسن
کا رہا اون دونو کے بعد زید بن حسن کا قبضہ رہا سلام اللہ علیہم اجمعین۔

راقم کہتا ہے کہ بنی امیہ نے کب اہل بیت کے قبضہ سے وہ اموال نکال لئے تھے جنہین سے مروان نے فدک کو کسی کی جاگیر مین دیدیا تھا یا صرف فدک اوسنے اہل بیت سے جنہین کے کسیکی جاگیر کردی تھی جسکو اب عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ عنہ نے واپس کیا اور اونھون نے تولیت اوسکی کسکو سپرد کی تھی یہ امر اوس حدیث سے اور اوسکی شرح سے معلوم ہو انشاء اللہ تحریر کیا اور کتب سے لکھا جائیگا۔

اور ایک حکایت حضرت عمر بن عبد العزیز کی راقم نے ابتدائے عمر مین اپنے والد ماجد مغفور سے سنی تھی یاد پڑتا ہے کہ مستطرف سے آپنے روایت کی تھی اوسکا ذکر بھی یہان مناسب معلوم ہوا یعنے قریب ایک عید الفطر کے ایک عمر بن عبد العزیز کی بی بی نے اونسے شکایت کی کہ تمہاری خلافت سے ہم کچھہ بھی متمتع نہ ہوے محلہ مین عوام نے اپنے لڑکون کے لئے نئی نئی پوشاکین تیار کروائین ہمارے لڑکے پیوند لگے پہٹے پرانے کپڑے پہنتے ہین ہمکو نہایت شرمندگی ہوتی ہے اس تقریر سے عمر بن عبد العزیز نے متاثر ہوکے بیت المال کی خزانچی کو رقعہ لکھا کہ ہمارا جو حق خلافت مقرر ہے ایک مہینہ پیشگی بھیجدو اوسکے جواب مین مہتمم بیت المال نے لکھا کیونکر آپکو یقین ہوا کہ ایک مہینہ کامل آپ زندہ رہینگے جسکا حق آج واجب الادا ہو یہ جواب سنکے عمر بن عبد العزیز نے اپنی بی بی سے کہا ہمارے لڑکون کیواسطے جنت مین پوشاک لطیف تیار ہے یہان نئی پوشاک کی کچھہ احتیاج نہین ہے یہ حکایت حقیقت مین بہت موجب استعجاب ہے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت مین خلیفہ کا حق خلافت ایک لاکھہ تیس ہزار درہم سالیانہ سے زاید تہا پس عمر بن عبد العزیز کے عہد مین لامحالہ اوسے بہت بڑہ گیا ہوگا اسواسطے کہ حضرت اسد اللہ کے عہد مین ملک شام کا

خراج خزانۂ بیت المال مین بالکل داخل نہین ہوتا تہا اور سیکڑون ممالک پر قبضہ
بسبب فتوحات جدیدہ کے بڑہ گیا تہا پس عمر بن عبد العزیز کے مصارف مخفیہ خیرات
و مبرات کے اتنے کثیر تھے کہ خود اونکو اور اونکی اہل بیت کو آسائش نہین ہوتی تھی
یا کل حق جو خلیفہ کا تہا وہ بیت المال سے لیتے ہی نہ تھے جیسا روضۃ الصفا سے بروایت
اونکی بی بی فاطمہ بنت عبد الملک اوپر مذکور ہوا ہے کہ وہ اپنے واسطے اور اپنی اہلبیت کے
واسطے بیت المال سے دو درہم روز سے زیادہ نہین لیتے تھے اور اوسی کتاب سے ایک
روایت یہ پیشتر منقول ہو چکی ہے کہ جب وہ خلیفہ مقرر ہوے کل اپنا مال اور اپنی بی بی فاطمہ
کا مال سب بیت المال مین داخل کر دیا اور عبد الملک کے عہد خلافت کے ذکر مین حیات
الحیوان سے وہ حکایت جو قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے مہدی باللہ خلیفہ عباسی سے بیان
کی ہے وہ بھی مؤید اسی کی ہے ۔ الغرض فضائل اور کمالات عمر بن عبد العزیز کے مورخین نے
جو لکہے ہین اوسسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ انسان فرشتہ خو تھے ۔

مسامرہ مین منقول ہوا ہے کہ اونکی مصر مین کہدا تھا عمیر نور من باللہ مخلصا
حاجب اونکے تین تھے ایک اونکا اپنا غلام حی نام دوسرے قیس تیسرے منا احمر نبطی
اونکے وکیل لیث بن ابی رقیہ اور رجاء بن حیات کندی کوتوال اونکے عہد
مین میزاید بن قیس سلمی اور قاضی اونکے عبد اللہ بن سعد الاربلی تھے دیر سمعان
جو حمص کی زمین مین تہا وہان اونھون نے قضا کی اونتالیس برس ایک مہینے کی عمر مین
صرف دو برس پانچ مہینے وہ خلیفہ رہے قبر عمر بن عبد العزیز کی دابق قبور بنی امیہ ہے
شیخ اکبر لکہتے ہین اسطرح ذہبی نے اپنی تاریخ مین ذکر کیا ہے مگر مین نے اونکی

قبر کی زیارت کی دیر یقیرہ مین جو مقابر بنی امیہ سے ایک فرسخ کی مسافت پر ہے اور وہان اوس مقام کے نام سے مشہور ہے ظاہر اوس مقام سے مراد عمر بن عبد العزیز کی قبر ہے

## نوان خلیفہ بنی امیہ وانیہ کا یزید بن عبد الملک بن مروان

بعد قضا کرنے عمر بن عبد العزیز کے بموجب وصیت سلیمان بن عبد الملک کے مقرر ہوا پہلے اوسنے ارادہ کیا تھا کہ سیرت عمر بن عبد العزیز کی اختیار کرے چالیس دن تک وہ طریقہ مرعی رکھا مگر اوسے نبھہ نہ سکا پھر امرائے اجابرہ مین داخل ہو گیا۔

یافعی مراۃ الجنان مین لکھتے ہین ابو خالد یزید بن عبد الملک بن مروان یزید بن معاویہ کا نواسہ تھا عاتکہ اوسکی بیٹی کا بیٹا جب وہ خلیفہ ہوا تو اوسنے حکم دیا کہ عمر بن عبد العزیز کی سیرت پر انجام کار خلافت ہو ارباب حل وعقد سماع اور دنیا دارون فساق نے چالیس بوڑھے پیش کئے جنہون نے گواہی دی کہ خلفا کا عقبی مین نہ کچھہ حساب ہوگا نہ اوپر کچھہ عذاب ہوگا یزید کی طبیعت حیلہ جو کو اوسکا یقین ہو گیا اور اوس عزم خیر سے باز رہا۔

راقم کہتا ہے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اون چالیس شیطان الانس نے کچھہ جھوٹی روایتین بنا کے پیش کئے ہونگے۔

پھر یافعی لکھتے ہین کہ ایکمرتبہ یزید بن عبد الملک نے حج کیا اور حجام کو بلایا حلق کیواسطے بعد فراغت کے حلق سے ایکہزار درہم اوسکو عطا کی حجام نے وہ نعمت غیر مترقبہ پا کے بہت خوش ہوا اور کہا یہ مین اپنے مان کے پاس لیجا کے دکھاؤنگا یزید نے حکم کیا کہ ایکہزار درہم اوسکو اور دو وہ پا کے اوسنے کہا کہ اوس شخص کی جو روپر

طلاق ہے

طلاق ہے اگر آج سے پھر مین کسیکا سر مونڈون یعنی حجامی مینے آج سے چھوڑدی یزید
حکم دیا دو ہزار درہم اور اوسکو دیجو ایک حلق کے عوض مین چار ہزار درہم دیدئے
یہی حکایت یافعی نے یزید بن مہلب کے ترجمے مین لکہی ہے اور یزید بن عبد الملک کے
ترجمے مین ملکے لکھتے ہین مجھکو نہین معلوم ہے کہ یزید بن مہلب کا نام شاید کاتب کی غلطی
سے بجائے یزید بن عبد الملک کے لکہا گیا ہے ۔

راقم کہتا ہے کہ مورخین لکھتے ہین کہ عاتکہ بنت یزید بن معاویہ بڑی خوش
نصیب تھی کہ اوسکے ذی رحم محرم جنکے سامنے اوسکو اوڑھنا اوتارنا شرعاً جائز تھا
آٹھ خلیفہ ہوے اور حقیقت مین عاتکہ بنت یزید بن معاویہ کے ذی رحم محرم گیارہ
خلیفہ ہوے ہین یعنے معاویہ بن سفیان دادا اور یزید بن معاویہ باپ اور معاویہ بن یزید
بھائی اور مروان بن الحکم سسرا اور عبد الملک شوہر اور چار بیٹے عبد الملک کے یعنے ولید
بن عبد الملک اور سلیمان بن عبد الملک اور یزید بن عبد الملک اور ہشام بن عبد الملک
ہین صرف یزید بن عبد الملک ظاہرا اوسکے اپنے پیٹ سے تھا اور ولید بن یزید بن عبد الملک اوسکا اپنا
پوتا اور یزید بن ولید بن عبد الملک شوہر کا پوتا مگر مجکو تحقیق نہین معلوم ہے کہ ولید اور
سلیمان اور ہشام عبد الملک کے بیٹے اوسی عاتکہ کے جنے تھے یا عبد الملک کی اور زوجہ کے

بالجملہ وہ جو مورخین نے لکھا ہے کہ آٹھ خلیفہ اوسکے ذی رحم محرم
ہوے ظاہر امطلب اوسکا یہ ہے کہ اوسکی اپنی حیات مین آٹھ خلیفہ ہوے اور ہشام
بن عبد الملک اور دونو پوتے عبد الملک کے غالباً بعد اوسکے مرنے کے خلیفہ ہوئے ہین
القصہ یزید بن عبد الملک کے عہد مین دو معرکے بہت سخت ہوے اول معرکہ

شوذب خارجی کے ساتھ ہوا جسکو عمر بن عبد العزیز نے خروج سے باز رکھا تھا اور وہ
اونکا معتقد ہوگیا تھا مگر بعد اونکے قضا کرنے کے عبد الحمید والی کوفہ نے جریر بن عبد اللہ
کو جو شوذب کے زیر کرنیکے واسطے مع دس ہزار فوج کے مامور ہوا تھا حکم بھیجا کہ اوسسے قتال کرے
جب وہ آمادہ ہوا تو شوذب نے اوسے پوچھا کہ ہمسے تمسی معاہدہ تھا کہ جبتک ہمارے مرسلہ لوگ
دار الخلافت سے پھر کے نہ اوینگے جنگ نہوگی اوسنے جواب دیا کہ ہمکو حکم جدید ناسخ
اوسکا پہنچا شوذب سمجھا کہ عمر بن عبد العزیز نے قضا کی اور وہ صرف اپنے ستر اسی
آدمی لیکے دس ہزار آدمی کی مدافعت پر آمادہ ہوا خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی جسمین
جریر بن عبد اللہ سخت مجروح ہوا اور اوسکی فوج بھاگ کھڑی ہوئی جسکا دور تک
شوذب نے تعاقب کیا اور سیکڑون کو قتل کیا - یزید بن عبد الملک نے خبر انہزام
جریر بن عبد اللہ کی سنکے تمیم بن جابر کو بہمراہی بارہ ہزار سوار کے اوسن جمعیت قلیل
کے مقابلے کیواسطے مامور کیا بعد مقابلے کے تمیم کی فوج بھی منہزم ہوی - پھر
بجدہ بن حکم بہت جمعیت کے ساتھ مامور ہوا بجدہ بقتال سخت کے خود مقتول ہوا اور
سپاہ اوسکی بھاگ گئی اسیطرح سے مکرر لوگ مقابلے کیواسطے شوذب سے مامور ہوے
اور جو گیا مجروح و مقتول ہوکے منہزم ہوا یہانتلک کہ جب مسلمہ بن عبد الملک کو یزید
بن عبد الملک نے والی کوفہ مقرر کیا اونھون نے سعید بن عمرو الحرشی کو بہمراہی دس
ہزار سپاہ جرار کے مامور کیا اس فوج کی ماموری سے شوذب نے اپنے ہمراہیان قلیل سے
کہا ہرچند اب ہمکو طاقت مقابلے کی اس جمعیت کثیرہ کے ساتھ باقی نہین رہی لیکن
چونکہ ہمکو صرف نصرت بشہادت مطلوب ہے اپنی طرف سے کوشش مین قصور مت کرو

جو ہمکو

جو کچھ ہمراہی اوسکے باقی تھے اونھون نے اپنی تلوارونکے میان توڑکے پھینک دئے اور مثل شیرون کے اوس انبوہ عظیم فوج مین گھس پڑے اور ایسی مردانگی سے قتال کیا کہ فوج بھی قریب بھاگنے کے تھی سعید نے سپاہ کی سرزنش شروع کی کہ ارے بیحیا و شرم نہین آتی کہ اس جمعیت قلیل سے بھاگے جاتے ہو تب ساری فوج نے بہیئت اجتماعی اون تھوڑے سے آدمیونپر حملہ کیا الغرض باقیماندہ ہمراہی شوذب اپنے چہار چند کو مارکے مع شوذب سب مقتول ہوے اور اونکا معرکہ ختم ہوگیا -

دوسرا معرکہ یزید بن مہلب کے ساتھ ہوا تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب یزید بن عبدالملک نے مسند خلافت پر اجلاس کیا عدی بن ارطاۃ بصریکے حاکم کو حکم لکھا چونکہ یزید بن مہلب حلب کے مجلس سے بھاگ گیا ہے اوسکے مفسدہ پردازی کے انسداد کی فکر رکھو اور اوسکے متعلقین اور بھائی بند جو وہان ہون اونکو قید کرو عدی بن ارطاۃ نے مفضل اور حبیب اور مروان یزید کے بھائیونکو قید کیا اور عبدالحمید کوفی حاکم نے بموجب حکم یزید بن عبدالملک کے دو سردار مع فوج کثیر کے سر راہ بصرے پر مامور کئے اور عدی بن ارطاۃ نے بھی جو فوج بصرے مین تھی اوسکو باہر بھیجا کہ اگر یزید بن مہلب بصرے کا قصد کرے تو اوسکو روکین اور قید کرلین مگر یزید باتفاق اپنے بھائی محمد بن مہلب کے بے تکلف باحشم و خدم بصرے مین داخل ہوگیا اور جو لشکر اوسکے روکنے کو مامور تھا وہ ہرگز روک نہ سکا اور یزید اپنے گھر مین جاکے اترا اور بڑی فیاضی سے روپیہ بانٹنا شروع کیا ایک جماعت کثیر اوسکے ساتھ جمع ہوگئی اور عدی بن ارطاۃ نے سپاہ کو ہمگی آدمی پیچھے دو دو درہم دئے اور کہا اسے زیادہ مجھے اختیار تصرف کا بیت المال

بیت المال مین نہین ہے جب یزید بن مہلب کے پاس بہت لوگ جمع ہوگئے تب
اوسنے عدی بن ارطاط کو پیغام بہیجا کہ ہمارے تینون بھائیونکو چھوڑدو تو مین اِس
شہر سے کسی اور طرف چلا جاؤنگا جب عدی بن ارطاط اوسکے بھائیونکو نہ چھوڑا
تو وہ آمادہ لڑنے پر ہوا خوب لڑائی ہوئی یزید بن مہلب غالب رہا اور عدی بن ارطاط
کو قید کرکے محبس مین بہیجدیا اور اوسے کہا اگر تم میرے بھائیونکو چھوڑدیتے تو مین تمکو
قید نکرتا الغرض ساری ولایت بصرے پر یزید بن مہلب کا قبضہ ہوگیا وہانکے نامور لوگونمین
بعضے وہانسے نکل کے شام کے ملک مین چلے گئے اور بعضی کو فہ مین گئے یزید بن مہلب نے
باقیماندہ لوگونکو ایکدن جمع کرکے سب سے کہا کہ مین تم لوگونکو کتاب اور سنت پیغمبر صلی
علیہ وسلم پر دعوت کرتا ہون کہ اہل شام پر جہاد کرو اونکے ساتھ جہاد ترک اور دیلم پر
جہاد کرنیسے مرجح ہے اسواسطیکہ اونھین لوگون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو بیخواری
اور زاری قتل کیا اور حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام پر لعنت کرتے رہے
اور کرتے ہین اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونکے ظلم اور بیداد سے آوارہ ہوکے
ترکستان اور ہندوستان کیطرف بھاگ گئی ہے اِسی جنس کے کلمات اور گفتگو کرتا رہا
جب وہ اپنے گھر مین چلا گیا تب نصر بن انس بن مالک اور حسن بصری مسجد کے دروازے پر
کھڑے ہوے اور پکار کے کہنا شروع کیا کہ یہ یزید بن مہلب وہی ہے جسنے کل سیکڑون
مسلمانونکا سر کاٹ کے بنی مروان کے پاس بہیجدیا اور آج جب اونسے مخالفت ہوئی
تو تمکو کتاب اور سنت پر دعوت کرتا ہے وہ مکار اور غدار ہے اگر قران اور حدیث
پر عمل کرنا چاہتے ہو تو جسطرح عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ نے اوسکو قید کیا تھا تم اوسکو قید کرلو

تاکہ غبار فتنہ اور فساد کا ترقی نہ کرے یہ خبر یزید بن مہلب کو پہنچی مگر کچھہ اوسنے اوسپر التفات نکیا

الغرض مسلمہ بن عبد الملک اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوا اور یزید بن مہلب صرف اپنی جرات اور شجاعت سے خلاف مشورے اپنے ہمراہیونکے آمادہ قتال اور جدال پر ہوا طرفین سے بڑی گھمسانکی لڑائی ہوی جسمین یزید بن مہلب اور حبیب اوسکا بھائی اور بعضے اور ہمراہی اوسکے مارے گئے باقیماندہ مع معاویہ پسر یزید بن مہلب خراسان وغیرہ کے قصد پر روانہ ہوے اور تین سو آدمی کو مسلمہ نے قید کر کے کوفے مین بھیجدیا حاکم کوفہ نے بموجب حکم یزید بن عبد الملک کے سبکو قتل کیا اور ادہر سے مسلمہ کا حکم حاکم کوفہ کو پھنچا کہ سب قیدیونکو چھوڑدو جب وہ سب بچارے قتل ہو چکے تھے۔

بعد اوسکے مسلمہ نے لوگ واسطے تعاقب اون سب متعلقین یزید بن مہلب کیواسطے جو بہ ارادۂ خراسان وغیرہ روانہ ہوے تھے بھیجے اونھون نے سب لوگونکو جا گھیرا باہم خوب لڑائی ہوی آخرش بہت سے بھای بند اور بیٹے یزید بن مہلب کے مارے گئے باقیماندہ کو مع مقتولونکے جسمین ایک سو عورتین مہلب کے خاندان کی تھین سردار اس لشکر نے مسلمہ کے پاس بھیجدئے مسلمہ نے کہا مین نے قسم کہای ہے کہ یزید کی عورتون اور لڑکونکو بیچڈالونگا جراح بن عبد اللہ حکمی نے کہا مینے سبکو ایک لاکھہ درہم کے عوض خرید کیا تاکہ قسم امیر کی پوری ہو مسلمہ نے سبکو جراح کے سپرد کیا گویا اونکو بیچا مگر اوس روپے کی بازخواست جراح سے نہین کی۔

اس یزید بن عبد الملک نے اپنے بھائی ہشام بن عبد الملک کو اور بعد ہشام کے اپنے بیٹے ولید بن یزید بن عبد الملک کو ولیعہد مقرر کیا تھا روضۃ الصفا مین

لکھا ہے کہ وہ ۱۰۵ھ مین سل کے مرض سے چالیس برسکی عمر مین قضا کرگیا چار سال کچھ اوپر مسند خلافت پر متمکن رہا - اور ایک حکایت عجیب اوسمین لکھی ہے کہ اوسکو ایک عورت کے ساتھ تعشق تھا وہ مرگئی ایک ہفتے تک اوسکو دفن نکرنے دیا اوسکو اپنے خوابگاہ مین رکھا اور کئی مرتبہ اوس مردے کے ساتھ اوسنے مباشرت کی جب مقربون اور مصاحبون نے بہت لعنت اور ملامت کی تب اوسکو دفن کرنیکی اجازت دی اور اوسیکی مفارقت ابدی سے بیمار ہوکے مرگیا مہر مین اوسکے کندہ تھا قضی السمیات یا عزیز حاجب اوسکے اور وزیر اوسکے اپنے غلام تھے خالد اور سعید منشی اوسکا مسلمہ بن زیاد تھا بروایت مسامرہ مقام اذرعات مین متعلقات بیت المقدس سے اوسنے قضا کی اور وہین دفن ہوا چالیس برسکی عمر نصیب ہوی اور چار برس ایک مہینا پانچ دن خلیفہ رہا ۱۰۵ھ مین خلیفہ ہوا اور شعبان ۱۰۵ھ مین قضا کی جب پانچ دن اوس مہینے مین باقی رہے تھے

## دسوان خلیفہ بنی امیہ مروانیہ کا ہشام بن عبد الملک تھا جسکی کینت ابو الولید تھی -

یہ ہشام بڑے دور اندیش اور دانشمند تھے چالیس برسکی عمر مین جو عمر بڑے تجربے کی ہے شہر رصافہ مین جو دریاے فرات پر واقع ہے یزید بن عبد الملک کے چار دن کے مرنے کے بعد لوگون نے اونسے بیعت کی بروایت مسامرہ اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ یزید کے قضا کرنیکے وقت وہ رصافہ مین تھے یزید کی خبر مرنے کی سنکے تین دنکے بعد دمشق مین آئے اور سلخ شعبان ۱۰۵ھ مین تخت خلافت پر جلوس کیا اور عمر بن ہبیرہ جو عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا حاکم تھا جسکے متعلق ممالک مفتوحہ ہندوستان بھی

تھے اوسکو معزول کرکے اوسکی جگہہ پر خالد بن عبد اللہ قشیری کو مقرر کیا سنہ ۱۰۶ مین
ہشام نے حج کیا صاحب روضۃ الصفا ناقل ہے کہ ابو الزیاد راوی ہین کہ وہ اس سفر مین
ہشام کے رفیق تھے سعید بن عبد اللہ بن ولید بن عثمان بن عفان نے وقت داخلی
مکہ معظمہ کے اونکا استقبال کیا اور باتون باتونمین اونسے کہا ای امیر لوگ یعنی آپ کے
آبا و اجداد ہمیشہ یہان ابو تراب پر لعنت کرتے رہے اگر آپ تجدید اسکی کرین تو مناسب ہے
ہشام کو وہ تقریر ناپسند ہوئی اور گران گذری جواب دیا مین حج کرنیکو آیا ہون کسی پر
لعنت کرنیکو نہین آیا ہون اور اونکی طرف سے اعراض کرکے راوی سے مناسک
حج پوچھنے لگے جو مجھی معلوم تھے وہ مینے بیان کئے راوی کہتا ہے وہ سعید جب مجھکو
دیکھتے تھے اثر انفعال کا اونکے چہرے پر معلوم ہوتا تھا - واضح ہو یہ ہشام بن
عبد الملک نے کچھہ دن کم بیس برس خلافت کی بجز اونکے باپ عبد الملک کے بنی
امیہ سے کوی خلیفہ اتنی مدت تک نہین رہا اور اونکے باپ عبد الملک نے بھی باجماع عام
کل تیرہ برس خلافت کی ہے ہشام کے عہد خلافت مین بہت بڑے بڑے معارک
جنگ کے دونو طرف عالم کے یعنے جانب مشرق ترکون اور مغول کے ساتھہ اور جانب مغرب
فرنگستان وغیرہ کے عیسائیون کے ساتھہ ہوے جسمین اکثر فتح فوج اسلام کو نصیب
ہوی کتب مغازی مین بالتفصیل سب لکھے ہوے ہین ہم یہان تھوڑے سے معارک مشرقی
نقل کرتے ہین ہشام ولات اور احکام کی تغیر اور تبدل بہت کیا کرتے تھے وہ نہایت
دور اندیشی اور دانشمندی سے کرتے تھے چونکہ مغول اور ترکون نے باعانت خاقان کے
اہل اسلام جو ممالک خراسان اور ماوراء النہر اور آذربائیجان وغیرہ مین مسلط تھے

اونکو بہت تنگ کر رکھا تھا اس سبب سے ہشام کی توجہہ اون ممالک پر بہت تھی
سنہ ۱۰۹ھ مین ہشام نے خالد بن عبد اللہ اور اسد اونکے بھائی کو جو خراسان اور عراقین
کی حکومت پر تھے معزول کر کے حکم کلبی کو اونکی جگہہ پر مقرر کیا تھوڑے عرصے کے بعد اونکو
معزول کر کے اشرس بن عبد اللہ کو مامور کیا وہ بہت بڑے لایق اور فاضل تھے
بسبب کمال فضیلت کے لوگ اونکو کامل کہتے تھے۔

جراح نام ایک امرا خراسان سے تھے بن عبد اللہ الحکمی اونھون نے
ولایت خزر مین جاکے بہت مقاتلہ کیا بہت سے کفار کو قید کیا اور غنایم کثیرہ لیکے
آذربائیجان مین پھر آئے بادشاہ خزر نے خاقان سے استعانت کی اوسنے تین
لاکھہ فوج بسپہ سرداری اپنے بیٹے کے روانہ کی وہ فوج جراح کے سامنے آکے اتری
جراح کے ساتھہ جو کچھہ فوج تھی وہ لیکے مدافعت پر آمادہ ہوا آذربائیجان کے روساے عظام
مین مرداںشاہ نام تھا جو اوسوقت تک مسلمان نہین ہوا تھا اوسنے جراح سے کہا مخالف
کی فوج بہت کثیر ہے تم اس جمعیت قلیل سے مدافعت نہین کر سکتے مصلحت یہ ہے کہ
کوہستانکو پس پشت چھوڑکے ایک مقام محفوظ پر قیام کرو اور دار الخلافت سے
استمداد کرو جراح نے جواب دیا تمھاری عورتین کہینگی کہ جراح ڈر گیا جو کچھہ سپاہ اوسکے
ساتھہ تھی لیکے آمادہ مدافعت پر ہوا اور وہ مرداںشاہ بھی مسلمان ہوا اور پہلے
اوسنے یورش کی اور داد شجاعت کی دیکے شہید ہوا بعد اوسکے جراح نے نہایت
تہور اور جلادت سے قتال اور جدال کر کے شربت شہادت پیا اور سب لڑکے
بالے جراح کے کفار کی اسیری مین آئے اور بہت سے مسلمانون کو اونھون نے

قتل کیا

قتل کیا اور لشکر ترکونکا ممالک ایران اور آذربائیجان پر مسلط ہوا اور جہان مسلمانونکو پایا قتل کیا جب یہ خبر دارالخلافت مین پہونچی ہشام بہت متردد ہوے اور سعید بن عمرو الحرشی کو پھر اسی بڑی سپاہ جرار کے کفار ترک پر مامور کیا ایکلاکھ درہم نقد سعید بن عمرو کو انعام دیا اور جو کچھہ اونہون نے آراستگی فوج کے واسطے چاہا سب عطا کرکے اونکو روانہ کیا جب سعید بن عمرو ارض روم مین پہنچے بہت سے ہمراہیان جرار سب کوفتہ سعید کے پاس آئے اور کوائف مفصلہ بیان کئے سعید نے اونکو لباس اور اسلحہ اور نقد و جنس عطا کرکے کہا پھر معاودت کرو انشاء اللہ تعالیٰ ہم انتقام اس ظلم کا کفار سے بخوبی لینگے - الغرض سعید نے ارض روم سے کوچ کرکے شہر اخلاط کا محاصرہ کیا اور بڑی شجاعت اور دلاوری سے اوسکو فتح کیا بہت سے کفار مقتول ہوے اور غنایم کثیرہ ہاتھہ آئے وہ سب اونہون نے سپاہ پر تقسیم کئے وہان سے روانہ ہوکے جو راستے مین مقبوضات کفار کے ملے اونپر قابض ہوتے ہوے شہر بیلقان مین داخل ہوے وہان خبر معلوم ہوئی کہ خاقان کے بیٹے نے مسلمانون کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہے اور قریب ہی کہ اوس قلعہ پر کفار قابض ہوجائین مسلمان جو محصور ہین اونکو طاقت مدافعت کی باقی نہین رہی سعید نے فارس کے شاہزادون مین سے ایک شخص جو مسلمان تہا اور اوسکو لوگ ابلق گھوڑے والا شاہزادہ کہتے تھے اور وہی فارسی زبان بولتا تہا اوسنے کہا تم مرد مسلمان ہو خدا پر توکل کرکے جا سکتے ہو کہ قلعے کے لوگونکی خاطر جمع کرو کہ شجاعت سے مدافعت کرو عنقریب مدد تمہاری پہنچتی ہے ہرگز قلعہ خالی نکرو اونہون نے قبول کیا اور بڑی جوانمردی اور جرات سے روانہ ہوے مگر کفار نے اونکو گھیرکے قید کرلیا

اور اونسے پوچھا تم کہانسے آئے ہو اور کہان جاتے ہو اونھون نے صاف وہی کہدیا
جسواسطے جاتے تھے کفار نے اونسے کہا اگر تم اپنی خلاصی ہمارے ہاتھ سے چاہتے ہو تو تلوار کی
دروازی پر جاکے کہدو کہ تم ناحق مصیبت مین مبتلا ہو مسلمانونکی فوج بہت دورسے تمہاری
مدد پہنچ نہین سکتی مصلحت یہی ہی کہ قلعہ خالی کردو اونھون نے کہا بہت خوب مجھی وہان تک
پہنچنے دو کفار اونکو حراست کے ساتھ قلعے کے دروازے پر لیگئے اونھون نے وہان پہنچکر
پکار کے کہا اے مسلمانو مجھکو تم پہچانتے ہو لوگون نے اونکو دیکھکے کہا ہان پہچانتے ہین
تم صاحب اسپ ابلق ہو اونھون نے کہا سعید بن عمرو بہمراہی فوج کثیر بیلقان مین
ہین دو تین دن مین تمکو مدد پہنچیگی تم مردانہ مدافعت کرتے رہو ہرگز قلعہ خالی مت کرنا
قلعے مین خوشی کی ایک دھوم مچگئی اور ہر طرف سے نعرہ تکبیر کا بلند ہوا اور ترکون نے
اوس بچارے پکے مسلمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور سعید کے قریب ہونیکی خبر سنکے
قلعہ کا محاصرہ چھوڑ دیا اور راہ بیل کیطرف کوچ کرگئے اور قلعے کے مسلمان کفار کے محاصرے سے
نجات پاکے دو ہزار مرد جرار سعید کے ہمراہ ہوے۔ اتنے مین ایک شخص نقرہ گھوڑے پر سوار
سفید پوشاک پہنے ہوے سعید کے سامنے آیا اور سلام مسنون ادا کیا سعید نے جواب سلام کا
دیکے پوچھا آپ کون ہین اور کہان سے تشریف لائے اونھون نے کہا مین ایک
بندۂ خدا ہون اے سعید اگر تمکو ثواب جہاد کا اور فلاح دارین مطلوب ہے تو اوٹھو فلانے
مقام پر دس ہزار خزری پانچ ہزار مسلمانونکو قید کئے ہوے لیے جاتے ہین اونپر جہاد
کرو سعید نے چار ہزار مرد جرار چنکے ہمراہ لئے اور باقی لشکر کو وہین چھوڑا اور اونہین جمعیت کفار پر
بیخبر شبخون مارا سبکو قتل کیا اور مسلمان قیدیونکو چھڑایا اور لاکھون روپے کا نقد اور

جنس اموال غنیمت ہاتھہ آیا اور سعید سے بفرخی اور فیروزی اپنے لشکر گاہ مین معاودت
کی اور معدودے چند کفار کے لشکر سے بچکے جو بھاگے تھے اونھون نے خاقان کے بیٹے کو اوس
مصیبت کی اطلاع کی اتنے مین پھر وہی سوار نقرہ گھوڑیکا سامنے آیا سعید نے اوسکو
دیکھکے کہا آپ کیواسطے مینے صلہ اوس خوش خبری کا رکھا ہے جو آپنے ہمکو دی تھی
اونھون نے جواب دیا وہ صلہ میرا آپ کے پاس بحفاظت رہیگا مین اسوقت ایک
اور مال غنیمت کی اطلاع کیواسطے آیا ہون کہ ایک اور لشکر خرزیون کا جسکے قید مین
جراح کے لڑکے اور بہت سے مسلمان ہین اور لاکھون کا اموال اونکے ساتھہ ہے
فلانے مقام پر مقیم ہین سعید نے یہ خبر سنکے پھر تیاری کی تو معلوم ہوا کہ بیس ہزار
سوار جرار کفار کے ایک مقام پر معسکر کئے ہوے تھے سعید نے نہایت شجاعت اور
بہادری سے اون پر یورش کی اکثر کفار ترک مقتول ہوے اور اہل اسلام کے مقید ین نے
رہائی پائی سعید نے جراح کے متعلقین کو عطا یاے گران بہا سے مسرور کیا خاقان کا
بیٹا اون دونون شکست عظیم کی خبر سنکے بڑی دلاوری سے سعید کے ساتھہ جنگ
کرنے کو آمادہ ہوا ادہر سعید نے بھی ترتیب افواج شروع کی اتنے مین پھر وہی نقرہ
گھوڑیکا سوار سعید کے سامنے آیا اونھون نے کہا اے امر و تبرک آپکے بمن قدم سے ہمکو
بہت فلاح ہوئی آپ اپنا صلہ کیون نہین لیتے سوار نے جواب دیا جب مجھکو ضرورت
ہوگی تب مین لونگا اب مین اس اطلاع کے واسطے آیا ہون کہ خاقان کا بیٹا چالیس ہزار
فوج لیکے تمہارے مقابلے کے واسطے آمادہ ہوا اگر خواہش جہاد کی اور اموال غنیم
آمادہ ہو جائے —

راقم کہتا ہے کچھہ نام و نشان اوس سوار نقرہ گھوڑیکا بجز اوسکے جواوپر
لکھا گیا تاریخ منقول عنہ مین مندرج نہین ہے ظاہر اوہ ولی کامل صنف انسان سے تھی
یا شاید جناب اقدس الہی نے کسی فرشتے کو بصورت انسان اہل اسلام کی مدد کیواسطے
مامور کیا تہا - الغرض سعید آمادۂ محاربہ ہوا بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی وقت
زوال آفتاب سے تا غروب معرکۂ قتال و جدال گرم رہا آخرش کفار کو ہزیمت ہوی اور
سعید نے اپنے خیمے مین معاودت کی صبح کو پھر وہی سوار نقرہ گھوڑے کے تشریف لائے
اور خبر دی کہ خاقان کا بیٹا اپنی افواج منتشرہ کو جمع کرکے پھر آمادۂ محاربے پر ہوا ہی
آپ تیار ہوجیے اور تشویش نہ کیجیے اللہ تعالی آپ کو نصرت دیگا سعید جب تیار
ہوکے معرکے پر آئے تو لوگونسے پوچھا کوئی جانتا ہے کہ خاقان کا بیٹا کس مقام پر ہے
لوگون نے تجسس کرکے خبر دی وہ جو ایک آدمی کا سر نیزے پر بلند معلوم ہوتا ہی اوسی
مقام پر وہ گھوڑے پر کہڑا ہے اور وہ سر جراح کا ہے سعید نے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑہکے دفعۃً حملہ کیا اور ایک وار تلوار کا خاقان کے بیٹے کے سر پر ایسا کیا کہ وہ گھوڑے
سے جدا ہوکے زمین پر گرا مگر اوسکے ہمراہیون نے پھر اوٹھا کے سوار کرایا اور نائرہ
قتال و جدال کا پھر گرم ہوا آخرش افواج کفار کو ہزیمت ہوی ہزارون مارے گئے
اور اموال غنیمت بے انتہا افواج اسلام کو ملا سعید نے خمس غنایم موافق معمول کے دار الخلافت
مین روانہ کیا اور بقیہ اوسکی چالیس ہزار فوج پر تقسیم ہوا مورخین لکھتے ہین کہ سترہ
دمی پیچھے تقسیم ہوے -

ہشام کو جب خبر شکست خاقان کے بیٹے کی پہنچی سعید بن عمرو کو دار الخلافت مین

طلب کیا اور اپنے بھائی مسلمہ ابن عبد الملک کو خراسان کی حکومت پر مامور کیا اسیطرح برابر وہانکی عزل و نصب کرتے رہے تا آنکہ ۱۱۷ھ مین نصر بن سیار کو مامور کیا وہ برابر وہانکی حکومت پر ابو مسلم کے خروج تک رہے جو بانی خلافت بنی عباس کے تھے۔ انہین ہشام بن عبد الملک کے عہد مین واقعہ ہائلہ حضرت زید بن زین العابدین سلام اللہ علیہما پیش آیا جنکے پیرو اب شیعہ زیدیہ کہلاتے ہین اور وہ مذہب ممالک یمن مین اور جنگلونمین اطراف مدینۂ منورہ کے بکثرت شائع ہے اصل مذہب اونکا یہ ہے کہ حضرت شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بہت معظم اور مکرم جانتے ہین مگر لاریب حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو افضل سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ خلافت حق اونکا تھا مگر اجماع اہل اسلام اونکی خلافت پر نہوا۔

یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ پہلی مقتدا اس قوم کے جو اب رافضی کہلاتے ہین حضرت زید کے ساتھ جمع ہوے پھر اونسے کہا کہ ابو بکر اور عمر کیطرف سے آپ بیزاری ظاہر کیجئے اونھون نے فرمایا جو لوگ اونسے بیزاری اور بیزاری رکھتے ہین ہم اونسے بیزار ہین شیعہ نے کہا اذن نمر فضلک یعنی تو ہمنے چھوڑدیا تمکو اسی سے حضرت زید نے اور اونکے ہمراہیون نے اس قوم کا نام رافضہ مقرر کیا یعنے چھوڑنے والے اور اپنے پیرو لوگونکو شیعہ زیدیہ کا لقب دیا۔

راقم کہتا ہے بنظر معنی کے رافضی کچھہ بد لفظ یا دشنام نہین ہے مگر اب شیعہ اثنا عشریہ اس لفظ کے اطلاق سے اونکے اوپر نہایت ناراض

ہوتے ہین تو وہ ناراضی یا بسبب جہالت کے اوسکی معنی سے ہے کہ اوسکو گالی سمجھتے
ہین یا یہ کہیئے کہ اندہے کو اگر بصیر یعنے ڈھٹیارا کہیئے تو وہ ناراض ہو اوس قسم سے
ناراضی ہے۔ بالجملہ ایک جماعت کثیر نے اہل کوفہ مین سے حضرت زید کے ساتھہ
جمع ہوکے اوسیطرح بیوفائی کی جیسے اونکے دادا حضرت امام حسین علیہ السلام کے
ساتھہ کی تہی اور حضرت زید نے اوس بیوفا قوم پر اعتماد کرکے خلاف مصلحت
زمانہ اور خلاف نصائح اپنے دوستان صادق اور عزیزون کے ناحق اپنے تئین
ہلاکت مین مبتلا کیا اسیطرح سے اونکے صاحبزادے یحیی ابن زید نے ولید بن یزید کی
خلافت مین اپنے تئین ہلاک کیا جسکا ذکر اپنے محل پر ہوگا۔ مختصر کیفیت حضرت
زید کے واقعے کی بروایت روضۃ الصفا یہ ہے کہ کوفیون نے خطوط بھیجکے حضرت
زید کو بلا طلب کیا اور چالیس ہزار آدمیون نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی ہرچند
اونکے دوستون اور عزیزون نے ممانعت کی کہ کوفیونکا کچھہ اعتماد نکرنا چاہئے۔
اونھون نے آپکے دادا کے ساتھہ بیوفائی کی اونہین کی اولاد یہ لوگ ہین اونسے
وفائے عہد کی توقع نرکھئے لیکن چونکہ مقتول ہونا حضرت زید کا مقدر ہوچکا تہا
ہرگز ناصحونکی نصیحت نے کچھہ اثر نہ کیا منجملہ اون ناصحون کے ایک شخص سلمہ
بن کہیل نے حضرت زید سے پوچھا کہ مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون فرمائیے
کتنے آدمیون نے آپکے ہاتھہ پر بیعت کی ہے فرمایا چالیس ہزار آدمی نے
پھر پوچھا آپکے دادا کے ہاتھہ پر یعنے حضرت امام حسین علیہ السلام کے کتنے لوگون
نے بیعت کی تہی فرمایا اسی ہزار آدمی نے پھر پوچھا کہ آپ کے دادا آپسے افضل

یا آپ اونسے افضل ہین اور عہد اور زمانہ اونکا آپ کی زمانہ سے بھتر تہا یا آپکا
زمانہ بہتر ہے فرمایا وہ مجھسے افضل تھے اور اونکا زمانہ میرے زمانے سے بہتر تہا تب
مسلمہ نے کہا اوس زمانے مین آپکے دادا کے ساتھہ اوس جمعیت کثیر نے وفا نہ کی
آپکو اس جمعیت قلیل کے قول و فعل پر کسطرح اعتماد ہوا - اوسی عرصہ قریب مین
بعضے نامور کوفے کے لوگون نے جنھون نے پہلے بیعت کی تھی آپ سے آکے پوچھا کہ
آپ ابوبکر اور عمر کی شان مین کیا کہتے ہین فرمایا بجز اونکی نیکی اور حسن کردار کے کسی
امر بد کو مین اونکی طرف منسوب نہین کرتا بعضے لوگون نے ہماری قوم مین صرف تقدم
البتہ کہا ہے کہ بہ نسبت اونکی ہم لوگ مستحق تر خلافت کے تھے مگر جب وہ دونو خلیفہ ہوے
تو اونھون نے کتاب پر اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا اور
کسی پر ظلم نہین کیا اون لوگون نے کہا بنی امیہ بھی کہتے ہین کہ ہم کتاب اور سنت
پر عمل کرتے ہین اور اونھون نے بھی آپ پر کچھہ ظلم نہین کیا آپ نے فرمایا اونکو کیا
نسبت ہے اون دونو بزرگون کے ساتھہ وہ مجھپر اور تم پر اور اپنے نفس پر ظالم ہین -
الغرض اون لوگون نے اپنا عہد بیعت توڑ ڈالا اور کہا حقیقت مین ہمارے
امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام ہین آپ ہمارے امام نہین ہین آپنے اونسے فرمایا
**یاقوم رفضتمونی** یعنے اے قوم تمنے مجھکو چھوڑ دیا اسی سے شیعہ اثنا عشریہ
پر لفظ رافضی کا اطلاق کیا گیا بالجملہ جب ہلال محرم سنہ ۱۲۲ دیکھا گیا حضرت زید نے
عزم خروج کا کیا اگرچہ تدابیر یوسف بن عمر والی کوفہ سے شب یکم صفر سنہ ۱۲۲ کو جو
حضرت زید نے تاریخ خروج مقرر کی تھی ساری جمعیت بیعت کرنیوالونکی آپ کی شریک نہوئی

ایک روایت سے صرف پانسو آدمی اور ایک روایت سے دوسو اٹھارہ آدمی نے ساتھ دیا
اور حضرت زید بڑی شجاعت اور بہادری سے لڑتے رہے یہانتک کہ ایک تیر پیشانی
مبارک پر لگا اوسکی صدمے سے آپ گھوڑے پر سے جدا ہوگئے لوگ ایک اونکی معاونوں کی
گھر مین اوٹھا لائے ایک جراح نے تیر پیشانی سے نکالا اور زخم کی دوا کرتا رہا مگر فائدہ
نہوا آپنے قضا کی یارون نے ایک مقام مخفی مین دفن کیا اور یوسف بن عمر والی
کوفہ مدفن کی تلاش مین تہا کہین پتا نہین ملتا تہا آخرش آپکے ایک غلام کو قتل کی
تہدید کرکے اوسے پوچہا اوسنے اپنے جان کی خوف سے بتا دیا یوسف نے نعش
شریف قبر سے نکالکے سر تن سے جدا کیا اور ہشام کے پاس بھیجدیا اور تن مبارک کو
سولی پر چڑہایا فاعتبروا یا اولی الابصار ہشام بن عبدالملک کے
ذکر مین یافعی نے لکہا ہے کہ ایکمرتبہ ہشام ایک ہرن کے پیچہے دوڑے ظاہرا وہ ہرن
ہاتھ نہ آیا وہان ایک لڑکا بکریان چراتا تہا ظاہرا استہزاءً اوسے کہا تیرے
پاس ہرن ہے، لے آؤ اوسکو اوس لڑکے نے جواب دیا تیری موت آئی ہے جو میری طرف
بحقارت نظر کی اور مجہسے معاشرت بحقارت کی تیری گفتگو جباری ہے اور
فعل تیرا خماری ہے ہشام نے کہا اوچھو کرے تو مجہکو پہچانتا نہین ہے اوسنے
کہا تو نے تو بی ادبی سے پہلے ہی اپنے تئین پہنچوا دیا کہ بغیر سلام علیک کے بات کرنا شروع
کردی ہشام نے کہا مین ہشام بن عبدالملک ہون لڑکے نے کہا خدا تیرے گہر کے قریب
نہ لیجائے اور نہ کسی زندہ کو تیری قبر دکہلائے وہ یہ کہی رہا تہا کہ حشم وخدم ہشام کے
وہان پہنچے اور ہر ایک نے کہنا شروع کیا السلام علیک یا امیرالمومنین ہشام نہایت غصے مین

گھوڑے پر سوار ہوے اور لوگونسے کہا اس لڑکے کو ساتھ لے آؤ جب وہ دار الخلافت مین پہنچے اور رونق
اور امرا حاضر ہوے ہر ایک آداب خلافت بجالایا اور وہ لڑکا چپ سن ہو رہا کھڑا تھا اور خلیفہ کو
سلام نہ کیا تب بعضے وزرا نے کہا اوے کتے عرب کے کس چیز نے تجھکو امیر المومنین پر سلام کرنیسے
اوسنے جواب دیا اوپالان گدہی کی اتنی دور سے چلتی چلتی میرا دم چڑھگیا ہی حواس ٹہکانی نہین ہین بعضے
ندمانے کہا اوگدہے کے بچے عرب کے بہت فضول تو بکا امیر المومنین کے سامنے اور اونسی لفظ بلفظ تو نی
تخاطب کیا اوسنے جواب دیا او بھوکی سنگستانکی اور سرمہ لگانے والے بدفرزند کیا تو نی نہین سنا قول اللہ عزوجل
اپنی کتاب منزل مین اپنی نبی مرسل پر یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسھا پس جب اللہ تعالی
کے سامنے ادمی جدال کرینگے ہشام کی کیا حقیقت ہے کہ اونسے کوئی لفظ بلفظ تخاطب نکرے اسبات سے
ہشام اور زیادہ غصے ہوے اور حکم ہوا کہ ہین ہمارے سامنے اسکا سر کاٹ ڈالو جلاد طلب ہوا اور نطع بچھا کی
اوسپر وہ دراز کیا گیا اور جلاد نے تین مرتبہ پوچھا یا سید میرے مین تمھارا بندۂ ذلیل لب گور ہون اسکا سر کاٹ
ڈالون اور مین بری ہون اوسکی خون سے ہر مرتبہ ہشام نے کہا کاٹ ڈال اوسکی گردن مگر تیسرے مرتبہ
جب حکم دیا تو وہ لڑکا پڑا پڑا ہنسنے لگا تب ہشام نے کہا پھر کھڑا کرو اسکو جب وہ کھڑا ہوا اوسنے کہا او بیشعور
سر نی پر تو نہ ہنستا ہے اور جینی پر تو اڑاتا ہے کیا تو ہمسے جہل کرتا ہے یا اپنی نفس سے مسخر پن کرتا ہے تب اوسنے کہا یا
امیر المومنین میری دو باتین سن لیجئے پھر جو جی چاہے سو کیجئے حکم ہوا کہہ ڈال اوسنے کہا یہ میرا اول وقت ہے آخر
اور آپکا آخر وقت ہے دنیا سے اور ہر آئینہ اگر اس مدت مین کوتاہی ہوئی یا اجل مین کچھہ تاخیر ہوئی تو آپکی
گفتگو کچھہ مجھی ضرر نکریگی نہ تھوڑی نہ بہت لیکن یا امیر المومنین کچھہ اشعار مجھی یاد آئے ہین اوسکو سن لیجئے حکم ہوا
پڑھ ڈال تب اوسنے پڑھا قطعہ + بنصت ان الباذ یخلق مرۃ + عصفور سر ساقہ المقدور +
ان عصفورا نقارہ + وانباز منھک علیہ یطیر + مایغنی لمثلک شبعۃ +

وذلك اكلمت فانني لحقير فتعجب البازل المذل لنفسه عجبا واقلت ذلك العصفور
هشام یہ سنکے ہنستے ہنستے لوٹ گئے اور کہا خدا کی قسم اگر ابتدا سے یہ اسطرحکی گفتگو کرتا تو سوا خلافت
جو کچھ مانگتا میں اسکو بخش دیتا پھر کہا اوچھو کرے اپنا منہہ کہول جب اسنے منہہ کہولا تو موتی اور جواہر سے
اوسکا منہہ بھردیا اور بہت کچھ نقد اور جنس اور خلعت پہناکے رخصت کیا -

راقم کہتا ہی اوس لڑکے کی گفتگو کا عربی سے اردو مین ہمنی ترجمہ کیا ہی مگر وہ فصاحت
اور بلاغت جو عربی مین تھی وہ اردو مین کہان اور ہشام بیشک باوصف اوسکی سختی گفتگو سے نہایت
غصے مین تھے لیکن اوسکی فصاحت اور بلاغت سے متحیر اور متعجب تھے اور اوسی سے ہماری ذہن مین گذرتا ہی کہ
اوسکا قتل کرنا منظور نہا صرف تخویف تھی - اسیطرحکا ایک قصہ نہایت تعجب کا روضۃ الصفا مین منقول ہی
کہ ہشام ایکدن اپنے شکار کی سفر مین ایک کاروان مین جا پہنچے وہان ایک بوڑہی آدمی سے کچھ حقارت سے
گفتگو کی اسنے ہر سوال کے جواب مین باوصف اونکی آگاہ کرنے کی کہ مین ہشام بن عبدالملک ہون بہت
دلیری سے اور کمال بے ادبی سے گفتگو کی اور سارے عیوب بنی امیہ کے امیہ کیوقت سے اونکی عہد تک نقل کئے
مگر وہان اوسکا حشم اور خدم نہین پہنچا صرف ایک غلام ساتھہ تہا اونکی آنکہون مین غصے سے خون اوتر
آیا اوس غلام سے پوچہا کہ تجہکو یاد ہی اس بوڑہے نے کیا کیا کہا اوس غلام نے کہا یا امیرالمومنین
مین اوسکی گفتگو مسلسل بے ادبی کی سبکے ایسا بدحواس ہوگیا کہ مجھی ایک لفظ اوسکا یاد نہین ہے کئی بار مینے
قصد کیا کہ تلوار نکالکے اوسکو قتل کرون مگر مآل کار سے ڈر کے ساکت ہورہا ہشام نے کہا کہ اگر تو
اسکے خلاف گفتگو کرتا تو مین تجہکو قتل کرتا خبردار اگر کچھہ بھی تجہکو یاد ہو تو کسی کے سامنی مطلق زبان سے نکالنا
بعد اپنے لشکر مین آنیکے لوگونکو بھیجا کہ اوس بوڑہیکو پکڑلاوین مگر اوسکا کہین پتہ نہ لگا اور ہشام ہمیشہ اوسکی
تلاش مین رہے مگر کبہی نہ ملا اور اونکو ساری عمر حسرت رہی کہ اوسکو فوراً کیون نہین گرفتار کیا یہ قصہ

روضۃ الصفا مین تاریخ اعثم کوفی سے منقول ہی بسبب تطویل کے لفظ بلفظ کلام اوس بوڑہی کا ہمنے نقل نہین کیا - یافعی لکہتے ہین کہ ہشام سفید رنگ اور خوبصورت تھی اور سیاہ خضاب ایام کہولت مین کرتی تھی مگر روضۃ الصفا مین اوس بوڑہی آدمی کی طعن و تشنیع کے ذکر مین لکہا ہی کہ ہشام احول اور کریہ منظر تھی اسسے معلوم ہوتا ہی کہ اوس بوڑہی کے قصے مین صاحب روضۃ الصفا کی شاعریت خلاف اصلیت کے بہت تھی اسیطرح سے روضۃ الصفا مین بخل کی نسبت ہشام کیطرف کی ہی اور بدوی چھوکرے کے قصے مین جو انعام اوسکو لکہا گیا ہی وہ بخل کے بہت خلاف ہے مگر چونکہ نہایت دانشمند اور دور اندیش تھی ظاہر اسراف بیمحل نہین کرتے تھی - مسامرہ مین ہی اونکی مہر کا کندہ تہا الحکم للہ منشی اونکی سالم نام اونکا اپنا ایک غلام تہا اور حاجب دوسرا غلام خالد نام تہا قاضی اونکی عہد مین عمر بن صفوان تھی اور کوتوال یزید بن یعلی حمیری عبسی تھی ۱۰۵ھ مین وہ خلیفہ ہوے اور ربیع الثانی ۱۲۵ھ مین شہر رصافہ مین قضا کی وہین دفن ہوے اونکی مان ام اسمعیل بنت ہشام بن اسمعیل مخزومی تھی اکسٹھ برس اونکی عمر ہوی اور انیس برس نو مہینے پانچ دن خلافت کی -

## گیارہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابو العباس ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان تہا

یافعی نے ولید بن یزید بن عبد الملک کے ذکر مین لکہا ہی وہ بہت خوبصورت تھا اور بڑا شہ زور اور شاعر غرا تہا لیکن اوسکے حالات مین بہت سے امور بد خلاف دینداری اور خلاف حیا اور شرم کی اوسکی طرف لوگون نے نسبت کئے ہین جسکا ذکر یافعی کو مکروہ معلوم ہوا اور خدا عالم ہی اوسکا یعنی اون روایات کی صحت اور غلطی کا اور اوسی سبب سے اوسکی بنی عم یزید بن ولید نے اوسپر خروج کر کے اوسکو قتل کیا کل ایک برس تین مہینے وہ متولی خلافت رہا جمادی الثانی ۱۲۶ھ مین وہ مقتول ہوا - مسامرہ مین لکہا ہی کہ اوسکی ام الحجاج بنت محمد بن یوسف ثقفی تھی روز وفات ہشام بن عبد الملک کے لوگون نے

اوسکی ہاتھہ پر بیعت کی اوسکی مہر کا کندہ تہا یا ولید احذ المعدت حاجب اوسکا قطری تہا اور منشی اوسکا یوسف بن محمد رویہ تہا کوتوال اوسکا عبدالرحمن بن جمیل کلبی تہا اوسکی چچا کے بیٹے یزید بن عبدالملک نے اوسکو قتل کیا باب فرادیس کے باہر وہ دفن ہوا اور تمام عمر کی اوسکی ۳۸ برس کی عمر پائی ایک برس دو مہینے بائیس دن متولی خلافت رہا ربیع الثانی ۱۲۵ھ مین اوسکی ہاتھہ پر بیعت ہوئی و جمادی الثانی ۱۲۶ھ مین وہ مقتول ہوا انتہی روایۃ المسامرہ - بالجملہ وہ اپنے باپ کی وصیت سے بعد چچا کے مرنیکی خلیفہ ہوا تہا جس وصیت کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور سب ایک الذہب مین لکہا ہے وہ فاسق ملعن دائم الخمر تہا محرمات پر اوسکو اصرار اور بڑی جرات تہی حج کرنیکا ارادہ کیا اس نیت سے کہ کعبہ شریف کی چھت پر بیٹہہ کے شراب پیئے اوسکی چچا کے بیٹے نے اوسپر خروج کر کے اوسکو قتل کیا -

راقم کہتا ہے اگر خبر اوسکی فاسق معلن ہونیکی صحیح ہے تو عجب نہین ہے کہ وہ اثر یزید بن معاویہ کے لحظ کا ہوگا اسواسطے کہ اوسکی بیٹی عاتکہ کا پوتا تہا اور یہی عجب نہین ہے کہ یزید بن ولید بن عبدالملک اوسکا چچا کے بیٹے نے اوسپر خروج کیا اوسنے اوسکی شان نزول حرکات بد کی نسبت یہ تہا یہ نہایت مبالغہ کیا ہے چنانچہ وفیات الصفا مین بعینہ اسی عبارت سے اوسکی نقل کیا ہے ہو اوسکے کفر پر دلالت کرتے ہین پھر اوسکا پورا حال بہی لکہا ہے بعضے لوگون کا ان مین یہ ہے کہ وہ سب جزئیات محض تہمت اور بہتان کی ہین اور موید اوس گمان کا یہ قصہ ہے کہ روز مہدی بالله خلیفہ عباسی نے اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ ولید بن یزید بن عبدالملک زندیق تہا ابوالعلا مہ فقیہ اوس مجلس مین حاضر تہا اوسنون نے کہا یا امیرالمومنین الله تعالی بڑے عاول ہے تحکم نہین معلوم ہوتا کہ اپنی حبیب محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم کا خلیفہ ایسے مقام ایک زندیق کو مقرر کرے جو لوگ اوسکی مجلس مین حاضر رہتے تہے مین نے اون سے سنا ہے کہ جب نماز کا وقت آتا تہا وہ فورا اپنی مجلس عیش و عشرت اور شراب

وکباب سے اوٹھکے اور نئی پوشاک بدلکے نماز پڑھتا تھا بعد فراغت کی نماز سے پھر وہی پچھلی پوشاک پہن کے
عیش و عشرت کی مجلس مین آتا تھا ایسے شخص کو یہ نہین کہہ سکتے کہ زندیق تھا اور خدا کا ایمان نہین
رکھتا تھا مہدی باللہ نے کہا بارک اللہ علیک یا ابا العلامہ اسی ولید بن یزید بن عبدالملک کے
عہد مین یحیی بن زید بن زین العابدین بن حسین سلام اللہ علیہم ممالک خراسان مین مقتول
ہوے مجمل حکایت اوسکی بروایت روضۃ الصفا یہ ہے کہ جب واقعہ ہائلہ حضرت زید کا پیش آیا
تو حضرت یحیی مخفی وہان سے نکلکے خراسان کیطرف چلے گئے اور بلخ مین حریش نام ایک شخص
کے گھر مین مقیم ہوے جب ہشام بن عبدالملک نے قضا کی اور ولید بن یزید بن عبدالملک متولی خلافت
ہوا تو یوسف بن عمر ثقفی جو ظاہر ولید کیطرف سے ارباب اقتدار مین تھا نصر بن سیار والی خراسان
کو لکھا کہ یحیی بن زید کو گرفتار کرکے عراق مین بھیجدو نصر نے بہت تحقیق اور تفتیش کی حریش کو گرفتار
کیا اور کہا یحیی کو حاضر کرو اوسنے انکار کیا کہ مین نہین جانتا ہون وہ کہان ہین نصر نے چھ سو
تازیانے حریش کو مارے اسپر حریش نے قسم کہائی کہ اگر یحیی میرے پاؤن کے نیچے ہو اور تم ہزار تلوار
میرے سر پر مارو گے مین ہرگز پاؤن نہ اوٹھاؤنگا مگر قریش حریش کی بیٹی نے جب دیکھا کہ اوسکا باپ
مارا جاتا ہے اوسنے یحیی کا نشان بتادیا اور نصر بن سیار نے اونکو قید کرکے ولید کو اطلاع کی ولید نے
حکم لکھا کہ حضرت یحیی کو مطلق العنان کردو اور اونسے تعرض نہ کرو نصر بن سیار نے ایکہزار
سوار حضرت یحیی کو نذر کرکے اونسے کہا کہ آپ خراسان کی ملک سے کہین باہر تشریف لیجائیے
میرے حد اقتدار کی ممالک مین قیام نہ فرمائیے حضرت یحیی وہان سے جو ظاہر نصر بن سیار کا دارالحکومت
تھا یا اوس عرصہ مین وہ وہان مقیم تھا سرخس مین تشریف لیگئے اور وہانسے نیشاپور کی
عازم ہوے اوس نواح مین بعضے تجار سے حضرت یحیی نے کچھ گھوڑے اور اور دواب اس

وعدے پر خرید کے کہ جب وقت آویگا تب ہم اوسکی قیمت ادا کرینگے عمرو بن زرارہ جو اوسطرف کا حاکم تہا اوسنے نصر بن سیار کو اوس واقعے کی اطلاع کی اوسنے حکم بھیجا کہ حضرت یحییٰ سے مینے اقرار کرالیا ہی کہ وہ میرے حدود مملکت سے باہر چلے جائین اگر وہ ہمارے ممالک چھوڑدین تو بہتر ہے والا اوسکے ساتھہ محاربہ کرو عمرو بن زرارہ ایک فوج کثیر سوار اور پیادے کی جمع کرکے حضرت یحییٰ کے مقابل ہوا اونھون نے فرمایا مین یہان جنگ کرنیکو نہین آیا ہون روبراہ ہون تم کیون مجھسے متعرض ہوتے ہو اوس بیچارے بغیر ورحکومت حکم اونکی قید کرلینیکا کیا حضرت یحییٰ ہمگی ستر آدمی اپنے ہمراہیونکے ساتھہ آمادۂ مدافعت پر ہوکے خوب لڑائی ہوی یہانتک کہ عمرو بن زرارہ خود مارا گیا اب حضرت یحییٰ کو لازم تہا کہ اگر مجبوری نہ تھی تو فوراً حدود خراسان سے باہر ہوجاتے یا جمعیت کثیر ہمراہ نرکھتے لیکن چونکہ ارادۂ ازلی نے اونکی ایام حیات کو ختم کردیا تھا دونو امرمین سے ایک بھی وقوع مین نہ آیا آپسمین مشورہ کیا کہ سردست ہمارا ارادہ جنگ کا نہانیت یہ تھی کہ عراق مین جاوین مگر اب اوسطرف جانا دشوار ہے سات سو آدمی آپکی ملازمین سے تھے اس جمعیت کے ساتھہ جرجان کی عزیمت کی نصر بن سیار نے یہ خبر سنکے فوراً خود عازم جرجان کا ہوا اور مسلم بن احورمازنی کو دس ہزار سپاہ کی ہمراہ مقدمۃ الجیش کرکے روانہ کیا اب بھی اگر حضرت یحییٰ اپنے تئین نصر بن سیار کے سپرد کردیتے تو لاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ سے نجات پاتے اور چونکہ ولید نے پیشتر حکم اونکی مطلق العنان کرنیکا دیا تہا اگر تن تنہا وطن کیطرف معاودت کرتے یا ممالک ہند کیطرف چلے جاتے تو مصلحت دینی اور دنیوی اوسی کی مقتضی تھی اور اگرچہ پہلا مقابلہ عمرو بن زرارہ کے ساتھہ بدافعت ظاہرہ تہا لیکن بعد کامیابی کے اوس مقابلہ مین اس جمعیت کثیرہ کے ساتھہ خلاف اپنے اقرار اور وعدے کے جب ممالک خراسان کو ترک نہ کیا اگرچہ سردست

نیت فوج کشی کی بہ سبب بے سامانی کے نہ ہوا ورنہ اپنی تئین تنہا سپرد کر دیا پھر ارباب اقتدار دنیادار
کب اوسکی طرف سے مطمئن ہوتی بہرصورت مسلم بن احور مازنی نے حضرت یحییٰ کو حدود جرجان
مین جا گھیرا وقت چاشت سے تا زوال آفتاب معرکہ قتال وجدال کا طرفین سے گرم رہا
بعد زوال کے حضرت یحییٰ نے مسلم سے استجازت کرکے قتال واسطے ادا نماز ظہر کے موقوف
کرایا بعد نماز کے پھر قتال شروع ہوا مسلم کیطرف بہت سے لوگ مارے گئے تب مسلم نے ایک جماعت
تیراندازون کی صف برابر کرکے تیرونکی بارش کردی ایک تیر حضرت یحییٰ کے مقتل پر
جا بیٹھا اور اونکو آخر کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الغرض مسلم نے سر اونکا کاٹ کے نصر بن
سیار کے پاس بھیجدیا اور جثے کو مع دو اونکی ہمراہیونکی جنکا نام ابوالفضل اور ابراہیم تہا
بموجب نصر کے حکم کے سولی پر چڑہا دیا جب ابومسلم مروزی کا خراسان پر تسلط ہوا تب اوسنے
اون لاشونکو اوتار کے دفن کیا واضح ہو کہ نفاق اور شقاق کسی قوم مین صرف قوت
اور طاقت اوس قوم کی نہین گھٹاتا بلکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ بالخاصہ اوسمین ایسی
نحوست ہے کہ اگر چندے کوئی قوم آپسکے نفاق اور شقاق اور جنگ وجدال سے کل منتفی
ہوئی تو جو باقی رہجاتے ہین وہ ذلیل اور خوار اور معدوم الاقتدار رہتے ہین کتب تواریخ
سے سیکڑون اقوام پیشین کا یہی حال دیکھنے مین آیا قوم بنی امیہ مین جب تلک اتفاق رہا
خلافت اوس قوم مین بڑے شوکت اور احتشام سے قایم رہی جو خلیفہ مقرر ہوا ساری
قوم نے برضا و رغبت اوسکی فرمانبرداری کی جب مشیت ایزدی اوس قوم کے زوال
اقتدار کی مقتضی ہوئی اسی ولید بن یزید بن عبدالملک کے عہد مین آپسمین جوتی
پیزار شروع ہوئی اور شروع اس نفاق اور شقاق کا یزید بن ولید بن عبدالملک کے

نامۂ اعمال مین ثبت ہوا کہ اوسنے باتہام یا انتساب ولید کے حرکات قبیحہ منجر بکفر وزندقہ
کی اوسپر خروج کیا اور باہم جنگ وجدال واقع ہوئی طرفین سے لوگ مقتول ہوے مگر خارجی غالب
آیا اور ولید کو قتل کیا اور حقیقت یہ ہی کہ بعد خلافت راشدہ کی امامت اور خلافت شرعی تو
باقی نہین رہی تھی ظاہر مین البتہ ارباب حل وعقد اہل اسلام کے فاسق معلن کے ہاتھہ پر بیعت
نہین کرتے تھے اور واقع مین خلافت سلطنت موروثی ہوگئی تھی پچہلا خلیفہ اپنی اولاد یا اقربا
مین سے جسکو چاہتا تہا وصیۃً خلیفہ مقرر کرتا تہا تو غالباً ولید بن یزید بن عبد الملک پیشتر خلافت
سے فاسق معلن تہا اگر بعد خلافت کے اوسکے فسق کا اعلان ہوا تو یہ مسئلہ شرعی ہے
الامام لاینعزل بالفسق یعنی امام اگر بعد خلیفہ ہونے کے فاسق ہوجاے تو خلافت سے
معزول نہ کیا جائیگا - اور فرض کیجئے اگر وہ پیشتر سے فاسق معلن بھی تہا وہ عیب اوسکا ذاتی
تہا امامت اور خلافت شرعی تو تھی نہین سلطنت موروثی تھی اور انتظام سلطنت کے
بابین وہ عادل اور رعایا پرور تھا روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ شام کے ممالک مین
جتنے اندہے اور لولے تھے اونکی واسطے وظیفہ مقرر کیا اور ہر ایک کیواسطے ایک خادم مقرر کردیا
ننگے اور بھوکہون کو لباس اور کہانا دلوایا رضی اللہ عنہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً کے لوگون کیواسطے صلات
اور لباس بہیجا گیا ارباب فوج اور لشکریونکی مرسومات بڑہادیئے مطالب اور مسئولات حاجتمندون
پورا کرتا رہا ایسے بادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکو قتل کرنا محض دنیا طلبی اور خواہش نفسانی سے
دنیداری کے پردے مین واقع ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو بانی اس حرکت کا تہا یعنی یزید بن ولید
بن عبد الملک اوسکو بھی سلطنت سازگار نہوئی لوگونکی زبانونپر متعلب مشہور رہا اور
تھوڑے دنون مین مرگیا اوسکی جگہہ اوسکا بہائی ابراہیم ہوا اوسپر مروان حمار نے خروج کیا

اور آپس کے نفاق اور شقاق سے دو مہینے کے بعد اوسکو خلافت سے دست بردار ہونا پڑا پھر مروان حمار پر
خاندان بنی امیہ کی ختم ہوگئی اور وہ قوم ایسی مٹی کہ اب نام و نشان اوس قوم کا عالم مین سنے مین نہین آتا

## بارہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابوخالد یزید بن ولید بن عبد الملک تہا جسکا لقب ناقص ہوگیا تہا

لکہتے ہین کہ ناقص اوسکا لقب اس سبب سے ہوا تہا کہ اوسنے مواجب فوج کا گھٹا دیا تہا اور خروج اوسکا ولید بن یزید
بن عبد الملک بھی باعث اس لقب کا ہوا کہ بغیر استحقاق کے بزور شمشیر متغلب ہوا تہا یافعی نے مراۃ الجنان
مین لکہا ہی کہ یزید کی بیعت پر بعد قتل ولید بن یزید بن عبد الملک کے جمادی الثانی سنہ ۱۲۶ مین بیعت ہوئی
اور اوسی سال کی بیسوین ذیحجہ مین اوسنے قضا کی چھتیس برس کی عمر مین اور وہ زاہد اور عادل اور نیک تہا
مگر قدری تہا - امام شافعی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوا
تب اوسنے خلق کو مذہب قدر کی دعوت کی یعنی مذہب معتزلہ کا سکہایا جنکو قدریہ کہتے ہین بسبب اسکے کہ وہ تقدیر الہی
کے منکر ہین - روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ وہ یزید بن ولید بن عبد الملک جب متولی خلافت ہوئے تب
اونہون نے خطبہ پڑہا جسمین ولید بن یزید بن عبد الملک کو الحاد اور بداعتقادی کیطرف منسوب کیا جو عذر تہا
اوسکے قتل کرنیکا اور اپنا متولی خلافت ہونیکا اور بیان کیا کہ مین ہرگز بیت المال مین تصرف نا کرونگا اور ہر
ملک کی آمدنی جب تلک خود اوسی ملک کے مصارف سے فاضل نہو دوسری جگہہ پر نقل نہوگی اور مین دروازہ اپنے
گہر کا کسی کیواسطے بند نہین کرونگا میری طرف سے اذن عام ہے جس حاجتمند عام اور خاص کا جو مطلب ہو
بغیر روک ٹوک کے خود آکے مجہسے ظاہر کرے اور حکم کرونگا کہ جو کچہہ جسکا حق مقررہ ہی ماہ بماہ اوسکو بھیجے پس جو
مینے یہ وعدے کئے ہین اگر اسکو ایفا کرون تو سب لوگ میری فرمانبرداری کرو اور اگر اوسکا ایفا مجہسے نہو
تو بے تکلف خلافت سے مجہکو معزول کرو -

راقم کہتا ہی یہ یزید بن ولید بن عبد الملک قبل خلافت کے بھی بہت متقی اور پرہیزگار تہا

اور بعد خلیفہ ہونیکے بھی اوسنے عزم عدالت اور انصاف اور دینداری کا کیا اس صورتمین بنظر اوسکی اتقا اور تدین کے ممکن ہے کہ اوسکا خروج اپنے بنی عم خلیفہ پر اور اوسکا قتل کرنا محض دنیا طلبی اور خواہش نفسانی سے نہو خیال دینداری کا زیادہ اوسکا باعث ہوا ہو لیکن تب بھی اوسکی خطای اجتہادیمین کچھ شک نہین ہے کہ عصاے متکای اہل اسلام کو اوسنے پھاڑا اور آپسمین نفاق اور شقاق پیدا کیا جسکی نحوست سے بنی امیہ کے خاندان میں دیا۔ چنانچہ اوسی روضۃ الصفا کی روایت سے ثابت ہے کہ باوصف اوسکے عزم دینداری کے ہر طرف مملکت مین فتور اور فساد برپا ہوا سلیمان بن ہشام جو عمانین مقید تہا اوسنے وہان خروج کیا اور علم بغاوت بلند کیا حمص کے لوگونے ولید کے قتل پر بہت تعزیت کی اور وہان فتور اور فساد برپا کیا یمن کے لوگ بھی باغی ہوگئے اور شامیونکے ساتھہ نوبت جنگ وجدال کی پہنچی خراسانمین یزید نے نصر بن سیار کو معزول کرکے منصور بن جمہور کو وہانکی ایالت پر مامور کیا تہا نصر نے اوسکو دخل نہ دیا اور مخالفت پر آمادہ ہوا تب یزید نے عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز کو وہان مامور کیا اور منصور کو واپس طلب کیا مروان بن محمد بن مروان بن حکم جسکا لقب مروان حمار تہا بنی امیہ کے خاندانمین بڑا نامور اور شجاع تہا اور ارمینیہ کی ولایت مین حاکم با اقتدار تہا اگرچہ یزید کی زندگی مین اوسنے خروج نہین کیا مگر ولید کی قتل سے اور یزید کی تسلط سے وہ ناراض تہا بعد یزید کی مرنیکی اوسنے خروج کیا جسکا ذکر آئندہ ہوگا ان سب بے انتظامیونکا اور مفاسد کا کچھہ بندوبست یزید سے نہو سکا اور چھہ ہی مہینے کے عرصیمین اوسنے قضا کی بنی امیہ کے خاندان مین ایک نے دوسریکو قتل کرنا شروع کیا جو موجب زوال اقتدار اوس قوم کا ہوا۔

مسلمہ بن شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ مان یزید کی ام ولد ظریفہ نام بنات یزدجرد سے تھی تو بنات سے مراد بیٹی ہے پوتی ہے اسواسطیکہ روضۃ الصفا کی روایت سے معلوم ہوا کہ اوسکی مان کا نام ماہ آفرید تہا بنت فیروز بن یزدجرد بن شہریار تو ظاہر ایہان نام خاندانی اونکا بدلکے ظریفہ رکہا گیا ہوگا اور یزدجرد کی تو

تین بیٹیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آئی تھین اور اونکی بموجب مشورے حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے شادیان ابناء صحابہ کبار کے ساتھہ ہوئین اسواسطے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ شاہزادیان ہین انکی ساتھہ مثل عوام لونڈیونکی نہین پیش آنا چاہیے چنانچہ ایک اونمین سے شہربانو تھین جنکی شادی حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھہ ہوئی جنکے بطن سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام پیدا ہوے اور دوسریکی شادی محمد بن ابی بکر کے ساتھہ ہوئی جنکی بطن سے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہم پیدا ہوے اور تیسری کی شادی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ ہوئی اونکی بطن سے ایک نامور بزرگ پیدا ہوے جنکا نام راقم کو اسوقت یاد نہین ہے

لکھتے ہین کہ یزید بن ولید کبھی بتفاخر کہتے تھے انا ابن کسری و ابی مروان وجدی قیصر و جدی خاقان تو مروان کا اونکی آبا مین ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ یزید بن ولید بن عبد الملک بن مروان تھے اور چونکہ فیروز بن یزدجرد کی مان شہرویہ کی بیٹی تھی اور شہرویہ کی بیٹی کی مان یعنی اوسکی جورو قیصر کی بیٹی اور شیرویہ کی مان خاقان کی بیٹی تھی پس یزدجرد یعنے کسرا اور قیصر اور خاقان یزید کے اجداد مادری ہوے۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ یزید بن ولید بن عبد الملک کعبہ شریفہ مین پیدا ہوا اور کوئی خلیفہ سوے اوسکی کعبہ مین نہین متولد ہوا۔ ظاہرا شیخ اکبر کو یہ روایت نہین پہنچی جو روضۃ الاحباب مین منقول ہے جسکو بعینہ ہم نقل کرتے ہین کہ ولادت باسعادت اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب سلام اللہ علیہ روز جمعہ سیزدہم ماہ رجب بعد ازسی سال از عام الفیل اندرون خانہ کعبہ رو داد و امام ابو داؤد آوردہ کہ پیش ازان جناب و بعد ازان ہیچکس را حاصل نشد کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد و درین معنی عزیزان گفتہ اند۔ شعر۔ ولدتہ فی حرمہ المعظم امہ ۔ طابت و طاب ولیدھا المتولد ۔ گوہر چو پاک بود صدف نیز پاک بود ۔ آدمیانہ حرم پاک و رو جود۔

راقم کہتا ہے شعر فارسی گویا ترجمہ عربی شعر کا ہے پس قول شیخ اکبر کا ظاہرا باستثنا

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہوگا یا یہ ہو کہ ولادت یزید بن ولید کی شاید مسجد الحرام مین ہوگی اسواسطیکہ مسامرہ مین قید اندرون کعبہ کی نہین ہے اور مسجد الحرام پر بھی اطلاق کعبہ کی ہی اور تحفۂ اثنا عشریہ مین بر وقول مفضلین حضرت علی کے شیخین پر بدلیل ولادت آپکے اندرون خانۂ کعبہ مین لکھا ہی کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جو زمرۂ اصحاب مین ہین اونکی ولادت بھی خانۂ کعبہ مین ہوئی تو چاہیے کہ وہ بھی افضل شیخین سے ہون وہذا خلف پس یہ روایت خلاف ہے اوسکی جو روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ پیش از انجناب و بعد از ان ہیچکس را حاصل نشد کہ در خانہ کعبہ متولد شدہ باشد - پھر مسامرہ مین لکھا ہی یزید بن ولید کی مہر کا کندہ تھا قائم بالحق منتصر حاجب اونکا ایک اپنا غلام سلامہ نام تہا اور منشی بکر بن شماخ تھے اور کوتوال جو منشی کا بھی کام کرتے تھے ثابت بن سلیمان تھے اور قاضی اونکی عہد کے عثمان بن عمر بن موسیٰ بن مغمر تیمی تھے سنہ ۱۲۶ مین چھیالیس برس کی عمر مین قضا کی اور یافعی کی اور روضۃ الاحباب کی روایت سے ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ مین قضا کرنیکا حال اوپر لکھا ہے -

**تیرہوان خلیفہ بنی امیہ کا ابراہیم بن ولید بن عبد الملک بن مروان تھا جسکی کنیت ابو اسحاق تھی**

اس ابراہیم کو خلافت پر استقلال نہ نصیب ہوا مسامرہ مین لکھا ہی بروز وفات یزید ناقص اپنے بہائی کے وہ خلیفہ مقرر ہوا بعضے کہتے ہین بھائی کی وصیت سے بعضے کہتے ہین بغیر وصیت کے اور دو مہینے چوبیس دن کے بعد اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور مروان حمار کی ہاتھہ پر بیعت کی جو خاتم خلافت بنی امیہ تھا اوسکی مہر کا کندہ تھا - توکلت علی الحی القیوم ابراہیم بن ابی جمعہ وغیرہ کئی آدمی منشی تھے اور وزان اونکا غلام حاجب تہا اور عثمان بن عمر التیمی قاضی تھے وہی جو اونکی بہائی کیوقت مین تھے مان اونکی ام ولد تھی نعمت نام -

اور مسعودی کی الذہب مین لکھا ہی کہ ابراہیم کو ستررات خلیفہ ہونے سے گذری تہی ان کہ مروان حمار کو خروج کیا لوگون نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور ابراہیم دار الخلافت سے بہاگ گئے پھر وہ آئے اوپر کی تو

خلافت سے خلع کیا اور مروان کو سپرد کردی اور برضامندی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی اور ۱۳۳ھ تک زندہ رہی
جب سفاح عباسی نے خروج کیا تب اور بنی امیہ کی ساتھہ وہ بھی مارے گئے - اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ دمشق
کے لوگون نے بعد یزید بن ولید کے مرنیکی ابراہیم کے ہاتھہ پر بیعت کی مگر اونکی خلافت کا کچھہ استحکام نہوا لوگ اونکو کبھی
رتبۂ خلافت سے سلام کرتے تھے کبھی رتبۂ امارت سے کبھی دونو مین کوئی رتبہ ملحوظ نہین رہتا تھا مثل احادناس کے لوگ
خیال کرتے تھے یہانتک کہ ۱۲۷ھ مین مروان حمار نے اونکو خلافت سے خلع کیا تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ مروان
کو قتل ولید کا اور تسلط یزید کا ناگوار تھا جب اوسنے یزید کی بیماری کی خبر سنی خروج کرکے بلاد جزیرہ پر بھی متصرف
ہوا اور بعد وفات یزید ناقص کے اسی ہزار فوج ارمنیہ اور جزیرے کی جمع کرکے ولایت شام کیطرف متوجہ ہوا
جب قنسرین مین پہنچا یزید بن عمر بن ہبیرہ جو عظماے بنی امیہ سے وہانکا حاکم تہا وہ بھی شریک ہوگیا جب
حمص مین آیا سارے وہانکے لوگ جو خیر طلب ولید بن یزید بن عبدالملک کے تھے اور تسلط یزید بن ولید بن عبدالملک
سے ناراض تھے مروان کے شریک ہوگئے اور وہ بنام حکم اور عثمان ابناے ولید بن یزید جو ابراہیم کی قید مین تھے سب سے
بیعت اپنے ہاتھہ پر وکالۃً کراتا تھا جب ابراہیم کو خبر مروان کے پیشقدمی کی ہوئی ایک لاکھہ بیس ہزار سپاہ ہمراہ
لیکے چشمۂ آب گرم پر اوسنے معسکر کیا پہلے مروان نے ابراہیم کو پیغام بھیجا کہ اگر حکم اور عثمان کو قید سے چھوڑدو تو ہم تمسے جنگ
نکرینگے چونکہ ابراہیم نے اونکو نچھوڑا لہذا معرکۂ کارزار گرم ہوا خوب گھمسانکی لڑائی ہوئی مگر ابراہیم کو شکست ہوئی سولہ
ہزار سپاہ شامی قتل ہوئی اور بیس ہزار آدمی مروان نے مقید کئے اور اونسے حکم اور عثمان ابناے ولید بن یزید
بن عبدالملک کے نام بیعت کرائی ابراہیم مع عبدالعزیز بن حجاج بن عبدالملک جو ابراہیم کا ولیعہد تھا اور یزید بن خالد
بن عبداللہ قشیری بھاگکے دمشق مین چلے گئے اور وہان یہ راے قرار دی کہ اگر حکم اور عثمان با اقتدار ہوگئے
تو کسیکو اپنے باپ کے قاتلین مین سے زندہ نچھوڑینگے اونکو محبس مین قتل کرنا چاہئے اسواسطیکہ اونکا قتل موجب حیات
ہزارون آدمیونکا ہی اور بموجب اس مشوریکے اون بچارونکو قتل کرڈالا اور سلیمان بن ہشام جسنے ابراہیم کی بیعت

کرلی تھی اوسنے سارا خزانہ بیت المال دمشق کا لوٹ کے اپنے نوکرون پر تقسیم کردیا بعد مقتول ہونے حکم اور عثمان کے
اہل اسلام نے علانیہ مروان حمار کے ہاتھہ پر بخلافت بیعت کی اسواسطیکہ وہ بہت بڑا شجاع تھا اوسکی سوا بنی امیہ
کے قوم مین ایسے وقت نازک شیوع مفاسد اختلافات مین کوئی دوسرا ذی رعب لایق انتظام
خلافت کے معلوم نہوا اور اوسکا لقب حمار ز تحقیر کا نہ تھا صرف اوسکی شجاعت کی سبب سے وہ لقب قرار پایا تہا
اسواسطیکہ گرد معرکہ جنگ سے ہرگز پانو نہین اوٹھاتا اور منہہ نہین پھیرتا اگرچہ قریب موت کی مجروح ہوجاے دراتا
آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اسی لئے عرب کی یہ مثل مشہور ہے اصبر من الحمار فی الحرب اوس شخص پر وہ مثل
اطلاق ہوتی ہے جو لڑائی مین کیسی ہی مصیبت پڑنے سے منہہ نہ موڑے مروان کا یہی حال تھا کہ یورش کرنین
اور غنیم کے مجمع مین بے تحاشا گھس جانین مطلق اوسکو خوف و خطر نہین ہوتا تہا کیسی ہی شدت کی مار
پڑتی ہو وہ سب کا متحمل ہوتا تہا اور لڑائی کی مصیبت عظیم پر وہ صبر کرتا تہا ہرگز متوحش نہین ہوتا تہا

**چودہواں خلیفہ بنی امیہ کا جو خاتم خلافت اوس قوم کا تہا مروان بن محمد بن مروان بن حکم**
**ابن ابی العاص ہے جسکا لقب حمار اور جعدی تہا**

لقب ہونکی وجہ ابہی ہم لکہہ چکے ہین شاید وہ مثل عرب کی اصبر من الحمار اول انہین مروان پر اطلاق ہوئی
اور اوسکا لقب اوس سبب سے ہوا تہا کہ جعد بن درہم اوسکا اتالیق اور مودب تہا مان اوسکی لبابہ نام ام الولد
تہا اول تخت خلافت پر کئی والیتو نہین وہ والی رہے تھے اور ابھی حکومت کرچکے تھے جب بڑے بڑے مقتدر لوگون نے ارباب حل و
عقد اہل اسلام نے اوسکے ہاتھہ پر بیعت خلافت کی کرلی ابراہیم نے اور اوسکی مقتدر ہمراہیون نے مخالفت مناسب نہجانی
اور مروان سے امان طلب کی اور ابراہیم نے برضامندی اپنے تین خلافت سے خلع کرکے اونکو سپرد کردی اور اونکے ہاتھہ پر
بیعت کرلی مروان حمار ابراہیم اور اونکے ولیعہد عبد العزیز بن حجاج بن عبد الملک کے ساتھہ بہت مہربانی اور
تلطف کرتا تہا تاانیکہ بعد خروج سفاح عباسی کے ہمراہ سارے بنی امیہ کے وہ بھی قتل ہوے اور ایک روایت ضعیف

یہ ہے کہ خود مروان نے اونکو قتل کیا - الغرض مروان اگرچہ باجماع عام خلیفہ ہوا لیکن اوسکو بالکل قوت انتظام خلافت کی نہ ملی ہر طرف سے بغاوت اور خروج شروع ہوا ایکطرف اوسنے باغیون کو زیر کیا دوسری طرف بغاوت اوٹھی پہلے بنی امیہ کے خیر طلبون مین لڑتے بھڑتے رہے یہانتک کہ ہزارونکو اپنی قوم کے خیر طلبونمین سے اور سیکڑون کو اپنی قوم مین سے اوسنے بسبب انکی بغاوت قتل کیا آخرش یہ نوبت پہنچی کہ سفاح عباسی نے خروج کیا اور اوسکو غلبہ ہوا کہ اوسنے خلافت کو بنی امیہ کے خاندان سے میٹ دیا - سفاح کی خلافت کا حال تو آئندہ شروع خلافت عباسیہ خاندان کا جہانسے ہوگا وہان مفصل لکھا جائیگا مگر یہان اسقدر لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ تدابیر مخفیہ ترقی خاندان عباسیہ کی مدت سے ہو رہی تھین اس عرصہ مین جب بنی امیہ کے خاندان مین نفاق اور شقاق شروع ہوا اور آپسکے قتال اور جدال سے اوس خاندان کے اقتدار اور شوکت مین ضعف آیا اور ہر طرف مفاسد بغاوت کے پھیلے تب ۱۳۲ھ ہجری مین سفاح نے علانیہ خروج کیا اور اونکے معاونون نے خلافت کی بیعت اونکے ہاتھ پر کی سفاح نے عبداللہ بن علی اپنے چچا کو ایک جمعیت فوج پر جو اونکی اعانت کیواسطے جمع ہوئی تھی سپہ سردار مقرر کیا تاکہ مروان پر حملہ کرین قریب موصل کے مروان حمار اپنی جمعیت فوج کے ساتھ مدافعت پر آمادہ ہوا نہایت گھمسان کی لڑائی ہوئی دونوطرف کے بہادرون نے داد شجاعت اور بہادری کی دی لیکن چونکہ بنی امیہ کا ستارۂ اقبال مائل بہبوط اور کوکب سعادت عباسیہ کا ترقی اور عروج پر تھا مروان حمار کو ہزیمت ہوئی وہ شام کے ممالک کے طرف بھاگا عبداللہ بن علی نے تعاقب کیا مروان شام مین پانو نہ جماسکا مصر کے ممالک کیطرف چلا گیا عبداللہ نے شام کے ممالک پر بخوبی تسلط کرکے وہین اقامت کی اور صالح بن علی اپنے بہائی کو مروان کے تعاقب مین مصر کیطرف روانہ کیا مروان موضع بوصیر متعلقات مصر بلند مین رکا اور صالح کی جمعیت کے ساتھ آمادہ مقابلہ ہوا لیکن افواج منہزمہ کا پھر پانو جمانا دشوار ہے مروان کی حقیقت مین وہ حرکت مذبوحی تھی

مگر وہ اپنی شجاعت اور دلیری جبلی سے تادم واپسین لڑا کیا اور خود مع سارے بنی امیہ کے جو اوسکی ہمراہ تھے اتوار کی شب کو جب تین راتین شہر ذی الحجہ سے باقی تھین ۱۳۲ھ مین مقتول ہوا اور خلافت بنی امیہ کی ختم ہوگئی - مسامرہ مین لکھا ہے محمد بن مروان بن الحکم جب ولایت جزیرہ کا والی اور حاکم تہا اون دنونمین ۱۲۷ھ مین یہ مروان حمار اوسکا بیٹا پیدا ہوا تہا اور ۱۲۷ھ مین وہ خلیفہ مقرر ہوا اور ۱۳۲ھ مین انہتر برسکی عمر مین مقتول ہوا پانچ برس دس مہینے سات دن خلیفہ رہا عامر بن اسماعیل مذحجی جو صالح بن علی کی فوج کا مقدمۃ الجیش تہا اوسنے اوسکو قتل کیا مہر مین اوسکی کندہ تہا اذکر الموت یا غافل حاجب اوسکا سفیان نام اوسکا غلام تہا اور منشی عبد الحمید بن یحیی اور کوتوال کوثر بن اسود مغیری اور قاضی وہی عثمان بن عمر تیمی تھے جو یزید بن ولید بن عبد الملک کے عہد مین مقرر ہوئے تھے - مورخین لکھتے ہین سوائے اونکی جو جدال اور قتال مین ماریگئے جب تسلط عباسیہ کا ہوا بنی امیہ کی قوم کا اعلی اور ادنی جو جہان ملا وہان مقتول ہوا یا فعی کی روایت سے صرف شام کے ملک مین جو عبد اللہ بن علی کی ہاتھ سے مقتول ہوے اونکا عدد کئی ہزار کو پہنچا تہا - منجملہ بقیۃ السیف کے عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بھاگ بچے اور اندلس کے ملک مین چلے گئے وہانکے لوگون نے اونکو اون ممالک کا والی مقرر کیا اور اونکا لقب ہوگیا عبد الرحمن داخل اس سبب سے کہ وہ اوس ملک مین داخل ہوے تھے اونکی اور اونکے اولاد کی سلطنت وہان بڑے شوکت اور زور کی ہوگئی بہت سے ممالک فرنگستان کی اونھون نے فتح کئے قرطبہ شہر دار السلطنت اوائل مین مقرر ہوا جب اوس خاندان نے دعوی خلافت کیا تب دار الخلافت مشہور ہوا وہ سلطنت اسلام کی اوس خاندان مین اور بعد زوال اوس خاندان کے اور خاندانونمین قریب آٹھ سو برس کے بڑے قوت اور شوکت سے رہی یوروپ یعنی فرنگستان کے عیسائی سلاطین متعددہ کی ممالک جمع کرکے وہ سلطنت قایم ہوئی تھی قریب کل سلطنت اسپانیول کی

اور پرتگال اور فرانسیس اور اٹالیا اور صقالیا وغیرہ کے کچھ کچھ حصے اونکے قبضہ مین شامل ہوتے تھے اس عرصہ دراز کی
سلطنت مین اون بلاد مین بڑے بڑے نامی علما محدثین اور فقہا اور ارباب سلوک وہان پیدا ہوے اور
گذرے پھر باہم اہل اسلام کے نفاق اور شقاق سے مشیت الہی نے اوس سلطنت کو لیلیا کہ اب اون
بلاد مین اسلام کا نام باقی نہین رہا اور نفاق اور شقاق اور خود پرستی سے جو اوس زمانہ کے لوگون نے
کفران نعمت کیا اور اوس آسایش اور آرام اور عزت اور شوکت اسلام کا جو باہم اتفاق سے اور نامور
سلطنت سے حاصل تھا اوسکا شکر بھول گئے اونپر مضمون اس آیت کا خوب صادق آیا وضربت کانت
امنة مطمئنة یاتیها رزقها رغدا من کل مکان فکفرت بانعم الله فاذا
قها الله لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون ترجمہ اس آیت کا یہ ہے ایک بستی تھی
چین امن سے چلی آتی تھی اوسکو روزی فراغت کی ہر جگہہ سے آتی تھی پھر ناشکری کی اللہ کی احسانونکی
پھر چکھایا اوسکو اللہ نے مزا بھوکھ اور ڈر کے کپڑے پہنانے سے بدلے مین اونکی حرکات کے صدق اللہ و
رسولہ بعینہ یہی حال ہوا اوس زمانی کے لوگونکا اوس مملکت مین سلطنت اسلام کی مٹ گئی لوگون
مین افلاس آیا عیسائیان فرنگ نے جنکی عملداری وہان ہوی کھانی پینی کی تجارت اپنے ہاتھہ مین کرلی
سو اعیسائیون کے کسیکو کھانی کی چیز نہین ملتی تھی باوصف روپیہ ہونیکے کھانا نہین ملتا تھا جو لوگ نکل سکے
ملک چھوڑ دیا سیکڑون نے اپنے گھر کا دروازہ بند کرلیا اور مرگئے لاکھون عیسائی ہوگئے اس سے زیادہ ڈر
اور بھوکھہ کیا ہوگی۔ الغرض چونکہ بانی سلطنت قرطبہ کے بنی امیہ کی قوم مین سے ایک شخص ہوے پس خلفای
بنی امیہ کے ذکر کے تتمہ مین ذکر وہان کے خلفا کا ہم مناسب سمجھی لیکن اس عرصہ مین ہمارے پاس کوئی تاریخ
عربی یا فارسی نہین ہے جسمین اس سلطنت کا حال مفصل لکھا ہو مسامرہ اور سبایک الذہب مین صرف نام
وہانکے سلاطین اور خلفا کے اور کچھہ مختصر کیفیت لکھی ہے چونکہ وہ ساری سلطنت فرنگستانکی ہے انگریزی

[illegible] مفصل حال ہوگا لیکن کوئی انگریزی تاریخ مفصل بھی اس عرصہ مین نہین ہے پس سیکلو پیڈیا
اسوقت موجود ہے اوسمین مور کی نسبت مین قرطبہ کی خلفا اور سلاطین کا کچھہ حال لکھا ہی اگرچہ وہ بھی مختصر ہی مگر نسبت
مسامرہ اور سپاکیٹر سب کے کچھہ زیادہ تفصیل ہے اسواسطے ہم اوسکا ترجمہ کرکے جو کچھہ مسامرہ اور سپاکیٹر الذہب مین ہی اوسکو
[illegible] فرنگستانین اہل اسلام جو مسلط تھے اونکو وہانکے لوگ مور کہتے تھے اور سراسین بھی کہتے تھے سراسین تو شرقیون
[illegible] عرب لوگ نسبت فرنگستان کے مشرقی ہین اس سبب یہ نام مقرر ہوا اور مور کا لقب اس سبب سے ہوا
کہ اہل اسلام جنھون نے فرنگستان کی ممالک فتح کی وہ افریقیہ یعنی بربر کے ممالک سے آئے تھے اور رومی لوگ اون ممالک کو
ماریطینا کہتے تھے تو ظاہر امور ہے کہ اوسکا ماریطینا ہی اور اسی نام کے سبب سے اب سلطنت مغازیہ اہل اسلام جو
باقی ہی اوسکو مراکو کہتے ہین - الغرض اوسی سیکلو پیڈیا مین اوس سلطنت اسلامی فرنگستان کی چار عہد جدا
جدا لکھی ہین پہلا عہد ابتدای تسخیر اندلس سے وہانکی امراؤنکا ہی جو خلفای بنی امیہ کے زیر حکم وہان حکمران تھی دوسرا
عہد عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک کے تسلط سے جبتک خلافت قرطبہ کی قایم اور مستحکم رہی
تیسرا عہد بعد زوال خلافت کے جبکہ ساری سلطنت طوائف الملوک ہوگئی اور چوتھا عہد اوسی زوال خلافت
قرطبہ کی بعد مجلد طوائف الملوک کے سلطنت گرانادا کا حال ہے جو سب طوائف الملوک مین مقتدر رہی شروع
اس داستان کا اوسمین اسطرح سے ہے - اصل مادہ جو موجب سکا ہوا کہ عرب کے لوگ عین یوروپ کے قلب
مسلط ہوگئے افسانوئی تاریکی مین چھپا ہوا ہے اگرچہ بعضے لکھتے ہین کہ جولین نام ایک فرنگستانی امراؤنین سے
تھا جسکے دلمین ارباب حکومت کیطرف سے کچھہ کینہ تھا اوسنے مخفی عرب کی لوگونکو سلطنت اسپانیول کی
تسخیر کیواسطے طلب کیا مگر مورخین اس شہرت کی تصدیق نہین کرتے حقیقت واقعی یہ ہے کہ جغرافی محل
اوس جزیرہ نما سلطنت کا اور اوسکا خوش آب وہوا ہونا اور نہایت دولتمندی وہانکی اور کثرت
بربری لوگونکی جنھون نے اسلام قبول کیا تھا اور بیکار بیٹھے تھے اور وقوع کینہ اور نفاق مابین امرائے

سلطنت

سلطنت یہ امور باعث ہوے کہ عرب کے سپہ سردارون نے اوس سلطنت کی تسخیر کا ارادہ کیا اور اونکی اس ارادیکی یہود کی قوم نے جو اکثر دولتمند وہانکی سکان مین تھی اور بعضی وہانکی سلاطین نے اونپر ظلم اور ستم کئے تھے نہایت اعانت کی -

راقم کہتا ہے نہایت شجاعت اور بہادری اور تصمیم عزیمت اور اتفاق قوم جو باقتضاے اقبال لازوال اوس عہد کے اہل اسلام مین تھا ہمارے وانست مین اصل سبب اوس تسخیر کا تھا - پہلا حملہ امراے اسلام کا جو زیر حکومت خلفاے مشرقی بنی امیہ کے سلطنت اسپانیول وغیرہ مین حکمران رہی اوسکا بعینہ ہم ترجمہ نہین کرتے مگر باجمال استقدر وہ حال لکھا ہوا معلوم ہوا کہ شروع اوس عہد کا طارق بن زیاد بربری غلام ازاد موسی بن نصیر والی ممالک مصر اور افریقیہ کی تسخیر اندلس وغیرہ سے ہی جسکا حال ہمنے ولید بن عبد الملک کی خلافت مین لکھا ہی اوسکو سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی کہ طارق بن زیاد مذکور پانچوین رجب سنہ ۹۲ ہجری مطابق تیسوین اپریل سنہ ۷۱۱ عیسوی کو تھوڑی سی جمعیت فوج لیکے پہاڑی کالپی کے دامن مین اوترا جو مقام بعد اوسکی جہا طارق کے نام سے مشہور ہوا اور اہل فرنگ اپنی لہجے مین اوسکو متغیر کرکے جبرالٹر کہتے ہین اوسکی دو مہینے کے بعد مشہور لڑائی گھسانکی ساحل دریاے گوادالیٹ پر طارق کی فوج سے اور قوم گاتھک کے بادشاہ سے جو سلطنت اسپانیول پر حکمران تہا ہوئی جسنے اوس قوم کی سلطنت کو اسپانیول سے میٹ دیا اور طارق جھٹ پٹ اوس سلطنت کی بڑے نامور شہر و نیز جو دارالسلطنت اور دارالحکومت اسپانیو کے تھی قابض ہوا بعضونکو اوسنے بزور فتح کیا اور بعضون نے اوسکی شوکت اور عظمت دیکھکے دروازے کھول دیئے جسمین سب سے زیادہ نامی کارڈووا اور گراناڈا اور چیمائن اور ملاگا اور تولیڈو تھے -

راقم کہتا ہی ان بلاد مین اول شہر کا نام ہمارے عربی لہجے مین قرطبہ ہے اور باقی چار

شہر و نکا نام ہمین نہین معلوم ہوا کہ کس لہجے سے ہماری قوم کی زبان و نیز تھا مگر گرانا دا غلب ہے کہ غرناطہ ہو۔ بالجملہ قبل اسکے کہ موسیٰ بن نصیر خاندطارق بن زیاد کا جو فوج جرار لیکے افریقیہ سے اُنمالک کیطرف روانہ ہوا تھا وہان پہنچے طارق بن زیاد نے سارے دولتمند اور متمول شہر اور ممالک و مس سلطنت جزیرہ نما کی مسخر کر لیے تھے اور اونپر قابض ہو گیا تھا جب موسیٰ بن نصیر براہ دریا وہان پہنچا اور اوسکی جہازون نے اون سواحل پر جو بنام الجزائر مشہور تھے لنگر کیا اوسنے ساری فوج اوتاری اور کل ممالک اوس جزیرہ نما کے زیر کر لئے اور اونپر قابض ہو گیا صرف سلسلہ کوہستان اسٹوریا جو نہایت دشوار گذار تھا وہ باقی رہگیا جسکو فراری اہل فرنگ نے اپنا مامن مقرر کیا

راقم کہتا ہے کہ ہمنے ولید بن عبدالملک کی خلافت کے ذکر مین پیشتر لکھا ہے کہ موسیٰ بن نصیر ۹۶ھ مین افریقیہ کے والی مقرر ہوے وہ یافعی کی مراۃ الجنان سے ہم نے نقل کیا ہے مگر پھر اوسی سے نقل کیا ہے کہ بعضی کہتے ہین کہ وہ ۹۲ھ مین عبدالملک کے عہد مین مامور ہوے تھے یہی روایت صحیح ہے اسواسطیکہ جیسا اوپر سیکلوپیڈیا سے منقول ہوا تسخیر سلطنت اسپانیول کی طارق بن زیاد نے ۹۲ھ مین کی ہے مگر اوسی مین لکھا ہے کہ موسیٰ بن نصیر بسبب بعضی تہمتونکی جو اونپر ہوی تھین دارالخلافت مین طلب ہو گئی تھی زمانہ اونکی طلب کا ۹۴ھ عیسوی ہے جو مطابق ۹۵ھ ہجری کے ہے تو شاید بعد اوسکی وہ ۹۷ھ مین پھر وہان مامور ہوے ہون مگر سیکلوپیڈیا مین پھر معاودت اونکی نہین مذکور ہے بلکہ اوسمین منقول ہے کہ موسیٰ بن نصیر اپنے بیٹے عبدالعزیز کو اپنی جگہہ پر مقرر کر کے دمشق مین گئے تھے اور اونھون نے اپنے باپ کی غیبت مین قریب دو برس کے اونممالک مین حکومت کی اور بہت عمدہ انتظام کیا بعضے نے ممالک فتح کئے اور سلطنت اسلامی اسپانیول کو خوب مستحکم کیا اور دفعۃً ۹۶ھ عیسوی مین بموجب حکم سلیمان بن عبدالملک

خلیفہ کے

خلیفہ کے جب وہ جامع سولیا مین جو اوس عہد کے مسلمانون اسلامی اسپانیول کا دارالحکومت تہا
صبح کی نماز پڑھتا تہا قتل کیا گیا - بالجملہ سیلکو پیڈیا مین لکہا ہے - پہلا عہد سلطنت
اسلامی اسپانیول کا زیر فرمان خلفای بنی امیہ مشرقی ۱۱۱ھ عیسوی سے شروع
ہوا اور بغایت ۷۵۶ء رہا - جسمین اکیس امیر مقرر ہوے جنکا تقرر والی مصر اور افریقیہ
کیطرف سے ہوتا تہا مگر بلاشبہہ خلیفہ کی منظوری سے اوسکو استحکام ہوتا ہوگا اور اکثر یہ بہی
ہوا کہ اونمالک کے سکان اہل اسلام کے انتخاب سے برضامندی سپہ سردارن فوج کے کوئی امیر منتظم
مقرر ہوا پہر خواہ دارالخلافت سے یا والی افریقیہ کی طرف سے وہی بحال رہا یا دوسرا کوئی امیر امور
ہوا ان اکیس امرا مین جو چھیالیس برس کے عرصہمین وہان مامور ہوے بعضے بڑے منتظم اور بارعب
اور شوکت تہے بعضے ممالک فرانسیس اور اطالیا کے اونہون نے فتح اور مسخر کیے بڑے بڑے معرکے
جنگ کے واقع ہوے بعضے معرکونمین شکست بہی ہوی کہ وہ ممالک نئے مسخر کئے ہوے چہوٹ
گئے بعضے امرا ایسے مقرر ہوے جو سخت غیر منتظم تہے اور ارباب فوج اور سکان اہل اسلام اونکی حکومت
سے بسبب ظلم وستم کے ناراض تہے اخیر اس عہد مین یہ نوبت پہنچی کہ آپسمین جنگ وجدل شروع
ہوئی حکومت وہانکی بہت ضعیف ہوگئی اہل فرنگ جنہون نے کوہستان اسٹوریاس
اپنا مامن کیا تہا اونہون نے سرحد اپنے مقبوضات کی بڑہالی اب وہان دوسرا
عہد شروع ہوا جسکی ابتدا ۷۵۶ء عیسوی سے ہوی اور ۱۰۳۱ء تک رہا
کیفیت اوسکی یہ ہے جب خلافت خلفاے بنی امیہ کی تمام ہوی اور خلفاے عباسیہ
مسلط ہوے نیز اور کبیر خاندان بنی امیہ کے ہر جگہہ اور ہر مقام پر قتل کئے گئے منجملہ اونکے
عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک ۱۳۸ھ مین دمشق سے بہاگ کے

چندے ممالک مصر اور بربر مین آوارہ پھرتے رہے اور شروع ۷۵۵ء عیسوی مین دریا کے رستے سے اسپانیول کی ساحل پر اُترے چونکہ وہانکی سکان اہل اسلام تسلط عباسیہ سے راضی نہ تھی اونھون نے عبدالرحمن کے ورود کو غنیمت جانا اور اپنے اوپر اونکو حاکم مقرر کیا خلافت عباسیہ کے معین سپہ سردار اور عبدالرحمن سے دو لڑائیان ایک سنہ مین ۷۵۶ء عیسوی کے اور دوسری اوسی سالکی سپٹمبر مین ہوئین اون دونو لڑائیون مین عبدالرحمن مظفر اور منصور رہے خلیفہ کی فوج اور سپہ سردار نکو شکست فاش ہوئی اور عبدالرحمن ۱۰ دسمبر ۷۵۶ء عیسوی مین شہر کارووہ یعنی قرطبہ مین بعظمت اور شوکت داخل ہوے اور اوسکو دارالسلطنت اپنا مقرر کیا الداخل اونکا لقب ہوگیا اوس زمانے سے یہ سلطنت اسپانیول کی تبعیت خلفای مشرقیہ سے الگ ہوگئی اور عبدالرحمن وہانکی بادشاہ مستقل قرار پاے لیکن اطلاق لفظ خلیفہ اور امیرالمومنین کا اہل اسلام نے جو اونکی معین تھی مناسب نجانا اسواسطیکہ دو خلیفہ کا عالم مین ہونا خلاف شریعت تھا صرف وہ خلیفہ زادے کہلاتے تھے اونکی حکومت اور سلطنت بہت دراز ہوی بہت خوب انتظام اونھون نے کیا افرنگ جو ضعف حکومت اسلامی کے سبب سے پہاڑونسے اوتر آئے تھے پھر نکال دیئے گئے شہر قرطبہ کی آبادی بہت بڑھگئی گرداوسکی حصار بنایا گیا اور آبادی اوسکی بہت حسن وخوبی کے ساتھ ہوی نہرونکے ذریعے سے تمام شہر مین پانی پہنچایا گیا بہت بڑی جامع مسجد بنانا اونھون نے شروع کی خرما اور انار کے درختون کی ایجاد ایسے ممالک مین جہانکی آب وہوا اوسکے مخالف تھی علم فلاحت کی تدابیر موثرہ سے کی کہ اب وہان بہت عمدہ پیدا ہونی لگی ہر طرح کی علوم اور صنائع کو ترقی دی ایسا بڑا عمدہ اور منتظم بادشاہ اونتیسوین سپٹمبر ۷۸۸ء عیسوی مین چونتیس برس ایک مہینا فرمانفرمائی کرکے قضا کرگیا - اور مسارہ مین لکھا ہے کہ عبدالرحمن

بن معاویہ کی ہاتھ پر اندلس کے لوگون نے سنہ ۱۳۹ ہجری مین بیعت کی جو غالباً مطابق سنہ ۷۵۶ عیسوی کے ہوگی اور اونکی وفات غرہ جمادی الاولی سنہ ۱۷۲ ہجری مین ہوئی اور مدت سلطنت کرنیکی تینتیس برس چار مہینے شمار کی ہے - اور مسایک الذہب مین مذکور ہے عبد الرحمن عالم اور نہایت عادل تھی اور ربیع الثانی سنہ ۱۷۰ مین اونھون نے قضا کی - بالجملہ سیلوپیڈیا کی روایت سے عبد الرحمن کی بیس بیٹے تھے اونھون نے سب سے چھوٹے بیٹے کو ولیعہد مقرر کیا تھا جو اونکی وصیت کے سبب سے اونکی جگہہ پر بادشاہ ہوا جو دوسرے بادشاہ قرطبہ کے تھے اونکا نام ہشام بن عبد الرحمن تھا اور لقب اونکا الراضی تھا اونکی سلطنت اگرچہ بہت منتظم اور آسایش کی تھی مگر زمانہ اونکی حکومت کا کم ہوا ہشام کے دو بھائیون نے یعنی سلیمان بن عبد الرحمن اور عبد اللہ بن عبد الرحمن نے باپ کی وصیت ہشام کو ولیعہد کرنیکی موجب اپنی حق تلفی کا تصور کرکے آمادہ جنگ پر ہوے مگر کئی لڑائیون مین اونکو ہزیمت ہوئی آخرش اونھون نے مجبور ہوکے ہشام کی اطاعت قبول کی اور اونکی ہاتھ پر بیعت کی اہل فرنگ سے بھی ہشام کو جنگ وجدل رہی مگر ہر معرکے مین وہ مظفر اور منصور ہوے برمیوڈو قوم وقوم ڈیکان کا بادشاہ اکسٹوریا کا ایسا زیر اور مجبور ہوا کہ سنہ ۷۹۱ عیسوی مین عہد نامہ اطاعت اور فرمانبرداری کا نہایت بیعزتی کے ساتھ اوسنے دستخط کیا اور ہشام کے سپہ داران فوج نے سنہ ۷۹۳ اور سنہ ۷۹۴ مین فرانسیس کے ممالک پر یورش کی شہر مشہور اور معمور نربونی با اموال اور دولت فراوان پر قابض ہوکے اوسکو خوب لوٹا اور سارا شہر جلا دیا وہانسے آگے بڑہے کاسون مین ڈیوک ولیم نائب چارلیمان بادشاہ فرانسیس کا بہمراہی فوج کثیر مدافعت پر آمادہ ہوا بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی

آخرش ڈیوک ولیم کو ہزیمت فاش نصیب ہوئی اور سپہ داران اسلام بے انتہا اموال غنیمت لیکے اپنے ممالک مین پھر آئے اوس عہد مین ظاہرا قبضۂ دائمی کسی مملکت فرانسیس کا مناسب نہ معلوم ہوا ہشام نے پانچوان حصہ اوس مال غنیمت کا جو فرانسیسی ممالک سے حاصل ہوا تعمیر مسجد جامع قرطبہ مین جسکی بنا اونکی باپ عبد الرحمن نے شروع کی تھی صرف کیا اور اونھون نے جون ۹۶۱ء عیسوی مین قضا کی مسامرہ کی روایت سے ہشام نے سات برس نو مہینے سلطنت کی اور بموجب روایت سمایک الذہب کے صفر ۱۸۰ھ ہجری مین اونھون نے قضا کی - حکم بن ہشام بن عبد الرحمن - تیسرے بادشاہ قرطبہ کے ہین جو بعد اپنے باپ کے مرنے کے بادشاہ ہوے اونکی کنیت ابو العاصی تھی انکی سلطنت مین بہت سے مفاسد برپا ہوے بجز دحکم کے تسلط کے اونکی دونو چچا سلیمان اور عبد اللہ دونو بیٹے عبد الرحمن کے پھر مدعی سلطنت ہوے اور جنگ بغاوت پر آمادہ ہوے جسمین سلیمان قریب شہر والنشیا کی ۹۹۷ء عیسوی مین ماریگئے اور عبد اللہ کا قصور حکم نے معاف کیا اس شرط پر کہ وہ افریقیہ مین سکونت کرین حکم کے عہد مین رعایا کے دو غدر ہوے ایک ۸۰۷ء عیسوی مین شہر ٹولیڈو مین ہوا اور دوسرا ۸۱۷ء عیسوی مین عین حصار دار السلطنت کے اندر یعنی قرطبہ مین اون دونو غدرین حکم کیطرف سے نہایت سختی اور مظالم ہوے مورخ سیکلوپیڈیا کا لکھتا ہے کہ اون دونو غدرونسے ثابت ہوتا ہے کہ ساری رعایا حکم سے ناراض تھی ۸۱۲ء عیسوی مین حوالی قرطبہ کے ایک شہر مین کچھہ تھوڑا سا فساد ہوا تھا اس حیلے سے سارا شہر ویران کرکے مسمار کردیا اور

قرطبہ

قریب چالیس ہزار آدمی کو وہانکی سکانسی ممالک افریقیہ مین جلاے وطن کردیا اونمین سے
ایک جماعت کثیر مصر کے ممالک مین چلی گئی اور جزیرۂ کریٹی پر قابض ہوگئی جو سنہ ۹۶۱ عیسوی
تک اونکے قبضے مین رہا بعدان مظالم کے حکم نے می سنہ ۸۲۲ مین قضا کی -

راقم کہتا ہی اوپر جو سیکلوپیڈیا سے نقل ہوا ہے کہ حکم کی کنیت ابوالعاصی
تھی وہ ظاہرا لوگون نے بنظر مظالم شدیدہ کی مقرر کی ہوگی اور اگر خود اونھون نے اپنی وہ
کنیت یا اونکے والدین نے مقرر کی تو جو مشہور ہی کہ تسمیہ کے معنی کا اثر مسمی کی حرکات
اور افعال پر ہوتا ہی اوسی اثر سے مظالم شدیدہ کی وہ مرتکب ہوے - مسامرہ مین
صرف اسقدر لکھا ہی کہ حکم بن ھشام نے ستائیس برس ایک مہینا پندرہ دن سلطنت
کی اور بروایت سابق الذہب ذی الحجہ سنہ ۲۰۶ مین اونھون نے قضا کی اونکے بیٹے
عبدالرحمن بن حکم بن ھشام چوتھے بادشاہ قرطبہ کے ہین جو اپنے باپ کے قایم مقام
ہوے وہ عبدالرحمن دوم اور عبدالرحمن اوسط مشہور ہوے عبداللہ بن عبدالرحمن
جو ممالک افریقیہ مین نظر بند تھے اونھون نے پھر اون ممالک مغربیہ مین جاکے شورش
کی مگر لڑائی مین اونکو ہزیمت فاش ہوی عبدالرحمن دوم اہل فرنگ اور عیسائیونکی
معاملات مین بہ نسبت اپنے باپ اور دادا کے زیادہ تر مظفر اور منصور رہے سنہ ۸۲۷ عیسوی
مین شہر اور مملکت بارسیلونا قوم فرانک سے پھر چھین لیگئی سنہ ۸۳۹ عیسوی مین اہل
اسلام کی ایک نوارہ جہازات نے حوالی بندر مارسلس کو جلاکے خاک کردیا سنہ ۸۴۴ اور
سنہ ۸۴۵ مین قوم اسکاندینوی کا ویکنگر بڑی فوج لیکے اسپانیول کے ساحل پر آیا دونو
رتبہ جو فوج اہل اسلام کی اوسکی مدافعت پر مامور ہوئی تھی اوسے سخت لڑائی ہوئی اور

اوسکو شکست فاش نصیب ہوئی - اندرونی انتظام اپنی سلطنت کا بھی عبدالرحمن دوم نے
بہت عمدہ عدالت اور انصاف کی ساتھہ کیا عمارات رفاہ عام کی کثرت سی اونھون نی بنائے
مساجد اور مدرسے اور سڑکین ہر طرف اپنی ممالک سلطنت مین تیار کین جابجا نہرین زراعت کی
سیر ابی کیواسطی تیار ہوئین علوم اور صنائع کے وہ نہایت عاشق تھے اوسکی اشاعت
مین بڑی کوشش کی ایسا عمدہ بادشاہ اگست ۸۵۲ عیسوی مین قضا کر گیا جسکے وفات
کا غم والم علی العموم اوس سلطنت کے رعایا کو ہوا -

راقم کہتا ہی اوپر ہمنی لکہا ہے کہ یہ سارا حال سلاطین اور خلفاے قرطبہ کا انگریزی
تاریخ پینی سیلکو پیڈیا سی ہمنی لکہا ہی اور آخر بادشاہ کی عہد کے ذکر مین حال مختصر جو سبایک الذہب
اور مسامرہ مین تھا وہ بھی نقل کر دیا مگر ہمکو بڑا افسوس ہی کہ شہرون اور ملکونکی نام جو سیکلو پیڈیا
تھے وہی انگریزی لہجی کے لکہی گئے ہین خدا جانے اہل عرب کی زبانین وہ کس نام سے مشتہر تھی
اگر کوئی عربی یا فارسی تاریخ اوس سلطنت کی ملیگی تو اس فروگذاشت کا تدارک ہوگا -
سبایک الذہب مین عبدالرحمن دوم کی سلطنت کی بابین لکہا ہی کہ اونھون نی بڑے
زور و شور اور ابہت اور جلالت سی سلطنت کی لباس طرر کا اونھین کے عہد مین قرطبہ اور
اندلس مین جاری ہوا طرر جمع ہی طرہ کی شاید مراد یہ ہی کہ لباس مین قوریا سنجاف لگانا
اونکی ایجاد ہی یا عمامی کا طرہ مراد ہی یا وہ کوئی لباس خاص ہی کسی دولتمند اور عالم عرب سے
اوسکی تحقیقات ہوسکتی ہے بعد اوسکی وہ لکہتے ہین کہ اونھون نے دار الضرب وہان جاری
کی اوسے پیشتر مشرقیہ سکے وہان چلتے تھے جیسے اہل اسلام کی عملداری وہان ہوئی خاص
سکہ وہانکا مضروب نہین ہوا تھا - مورخین لکہتے ہین کہ یہ عبدالرحمن دوم جبر و تیت مین

ولید بن عبدالملک کے مشابہ تھے اور اشاعت علوم اور فنون اور تراجم کتب فلاسفہ مین مامون رشید عباسی کے مثل تھے اور وہ پہلے بادشاہ ہین جنھنے فلسفیات کا رواج قرطبہ اور اندلس مین کیا تین تیس ۳۳ برس کچھہ اوپر فرمانفرمائی کرکے سنہ ۲۳۹ ہجری مین اونھون نے قضا کی انتہی

محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول پانچوین بادشاہ قرطبہ اور ممالک اندلس کے ہین جو باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوے اونکی عہد مین اوس سلطنت مین بہت مفاسد برپا ہوے اور اکثر ممالک غیر منتظم ہوگئے بسبب غدر اور فساد اندرونی رعایا کے عیسائیونکو موقع ملا اونھون نے خوب ہاتھہ پانو پھیلائے الفونسو سیوم جو والی اپنے ریاست ہاے مورونی گالاشیا اور اسٹوریا کا تہا منجملہ اونمالک کے جو اوس ریاست سے نکل کے سلطنت قرطبہ مین شامل ہوگئے تھے مملکت لین کا کچھہ حصہ اولڈ کیاسل یعنی پرانی گڈہی یا قلعہ کہئے اسٹریاڈورا اور بہت بڑا حصہ مملکت لوسی ملاینا کا اونھون نے پھر لیلیا کہ بعضی اوسمین وسط مقبوضات اسلام مین تھی ان مفاسد جنگ وجدل کی ساتھہ جو مدافعت مین عیسائیونکی یورش کے ہوئین اور اہل اسلام کی فوج کو ہر معرکے مین ہزیمت ہوئی ایک قہر اسمانی واقع ہوا کہ سنہ ۸۶۶ عیسوی مین قحط نے سارا بھر کا مل رعایاے اہل اسلام پر مصیبت ڈالی آخرش دعاؤنسے اور نماز استسقا سے اوسکا زور شور گھٹا سنہ ۸۸۱ عیسوی مین ایک آفت ارضی تباہ کیا یعنی ایک زلزلہ آیا جسے کتنے قصبات اور قریات منخسف ہوگئے دریاے ڈاکوؤن اور سارقون نے شمالی عیسائی کے سنہ ۸۶۰ اور ۶۱ مین سواحلی ممالک کے لوگونکا ناک مین دم کردیا ان سب مصایب اور آفتونکی ساتھہ سلطنت محمد بن عبدالرحمن دوم کی بہت دراز ہوئی چونتیس برس گیارہ مہینے فرمانفرمائی کرکے جولائی سنہ ۸۸۶ عیسوی مین اونھون نے

قضا کی مسامرہ مین بھی اونکی سلطنت چونتیس برس گیارہ مہینے لکھی ہے اور سبا یک الذہب
کی روایت کے بموجب صفر ۲۷۳ھ ہجری مین اونھون نے قضا کی - منذر بن محمد بن
عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول - چھٹے بادشاہ قرطبہ
اور ممالک اندلس کے ہین جو باپ کے مرنے کے بعد بادشاہ ہوے لیکن اونسے انتظام
سلطنت کا نہو سکا اونکی باپ کی عہد مین ایک شخص بڑا جرات کا بلوائی جسکا نام سیکلوپیڈیا
مین ایسا لکھا ہے کہ صحیح پڑھا نہین جاتا شہر ٹوڈیلو اور اوسکی متعلق اضلاع پر قابض ہوگیا
تہا اوسکی ساتھ لڑائی مین اونکو شکست ہوئی اور ظاہرا دغے سے جولائی ۸۸۸ء عیسوی مین
مار ڈالے گئے کل ایک برس گیارہ مہینے اونھون نے سلطنت کی مسامرہ مین زمانہ اونکی سلطنت
کا ایک برس گیارہ مہینے تیرہ دن لکھا ہے جو سیکلوپیڈیا کی روایت کیموافق ہی اسواسطے
کہ اوسمین عیسوی شمسی سال کا حساب ہی اور مسامرہ مین قمری سال ہی تو تیرہ دن کا زیادہ
ہونا تعجب نہین ہے اور سبا یک الذہب کی روایت سی منذر کو لکھا ہی کہ صفر ۲۷۳ھ مین
اونھون نے قضا کی مار ڈالے جانے کا حال اوسمین نہین لکھا - عبداللہ بن محمد بن
عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول - منذر کی بھائی
ساتوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو اپنے بہائی کے بعد بادشاہ ہوے اونھون
نے بہت شجاعت اور بہادری سے سلطنت کی اول اونکو معرکہ آرائی اوس قالب
یا کالب بلوائی سے کرنا پڑی جسنے شہر توڈیلو اور اوسکی اضلاع پر اونکی باپ محمد کیوقت
مین قبضہ کرلیا تھا مگر ظاہر انتیجہ اوسکا اسیقدر رہا کہ مقبوضات اوسکی بڑھ نہ سکی بعد اوسکی
اونکی اپنے دو بیٹے یعنی محمد اور قاسم اونسے باغی ہوگئے اور باپ کے ساتھ جنگ کرنے پر

ا ہسپین قالب یا کالب
بڑھا جاتا ہی معلوم نہین اصل
کیا نام ہی ۱۲ منہ

آمادہ ہوے جسمین اول یعنی محمد کے ساتھ قریب شہر کالاثرا وا کے ۸۹۹ عیسوی مین بڑی لڑائی ہوئی اوسمین محمد کو شکست ہوئی اور وہ گرفتار ہوکے مقید ہوے اور اوسی قید مین باپ کے حکم سے قتل کئے گئے اور قاسم بھی ۸۹۵ عیسوی مین جنگ پر باپ کے ساتھہ آمادہ ہوے مگر کچھہ خفیف سا مقابلہ ہوا تہا کہ قاسم بھی گرفتار ہوگئے لیکن اونکا قصور باپ نے عفو کردیا۔

راقم کہتا ہی محمد اور قاسم کا باپ سے باغی ہونیکا بڑا تعجب ہے سوا اسطیکہ اونکی اپنے باپ کے موجود ہوتے ہوے چچا کی قایم مقامی کا کچھہ اونکو استحقاق نہ تھا سبب اونکی بغاوت کا سیکلو پیڈیا مین کچھہ نہین لکھا ہمارے ذہن مین یہ خطور کرتا ہے عجب نہین ہے کہ وہ دونو منذر کے داماد ہون اور منذر نے اونکے ولیعہدی کی وصیت کی ہو یا بے وصیت کے بسبب رشتہ دامادی منذر کے اپنے تئین مستحق سمجہتے ہون اگر یہ امر نہ تھا تو باپ کا سلوک اونکی ساتھ جسطرحسے وہ متوقع تھے نہوتا ہوگا۔ پھر سیکلو پیڈیا مین ہی کہ یہ عبداللہ اکتوبر ۹۱۲ عیسوی مین پچیس برس سلطنت کرکے قضا کرگئے اور ایک پوتے کو ولیعہد مقرر کیا جو محمد کا بیٹا تھا جسکو خود انہون نے قتل کیا تھا۔ مسامرہ مین لکھا ہے کہ عبداللہ نے پچیس برس اور ادھا مہینا سلطنت کی اور سبایک الذہب مین ان عبداللہ کا نام عبدالملک لکھا ہی تو ظاہر اوہ بھی نام اونکا ہوگا اور لکھا ہے وہ بڑے عالم اور دیندار تھے پچیس برس پندرہ دن سلطنت کرکے ربیع الاول ۳۰۰ ہجری مین قضا کرگئے

**عبدالرحمن سیوم** ابن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن دوم بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن اول آٹھوین بادشاہ قرطبہ اور اندلس کے تھے جنہون نے دعوے خلافت کیا اور بلفظ امیرالمومنین ملقب ہوے وہ اپنے دادا کے مرنے کے بعد اونکی وصیت سے

تخت نشین ہوے اونھون نے اپنا لقب الناصر لدین اللہ مقرر کیا وہ سلاطین اسلام اسپانیول مین بڑے باشوکت اور جلالت بادشاہ تھے کہ پچھلے سلاطین مین کوئی مثل اونکی نہین ہوا باوصف اسکے کہ وہ کم سن تھے اور اونکی کئی چچا بہت ہوشیار اور انتظام سلطنت کی بخوبی لیاقت رکھتے تھے لیکن عبدالرحمن سیوم کی رحم مزاجی جبلی اور فیاضی اور شوق علوم سیکھنے کا باعث ہوا کہ علی العموم اہل اسلام اونکی بادشاہ ہونے سے راضی اور خوش ہوے اور وہ محبوب اور پسندیدۂ عام ہوے اول توجہ اور فکر عبدالرحمن سیوم کی بلوائیونکی مٹانے اور زیر کرنے مین مصروف ہوی جنہون نے پچھلے سلاطین کے عہد مین بہت عمدہ اور زرخیز اضلاع اس جزیرہ نما سلطنت پر قبضہ کر لیا تہا اون سب مین بڑا با اقتدار وہی قالب یا کالب تھا جسکے قبضے مین بہت بہتر مقامات سلطنت اسلام اسپانیولی کے آگئے تھے اور اوسنے عیسائیونکی اعانت سے بڑی قوت پکڑی تھی اوسکو فوج سلطانی کے مقابلے کی تاب وطاقت نرہی وہ ایک اپنے قلعے سے دوسرے قلعے مین بھاگتا پھرا اوسکی ساری جمعیت بلوائیونکی مقتول اور منتشر ہوگئی اور وہ خود تبدیل وضع اور ہیئت سے کوہستان اراگان مین جا چھپا اور وہین مفقود الخبر ہوکے مرگیا اور اگرچہ اوسکے دو بیٹے سلیمان اور جعفر نے بہت کوشش کی کہ پھر بلوائیانہ مجمع کرین مگر اونکی تدبیرین سب رائگان ہوئین اور تو ڈیلو اور سب شہر جو اتبک اونھین کے قبضے مین تھے سنہ ۹۴۴ عیسوی مین مسخر ہو گئے عیسائیون کی یورش اور فوج کشی مین بھی وہ مظفر اور منصور ہوے سنہ ۹۳۸ عیسوی مین رامرو دوم بادشاہ لیون پر یورش کرنے مین وہ فتحیاب ہوے اور سنہ ۹۴۰ مین قریب سنٹ اسٹیوان کے اوسی بادشاہ پر جو بذات خود اپنی فوج لڑا رہا تہا اوسکو شکست فاش دی پھر آردیفیو دوم

بادشاہ

بادشاہ لیون پر اونکو فتح عظیم ہوی اونکی سلطنت کے ممالک بہت بڑھگئے بہت بڑا حصہ
ممالک مارٹیانیا کا اور شہر فاز اوسکا دارالسلطنت اور لیبو نسے اونکی قبضے مین آیا۔

راقم کہتا ہے ادریسی ایک قوم سادات حسینہ کا تھا جسنے اقصامغرب
مین سلطنت کی ہے اونکا کچھہ مجمل حال قرطبہ کی سلطنت کے ذکر کے بعد سب ایک الذہب سے
ہم لکھین گے سیکلوپیڈیا مین شہر فاز جو دارالحکومت مملکت مارٹیانیا کا لکھا ہی اوسکو
ویبسٹر کی ڈکشنری مین لکھا ہے کہ اوسکو فاس بھی کہتے ہین تو غالباً بلکہ بالیقین وہ فاس
وہی ہے جو دارالحکومت سلطنت مراکو کا ہے اور وہانکے بادشاہ جو اپنے تئین سادات حسینہ
سے کہتے ہین اوس زمانے مین وہی ادریسی تھے جنسے عبدالرحمن سیوم نے بڑا
حصہ مملکت مارٹیانیا کا اور اوسکا دارالحکومت فاس مسخر کرلیا تھا لیکن ظاہرا کچھہ اوس
مملکت کے حصے پر اوس خاندان معظم کے کچھہ لوگ قابض رہے جب خاندان بنی امیہ کا
قرطبہ مین تباہ ہوا تو غالباً علی بن حمود نے صرف اپنے مملکت موروثی پر قبضہ نہین کیا
بلکہ خلافت قرطبہ کی بھی حاصل کی جسکا ذکر آئندہ ہوگا اوسی خلافت کی کچھہ مملکت غالباً
مراکو کے بادشاہ کی کسی جد اعلیٰ نے اپنی مملکت موروثی قدیمی اور دارالحکومت فاس کے
ساتھہ ملحق کی ہے جہان اب مراکو کی مملکت ہے یہ قیاس ہمارا اس قرینے سے
ہے کہ بنظر اوسی خلافت قرطبہ کے باوصف ایسی چھوٹی سلطنت کے مراکو کا بادشاہ
اہلفرنگ کی ساری سلطنتون مین بلفظ امپرر یعنے شاہنشاہ لکھا جاتا ہے مگر آئندہ
تحریر سے معلوم ہوگا کہ ایک اور قوم مقب بلفظ مرابطین فاس اور مراکو کی سلطنت
مسلط ہوا جنکے اصل بانی بھی سادات حسینہ سے دوسرے خاندان کے ہین ہمکو ابتک تحقیق

نہین ہوئی کہ اب بادشاہ مراکو کے اور یہی ہین یا مرابطین کی نسل سے ہین -
پھر سیکلوپیڈیا مین لکھا ہے جب عبدالرحمن سیوم کو ایسے بڑے بڑے فتوحات
حاصل ہوے تب اونھون نے اوس قاعدۂ اتحاد کو توڑ ڈالا جسسے بنظر مذہب اسلامی
کے یہ سلطنت مغربی اہل اسلام کی زیر حکم خلفائے مشرقیہ تھی اور اپنے تئین ملقب
امیر المومنین اور خلیفہ اور امام ملقب کیا شہر قرطبہ کو دارالخلافت سے ملقب
کرکے اوسکی آبادی اور عمارت وسیع کردی اور اوسکو بہت خوش وضع اور خوبصورت
کردیا اور اپنے رعایا کی بہبودی اور فلاح کی ترقی کی اور نہایت اوسمین کوشش
کی جامع مسجد قرطبہ کی عمارت بڑھادی بہت سے مدرسے اور مکتب خانے جاری
کئے اور اونکی مصارف کی جائداد الگ کردی ایک نیا شہر آباد کرنیکی اور اوسمین
بہت عمدہ قصر شاہانہ بنانے کی بنا ڈالی اور اوسکا نام الزاہرہ مقرر کیا بہت سی
سڑکین اور نہرین اور نالیان جابجا پانی پہنچانیکی بنوائین ان سب امور سے ثابت ہے
کہ اونکی جبلت اور مزاجین نہایت عظم وحشم اور کمال شوق صنائع کا اور نہایت
ہوشیاری اور چالاکی تھی مورخین اہل اسلام نے اونکے فرمانفرمائی کے عدالت
اور انصاف کی ایسی تعریف اور توصیف کی ہے کہ اہل اسلام مین کوئی اونکا نظیر
نہ تھا اونھون نے اپنے بیٹے حکم کو ولیعہد مقرر کیا اسپر اونکے ایک چھوٹے بیٹے کو
جسکا عبداللہ نام تھا نہایت حسد ہوا اوسنے ایک مخفی سازش کی کہ کسیطرح سے
حکم کو مار ڈالے مگر اوسکی وہ تدبیر اور سازش کھل گئی وہ قید کیا گیا اور بعد قید
ہونیکے ہرچند اوسنے نہایت منت اور سماجت اپنے عفو قصور کیواسطے کی مگر وہ مقبول

نہوئی حکم اوسکی قتل کا جاری ہوا اور ۹۵۰ عیسوی مین وہ قتل ہوا - الغرض عبدالرحمن سیوم بہت مرفہ اور آسودہ سلطنت کچھہ اوپر پچاس برس کرکے سولہوین اکتوبر ۹۵۱ عیسوی مین موت طبیعی سے تہتر برس کی عمر مین قضا کرگئے -

راقم کہتا ہے یہ جو سیکلوپیڈیا مین لکہا ہی کہ سلطنت مغربی اہل اسلام کی زیر فرمان خلفاے مشرقیہ تہی تو حقیقت مین تو وہ تابع خلفاے عباسیہ کی نہی مگر چونکہ دو خلیفہ کا ہونا عالم مین مذہب اسلام مین جائز نہین ہی اسواسطے اہل اسلام ممالک مغربیہ کی اپنی بادشاہ کو دعواے خلافت نہین کرنے دیتے تہے اور جب تلک خلفاے عباسیہ کی شوکت خلافت کا زور شور رہا خود وہ نکے سلاطین اور اہل اسلام کو خوف اسکا ہوگا کہ مبادا دعواے خلافت کرنیسے خلفاے عباسیہ کیطرف سے اوسکی مدافعت کیواسطے فوج کشی ہو تو ایک فساد برپا ہوجاے - مسامرہ مین عبدالرحمن سیوم کے باب مین صرف اسقدر لکہا ہی کہ اونہون نی اپنی تئین مسمی بہ امیرالمومنین کیا اور اونہی پیشتر وہان کے سلاطین خلفا زادے کہلاتی تہی اور وہ پچاس برس والی رہے - اور سبایک الذہب مین منقول ہی چونکہ اس عرصہ مین بسبب مداخلت ترکون کے خلفاے عباسیہ مین کچھہ ضعف اور وہن شروع ہوا تہا اور جو ہیبت اور جبروت خلفاے عباسیہ کا پیشتر تہا وہ باقی نرہا تہا اسواسطے عبدالرحمن سیوم نی اپنی تئین ملقب بہ خلیفہ اور امیرالمومنین کیا اور بطرز خلفاے عباسیہ لقب اپنا الناصر باللہ قرار دیا خلفاے عباسیہ مین وہ زمانہ مقتدر باللہ کا تہا ان عبدالرحمن نے پچاس برس خلافت کی اور ۳۵۰ھ مین بعمر تہتر برس قضا کی - **حکم دوم بن عبدالرحمن سیوم بن محمد بن عبداللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبدالرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبدالرحمن اول** - نوین بادشاہ اور دوسرے خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو باپ کے مرنیکے بعد اونکی

وصیت سے اور ولیعہد مقرر کرنیسے خلیفہ ہوے اونھون نے اپنا لقب المستنصر باللہ مقرر کیا اور اپنے باپ کے بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتھہ متصف تھے بالخصوص علوم اور صنائع کی نہایت شایق اور راغب تھے اور اوسکی ترویج مین بہت کوشش کی اونکی ایام خلافت مین نہایت امن وامان رہا عیسائیان الفونسو کے ساتھہ بہت کمتر جنگ وجدل ہوئی بلکہ کہہ سکتے ہین کہ بالکل نہین ہوئی ممالک موروثی افریقیہ کی صرف حفاظت کی تسخیر اور فتوح اور ممالک کی ہرگز کوشش نہین کی اسواسطیکہ تمامتر اونکی ہمت مصروف ترقی علوم اور فنون کیطرف اپنی ممالک مین تھی حقیقت مین اونکی خلافت اور سلطنت کو سنہلا عہد اسپانیولی عرب کا علوم اور فنونمین کہسکتے ہین سوا اسکے پہلے مدارس اور مکاتب کی نئی نئی مدرسے اور مکتب اونھون نے جاری کئے اور اوسکے مصارف کی جائداد مقرر کی اور بڑی فیاضی سے علما اور فضلا ہر مملکت کی اپنی سلطنت مین اونھون نے جمع کئے ایک بڑا کتب خانہ دارالخلافت قرطبہ مین اونھون نے جمع کیا جسکا نام کتب خانہ مروانی اپنے جد اعلی کے نام پر مقرر کیا مورخین عرب لکھتے ہین کہ اوس کتب خانے کی فہرست جو ہنوز ناتمام تھی چوانلیس جلدین فولیو کاغذ کی تھین۔

راقم کہتا ہے فولیو ایک پیمایش کاغذ کی ہے جسکی دو ورق قریب آدھ گز کے لمبے اور قریب پاؤ گز کے چوڑے ہوتی ہین مگر اس پیمایش سے حجم جلد کا نہ معلوم ہوا اوسکو متوسط سمجھنا چاہئے اور چونکہ عربی تاریخون سے یہ مقدار نقل ہوی ہے معلوم نہین عربی مین کونسا لفظ تھا جسکا ترجمہ فولیو کیا ہے۔ بالجملہ حکم دوم اکتوبر ۹۷۶ عیسوی مین پندرہ برس سے اوپر فرمانفرمائی کرکے قضا کر گئے۔ مسامرہ مین صرف زمانہ سلطنت حکم دوم کا لکھا ہے کہ کئی مہینے اوپر پندرہ برس تھے اور سبایک الذہب مین وہی زمانہ لکھکے لکھا ہے کہ صفر ۳۶۶ ہجریمین اونھون نے

قضا کی اور کچھہ تفصیل حال نہین ہی - ہشام دوم بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن محمد
محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن
اول - دسوین بادشاہ اور تیسرے خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے تھے جو گیارہ برس کی عمر مین تروات
سیکلوپیڈیا نامزد بفرمانفرائی خلافت اور سلطنت ہوے اقتب اونکا المؤید باللہ قرار پایا بسبب کم سنی کے
اونھون نے محمد منصور بن ابی عامر قحطانی کو جو اونکے باپ کے وزیر تھے بالکل انتظام خلافت سپرد کر دیا اور
وکیل مطلق اونکو اونھون نے کیا یا خود وہ مالک اور قابض ہوگئے اور خلیفہ کو محلسرا مین بطور مقید کے
رکھا اور خود اونکی نام سے سلطنت کرنی لگے - سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی کہ مورخین عرب کے محمد منصور ابن
ابی عامر کو بادشاہ متغلب قرطبہ لکھتے ہین لیکن اگرچہ منصور کو ہوس اور حرص سلطنت کی ہو وہ اپنی
لیاقت اور دانشمندی اور فیاضی اور شجاعت اور عقل سپہ سرداری سے اور عدالت اور انصاف
جبلی سے لایق سلطنت کے تھے اونھون نے ساری اپنی عمر مین لا اقل ستائیس معرکے حرب اور یورش کے
عین قلب ممالک عیسائیون مین کئے جس مین سارے سلاطین عیسائونکو مطیع اور منقاد سلطنت
اسلام کا بنا دیا ۹۸۳ عیسوی مین اونھون نے بڑا نامی اور معتبر قلعہ گارمانز کا مسخر کر لیا ۹۸۴ عیسوی مین
سمانکاس پر قبضہ کر لیا سپلوڈا کو ۹۸۶ مین لیا اور ۹۸۷ عیسوی مین شہر کا یمبرا کو لیکر ویران کر دیا
شہر لین جسکا تلفظ لاہی دار السلطنت پچھلی اسپانیولی بادشاہت پر ۹۹۷ عیسوی مین یورش کی اور
اوسکو جلا کی خاک سیاہ کر دیا شہر سانتیاگو جیپر ۹۸۵ مین اونھون نے قبضہ کیا تہا وہانکی کلیسے کے
کپاسٹلا مین خود گہس گئے جسمین ظاہر اتبرکات مذہبی مدت سے امانت تھی اوسکی بڑے گھنٹے کو
اوتروالیا اور جامع مسجد قرطبہ مین بھیجدیا وہان گلاکی اوسکی فتیلہ سوز بنائی گئے افریقیہ مین بھی
سرحد اونکی سلطنت کی بہت بڑھگئی الغرض محمد منصور بن ابی عامر کی چھتیس برسکی انتظام خلافت

۲ بن عبد الرحمن اور منصور بن

ہشام دوم مین یا اونکی اپنی سلطنت کہی سلطنت اسلامی اسپانیولی نے بڑی ترقی اور ناموری
حاصل کی جو مورخین کے دفاتر مین بڑا عمدہ اور منور زمانہ لکہا گیا ہی سارے اونکی عمر بہر کے فتوحات
کے بعد اخیر مین اونکو ایک ایسا معرکہ سخت لڑائی کا پیش آیا جس اکیلے اوسی معرکے سے اونھون نے
بی نیل مقصود و معاودت کی دہن سے پھرتے ہوے راہ مین اگست سنہ ۱۰۰۹ مین اونھون نے قضا کی
بعضے کہتے ہین اثر رنج و ملال اوس شکست سی اور بعضی کہتے ہین بسبب مجروح ہونے کے اوس معرکے مین
مگر سیکلو پیڈیا مین یہ نہین لکہا کہ وہ لڑائی کہان اور کسے ہوئی مرتے وقت اونھون نے اپنے
بڑے بیٹے عبدالملک کو قایم مقام مقرر کیا اوسنے اپنے باپ کیطرح ہشام دوم کو اوفلی اپنی مجلس مین
مقید رکہا مگر وہ عقل و دانش اپنی باپ کیسی نرکہتی تھی بڑے معرکو نمین جو عیسائیونکی ساتھ اونکو پیش
آے سبمین وہ بے نیل مقصود رہے اندرونی انتظام سلطنت کا بھی اونسے اچھا نہین ہوا چھ برس
چار مہینے سلطنت کرکی وہ سنہ ۱۰۰۹ عیسوی مین قرطبہ مین مرگئے غالباً زہر کے اثر سے جو اونکو دیا
گیا مگر یہ نہین لکہا کہ کسنے زہر دیا۔ عبدالرحمن بہائی عبدالملک کے اونکی قایم مقام ہوے
اور مثل اپنے باپ اور بہائی کے ہشام دوم کو مقید رکہا اور وہ اپنی مجلسرا مین تماشہ بینی اور
عیاشی مین بسر کرتے رہے اس عبدالرحمن بن منصور نے قناعت اپنی اقتدار اور اختیار شاہانہ
پر جو بنظر وزارت ہشام دوم کے تھا نہ کی اور چاہا کہ خلافت مستقلہ حاصل کرے اسواسطے
ہشام دوم کو ترغیب دی اور اونھون نے لڑکاپن سے عبدالرحمن کو اپنا ولیعہد مقرر کیا مگر مشہور ہے
چونٹی کی موت آتی ہی جب اوسکے پر نکلتے ہین یہی امر عبدالرحمن کی زوال دولت کا باعث ہوا
محمد ایک شاہزادہ اوسی خلافت کا سرحد سلطنت پر جاکی اونھون نے ایک فوج جمع کی اور آکے
قرطبہ کا محاصرہ کیا عبدالرحمن نے مدافعت پر کمر باندہی مگر اونکی خیر طلبون نے اونکی اعانت سی ہاتھ

کہنچا محمد نے اونکو گرفتار کرکے سترہوین جنوری ۹۱۳ عیسوی مین قتل کیا اور خود ہشام دوم کے نام سے
نظم خلافت اور سلطنت کرنا شروع کیا ظاہر مین تو معلوم ہوا کہ محمد کے بلوے کی سبب سے خلیفہ مقید با اقتدار
اور اختیار ہو جائنگے مگر جو نہین اونکا اقتدار اور اختیار کامل امور خلافت مین ہو گیا اونھون نی
ہشام دوم کو بہ نسبت سابق کی زیادہ تر قید مین رکھا اور تھوڑی دنونکی بعد مشہور کیا کہ وہ مر گئے
اور خود خلیفہ ہو گئی - راقم کہتا ہی چونکہ ہشام دوم کی عہد سے روایت مسامرہ اور سبایک الذہب
مختلف اور پریشان ہی لہذا اب سیکلوپیڈیا کا ترجمہ تا زوال دولت بنی امیہ سپانیولہ کرکے انتخاب
اون ہو نوکتا بونکا کیا جائیگا - محمد دوم بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمن
سیوم بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم
بن حکم اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - گیارہوین بادشاہ اور
چوتھی خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوے جیسا اوپر ذکر ہوا اور اپنا لقب مہدی
باللہ مقرر کیا لیکن وہ بہت دنون منتفع اوس خلافت مغصوبہ سے نہین ہوئے سلیمان نام جو
وہ بھی اسی خاندان خلافت کی شاہزادونمین سی تھی افریقیہ سی فوج لیکی محمد دوم کی مقابلی پر آمادہ
ہوے باہم سخت جنگ ہوئی اور ۹۱۳ عیسوی مین محمد کی فوج کو ہزیمت ہوئی اور سلیمان دار الخلافت
پر چندے قابض رہے کئی مہینے کے بعد محمد دوم نی پھر قرطبہ پر قبضہ پایا لیکن سکان شہر کے محمد دوم سے
ناراض ہو گئے تھے اونھون نی اونکو ۹۱۵ عیسوی مین قتل کرکے اور اونکا سر کاٹ کر سلیمانکی پاس
بہیجدیا اب سلیمان خلیفہ مقرر ہوے - سلیمان بن حکم دوم بن عبد الرحمن سیوم بن
محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم
اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - بارہوین بادشاہ اور پانچوین

خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ اور بادشاہ ہوے اور لقب اپنا المستعین باللہ ٹھہرایا
اور سب ایک انکے مذہب کی پیروی کرتے تھے سلیمان تیسرے ہوین بادشاہ اور چھٹے خلیفہ ہین جنکا ذکر آئندہ ہوگا اب
سیکلوپیڈیا مین ایک تحریر متضاد ہی یعنی باوصف اسکے کہ اونکو لکھا ہی کہ اونھون نی اپنے تئین ملقب
بلقب خلافت کیا پھر لکھتا ہی کہ سلیمان ہشام دوم کی نام سی انتظام خلافت کرتا رہی اگرچہ بعضی
مورخین گمان کرتے ہین کہ ہشام دوم مخفی حکم سے اونکی قتل کئے گئے لیکن اب اقتدار خلافت خاندان
بنی امیہ کا ممالک مغربیہ مین بلکہ شوکت سلطنت اسلامی اسپانیولی مشرف بزوال ہوئی حکام
اور والیان ممالک بیرونی نی اقتدار بلوائی شاہزادونکا جو بزور شمشیر مدعی خلافت ہوے تسلیم
نہ کیا اور ہر ایک نے اپنے تئین اپنی ممالک مقبوضہ مین بادشاہ مستقل قرار دیا اور خلافت اور
سلطنت موروثی قدیمی ٹکڑے ٹکڑے ہوکی ہزارون چھوٹی چھوٹی سلطنتین بنگئین جیسے ایسی
بڑی سلطنت اسلامی باشوکت اور عظمت ضعیف اور کم طاقت ہوگئی اور عیسائیان اہلفرنگ
کو موقع یورش اور حملہ کا ہر ایک پر ملا یہانتک کہ بتدریج بالکل اسلام اونمالک سے نیست اور
نابود ہوگیا خاص تخت گاہ قرطبہ پر بڑے بڑے نامی متغلبین مسلط ہوے علی بن حمود نام ایک
شخص نی ۱۰۱۶ سنہ عیسوی مین فوج کشی کی اور سلیمان کی ساتھ لڑائی ہوی اور اونھون نی ہزیمت
پائی اور مارے گئے اور وہی علی بن حمود دارالخلافت قرطبہ پر مسلط ہوے مگر ۱۰۱۸ سنہ عیسوی مین علی
بن حمود کو اونکی اپنے خدام خواجہ سراؤن نی حمام مین قتل کر ڈالا اوسکی بعد تیرہ برس کی عرصہ مین
چار خلیفہ اوسی خاندان عبدالرحمن اول کی مقرر ہوے جنکی ساتھہ قاسم اور یحیی علی بن حمود
کی بھائی اور بھتیجے برابر لڑتے رہی یعنی عبدالرحمن چہارم جنکا لقب مرتضی تہا اور عبدالرحمن
پنجم اور محمد سیوم جو ۱۰۲۵ سنہ عیسوی مین لڑائی مین مارے گئے اور ہشام سیوم ان چار خلفا کی

سلطنت

سلطنت اور خلافت کا عدد اور نسب اونکا آنکہ سبایک الذہب سے ہم لکھینگے اب سیکلوپیڈیا مین
ھشام کو آخر سلاطین قرطبہ لکھا ہی یعنی محمد سیوم کی بعد اور سبایک الذہب مین آخر سلاطین قرطبہ
محمد سیوم ہین اور ھشام سیوم کو اوسمین محمد دوم کے بعد اور سلیمان کی قبل لکھا ہی پس دونو مین
ایک روایت خواہ مخواہ غلط ہی کہ بسبب اشتراک محمد کے نام کی جنکے بعد ہشام سیوم ہین ایک کسی
روایت مین اون دونو روایتو نسے غلطی ہوگئی ہے الغرض سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی یہ ھشام
سیوم آخر سلاطین قرطبہ ہین جنپر نامی گرامی خاندان سلطنت بنی امیہ ختم ہوا جنہون نے تہوڑے
یعنے پانچ برس کے طفرے سی دوسو اکاون برس قرطبہ مین سلطنت کی اور اوس خاندان کے سترہ بادشاہ
وہان ہوے۔ راقم کہتا ہی سیکلوپیڈیا مین خود عبدالرحمن اول سے سولہ بادشاہ لکھی ہین پھر یہان
جو سترہ بیان کیے تو شاید جب اسپانیول خلفاے بنی امیہ مشرقی کی تحت تھا اوسکو ایک شمار کیا ہی مگر حقیقت
مین شروع اسپانیول کی عملداری ولید بن عبدالملک کی عہد مین ہوئی اوسوقت سی مروان حمار
خاتم خلافت بنی امیہ تک بہت خلیفہ ہوے ہین اونکو ایک کیسے نکر شمار کیا اسے معلوم ہوتا ہی کہ مصنف
سیکلوپیڈیا کو شمار مین غلطی ہوئی ہی چونکہ خلفاے قرطبہ کی نسب مین ایک محمد بن عبداللہ بن
عبدالرحمن سیوم کی باپ وہ خلیفہ نہین ہوے مصنف سیکلوپیڈیا نی غور اونکو بھی خلیفہ شمار کرلیا ہے
اب آیندہ سیکلوپیڈیا مین تیسرا زمانہ سلطنت اسلامی اسپانیولی کا لکھا ہی جسمین وہ ممالک طوائف
الملوک ہوگئی۔ اور سامرہ مین ھشام دوم کو لکھا ہی کہ اونھون نی اونتالیس برس فرمانفرمائی
کی بعد اوسکی اونکو اونکی چچا کی بیٹی سلیمان نی قتل کیا سنہ ۴۰۳ ہجریہ مین اور خود خلیفہ ہوگئی وہ تین
برس خلافت کرکی سنہ ۴۰۶ ہجریہ مین مرگئی بعد اوسکی خلافت بنی امیہ کی زائل ہوگئی اور اندلس مین
ہر جانب وہانکا امیر فرمانفرما ہوگیا بعض اوس نواح مین ایک صاحب اولاد امام حسن رضی اللہ عنہ سے

والی ہوے اونھون نے اپنا لقب مامون مقرر کیا سامرہ مین یہانتک بنی امیہ کے خاندان کا حال
لکھکے بنی عباس کی خلافت کا ذکر شروع کیا ہے اور سبایک الذہب مین کچھہ اور تفصیل ہے اونمین
لکھا ہے کہ ہشام دوم کو محمد دوم نے سنہ ۹۹۹ ہجریمین خلافت سے خلع کرکے قید کیا اور خود خلیفہ ہوگئے
اپنا لقب مہدی مقرر کیا وہ ہگی سولہ مہینے خلیفہ رہے تھے کہ اونپر ایک شخص نے اونکے اقارب مین سے
خروج کیا اونکا نام ہشام سیوم تہا بن سلیمان بن حکم بن سلیمان بن عبد الرحمن سیوم
بن محمد بن عبد اللہ برادر منذر بن محمد اول بن عبد الرحمن دوم بن حکم
اول بن ہشام اول بن عبد الرحمن اول - سبایک الذہب کی روایت
سے وہ بارہوین بادشاہ اور پانچوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے ہین جو بزور شمشیر خلیفہ ہوے اور
علی العموم لوگون نے اونسے بیعت کی مگر سیکلو پیڈیا مین اونکو سولہوین بادشاہ اور خاتم خلافت
سلطنت اسپانیہ لکھا ہے جو اوپر مذکور ہوا - الغرض اونھون نے اپنا لقب رشید
مقرر کیا مگر محمد دوم سے اور اونسے بہت بڑی لڑائی ہوئی جسمین ہشام سیوم مقتول ہوے
اونکا مقتول ہونا علی العموم لوگونکو ناگوار ہوا لوگون نے محمد دوم کو خلافت سے خلع کرنیکا ارادہ
کیا تھا اسواسطے وہ مخفی ہوگئے مگر بعد تجسس کے پکڑے گئے اور قتل ہوے پھر لوگون نے علی العموم سلیمان
کے ہاتھہ پر بیعت کی جنھون نے لقب اپنا مستعین ٹھہرایا اب زمانہ فساد اور بغاوت کا ہر طرف
شروع ہوا لوگون نے سلیمان کے ساتھہ محاربہ کرکے سنہ ۱۰۰۶ ہجریمین اونکو قید کرلیا اور ایک اور
شاہزادے کے ہاتھہ پر بیعت کی جنکا نام عبد الرحمن چہارم تھا بن عبد الملک بن عبد الرحمن
سیوم الناصر لدین اللہ وہ چودہوین بادشاہ اور ساتوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے تھے
اونھون نے اپنا لقب مرتضی مقرر کیا آخر سالمین وہ بھی مقتول ہوے اور بنی امیہ کی دولت

برزوال

زوال آیا اور ۴۰۰ھ ہجریہین دولت حسنیہ علویہ شروع ہوی جنکی کئی خلیفہ قرطبہ مین ہوے اونکا مجمل حال بعد ختم خلافت خلفاے بنی امیہ کی لکھا جائیگا وہی زمانہ طفریکا ہی جسکو بروایت سیکلوپیڈیا پیشتر ہمنے لکھا ہی کہ بنی امیہ کی خاندان مین سلطنت اسپانیولی دوسو اکاون برس بطفرۂ قلیل پانچ برس کے رہی اوسکی بعد پھر دولت بنی امیہ نے اعادہ کیا۔ عبد الرحمن پنجم بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ خلیفہ ہوے جو قرطبہ اور اندلس کے پندرہوین بادشاہ اور آٹھوین خلیفہ تھے مگر وہ پچاس دن کل خلیفہ رہی بعد اوسکی وہ مقتول ہوے اونکی بعد محمد سیوم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ خلیفہ ہوے اونھون نے اپنا لقب معتمد مقرر کیا جو سولھوین بادشاہ اور نوین خلیفہ قرطبہ اور اندلس کے بنی امیہ کے خاندان سے تھے وہ ایک مدت تک خلیفہ رہی جسکا تعین سبایک الذہب مین نہین ہے پھر لوگون نے اونکو خلافت سی خلع کرکے قید کرلیا اور اوسی قید مین وہ مرگئے یہ روایت سیکلوپیڈیا کی روایت سے جو اوپر ذکر ہوی مختلف ہی اوسمین محمد سیوم کا مقتول ہونا لڑائی مین لکھا گیا ہے اونکی خلافت سی معزول ہونے سے اور مرجانے سی بنی امیہ کا نام قرطبہ اور اندلس مین مٹ گیا۔ **ذکر خلافت اور سلطنت سادات حسنیہ علویہ کا ممالک مغربیہ مین بالخصوص خلافت اور سلطنت قرطبہ اور اندلس کی اوس خاندان والا شانمین** سبایک الذہب مین لکھا ہے کہ ادریس نام ایک سید زادے ابن عبد اللہ بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ اسلام اللہ علیہم اجمعین ہادی باللہ خلیفہ عباسی کے خوف سے بھاگ کے ملک مغرب کیطرف چلے گئے ۱۷۲ھ ہجریہین اقصی مغرب مین کسیقدر مملکت پر وہ قابض ہوگئے اونکی وفات کے بعد

اونکی اولاد پر قابض رہی جنکا لقب زیانو نپر اور سریا اور یسی تھا ترتیب اونکی اولاد کی
جو بعد اونکی اوس مملکت پر قابض ہوئی اسطرح پر تھی بعد ادریس کے عمرو بن ادریس
پھر عبد اللہ بن عمرو پھر علی بن عبد اللہ پھر احمد بن علی پھر یعقوب بن احمد پھر حمود
بن یعقوب ان حمود تک ظاہر اوہی مملکت قدیمی اقصی مغرب کی اونکی قبضے مین رہی
اور سیکلو پیڈیا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مملکت ماریٹانیا تھی اور شہر فاس اوسکا
دار الحکومت تھا جسکے بڑے حصے پر مع دار الحکومت کے عبد الرحمن سیوم الناصر لدین اللہ
قابض ہوگیا تھا اوس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ حصہ اوسی مملکت کا ہنوز اونھین ادریسیونکے
قبضے مین باقی رہا تھا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ جو ادریسی لوگ ہمنے اوپر لکھے ہین کنکی عہد حکومت مین وہ
بڑا حصہ مملکت کا مع دار الحکومت کے نکل گیا تھا بہرصورت ان حمود بن یعقوب کی اولاد نے
بہت ترقی کی ظاہر اجب بنی امیہ کی سلطنت اور خلافت کو قرطبہ مین سامان زوال پیش ہوا
تب بنی حمود نے صرف اپنی مملکت قدیمی واپس لینے پر قناعت نہین کی بلکہ قرطبہ پر اور اوسکے
متعلقات پر جہان تک ہاتھ آئے وہ قابض ہوگئی اور اپنے تئین ملقب بخلفا کیا چنانچہ حمود کے
دو بیٹے تھے ایک علی اور دوسرے قاسم پہلے علی مسلط ہوے مگر اونکو کوئی اپنا لقب ٹھہرانیکی نوبت نہین
آئی اور جیسا سیکلو پیڈیا سے پیشتر منقول ہوا اونکو اپنے دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل کیا اونکے
بعد قاسم علی کے بھای مسلط ہوے اونھون نے اپنا لقب مامون مقرر کیا اونکی بعد یحیی بن علی
مسلط ہوے انکو سیکلو پیڈیا مین علی کا بھتیجا اور سیایک الذہبی یحیی بن علی لکھا ہے اونکا لقب
معتلی مقرر ہوا اونکی بعد بھائی اونکی ادریس بن علی بن حمود ہوے اونکا لقب متاید باللہ
ہوا اونکی بعد ادریس بن یحیی المعتلی بن علی بن حمود خلیفہ ہوے اونکا لقب عالی قرار پایا بعد اونکی

محمد

محمد بن ادریس المتاید باللہ بن علی ابن حمود ہوے اونکا لقب **مستعلی** قرار پایا بعد اوسکی
سیایک الذہب مین لکہا ہی قاسم بن حمود ملقب بہ **مامون** پھر خلیفہ ہوے لیکن چونکہ
بیشتر اونکی معزولی کا خلافت سے ذکر نہین ہوا اسے ہمارے دلمین شبہہ ہی کہ شاید اونکا نام تو الدت
خلیفہ آئندہ کے لکہا ہی اعادہ اونکی خلافت کا مقصود نہین ہے پھر قاسم بن حمود خلیفہ
ہوے اونھون نے اپنا نام **واثق** مقرر کیا انھین پر یہ سلسلہ خلافت سادات کا بلکہ نام خلافت کا
قرطبہ سے ختم ہوگیا اور ایسی بڑی سلطنت باشوکت اسلامی امرا ے ممالک بیرونی کی ہوا اور حرص
شیطانی سے طوائف الملوک ہوگئی بلکہ بتدریج نام اسلام کا اونمالک مین مٹ گیا لیکن جو خلافت
قرطبہ کی خاندان عالیشان سادات عظام مین آئی تہی اگرچہ بروایت سیکلوپیڈیا زمانہ اوسکا
ہمگی پانچ برس ہوا جسکو اوسمین زمانہ ظفر یکا خلافت بنی امیہ اسپانیولی مین لکہا ہی مگر ہمارا گمان
قریب بہ یقین یہ ہی کہ ابتلک اوس خلافت کا نشان باقی ہی یعنی مراکو جسکو اہل عرب سلطنت
مغاربہ کہتی ہین متناسل اوسی خاندان خلافت قرطبہ سے ہی اس قرینے سے کہ باوصف
اوس سلطنت کی چھوٹی ہونیکی ساری فرنگستانکی سلطنتونمین وہانکا بادشاہ امپریعنی شاہنشاہ
کہلاتا ہی اور سلطان روم باوصف ایسی وسعت سلطنت کے امپر نہین کہلاتے ہین جس کیطرف
بیشتر ہمنے کچہہ اشارہ کر دیا ہے ۔

راقم کہتا ہی چونکہ یہان خاندان عالیشان سادات کی خلافت کا ذکر ہوا
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ بعضے سادات کے خاندان جنہون نے مملکت حجاز اور حرمین شریفین مین
حکومت کی ہے اونکو بھی لکہدیون ۔ واضح ہو سلیمان بن داؤد بن حسن مثنی ابن حسن مجتبی
سلام اللہ علیہم اجمعین جنکی اولاد سلیمانیون کہلاتی ہے بعد انقراض دولت خلفاے عباسیہ

کتنی پشتون تک اون سلیمانیون نے مکہ معظمہ مین حکومت کی ہے - اونکی زوال دولت سے ایک اور
سلسلہ سادات کو حکومت مکہ معظمہ کی ملی جو ہواشم کہلاتے تھے اون ہواشم کا سلسلہ نسب ابو ہاشم
نام ایک بزرگ کو پہنچتا ہے بن محمد بن حسن بن موسی بن عبد اللہ ابی الکرام بن موسی الجون بن
عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی اسلام اللہ علیہم اجمعین - ایک اور سلسلہ سادات کے خاندان کی
حکومت کا موسی الجون تک منتہی ہوتا ہے اس سلسلہ کی ترقی کا یہ سامان ہوا جب مہدی باللہ
خلیفہ عباسی نے عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی اسلام اللہ علیہم کے ایک بیٹے کو قتل کیا یا قید کیا
تو عبد اللہ کے دوسرے بیٹے جنکا نام موسی الجون تھا وہ مخفی ہو کے بھاگے اور اوسی آوارگی اور پریشانی
مین قضا کر گئے اونکی دو بیٹے تھے ایک عبد اللہ ابی الکرام اونکی اولاد مین ہواشم ہوے جنکا ابھی
ذکر ہو چکا - اور ایک صالح بن عبد اللہ تھے اونکی اولاد نے بلاد غانہ مین جو سودان کی ملک ہین
بجانب بحر محیط غربی ہے حکومت کی ہے اونکی ابتدا اور انتہا کا کچھ حال نہین معلوم ہوا - اور ایک
بیٹے موسی الجون کے ابراہیم تھے اونکی بیٹے یوسف ان یوسف کے دو بیٹے تھے ایک اسماعیل اور
دوسرے محمد اخیضر اسماعیل نے سنہ ۲۵۱ ہجریہ مین مملکت حجاز مین خروج کیا اور مکہ معظمہ مین جاکے خطبہ اپنے
استیلا کا پڑہا اونکی قضا کرنیکے بعد اونکی بھائی محمد اخیضر سنہ ۲۵۲ ہجریہ مین مسلط ہوے اونکی کئی بیٹے تھے
محمد اور ابراہیم اور یوسف اور عبد اللہ محمد اخیضر کے بعد اونکی بیٹے قایم مقام ہوے یوسف کے بعد اسماعیل
اونکی بیٹے ہوے اسماعیل کے بعد حسن بن یوسف اونکی بھائی مسلط ہوے حسن کے بعد اونکی بیٹے
احمد بن حسن ہوے ان احمد کے عہد مین قرامطہ مصری کا غلبہ ہوا اور سادات کے خاندان سے حکومت
حجاز کی اور مکہ معظمہ کی نکل گئی - اور بعضے کہتے ہین وہ صالح بن عبد اللہ نہین بلکہ صالح بن
یوسف بن محمد اخیضر تھے - جاننا چاہئے بالفعل شریف مکہ معظمہ جو ملک حجاز کہلاتا ہے

اونکی دو خاندان ہین ایک خاندان کا رئیس درجۂ شرافت پر رہتا ہی اور دوسرے خاندان کا
رئیس دار السلطنت سلطان روم مین مقید بطور نظر بند کے رہتا ہی جب سلطان شریف یا مامور کو
معزول کرتے ہین تب وہ شریف نظر بند کو شریف مقرر کرتے ہین اور معزول جاکے وہان
نظر بند ہوتا ہی یہ سلسلہ برابر اسیطرح سے جاری رہتا ہی لیکن یہ نہین معلوم ہوا کہ معزول اور مامور
دونو ایک ہی خاندان سے متسلسل ہین یا دونو کا مختلف خاندان ہے اور راقم کا گمان یہ ہے
عجب نہین ہے کہ شریف مامور اور شریف معزول دونو اون تینون خاندان مین سے جنہون نے
پیشتر مملکت حجاز مین حکومت کی ہے یعنی سلیمانیون اور ہواشم اور بنی اخیضر ایک کسی
خاندان سے یا دو خاندانون سے متسلسل ہون اسواسطے کہ وہ بھی سادات حسنی کہلاتے ہین
یہانتک سادات کی حکومت کا حال ہمکو معلوم ہوا جو اہل سنت وجماعت تھے اور شرفاے مکہ
اہل سنت وجماعت ہین باقی حال قرامطہ کا جو اپنے تئین فاطمیین کہتے تھے اور بد مذہب تھے
اور اونکی نسب کو خلفاے عباسیہ نے باطل کیا تھا کہ وہ دعوی غلط کرتے تھے اور اسماعلیہ کا حال یعنی
اولاد اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جنہون نے مذہب باطل اپنے خلاف خاندانکی
اختیار کیا اور کوہستان عجم پر مدت تک اونھون نے حکومت کی ہے بڑی تاریخون سے
معلوم ہوگا ہم کچھہ نہین لکھتے - **تیسرا عہد سلطنت اسلامی اسپانیولی کا**
**سنہ ۱۰۳۱ عیسوی سے سنہ ۱۲۳۰ تک ہے جسمین وہ سلطنت طوائف**
**الملوک ہوگئی** - ببب ضعف اقتدار خلافت قرطبہ کے چھوٹے والی اور حکام ممالک
اور اضلاع نے بنظر حرص اور ہوس اپنے استقلال حکومت کے اطاعت اور تبعیت خلیفہ کی
پھیر دی جسسے خلافت اور سلطنت اوس جزیرہ نما سلطنت کی مٹ گئی اور ہر ایک والی

اور حاکم ممالک نے اپنے تئین بادشاہ مستقل اپنی مملکت محکومہ مین قرار دیا ابن عباد نے سویلی مین
اور یس بن علی نے ملاگا مین دعوے سلطنت کیا الورا اور گرانا ڈا کے لوگون نے بابوس
بن گمسان کی اطاعت کی والنشیا کا حاکم عبدالعزیز نامی ایک شخص معروف اور مشہور منصور
بن ابی عامر قحطانی کی اولاد سے تھا بادا جوز اور سارے استریما ڈورا پر عبداللہ بن الافطاس
حاکم تہا سراگوشیا اور ہواسکا اور کثیر علاقہ اراگون کا منذر بن یحیی کے تحت حکومت تھا اسماعیل
بن ذی النون تو ڈیلا پر حکومت کرتا تہا تہور قرطبہ پر حاکم تہا دوغلام خواجہ سرا جو ہشام دوم کے
ساتہہ محلسرا مین رہتے تھے ایک اونمین سے ظہیر نام المیریا اور مرشیا کا حاکم تھا اور خیران نام
ویینا اور رکا تیاس کا حاکم تھا یہانتک کہ چہوٹے چہوٹے علاقے اور شہر جیسے کارمونا الجسیراس
البراسن اونمین بھی علیحدہ علیحدہ حاکم تھے اون سب نے دعوی سلطنت مستقلہ کا اپنے اپنے
علاقہ زیر حکومت مین کیا الغرض وہ ساری خلافت اور سلطنت خاندان بنی امیہ قرطبہ
اور اندلس مین اوتنی سلطنتین ہوگئین جتنے والی اور حاکم اوس سلطنت کی ممالک
بیرونی مین تھے شرح اور تفصیل ان چہوٹی چہوٹی سلطنتونکی جسمین سے بعضے قریب سو برس تک
رہین اور بعضی محض چند روزہ تھین نری تطویل لاطائل ہے صرف اتنا لکہنا کافی ہے کہ
کہ بعد بڑے قتل وخون اندرونی مملکت کے بہت سی چہوٹی چہوٹی سلطنتین مٹ گئین
اور چند بادشاہ بڑی بڑی مملکت مین رہگئے چنانچہ آخر گیارہوین صدی عیسوی مین اسپانیول
کی اسلامی سلطنتین چار ہوگئین محمد بن عباد سویلی کا بادشاہ تھا یحیی ٹودیلو کا بادشاہ ہوا۔
سارا گوسا کے بادشاہ نے اپنا لقب المستعین مقرر کیا عمر نام ملقب المتوکل بادا جوز اور
کسیقدر مملکت پرتگال پر بادشاہ ہوا اور اوس باہم اندرونی مملکت کے قتل وقتال کے

زمانے مین عیسائیان اہل فرنگ کو خوب موقع ملا بہت بڑا حصہ مملکت پرتگال کا اور ممالک کثیرہ
سلطنت نوکیاسل کے جو سلطنت اسلام مین داخل ہوگئی تھی اوسپر پھر عیسائیونے قبضہ کرلیا
سلاطین لیون اور ناواری نے اور بارسیلونا کے کونٹون نے اپنی آپسکا بغض اور نفاق ملتوی
کرکے اتفاق کیا اور عازم ہوے کہ سلطنت حریف و رقیب اسلامی جو معرض زوال مین ہی
اوسکی کچھہ کچھہ حصے پر جو ہاتھہ آسکے قبضہ کرین چنانچہ شہر تودیلو کا محاصرہ کیا تین برس کے محاصرے
اور جنگ کے بعد بادشاہ تودیلو نے تبعیت محاصرین کی قبول کی یعنی کچھہ شرائط پر اونکی زیر حکم
ہوگئے اور پچسوین می ۱۰۸۵ عیسویہ مین الفنسو اوس دارالسلطنت پرانی سلطنت قوم
گوتھک مین داخل ہوا پھر سارے ممالک نوکیاسل کے مثل اپنی دارالسلطنت کے الفنسو کے
قبضے مین آگئی اور اوسکو ان فتوحات کی حاصل ہونیسے حوصلہ ہوا کہ دوسری سلطنت اسلامی
پر جو ابن عباد کے قبضے مین تھی یورش کرے جو اوس زمانی مین بہت زبردست اور باشوکت
اور اقتدار تھی اس عرصہ مین مذہبی جوش اور خروش سے ایک نئی سلطنت اسلامی پیدا ہوئی
جسنے وہ عیسائیونکا زور و شور جو سلطنت ہاے اسلام اسپانیولی مین اونھون نے کر رکھا تھا
بند کردیا یہ نئی سلطنت مرابطین کی ہے جسکی ابتدا اور انتہا ہم لکھین گے ابن عباد وغیرہ
اہل اسلام اسپانیول نے اونسے استعانت کی مرابطین نے عیسائیونکو جو ممالک اسلامی
اسپانیول پر یورش کر رہے تھے مار کے اونممالک سے نکال دیا مگر وہانکی قابضان سابق کو بیدخل
کرکے خود متصرف ہوگئی اور اونکی زبان حال کو شیخ سعدی علیہ الرحمت کی اس قطعہ سے مترنم کیا
قطعہ شنیدم گوسفندے را بزرگے + رہانید از دہان و دست گرگے + شبانگہ کاردبر
حلقش بمالید + روان گوسفند از وی بنالید + کہ از چنگال گرگم در ربودی + چو دیدم غاصب خود گرگ بودی

تفصیل اون کو الف کی مرابطین کی سلطنت کی ذکر سے معلوم ہوگی - کیفیت سلطنت
مرابطین کی اسپانیول مین اور اونکی ابتدا اور انتہا جو سنہ ۱۰۹۹ سی سنہ ۱۱۴۶ عیسوی تک
رہی - سیکلوپیڈیا مین لکھا ہی اواسط گیارہوین صدی عیسی مین دو آدمی ایک یحیی ابن ابراہیم جو
حاجی تھے اور مکہ معظمہ مین اونھون نے الہیات اور علم شریعت سیکھا تھا اور دوسرے عبد اللہ بن
یسن جو مشہور معلم علم شریعت اور الہیات کی تھے دونو نے باہم اتفاق کرکے افریقیہ کی ایک گروہ
جاہلون کو جو کوہستان اطلس کے اوس پار رہتی تھی تعلیم مذہبی کے حیلے سے اپنے قابو مین کرلیا
راقم کہتا ہی پیشتر ہمنے سادات حسنی کے خاندان سے ایک صاحب صالح بن عبد اللہ کو
لکھا ہی سبایک الذہب کے روایت سے کہ اونکی اولاد نے ممالک سودان کے بلاد غانہ مین حکومت کی ہی جنکی
ابتدا اور انتہا کا حال نہین معلوم ہوا عجب نہین ہے کہ یہ یحیی بن ابراہیم اونھین کی اولاد سے ہون
یا وہ ابراہیم وہی ہون جنکے بیٹے یوسف نام لکھے ہین یا وہ عبد اللہ معلم شریعت وہی ہون
جنکو بروایت سبایک الذہب لکھا ہی کہ اونکے بیٹے صالح تھے اس قرینے سے کہ آئندہ سیکلوپیڈیا
کی روایت سے ہم لکھینگے کہ اونھین کے اقارب مین سے ایک صاحب یوسف نام نے فاس وغیرہ
ممالک مراکو کو مسخر کیا - حال کے بادشاہ مراکو اپنے تئین سادات حسنی مین شمار کرتے ہین
لیکن چار خاندان جنھون نے وہان تقاے سلطنت اسلامی اسپانیول تک سلطنت کی ہی
حال کے بادشاہ اونھین خاندانون مین سے ایک کسی خاندان کے ہین یا کسی نئے خاندان کے
ہین یہ ابتک ہم پر نہین ثابت ہوا لیکن کیا عجب ہے کہ وہ یوسف وہی ہون جنکو سبایک
الذہب کی روایت سے یوسف بن ابراہیم لکھا ہی اسواسطیکہ سیکلوپیڈیا مین یوسف کے
باپ کا نام جو لکھا ہی وہ کچھ بے معنی سا نام ہے کہ کبھی سننے مین نہین آیا - الغرض سیکلوپیڈیا

مین لکھا ہی کہ اون عبداللہ معلم شریعت نے بہت سہل مین اپنے متعلین تابع اونکو آمادہ کیا کہ اپنی ہمسائے
کے اقوام پر یورش کرین اور اونسی لڑین پس گرد پیش کے اقوام متفرقہ کو زیر کرکے اپنی قابو مین لائے اور
ایک جماعت کثیر مذہبی اکٹھا ہوگئی اور اپنا نام مرابطین یعنی باہم دوستدار اور مروجین مذہب
مقرر کیا اور عبداللہ کا لقب امیر مقرر ہوا بعد اونکی ابوبکر نام ایک شخص اونکے دایم مقام ہوے اور اپنا
مسکن قدیم دشت وصحرا چھوڑکے روانہ ہوے کہ ممالک شمالی افریقیہ کے فتح کرین اوسکی نی عم
یوسف بن تشکین نے شہر فاس اور بڑے حصے مملکت ماریٹانا پر قبضہ کیا بالجملہ ۱۰۷۳ عیسوی مین اقتدار
اور اختیار مروجین مذہب کا علی العموم ممالک شمالی اور کچھ حصے ممالک وسط افریقیہ مین لوگون
نے تسلیم اور قبول کیا - اب سلاطین اسلام اسپانیول نے جنکو الفنسو ایک بادشاہ فرنگستانی
نے تنگ کر رکھا تھا اس جماعت مرابطین اور مروجین مذہب کے بادشاہ کو اپنے اعانت پر
طلب کیا یوسف بادشاہ فاس جسکی ہوس اور خواہش اپنے اقتدار اور ممالک کے بڑہانے کی کچھ
حد نہ تھی وہ ایک بڑی باقوت اور عظمت فوج لیکے اگست ۱۰۸۶ عیسوی مین آبنائے اسپانیول سے
عبور کر آیا اور قریب باداجوز کے ایک مقام پر جسکو زلاکا کہتے تھے الفنسو کی فوج سے مقابلہ ہوا اور
اکتوبر ۱۰۸۶ عیسوی مین یوسف نے الفنسو پر بڑی فتح حاصل کی اوسکے بعد اور مکرر فتوح اونکو ہوے
جسے وہ زور وشور فرنگستانی عیسائیونکا اہل اسلام کے ممالک اسپانیولی پر جو بسبب تباہی
سلطنت اور خلافت قرطبہ کے تھا بالکل جاتا رہا مگر مقتدران اہل اسلام اسپانیول کی اگرچہ
اس چند روزہ کی فتوح سے منتفع ہوے آخرش اونکو حسرت اور افسوس دامنگیر ہوا کہ ایسے
دوست پر خوف وخطر کو اپنی اعانت کیواسطے طلب کیا کہ وہ بہ نسبت اپنی ممالک دشت و
صحرائی کے اسپانیول کے سی ممالک زرخیز وآباد ان پر قبضہ اور اقتدار حاصل کرکے کیون چھوڑتے

بالجملہ یوسف نے کچھ عذر اور فریب سے اور کچھ بزور شمشیر سارے ممالک اہل اسلام اسپانیول پر اپنا اقتدار اور اختیار جما دیا اور سب وہاکی سلاطین کو اپنا مطیع اور تابعدار کرلیا اور بعضونکو نیست و نابود کیا۔ القصہ یوسف پہلی بادشاہ اس قوم کے سپٹمبر ۱۱۰۶ء عیسوی مین مراکو مین قضا کرگئی اونکی بیٹی علی اونکی قایم مقام مقرر ہوے اون علی نے ۱۱۰۸ء عیسوی مین کستلانیونکی فوج کو جنکی بادشاہ الفنسو تھی بڑی شکست فاش قریب مقام اکلس کے دی اور ظاہرا الفنسو کی مرجانے سے اونکا نابالغ بیٹا ڈان سانچو کو اطاعت کے عہد نامی سے اپنی تابعداری مین باندھ لیا مگر ۱۱۱۸ء عیسوی مین بڑا شہر نامی اور معتبر سارا گوا اہل اسلام کے قبضے سے نکل گیا اور ممالک شمالی اسپانیولی سے بالکل عملداری اہل اسلام کی برابر اوام جاتی رہی۔

راقم کہتا ہی تحریر سیکلوپیڈیا سے معلوم ہوتا ہی کہ عیسائیان فرنگستان نے شہر سارا گو اور ممالک شمالی اسپانیول پر دخل کرلیا جو برابر اوام اہل اسلام کی قبضے سے جاتے رہے مگر اسکی تشریح نہین ہی کہ کس قوم نے عیسائیونمین سے اونپر قبضہ کیا اور وہ شہر اور ممالک پہلے مسلمانونکی والیون کے ہاتھ سے گئے یا علی بن یوسف کے ہاتھ سے۔ بالجملہ علی بن یوسف نے ۱۱۴۳ء عیسوی مین قضا کی اونکی بیٹی تشکین بن علی اونکی قایم مقام ہوے اونکی عہد مین عیسائیان فرنگستان نے اسپانیول مین بڑی ترقی کی اسواسطیکہ وہ مجبور رہو گئے تھے اپنے قدیم ممالک ماریٹانیا کی بچانے پر۔ ایک نئی قوم اہل اسلام سے ملقب بمہدویہ جو افریقیہ مین پیدا ہوی تھی اس سبب سے حفاظت اپنی ممالک مفتوحہ اسپانیولی کی نکر سکے۔

راقم کہتا ہی ظاہرا اس مہدویہ کی قوم کے سردار یا بادشاہ نے دعوی امام مہدی آخر الزمان ہونیکا کیا تھا اس سبب سے اوسکو ترقی ہوگئی اس مہدویہ کی فوج نے تشکین کا مقام ارغین

محاصرہ کیا اوسی حالت محاصرہ مین وہ جولائی ۱۱۴۵ عیسوی مین مرگئے ابراہیم ابو اسحاق بن تشکین اخیر بادشاہ قوم مرابطین یا مروجین مذہب کے ہین جو اپنے باپ کے قایم مقام ہوے مگر اونکی سلطنت تھوڑے ہی دنون رہی اونکو طاقت مدافعت مہدویہ کی باقی نہ رہی اور اوس قوم نے سارے شہر اور ابادیون مملکت مارٹیانیا کی ایک کے بعد دوسرے پر قبضہ کرلیا ابراہیم نے اپنے تئین اپنے دارالسلطنت مراکو مین محصور کردیا عبدالمومن سپہ سردار فوج مہدویہ نے مراکو کو فتح کرلیا اور ابراہیم بن تشکین جب عبدالمومن کی پاس آئے اوسنے فوراً اونکو قتل کیا - ذکر سلطنت مہدویہ کی مراکو اور اسپانیول مین جسنے مرابطین کی سلطنت کو مٹایا اور سنہ ۱۱۲۱ سے سنہ ۱۲۴۶ عیسوی تک سلطنت کی - ابتدا مہدویہ کی یہ ہی کہ ایک شخص محمد بن عبداللہ ساکن افریقیہ کے ایک معمور یکا جسکا نام ہرگا تھا دعوی کیا کہ مین مہدی آخرالزمان امام دوازدہم ہون اور بعضی مورخین نے لکھا ہی کہ وہ قرطبہ کی مسجد جامع کے قندیل افروز کا بیٹا تھا الغرض اوسنے جتنے صفات مہدی آخرالزمان کے روایات پیشین گوئی حضرت پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اور مشہور ہین وہ اپنے مین مشہور کئے اور عوام کو یقین کرایا کہ ساری دنیا مین مین سلطنت کرونگا اور بالفعل مرابطین کے مظالم اور بدعات مٹانیکی واسطے جو اونکی مقابلہ مین مارا جائیگا وہ شہید ہوگا اور سیدھا جنت مین جائیگا اور مثل مرابطین کے اوسنے بھی اوسی دشت و صحرا مین جو محدود کوہستان اطلس سے تھا جہان وحشی اور جہال آدمیونکی سکونت تھی خروج کیا اور بہت جلد سارے ممالک افریقیہ مین اوسکا ڈنکا بجنے لگا ایک ہنرمند نوجوان عبدالمومن اونکا شریک ہوگیا اور سنہ ۱۱۲۱ عیسوی بہمراہی فوج کثیر مرابطین کے ساتھ تنگ کرنیکو روانہ ہوا اور سنہ ۱۱۲۲ مین مرابطین کی فوج جو مدافعت مہدویہ کیواسطے بسپہ سرداری

ابوبکر نام ایک شخص کے مامور ہوئی اوسے مقابلہ ہوا جسمین مرابطین کی فوج کو شکست فاش
ہوئی آیندہ سال مین اسنے اور بڑے فتح مہدویہ کی اور ۱۱۲۵ھ مین مراکو اور فاس اور اور بڑے بڑے
معتبر اور نامی شہر مرابطین کے عبدالمومن نے جو سپہ سردار مہدویہ کی فوج کے تھی مسخر کیئے
الغرض ۱۱۴۹ھ عیسوی مین سارے شمالی ممالک افریقیہ مین اقتدار غیبی اور شوکت ظاہری جعلی
مہدی آخرالزمان کی قبول ہوگئی مگر وہ محمد بن عبداللہ مہدی جعلی ۱۱۲۹ھ مین مرگئے وہی
عبدالمومن اونکی قایم مقام ہوے اب اونھون نے ارادہ کیا کہ ممالک اسپانیول کو بھی اپنے اون
ممالک افریقیہ کے ساتھہ ملحق کرین اگرچہ اونکی سپہ سردارون نے اس ارادیکو سہل مین پورا
کیا مگر خود عبدالمومن جب امادہ ہوے کہ بذات خود اپنے افواج کی سپہ سرداری کرکے عیسائیان
فرنگ کے سلاطین پر یورش کرین اور آبناے اسپانیول سے عبور کرنیکی تیاری کررہے تھے
کہ باختلاف روایت مارچ یا مے ۱۱۶۳ھ عیسوی مین عبدالمومن نے قضا کی اور اونکی ایک نوجوان
بیٹی ابویعقوب یوسف باپ کی قایم مقام ہوے ابتدا مین اونکا ارادہ کسی کے ساتھہ جنگ وجدل
کا نہ تھا اور اونھین نے سویلی مین بہت عمدہ جامع مسجد ۱۱۷۱ھ عیسوی مین بنوائی اور ایک بہت
خوبصورت مربع عمارت اوسی جامع کے متعلق تیار کی جو بالفعل ایک جزکیسہ فاثولیقی رومی کا
ہے اور ایک پل کشتیونکا دریاے گوادلکویر پر اونھون نے تیار کروایا اور ۱۱۷۳ھ عیسوی مین انھون
الفنسو بادشاہ کیاسل پر بہت بڑی فتح نمایان حاصل کی اور ساری مملکت اونکی تاخت
و تاراج کرکے اور چند قلعون پر قبضہ کرکے مظفر اور منصور افریقیہ کیطرف معاودت کرگئے
پھر ۱۱۸۴ھ عیسوی مین دریاے شور سے عبور کرکے ممالک اسپانیول مین گئے اور تا وفات
اپنی جو جولائی یا اگست ۱۱۸۴ھ عیسوی مین واقع ہوئی وہین قیام کیا ایک معرکہ لڑائی کا قریب

سلطانم کی

سانٹارم کے ملکت پرتگال مین اونکو پیش آیا تھا اوسمین وہ زخمی ہوگئے تھے اوسی جراحت سے
اونھون نے قضا کی - ابو یوسف یعقوب جنکا لقب المنصور تھا اونکی قایم مقام ہوے وہ الجزائر
پر دریا کے راستے سے اوترے اور کیاسل کے آٹھوین الفنسو کے ساتھہ میدان الارکاس
مین اونسی جنگ عظیم ہوئی جسمین الفنسو کی فوج کو شکست فاش ہوئی بعد اوسکی ابو یوسف
نے وہان سے کوچ کرکے تو ڈیلو اونمالک کے دارالحکومت کا جو اوس عرصہ مین الفنسو نے اہل
اسلام سے مسخر کرلیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ ابو یوسف باوصف بڑی کوشش کے اوسکو مسخر
نکرسکی لیکن اور سارے بلدان اور معمورات گرد و پیش اوسکی مثل ماڈیرڈ کے جو بالفعل
بادشاہ اسپانیول کا تخت گاہ ہی اور گواڈالاکزار اکی اونکی قبضے مین آگئے یہ ابو یوسف
باختلاف روایت جنوری یا اگسٹ سنہ ۱۱۹۹ عیسوی مین قضا کرگئے وہ بڑے نامور بادشاہ
لایق اور شجاع اور متصف باوصاف حسنہ شاہانہ تھے - محمد بن عبداللہ ملقب بہ لقب
الناصر لدین اللہ آخر سلاطین مہدویہ کی تھے جو تخت گاہ اور ممالک سلطنت اسپانیولی
پر قابض ہوے تھے جو روز بروز مشرف بزوال تھی محمد بن عبداللہ مجرد جلوس کے تخت سلطنت
عازم ہوے کہ جو ممالک سلطنت اسلامی اسپانیول کے اونکی آبا اور اجداد سے عیسائیان
فرنگ نے مسخر کئے ہین اونپر پھر قبضہ کرین بنظر اس عزیمت کی مشہور ہی کہ کئی لاکھہ آدمی کی
فوج لیکے وہ افریقیہ سے سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین روانہ ہوے اور ساحل اسپانیول کو اوس جمعیت سے
بھر دیا الغرض اونھون نے آبنائی اسپانیول سے عبور کرکے اوس قلعہ جبال کے سلسلے پر
معسکر کیا جسنے نوکیاسل کو اندلس سے جدا کیا ہی وہان عیسائیونکی طرف یہ سامان ہوا کہ
پوپ انوسنٹ سیوم نے کروسیڈ یعنی عیسائی جہاد کا وعظ کیا تہا اوسے افواج کثیرہ

سلاطین متفقہ کی اور ممالک بیرونی کے ہزارون عیسائی بطور گہار کے جمع ہوگئی تھے
مقام لاس ناواس مین دونو گروہونکا مقابلہ ہوا بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین
مہدویہ کی فوج کو شکست فاش ہوی وہی شکست موجب تباہی اور زوال سلطنت
اسلامی اسپانیول کی ہوئی اور محمدؐ بن عبد اللہ مراکو مین جولائی سنہ ۱۲۱۳ عیسویمین قضا
کرگئے مشتبہ ہی کہ کسینے اونکو زہر دیا - یوسف دوم مکنی بہ ابو یعقوب محمد بن عبد اللہ کی
بیٹے گیارہ برس کی عمر مین باپ کے قایم مقام ہوے انکی سلطنت مین برابر فتور اور فساد رہا
اور وہ خود جنوری سنہ ۱۲۲۴ عیسویمین قضا کرگئے اور کوئی وارث بھی اپنا نہین چھوڑا - ابو الملک
عبد الواحد جو اونکی قایم مقام ہوے تھے چند مہینے کے بعد اوسی سالکی ابو محمدؐ ملقب بہ العادل
کے ہاتہہ سے قتل ہوے جسنے خود دعوای سلطنت کیا مگر وہ بھی اکتوبر سنہ ۱۲۲۷ عیسویمین مقتول
ہوے - ابو علی ملقب بہ المامون عادل کے قایم مقام بھی برگشتہ بخت تھے افریقیہ مین تو
اونکی اقارب مین سے یحیی نام برسر جنگ تھا - اور اسپانیول مین ابن ہود نام ایک
چھوٹا سردار مخالفت پر آمادہ ہوا جسنے اپنے تئین سلطنت اسلامی اسپانیول کا بادشاہ
قرار دیا اور اوس مملکت کو مہدویہ کے ہاتہہ سے نکال لینے مین فایز المرام ہوگیا - الغرض
المامون سنہ ۱۲۳۲ مین قضا کرگئے - محمدؐ قایم مقام مامون نے بیفائدہ کوشش کی کہ ممالک
اسپانیول پر پھر اپنا اقتدار جماوین اونھون نے اگرچہ فوج کشی اونممالک پر کی مگر ہزیمت
پائی اور مجبور ہوے کہ اونممالک سے ہاتہہ اوٹھاوین اور سلطنت اسلامی اسپانیول کی تین
شخصون پر اونکی مخالفین سے تقسیم ہوگئی جمیعت بن زین نام ایک شخص مملکت مرسیا
اور اوسکی حوالی اور جوار پر قابض ہوا ابن ہود کی ارگان اور کچھہ حصہ اندلس کی لوگون نے

اطاعت اور تبعیت قبول کی محمد بن الاحمر مملکت جین اور اچھے حصے مملکت گرانادا پر ظالمانہ حکومت کر رہا تھا اور یہ تینون بھی باہم کبھی کبھی لڑتے رہتے تھے اور وہ تینون عیسائیان فرنگ سے مغلوب ہو گئے تھے کیمین طاقت اونکی مدافعت کی نہ تھی قرطبہ جو معتبر اور نامور دار الخلافت سلطنت اسلامی اسپانیول کا تھا جون ۱۲۳۶ عیسویمین عیسائیون نے لیا والنشیا ستمبر ۱۲۳۸ عیسویمین اہل اسلام کے ہاتھہ سے گیا و نیا ۱۲۴۴ مین نکل گیا - ۱۲۴۶ عیسوی تک سارے قلعے دونو کنارے پر دریاے گوادلکویر کے مسخر ہو گئے جو جین سے لیکے شہر سویلی کے دروازے تک عیسائیونکی قبضے مین گئے ایک بادشاہ گرانادا صرف برائے نام اہل اسلام کا محمد بن الاحمر اتنی بڑی نامی سلطنت اسلامی اسپانیول مین باقی رہگیا جسنے اطاعت اور تبعیت فردیناند کی قبول کی اور فردیناند نے شہر نامی سویلی کا بھی مسخر کر لیا - چوتھا عہد سلطنت اسلامی اسپانیول کا صرف سلطنت گرانادا سے متعلق ہے جو ۱۲۳۸ عیسوی سے ۱۴۹۲ عیسوی تک قایم رہی - یہ سلطنت آخر سلطنت اسلامی اسپانیول کی ہے جسکے زوال سے نام اسلام کا اونمالک مین باقی نرہا جہان بڑے بڑے محدثین اور فقہا اور فقرا اور ارباب کمال گذرے ہین اور سیکڑون معابد اور مقابر اور خانقاہین اور عمارات نامی اہل اسلام کی جو تھین وہ سب معدوم ہوئین یا متبدل بہ کنایسین اور معابد عیسائیونکے ہو گئین نام بعضے عمارات نامی کا باقی ہے اور اگرچہ علی العموم اب وہان مذہب عیسائی ہے مگر عورات مین بعضے ممالک کے اہل اسلام کے پردے کی رسم باقی ہے کہ عورتین بدون برقع پہنے کے باہر نہین نکلتین جیسا

عرب کے ممالک مین دستور ہی - بالجملہ چونکہ محمد بن الاحمر فرڈیناند سیوم بادشاہ کاسل کے
مطیع اور منقاد ہوگئے اوسکی حیات تک اپنی مملکت مین بصلح و سداد بسر کی فرڈیناند
کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا النسو دہم قایم مقام ہوا اوسکی مرنے کے بعد دونوطرف سی
عہدنامہ مصالحے کا توڑ ڈالا گیا اور باہم معرکۂ جنگ قایم ہوا مدت تلک قتال و جدال رہا
مگر سنہ ۱۲۶۶ عیسوی مین عہدنامہ موقت کئی برسکا منعقد ہوا جسے سردست لڑائی موقوف ہوئی
محمد بن الاحمر جنوری سنہ ۱۲۷۳ عیسوی مین قضا کر گئے اونکی بیٹے محمد دوم باپ کے قایم مقام
ہوے انکی عہد سلطنت مین ابن یوسف بادشاہ فاس اور مراکو نے پھر قصد اپنا اقتدار
ممالک اسپانیول مین قایم کرنیکا کیا اور سنہ ۱۲۷۵ عیسوی مین بہمراہی فوج کثیر آبناے اسپانیول سے
عبور کر آئے اور معرکہ جنگ کا مابین محمد دوم اور ابن یوسف کے گرم ہوا اس معرکے
کے شروع مین تھوڑیسی بہرہ یابی ابن یوسف کیطرف ہوئی مگر آخرش اونکو ہزیمت
فاش ہوئی اور وہ مجبور ہوکے اپنی ممالک کیطرف معاودت کر گئے پھر محمد دوم نے عزم
مصمم کیا کہ جو ممالک اونکی باپکے عہد مین عیسائیون نے مسخر کئے تھے اونسے نکال لین
اس عزیمت کی سبب سے اونتیس برس تک برابر وہ اہلفرنگ سے لڑتے رہے لیکن بے نیل
مقصود رہے اور سنہ ۱۳۰۲ عیسوی مین اونھون نے قضا کی اور حسرت بے نیل مقصود رہنے کی
اپنے ساتھہ لیگئے - اونکی بیٹے ابو عبداللہ محمد سیوم باپکے قایم مقام ہوے مگر زمانی نے
اونکی ساتھہ بہت نامساعدت کی اونکی اپنے ممالک مین دو جگھہ پر رعایا کا بلوہ ہوا یعنی گرناطہ
مین اور المیریا مین اس فتنہ اور فساد کے دفع کی فکر مین مصروف تھی کہ عیسائیون نے اونکی
مملکت پر یورش کی حتی المقدور وہ مدافعت کرتے رہی آخرش سنہ ۱۳۱۰ عیسوی مین قلعہ اور شہر

مجتر

معتبر جبل الطارق جو آج کل جبرالٹر کہلاتا ہی عیسائیون نے اونکی فوج سی چھین لیا سنہ ۱۳۰۹ مین المیریا کے بادشاہ ارگان نے قبضہ کیا تھا اوسکی استرداد کیواسطی وہ گئی تھی مگر جب بی نیل مقصود وہانسی واپس آئے اور اپنی دارالسلطنت مین پہنچی علی العموم لوگ اونسی ناراض ہوگئی اور اونکو مجبور کیا کہ سلطنت چھوڑدین چنانچہ وہ سلطنت سی مستعفی ہوے - اور اونکی بھائی ناصر بادشاہ مقرر ہوے ابتدائے سلطنت ناصر کی بہت اچھی ہوئی مملکت المیریا جو قبضے سی جاتی رہی تھی پھر غاصب سے چھین لیگئی سیوٹا جو افریقیونکی یعنی بادشاہ فاس اور مراکو کے قبضی مین تھا اور جبسی جبل الطارق پر عیسائیون نی قبضہ کیا تو وہ مملکت حقیقت مین کنجی آبناے اسپانیول کی تھی اوسکو بھی ناصر کے سپہ سردارون نی مسخر کرلیا مگر سنہ ۱۳۱۴ عیسوی مین اونھین لوگون نے جنھون نے ناصر کو بادشاہ کیا تھا اونسی پھر گئے - اور اسماعیل بن فرج کو بادشاہ کیا ناصر مدافعت پر آمادہ ہوے باہم خوب لڑائی ہوئی آخرش ناصر کو شکست ہوی اور وہ ترک سلطنت پر مجبور ہوے وہ اسماعیل بن فرج ایک خاندان سلطنت کے شاہزادے تھی جنکی کنیت ابوالولید تھی اور وہ بڑے شجاع اور مدبر اور لایق سلطنت کی تھی سنہ ۱۳۱۶ عیسوی مین اونھون نی قلعہ جبل الطارق کا محاصرہ کیا اور خوب لڑے اگرچہ اوسکو فتح نکرسکی مگر سنہ ۱۳۱۹ عیسوی مین اونکو بہت بڑی فتح عیسائیونکی فوج پر حاصل ہوئی جیسکی سپہ سرداری خود پدرو بادشاہ نابالغ کیاسل اور اوسکا چچا جان کرتا تھا وہ دونو میدان جنگ مین مقتول ہوے ممالک مارتاس اور لوزا اونکی قبضی مین آے اور شرقی حد اونکی سلطنت کی سبب اونکی فتوح کے ممالک مرشیا مین بہت بڑھگئی - باایں ہمہ اونکو اندرونی دشمنون سے نجات نملی محمد نام ایک شاہزادی کی اوسی خاندان سلطنت سے اونکیطرفسی کچھ ہتک ہوئی تھی اوسنی قسم کہائی کہ مین اوسکا بدلہ لونگا سنہ ۱۳۲۵ عیسوی مین ایکدن وہ مع اپنے ایک وزیر کے قصرالحمرا کے صحن مین چہل قدمی

کرتے تھے وہ محمد چند اشخاص کو ہمراہ لیکر دفعۃً وہان گھس گئے اور بادشاہ اور وزیر دونو کو قتل کرڈالا اسماعیل کے مقتول ہونیکے بعد اونکی بیٹے محمد چہارم - باتفاق آرائے ارباب حل وعقد بادشاہ گرانادالیعنے غرناطہ مقرر ہوے شروع انکی سلطنت مین کچھہ فتنہ اور فساد پیدا ہوا عثمان نام ایک شخص جو کپتان یعنی چھوٹا سپہ سردار اونکی سپاہ محافظ ذات بادشاہ کا تھا اوسنے عذر کردیا اور محمد بن فرج کو بادشاہ مشہور کیا سنہ ۱۳۲۸ عیسوی مین کستلانیون نے ویرا اور البیرا اور جبض اور قلعونپر قبضہ کرلیا -

راقم کہتا ہی کستلانی ظاہرا عیسائی قوم تھی اور اگر اس لفظ کی اصل قسطلانی ہی تو شہر کے نام سے قوم مشہور ہے - محمد چہارم بذات خود اس فتنی کی مدافعت کیواسطی نکلی مگر اونکو ہزیمت ہوی اور فوج اونکی منتشر ہوگئی اور عثمان بلوائی جو خاندان سلطنت فاس اور مراکو سی تھا اوسکو افریقیہ سی مدد پہنچی اور اوسنے الجزائر اور مارہلا اور روندا پر بھی قبضہ کرلیا - مگر آخر ایام اونکی سلطنت مین کچھہ بخت مساعد ہوا سنہ ۱۳۲۹ عیسوی مین بڑا شہر نامی اور معتبر بانیا کو ظاہرا عیسائیونسی مسخر کیا اور اوسی سال مین جبر الٹر یعنی جبل الطارق پھر مسخر کرلیا گیا اور سنہ ۱۳۳۱ عیسوی مین سارے بلوائی حکام مطیع اور منقاد ہوگئے مگر سنہ ۱۳۳۳ عیسوی مین محمد چہارم ابوالحسن بادشاہ فاس اور مراکو کی دوستانہ ملاقات کیواسطی افریقیہ مین جانیوالے تھے اور لزم عبور دریاے شور کے جبل الطارق مین مقیم تھے وہان اونکو دشمنون نے قتل کرڈالا ابو الحجاج یوسف -

محمد چہارم کے بھائی جو اوس عرصہ مین دارالسلطنت غرناطہ مین تھے فوراً بادشاہ مشہور کئے گئے مورخین عرب کی روایت سے یوسف بڑے صلح جو محب وطن رفاہ خواہ عام اور بڑے دانشمند اور لایق بادشاہ تھے کہ مثل اونکی سلاطین گرانادالیعنے غرناطہ مین کوئی دوسرا بادشاہ نہین ہوا اونھون نے اپنے صلح اور سداد کی سلطنت مین بڑی کوشش اور توجہہ انتظام محکمہ جات عدالت مین کی صنایع جر ثقیل اور اور مفید عام ہنر ونکو بڑی ترقی دی اونکی ایام سلطنت مین ابوالحسن بادشاہ فاس اور مراکو نی بڑی آخری کوشش

کی

کی کہ وسط ممالک اسپائیول مین جہان عیسائیونکا قبضہ ہوگیا تھا پھر نشان اسلام کا اڑادین مگر وہ
اس کوشش مین بے نیل مقصود رہے اکتوبر سنہ ۱۳۴۰ عیسوی مین دریائے سالاڈو کی کنارے قریب ٹارفا کے
ابوالحسن کی فوج سی اور پرتگیز اور کستلانیون کے فوج سے بڑی جنگھٹ کی لڑائی ہوئی جسمین افریقیون
نے جو ابوالحسن کے فوج مین تھے شکست فاش پائی اگرچہ اونھون نے پای ثباتی کی مگر اکثرون نے مارا اور
مرگئے عیسائیونکو بہت مال غنیمت ملا یہانتک کہ بروایت سیکلوپیڈیا افریقیونکی عورتین بھی مال غنیمت
مین تھی سنہ ۱۳۴۳ عیسوی مین مملکت الجزائر سلطنت غرناطہ کی عیسائیون نے مسخر کرلی اور سنہ ۱۳۴۴ عیسوی مین
اور کئی معمورات معتبر اوس سلطنت کی چھین لئے جسی اوس سلطنت کی سرحد بہت تنگ ہوگئی بالجملہ یوسف
ابوالحجاج بھی مثل پچھلی بعضی سلاطین غرناطہ کی قتل کئے گئے لکھتے ہین ڈسمبر سنہ ۱۳۵۲ عیسوی مین وہ جامع
مسجد مین نماز پڑھتے تھے ایک مجنون آدمی نے اونکو قتل کرڈالا محمد پنجم یوسف کی بڑے بیٹے باپ کی
قایم مقام ہوے اور بموجب مضمون الولد سر لابیہ وہ بھی صلح اور سداد کیطرف مائل تھے عیسائیونکی
ساتھ علی العموم اونھون نے مصالحہ کرلیا تھا اور ساری ہمت اونکی اپنی مملکت کی رفاہ اور فلاح عام
کیطرف مصروف تھی باایہمہ فتنہ پردازونکی بلوے نے اونکی اوس نیت خیر اور عزایم عاقلانہ کی
نتایج نہ ظاہر ہونے دیئے چونکہ نئی انتظامات رفاہ اور فلاح عام مین بالالزوم متمولین کو کچھہ ضرر پہنچتا ہے
بعضے چھوٹے چھوٹے رئیس اور سردار محمد پنجم کے اون انتظامات سی ناراض ہوگئے اور عزم مصمم کیا کہ اونکو
سلطنت سے معزول کرکے اونھین کی بھائی اسماعیل کو تخت نشین کرین ایک جمعیت فتنہ پردازونکی
سنہ ۱۳۵۹ عیسوی مین قصر سلطانی مین دفعۃً گھس گئی اور سپاہ محافظین ذات بادشاہ کو جو قصر کی گرد تھی
اونکو قتل کیا اس شورش کی عام ہوجانی سی محمد پنجم بچکے قصر سے کسیطرف نکل گئے فتنہ پردازون نے
جب قصر کو خالی پایا فوراً اسماعیل بن یوسف کو تخت سلطنت پر بٹھلاکی اونکا بادشاہ ہونا مشتہر کردیا

وہ اسمعیل دوم تھی مگر مشکل سے فتنہ پردازونکی فساد سے صرف ایک برس بادشاہ رہی ابوسعید نام ایک شخص اونکی امراؤنمین سے جسنے پہلی اونکی بادشاہ ہونیکی اعانت کی تھی دفعتہً باغی ہوگیا اور قصرالحمرا مین اونکو قید کرلیا اور جولائی ۱۳۶۰ء مین اونکو قتل کرکی خود تخت سلطنت پر بیٹہا مگر وہ غاصب سلطنت بہت دنون اپنی غضب سے منتفع نہین ہوا پدرو بادشاہ کیاسل کستلانیونکی قوم کا جسکا لقب کرویل کنگ یعنی بیرحم بادشاہ تھا ابوسعید غاصب کے ساتھہ لڑائی پر آمادہ ہوا اور خاص اپنی مملکت مین محمد پنجم بادشاہ معزول جنکی قبضے مین ابتک مملکت رونڈا اور اوسکی گردونواح کا علاقہ تھا اپنی سلطنت ازدست رفتہ کی حاصل کرنیمین فکر کر رہے تھی غاصب نے دیکھا کہ دونو لڑائیونمین سرنہین ہوسکتا بادشاہ کیاسل کے ساتھہ مصالحہ تابعداری کا کرلیا اور نقدوجنس سے بہت کچھہ نذرانی مین اوسکو دیا اس تدبیر سے ایکطرف سے اپنی دانست مین خاطرجمعی حاصل کی اور بذات خود واسطے اتمام بعضے شرائط معاہدے کی تھوڑیسی جمعیت محافظین کی ہمراہ لیکی سویلی مین بادشاہ کستلانیونکی ملاقات کیواسطے گیا اوس بادشاہ نی خواہ اس طمع سے کہ بہت کچھہ زر اور جواہر اوسکی ہمراہ تھا یا مخفی محمد پنجم بادشاہ معزول اور مستحق کی ساتھ سازش ہوگئی تھی خلاف قاعدہ صداقت اور مروت سلطنت کی مہمان کشی کی اور ابوسعید غاصب کو اوسنے ۱۳۶۲ء عیسویمین قتل کرڈالا پس اگرچہ ابوسعید غاصب اسی لایق تھا جسکے قتل ہونیسے محمد پنجم بادشاہ مستحق غرناطہ کے پھر تخت نشین ہوے مگر کستلانیونکا بادشاہ لایق مہمان کشی کی بدنامی سے ہمیشہ کیواسطے ملعون ہوا۔ الغرض محمد پنجم کو بعد دوبارہ تخت نشینی کے تھوڑیسی زحمت ایک بلوے سے ہوئی مگر بہت سہل مین اونھون نی اوس قلیل بلوے کا انسداد کیا بعد اوسکی ۱۳۷۰ء مین مملکت تلمسان اونھون نی مسخر کرلی جو اس سلطنت کی قبضے سے جاتی رہی تھی ۱۳۹۱ء عیسویمین محمد پنجم نی قضا کی

یوسف دوم اونکی بیٹے قایم مقام باپ کے ہوے جنکی کنیت ابوعبداللہ تھی اونکی تخت نشین ہوتی
ہوے خود اونکی اپنی ایک بیٹے نے جسکا نام محمد تھا بلوا کر دیا اور باپ پر یہ الزام لگایا کہ وہ عیسائیو نکی
دوستی ہین ایک بڑی جماعت کثیرہ مسلمانونکی اونکی ساتھ جمع ہوگئی اور بادشاہ پر یورش کی
اتفاق تقدیر سے وہ اوس عوام کے ہلے سے بچگیا اور بعد اوسکے وہ بلوا فرو ہوگیا۔ القصہ یوسف دوم نے
سنہ ۱۳۹۱ عیسوی مین مملکت مرشیا کو تاخت و تاراج کیا مگر اونکی سلطنت کو اوسی بہت نفع نہین ہوا
سنہ ۱۳۹۴ عیسوی مین ایک عیسائی رئیس جسکو گرانڈ ماسٹر اف الکنتارا کہتی تھی ایک جمعیت کثیرہ سوار اونکی
فوج لیکر یوسف دوم کی مملکت پر حملہ آور ہوا اور غرناطہ کی دروازے تک پہنچ گیا یوسف دوم نے
بڑی بہادری سے مدافعت کی گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین وہ گرانڈ ماسٹر خود مارا گیا اور سارے سوار
اوسکی ہمراہی کی جو یوسف کی تدبیر عاقلانہ حربی سے گھر گئے تھے قتل ہوے بہت مال غنیمت یوسف دوم کو
ملا۔ یوسف دوم سنہ ۱۳۹۵ عیسوی مین قضا کر گئی معلوم ہوتا ہی کہ اونکو زہر دیا گیا بمجرد اونکی قضا کرنیکے
اونکا وہی بیٹا جسنے اونکی ابتدائی سلطنت مین بلوہ کیا تھا اوسنے قصر سلطنت مین جاکی تخت
و تاج پر قبضہ کیا اور بنام محمد ششم بادشاہ ہوے اور اپنی بڑے بھائی کو جو مستحق سلطنت تھی اور اونکا
نام بھی یوسف تھا قید کر لیا اور قلعہ سالوبرنا کی محبس مین رکھا اول سال اونکی جلوس کا عیسائیونکے
ساتھ صلح و سداد مین گذرا بلکہ پوریکوی سیوم کی ملاقات کیواسطے بھی وہ توڈیلو مین گئی تھی لیکن
بسبب بدنظمی اور نامردی قلعہ داران سرحدی کے دونو طرف سے مسلمانونمین اور عیسائیونمین
لڑائیان شروع ہوگئین سنہ ۱۳۹۷ عیسوی مین مسلمانون نے مملکت ایاما نٹی کو مسخر کیا اور اوسکی دوسرے
سالمین دریاے گواڈیانا کے ساحل پر عیسائیو نکی ایک تھوڑیسی جمعیت فوج کو شکست دی
مگر اس فتح و ظفر کے مقابلے مین عیسائیون نے سنہ ۱۴۰۷ عیسوی مین زاہرہ اور بعضی اور معمورات پر قبضہ کیا

محمد چہارم سنہ ۱۴۱۰ عیسوی مین مرگئی لوگون نے اونکی بہائی یوسف کو جو مقید تھی تخت پر بٹھلایا۔
یوسف سیوم وہ مشہور ہوے چودہ برس تک اونھون نی صلح وسداوسی سلطنت کی صرف
ایکمرتبہ سنہ ۱۴۱۶ عیسوی مین عیسائیونسی جنگ وجدل ہوئی جب ڈان فرڈیناندنا بالغ کی فوج نی انتی
کویرا پر قبضہ کیا یوسف سیوم سنہ ۱۴۲۴ مین قضا کرگئے محمد ہفتم اونکی بیٹی بادشاہ ہوے جو محمد میسری
مشہور تھی یعنی ڈبریا اول کوشش اونکی اس امر مین ہوئی کہ عیسائیونکی ساتھ تجدید کی عہدنامہ
موقت کی جو اونکی پچہلی سلاطین نے کیا تھا یہ امر علی العموم موجب رضامندی کا ہوا اور طرہ
اوسپر یہ ہوا کہ وہ جبلت سی بہت ہی غیر متحمل اور سخت غصہ ور تھی اور تیسرا امر یہ واقع ہوا کہ بعضی
ملاہی اور ملاعب جسکی طرف علی العموم لوگونکو رغبت تھی اوسکی اونھون نے ممانعت کردی
ان سب امور کے اجتماع سی علی العموم لوگون کو اونسے نفرت ہوگئی سنہ ۱۴۲۵ عیسوی مین غدر
اور بلوا ہوگیا لوگ قصر سلطانی مین گھس گئے محمد پنجم بھاگکے بچی اور سلطان تونس جو اونکی
اقربا مین تھی اونکی پاس چلے گئی ایک صاحب محمد ہشتم کو لوگون نے تخت نشین کیا دوسرے
سالمین محمد ہفتم باعانت بادشاہ تونس ایک بھاری فوج لیکی اندلس مین پہنچے اور سنہ ۱۴۳۰
عیسوی مین غرناطہ مین داخل ہوے اور قصر سلطانی کو گھیر لیا اور محمد ہشتم کو پکڑکے قتل کیا
مگر یوسف بن احمر غرناطہ کے پہلے بادشاہ کے بیٹے نے جان دوم عیسای بادشاہ کیاسل کی
اعانت سی فوج کشی کی محمد ہفتم کی فوج مدافعت پر آمادہ ہوئی سنہ ۱۴۳۵ عیسوی مین محمد ہفتم
کی فوج کو شکست فاش ہوئی اور دوسرے مرتبہ محمد ہفتم سلطنت سی معزول ہوے اور بھاگ
کے ملاگا مین پناہ لی یوسف چہارم بدون مانع اور مزاحم کے قصر سلطنت غرناطہ مین داخل
ہوے اور بادشاہ مشتہر ہوے ہمگین چھ مہینے بڑے مصائب جنگ وجدل کے ساتھ اونھون نے

فرمانفرمائی کی تھی کہ اوسی ۱۴۳۵ سنہ مین قضا کرگئی محمد ہفتم پھر تیسری مرتبہ بادشاہ مشتہر ہوے
انکی مرتبہ بھی وہ اشایش سی فرمانروائی نہ کرسکے اونکی ایک بھتیجے محمد بن عثمان نی غدر
کرکے ۱۴۴۵ سنہ عیسوی مین قصر الحمرا کو گھیر لیا اور محمد ہفتم کو وہانکی محبس مین مقید کردیا جہان
بقیہ عمر اونکی بسر ہوئی اور خود بنام محمد نہم بادشاہ مشہور ہوے ان بادشاہ کو بھی اطمینان
اور آسایش نہ نصیب ہوئی ایک شخص محمد بن اسماعیل نے عیسائی بادشاہ کیاسل کی
اعانت سی ایک قلعچہ کو مسخر کیا جسکا نام مانٹیفر لو تھا اور اوسمین جا بیٹھی ہرچند محمد نہم بہت
کوشش اوسکی مسخر کرنیکی کرتے رہی مگر وہ خالی نہ ہوسکا بلوائی محمد بن اسماعیل نے خوب مدافعت
کی الغرض چار یا پانچ برس تک سلطنت غرناطہ ہر طرحکی مصائب بلوائیونکی اندرونی جنگ
مین مبتلا رہی علاوہ اوسکی فتنہ اور فساد عیسائیون نی اوس سلطنت کی ممالک کو تباہ کیا
آخرش محمد بن اسماعیل بلوائی جو ابتلک صرف مدافعت اوس قلعچے کی کرتے رہی جسکو اپنا
مامن بنایا تھا اونکو اور نئی فوج اعانت کیواسطی ۱۴۵۴ سنہ عیسوی مین جان بادشاہ کیاسل نے
دی اوسکی قوت پر وہ باہر نکلی اور غرناطہ کو جا گھیرا بادشاہی فوج نے حتی المقدور مدافعت
کی مگر ہزیمت نصیب ہوئی محمد بن اسماعیل منظفر اور منصور قصر سلطنت مین داخل ہوے اور
محمد نہم تبدیل صورت اور لباس کرکے بھاگ گیے محمد دہم بن اسماعیل بادشاہ مشتہر ہوے
اور اکیس برس بہت آسایش اور آرام سے اونھون نے فرمانروائی کی اور اونکی عہد مین
بلوے نہین ہوے جسکے کثرت وقوع سی تغیر اور تبدل وہان کے پچھلے بادشاہون مین ہوا کی
لیکن روز بروز سامان زوال سلطنت غرناطہ کا نظر آتا تھا اسواسطیکہ عیسائیون نی اوس
سلطنت کی بہت ممالک پر قبضہ کرلیا تھا کبھی معاندانہ لڑبھڑکے قابض ہوے اور بعضی ممالک مین

بلوائیونکی اعانت یا مدافعت کرکے دوستانہ دخل کیا - الغرض اہل اسلام کی طاقت اور اونکا زور کم ہوتا جاتا تھا اور عیسائیونکی شوکت اور طاقت اونمالک مین روز بروز ترقی پر تھی سنہ ۱۴۶۰ عیسوی مین عیسائیون نے جبرالٹر یعنے جبل الطارق اور آرکیدونا پر قبضہ کرلیا اور سارے ممالک متوسطہ کو مغلوب کیا اور روز بروز سرحدی ممالک کی نکل جانی سے مملکت اہل اسلام کی بہت گھٹ گئی اب سرحد اونکی ممالک کی ایکطرف کوہستان الویرا سی مقرر ہوئی اور دوسری طرف دریاے شورسی آخرش ایک عہد نامہ مصالحی کا سنہ ۱۴۶۳ مین مابین بادشاہ غرناطہ اور عیسائی بادشاہ کیاسل کے منعقد ہوا اس شرط پر کہ اول باطاعت و تابعداری دوم کی بادشاہ رہے اور دس ہزار اسپطل طلائی جو اوس زمانے کی اشرفی تھی سالیانہ بپیشکش بادشاہ کیاسل کو دیا کرے - بالجملہ محمد دہم سنہ ۱۴۶۶ عیسوی مین قضا کرگئے ملی ابوالحسن علی بڑے بیٹے محمد دہم کے باپ کے قایم مقام ہوے -

راقم کہتا ہی یہ لفظ کچھ ہمارے سمجھمین نہین آیا کیا ہی ملا ہی یا مولوی ہی یہ دونو لفظین تو ظاہر العجمی محاورے کی ہین اہل عرب کے محاورہ مین اوسکا استعمال نہین سنا مگر شاید ملا ہو - الغرض روز بروز بدتر امور اس سلطنت مین پیش آتے تھے سنہ ۱۴۷۰ مین گورنر یعنی حاکم سلطنت اسلام جو ملاگا مین تھا اوسنے بغاوت کی اور اپنی سلطنت کی تابعداری چھوڑکے بادشاہ عیسائی کیاسل کی اطاعت قبول کی دارالسلطنت غرناطہ مین عجب طرح کا فساد برپا ہوا یعنی ابوالحسن کی بی بیونمین لڑائی شروع ہوئی سلطانہ عائشہ جو ابوعبداللہ نام ایک شاہزادے کی مان تھی اور اوس شاہزادے کا حق بھی ولیعہد کے بعد تھا ابوالحسن کی دوسری بی بی سے جو اسپانیولی ظاہر اعیسائی عورت

مسماۃ زرایہ تھی اور اوسکی بطن سی دو شاہزادے تھے منافشہ اور جھگڑا شروع ہوا۔ عجب نہین ہی کہ اوسکی
بطن کی دونو یا ایک شاہزادہ عمر مین ابو عبد اللہ سی بڑا ہو اس سبب سے اوسکو دعوی ولیعہدی کا
ہوا اور سلطانہ عائشہ جو اول بی بی اور مسلمان تھی اس سبب سے وہ تقدیم ابو عبد اللہ کی چاہتی ہو
یہی امر باہم منافشے کا ہوا اور وہ ایسا طول ہوا کہ باہم جنگ و جدل کی نوبت پہنچی جو حقیقت
مین بالکل موجب زوال سلطنت اسلام کی ممالک اسپانیول سی ہوئی ادہر تو دار السلطنت
مین وہ عورتونکا جھگڑا کہ ایک ایک قوم دونو کے اعانت پر آمادہ ہوئی اور ہین دار السلطنت
مین آپسمین کشت وخون ہونے لگا اور ادہر دو بادشاہ عیسائی یعنی کیاسل اور اراگن کے
باہم متفق ہو کے ایسی حالت آپسکے نفاق مین اس ضعیف سلطنت کی ممالک پر یورش کرنی
لگی شروع اونکی مخالفت کی اسی ہوئی کہ معمورہ زاہرہ جو پیشتر عیسائیونکی قبضے جاتا رہا تھا وہ ابو الحسن
علی کی سپہ سردارون نے ۱۴۸۱ء مین پھر مسخر کر لیا اسی سبب سے لڑائی شروع ہوگئی شہر الحامہ
جو جان اس سلطنت کی تھی ۱۴۸۲ء مین عیسائیون نے اوسپر قبضہ کیا۔ اوسکی آئندہ سالمین
کئی معتبر قلعے ہاتھ سی نکل گئے اور عیسائیونکی قبضے مین آئے اور شہر دار السلطنت یعنی غرناطہ مین
وہی زمانہ فساد برپا تھا سلطانہ عائشہ کی اعانت پر ایک قوم تھی جسکا نام صغری لکھا ہی یا زگری
اور ملکہ زرایہ کی اعانت پر قوم بنی سراج تھی ایک کا مامن قصر بایزین تھا اور دوسرے کا مامن
قصر حمرا تھا اور غرناطہ کی گلی کوچے مین خون خرابہ ہو رہا تھا آخرش شاہزادہ ابو عبد اللہ
سلطانہ عائشہ کی بیٹے نے ۱۴۸۳ عیسوی مین اپنے باپ کو تخت پر سی اوٹھا کے خود بادشاہ بن بیٹھے
مگر ابو عبد اللہ خود اپریل ۱۴۸۳ء مین عیسائیونکی لڑائی مین مقید ہوگئی ابو الحسن ۱۴۸۷ عیسوی مین
پھر چند مدت کیواسطے بادشاہ ہوگئے مگر پھر بھی اونکو آسایش اور اطمینان نہ حاصل ہوی ابو عبد اللہ

پھر قید فرنگ سے رہائی پاکی اپنے بوڑھے باپ کے ساتھ لڑنے پر مستعد ہوے اسحالتمین لوگون نے باپ
بیٹے دونو کو چھوڑا کہ آپسمین لڑ بھڑ مرین اور ایک اور شاہزادے کو جنکا نام بھی عبد اللہ تھا غرناطہ
کا بادشاہ مقرر کیا اونکا بھی ایک رقیب اونکا اپنا ایک بھتیجا تھا جسکا نام المیغیر مشہور تھا اوہر
عیسائیونکی فتوحات ہوتی جاتی تھی اور وہ برابر ایک مملکت کی بعد دوسری مملکت پر فتح اور ظفر حاصل
کرتے جاتے تھے مدافعت کی لڑائیونمین مسلمانونکو شکست پر شکست حاصل ہوتی جاتی تھی اس
بد اقبالی پر بھی نا اتفاقی نے مسلمانونکی آنکھ نہین کھلنے دی وہی آپس کی نا اتفاقی
سے جنگ و جدال اندرونی بدستور تھی - عبد اللہ جسکا لقب زائل لکھا ہی خدا جانے صحیح
لفظ یہ کیا ہی مگر اوسکے معنے لکھے ہین شجاع اور بہادر عیسائیونکی مدافعت کیواسطے دار السلطنت سے
کہین باہر گئے تھے ابو عبد اللہ الصغیر نے موقع پاکی دار السلطنت مین قصر سلطانی اور تخت
سلطنت پر قبضہ کیا اور خود بادشاہ ہو گئے یہ آخر بادشاہ اور متمم سلطنت اسلامی اسپانیول
کی تھی جنکو مورخین فرنگ بوعبدل لکھتے ہین - موسم بہار ۱۴۹۱ عیسویمین فرڈیناند بادشاہ
عیسائی کیاسل نے دار السلطنت غرناطہ کا محاصرہ کیا اور قریب ایک برس کی محاصرے کے بعد
اوسکو فتح کیا اور صلیب کا نشان سرخ برج قصر حمرا پر نصب کیا جسے سلطنت اسلامی اسپانیول
کی جو قریب آٹھ سو برس کے بڑی شوکت اور شان سے رہی تھی آخر ہوی انا للہ و انا الیہ
راجعون - لیکن ابتک ایک سلطنت اسلام کی ممالک مغربیہ مین باقی ہے جسکو سلطنت مراکو
کہتے ہین اور دار السلطنت اوسکا فاس ہے اگرچہ وہ سلطنت چھوٹی ہے مگر بادشاہ وہانکا
سارے یورپ کے ممالک مین بہ لقب امپیریو یعنی شاہنشاہ پکارا جاتا ہی بسبب اسکے کہ وہ سلطنت
اسلامی اسپانیول کی بقایا مین ہے یعنی اجداد وہانکے بادشاہ کی اوس سلطنت اسلامی کی

خلافت کرچکے ہین اور چونکہ چار خاندانونمین وہ سلطنت رہی ہی یعنے اوریسیہ اور بنی حمود اور مرابطین اور مہدویہ کو بالیقین نہین معلوم ہی کہ حال کے بادشاہ کس خاندان کی ہین غالب ہے کہ مہدویہ جو آخر وہانکی سلاطین مین تھے اوسی خاندان سے وہانکی حال کی بادشاہ متناسل ہین اور وہ اپنی تئین سادات حسنی مین شمار کرتے ہین ۔

راقم کہتا ہی یہانتک حکایت سلطنت اسلامی یوروپ یعنے فرنگستانکی سیکلوپیڈیا سی ہمنے ترجمہ کی ہی مگر ہمکو بڑا افسوس ہے کہ اسمائے بلاد اور رجال کی بالکل غلط اصل محاورۂ عرب سی لکہی گئی ہین اور چونکہ نامونکا تلفظ انگریزی اسپیل یعنی تہجی کے بموجب بھی اصل قاعدہ مقرر اسپیل پر نہین ہوتا اس سبب سے انگریزی محاوریکی بموجب بھی خواہ مخواہ اوسمین غلطی ہوئی ہی مگر ایسی غلطی سی ہم مجبور ہین اگر کوئی عربی تاریخ مفصل اوس سلطنت کی ہمکو ملیگی تو حتی المقدور نامونکی تصحیح ہوگی اور سیکلوپیڈیا مین بعد ختم وقائع اور حالات کے دستورات نظم اور نسق سلطنت کی جو اوس سلطنت اسلامی مین مرعی تھے اور جو اوس سلطنت کی بدولت یوروپ مین علوم اور صنائع لطیفہ رائج ہوئے ہین وہ سب نقل کئے ہین اوسمین سے کچہہ مختصر رواج علوم اور صنائع کی بابت ہم ترجمہ کرتے ہین اوسمین لکہا ہی اب علی العموم سارے یوروپ کے لوگونکی یہ رائے قرار پائی ہی کہ عرب کے لوگون نے یونانی علوم اوس زمانے مین حاصل اور جاری کئے جب جہالت اور جہالت کی ظلم و ستم جمیع اطراف یوروپ مین جہانتک رومیون کی سلطنت تھی شائع اور عام تھی اور فلاسفہ کی حکمت اور اونکی علوم عرب کی اہل اسلام مین منحصر ہوگئی تھی بہت تھوڑے تفاوت سے تاریخ جمیع اقوام یوروپ سے جسنے یہی راہ تواریخ اہل اسلام کی حاصل کی ہے ثابت ہوتا ہی کہ سارے اقوام یوروپ کے ممنون ہین اون اہل اسلام کے جنہون نے اونکی ممالک پر یورش کی تھی پہلا سبق

علوم کا اور تعلم کا سارے یورپ کے لوگون نے اونھین اہل اسلام سے پڑہا ہی اور کسطرحکی خوبصورتی اور بہرہ مندی سے جمیع اقسام علوم کی جو ممالک مشرقیہ مین رائج تھی وہ سارے یوروپ مین شائع ہوی شرح اور تفصیل اوسکی اس کتاب کی کئی آرٹکل مین ملیگی یعنی ارابیا عبداللطیف اوسمپین اور ایشیہ وغیرہ مین - راقم کہتا ہی یہ مقام اہل اسلام کو بڑے رنج وغم کا ہی کسطرحکا زمانے نے پلٹا کہایا ہی انا للہ و انا الیہ راجعون صدق اللہ تعالی و تقدس وتملث الایام نداولہا بین الناس - یعنی ہم زمانے مین اولٹ پلٹ کرتے ہین آدمیونمین الغرض سیکلوپیڈیا مین لکہا ہی عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک نے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہی مدرسے تعلیم کے بنائے اور اونکے جانشینون نے روز بروز اشاعت علوم کی ترقی کی کتب خانے قایم کئے اور اپنی فیاضی اور بہی خواہی عام سے تعلیم اور تعلم مین بدون قید کسی ملت اور مذہب کے بہت کوشش کی یہانتک کہ رواج ہر قسم کے علوم کا بہ نسبت ممالک مشرقیہ کے اسپانیول اور اور ممالک یورپ مین جو اونکی تحت اقتدار مین آے بڑی کوشش سے ہونے لگا صنائع مفیدہ عام کیطرف بہی عرب کے اہل اسلام نے بہت توجہ کی اور اونکو خوب رواج دیا زراعت اور فلاحت کو اور درختونکی قلم بہلانے کو اور بیج بونے کو بڑی کوشش سے جاری کیا آب پاشی کی نہرین اور نالیان سارے ممالک مین بنوائین بہ تخصیص زراعت کی ترقی کیواسطے جو تبلک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کی میدانونمین موجود ہین جسے معلوم اور ثابت ہوتا ہے کہ اس فن مین کیسی دستگاہ اور قدرت اہل اسلام کو حاصل تھی - استعمال لکہنے کے کاغذ کا یوروپ مین اونھین اہل اسلام نے جاری کیا -

راقم کہتا ہی قبل سلطنت اسلامی اسپانیول کی معلوم نہین ہے یوروپ مین

خطوط اور کتابین کس چیز پر لکھتے تھے شاید کسی قسم کے پتونپر لکھنے کا رواج ہو جیسے اڑیسہ مین تاڑکے پتونپر لوہے کی نوک سے نقش کرتے تھے اور کہین بھوج پتر پر ہندوستان کے بعضے ممالک مین رواج لکھنے کا تھا - بارود کے بنانے کی اسپانیولی اہل اسلام نے بہت ترقی کی اور جنگ و جدل مین پہلے اونھین اہل اسلام نے بارود کا استعمال کیا - اور بہت سے قرائن اور دلائل سے ثابت ہے کہ جہازی قطب نما کی استعمال کا اعزاز بھی اونھین اہل اسلام کو حاصل ہوا اسکے بعد سیکلوپیڈیا مین بہت سے کتابونکا نام لکھا ہے جنسے سب وہ روایات منقول ہین جسمین سارے اقوام یوروپ کی تاریخین مندرج ہین -

## ذکر شروع خلافت عباسیہ کا جو ابو العباس عبد اللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہم اجمعین سے شروع ہوئی

قبل ذکر اس خلافت اور اوسکے خلفا کے کچھہ تذکرہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا مناسب معلوم ہوا حضرت ممدوح بحر العلوم اور دانشمندان امت محمدی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام تھے اور ترجمان قرآن اونکی صفت خاص تھی تین برس قبل ہجرت کے اونکی ولادت ہوئی شعب جہان قریش نے سب بنی ہاشم کو محصور کیا تھا وہان پیدا ہوے اور جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جہان سے رحلت فرمائی تب اونکی عمر تیرہ برس کی تھی ایک روایت مین پندرہ برس کی تھی حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی حق مین یہ دعا فرمائی تھی اللھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل اللھم علمہ الحکمۃ وتاویل القران و اجعلہ من عبادک الصالحین اللھم زدہ علما وفقھا یعنی بارخدایا

اوسکو دین اسلام کا واقف اور ماہر کرا اور سکھاوا اوسکو تفسیر قرآن کی یا اللہ تعلیم کرا اوسکو حکمت اور تفسیر قرآنی کی اور گردان اوسکو اپنے نیک بندونمین یا اللہ اوسکے علم اور مہارت کو ترقی دے یا فعی لکھتے ہین عبداللہ بن عباس ہاشمی فقیہ محدث مفسر کامل اور ماہر علوم مین تھے اکھتر برس کی عمر مین طائف مین اونھون نے قضا کی اخیر عمر مین اونکی آنکہین جاتی رہی تھین بعضون نے نقل کیا ہے کہ اپنی نابینائی کی حالتمین یہ اشعار کہے تھے شعر ان یاخذ اللہ من عینی نورھما × ففی لسانی وقلبی منھما نور × قلبی ذکی وذھنی غیر ذی دخل × وفی فمی صارم کالسیف مطرورۃ یعنی اگر لیا اللہ نے میری دونو انکہونسے اونکا نور پس میری زبانمین اور میرے دلمین اون دونو کا نور منتقل ہوا ہے میرا دل ذکی ہے اور میری زبان کاٹنے والی ہے مثل تلوار کی تیزی کے ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونکی سیاہ اور اعدا نابینائی کے سبب سے کچھہ شماتت کی ہوگی اوسکے جواب مین وہ اشعار کہے ہین شیخ عبدالحق دہلوی نے مشکوٰۃ کی شرحین ایک مقام پر لکھا ہے کہ وہ شاگرد حضرت اسداللہ علی ابن ابیطالب امیرالمومنین کرم اللہ وجہہ کے تھے علوم اونھین سے اونھون نے اخذ کئے تھے با اینہمہ معاویہ کی ساتھہ مدارات کرتے رہے۔

راقم کہتا ہے سیر اور تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد واقعہ صفین کے اونھون نے رفاقت جناب حضرت امیرالمومنین رضی اللہ عنہ کی ترک کردی تھی اور طائف مین جاکے بیٹھہ رہے تھے اور نہج البلاغت مین ایک خط جناب امیر کا نقل کیا ہے اگرچہ اوسمین مکتوب الیہ کے نام کی تصریح نہین ہے اوسمین لکھا ہے جناب امیر کا خط بعضے اپنے عمال کے نام پر لیکن مضمون اوس خط کا دلالت کرتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ عبداللہ بن عباس کے نام پر تھا حقیقت مین بڑے تعجب کا خط ہے لفظ بلفظ اوسکی نقل کرتے ہین خط [illegible] ہم نقل کرتے ہین ہمنے

تمکو امانت دار سمجھکی اپنا شریک کیا تھا اور اپنے اہل وعیال مین تمسے زیادہ کوئی معتمد اور امانت دار
ہمارے نزدیک نہ تھا لیکن جب تمنے دیکھا کہ دہر نے تمہارے نبی عم کے ساتھہ بیوفائی کی لوگونکی
دیانت اور امانت باقی نرہی اور اس امت مین فساد برپا ہوا تمنے بھی مثل اور لوگونکی ہمسے
مفارقت اختیار کی اور مثل اور خائنونکی تمنے بھی ہمارے ساتھہ خیانت کی پس نہ تمنے اپنے
چچا کی بیٹے کے ساتھہ مواسات اور محبت باقی رکھی نہ وہ امانت ادا کی جو تمکو سپرد ہوئی تھی پس
گویا اوس جہاد اور کوشش سے جو تم کرتے تھے خدا مطلوب نہ تھا صرف دنیا مطلوب تھی اس
امت کی ساتھہ تم مکاری کرتے تھے اور اونکی حقوق کی خیانت کی تمکو فکر تھی جہانتک تمہارے
اختیار مین اس امت کی مساکین اور یتیمونکی مال تھی خیانت کرکے تم اوسمین متصرف ہوے اور
سب اوٹھاکے حجاز مین لیگئے گویا وہ سارا مال تمنے اپنے ماں باپ کی وراثت مین پایا ہے
تمہارے سوا اور کسی کے ماں باپ موجود نہین ہین سبحان اللہ کیا تمکو معاد کا یقین نہین
ہے اور روز جزا کے حساب کا ایمان تمکو نہین ہے اے وہ شخص جو ہمارے نزدیک اولی الالباب
مین تھا کیونکر کھانا اور پینا تجھکو بھیگا جب تو جانتا ہے کہ حرام کھاتا ہے اور مول لیتا ہے تو لونڈیان
اور نکاح کرتا ہے تو عورتونسے وہ اموال صرف کرکے جو یتامی اور مساکین اور مومنین اور مجاہدین
کا خیانت کرکے تو اوٹھا لیگیا ہے پس خدا سے ڈر اور اونکا مال جو تو اوٹھا لیگیا ہے اوسکو پھیر دے
اگر تو نے نہ پھیرا اور پھر تو میرے قابو مین آیا تو قتل کرونگا مین تجھکو اپنی اس سیف سے جسکا قتیل
ہمیشہ دوزخ مین داخل ہوا ہے اور قسم ہے خدا کی اگر حسن اور حسین ایسا کام کرتے جو تو نے کیا
تو اونکو مین خواہ مخواہ وہی سزا دیتا اور اونکی گردنسے وہ مظلمہ اوتارتا اور مین قسم کھاتا ہون
کہ جو اموال تو نے تصرف کیا ہے وہ اموال مین اپنا نہین جانتا ہون کہ اپنے وارثونکی واسطے

چھوڑ جاؤن وہ مال مسلمانونکا ہی الی آخر ماقال - ابن ابی الحدید نی اس خط کی شرحین لکھا ہی
کہ عبداللہ بن عباس نے اس خط کے جوابین لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ آپنی جو الزام مجھکو تصرف کا
بیت المال مین دیا ہی قسم ہی مجھکو اپنے عمر کی جو آپ نی بیت المال مین تصرف کیا ہی میرا حق
بیت المال مین اوسے زیادہ ہی -

راقم کی نزدیک شاید اگر خط امیرالمومنین کا عبداللہ بن عباس کے نام پر صحیح
بھی ہو یہ جواب جو نقل ہوا ہی لاریب دونو بزرگوارونکی اعدا اور حسادنے بنا کی مشہور کیا ہی
ہرگز عقل قبول نہین کرتی کہ ایسی بی ادبی اور گستاخی کی تہمت عبداللہ بن عباس سی دانشمند
جناب حضرت امیر علیہ السلام پر کرتے کہ وہ حرکت اونکی ہمارے دانست مین بیت المال کے
تصرف سی اگر اونھون نی کیا ہو بمراتب زاید ہی - پھر وہی ابن ابی الحدید لکھتا ہی کہ اس خط
کی جوابین حضرت امیر نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ بڑا تعجب ہی کہ تو اپنا حق بیت المال مین ایک
مسلمان کی حق سی زیادہ سمجھتا ہی اس گناہ سی توبہ کر اور راہ راست اختیار کر اور مینے سنا ہی
کہ تو نی مکہ شریف کو اپنا وطن مقرر کیا ہی جہان مولدات ملکی اور مدینی اور طائف کی پرائے مال سی
خرید کرے خدا کیطرف رجوع کر اور ایسی حرکات سی باز آ اسکی جواب مین بموجب وہی کی نقل کی
عبداللہ بن عباس نی لکھا آپنے میری نسبت بہت کچھہ لکھا مگر قسم ہی خدا کی کہ اگر سارے
خزانے زمین کی تصرف کر کے مین اللہ تعالی کے سامنی جاؤن وہ سہل ہی میرے نزدیک اوسی
کہ ایک مسلمان کا خون کر کے مین اللہ تعالی کا سامنا کرون -

راقم کہتا ہی کہ اگر یہ جواب سچ ہی تو غالبًا عبداللہ بن عباس کا مطلب
اوس سی معذرت ترک رفاقت کی ہی کہ جنگ وجدل مین شرکت مین نکرونگا اور اگر مطلب اونکا

اوس جواب سی یہ ٹھہرائے کہ آپ نی لڑائیونمین ہزارونکا خون کیا اگر مینی بیت المال مین تصرف کیا تو وہ گناہ اوسی بہت کم ہی تو وہ بی ادبی اور گستاخی کی تحریر پہلی جواب سے بمراتب زاید ہی عبداللہ بن عباس کیطرف ہمارا حسن ظن ہرگز مجاز نہین کرتا کہ ایسا امر مکروہ اونھون نی ارادہ کیا ہو یہ سب کچھہ نقل کرکے ابن ابی الحدید لکھتا ہی کہ اکثر لوگ اسکی قایل ہین کہ مکتوب الیہ اوس خط کی جو نہج البلاغت مین منقول ہی عبداللہ بن عباس ہین اور بہت تھوڑے لوگ اسکی قائل ہین کہ ہرگز عبداللہ بن عباس اوسکی مکتوب الیہ نہین ہین اونھون نی ہرگز ترک رفاقت جناب امیر کی نہین کی اور جب تک جناب امیر شہید ہوے وہ برابر بصرے کی والی رہی اور راوندی نے شرح نہج البلاغت مین لکھا ہی مکتوب الیہ اوس خط کی عبید اللہ بن عباس تھی عبداللہ بن عباس نہ تھی وہ امر بالکل غلط ہی عبید اللہ بن عباس جناب امیر کیطرف سے یمن کی والی تھی اور اونکیطرف کسی نے تصرف بیت المال کی نسبت نہین کی اور جو لوگ کہتے ہین کہ عبداللہ بن عباس جناب امیر کی شہادت تک بصرے کے والی تھی وہ اوس خط کی دلیل لاتے ہین جو ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی نے روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن عباس نے معاویہ کو بعد شہادت جناب امیر کے بصرے سی بھیجا تھا جسکو ہمنی یعنی اوسی ابن ابی الحدید نی اپنی کتاب مین پیشتر نقل کیا ہی اور جو شخص سیر اور تواریخ کا ماہر ہے اور عبداللہ بن عباس کے مباحثات مکررہ کو معاویہ کی ساتھہ اوسنی دیکھا ہی کہ کسطرح سے بی خوف وخطر فضائل اور اوصاف امیر المومنین کی معاویہ کے سامنی وہ بیان کرتے رہی جسے ہتک اور توہین معاویہ کی ہوتی تھی وہ یقین کریگا کہ اگر کچھہ خلاف اور کدورت عبداللہ بن عباس کے دلمین جناب امیر کے طرف سی ہوتی تو وہ ایسا نکرتے بلکہ خلاف اوسکی بیان کرتے یہ نقل کرکے وہی ابن ابی الحدید کہتا ہی یہ دلیل واقعی ہے۔

مگر راقم کہتا ہی ہمارے نزدیک یہ دلیل واقعی نہین ہی عبداللہ بن عباس کو ایسا
ایسا خلاف جناب امیر کیطرف سی نتہا کہ اونکی فضائل واقعی کے اظہار سی اونکی دشمنون کے
سامنی سکوت کرتے اور اگر وہ قصہ تصرف بیت المال کا سچ تھا تو اونکی دلین جناب امیر علیہ السلام
کیطرف سے ندامت ہوگی کدورت کی کون وجہہ تھی - الغرض ابن ابی الحدید آخر مین یہ لکھتا ہی
کہ اس معاملی سی ہم بڑی دشواری اور تفکر مین پڑے ہین اگر جناب امیر کے اس خط کو ہم موضوع
کہین تو مخالفت ہوتی ہے سارے روات سی جو باتفاق اوسکی راوی ہین اور اکثر کتب سیر مین اوسکا
ذکر ہوا ہی اور درصورت اوسکی تصدیق کے جو فضائل اور کمالات عبداللہ بن عباس کے باتفاق
مروی ہین ایسی حرکت تصرف بیت المال کی اونکی فضائل اور کمالات کی بالکل خلاف ہی اور اگر جناب
امیر کے خط کی تصدیق کیجئی اور عبداللہ بن عباس کو اوسکا مکتوب الیہ نہ کہئی تو ہم حیران ہین کہ جناب
امیر کے اہلبیت مین جو آپ کا بنی عم ہو کون شخص تھا سوا عبداللہ اور عبیداللہ بن عباس کے جسکو وہ
خط لکھا گیا - راقم کہتا ہی کہ ہمکو اس معاملی مین کچھہ دشواری اور تفکر نہین ہے ہمارے نزدیک
مفارقت عبداللہ بن عباس کی جناب امیر علیہ السلام سے بعد وقوع معاملہ تحکیم کے اور سکونت اونکی
طائف مین بروایات متفقہ ثابت ہی جو اکثر کتب سیر اور تواریخ مین مذکور ہی ممکن ہی جب جناب
امیر علیہ السلام نی عبداللہ بن عباس کو حکم نہ مقرر کیا اور ایک شخص غیر یعنی ابو موسیٰ اشعری کو حکم
قرار دیا تو بنظر وقوع اوسکی نتیجہ بد کے اور بنظر اسکی کہ وہ امر موہم بے اعتمادی کا عبداللہ بن عباس رہتا
اونکی دلین کدورت اور ملال پیدا ہوا اسے اونھون نے رفاقت آپکی ترک کردی - اسکے ساتھہ ہمکو کچھہ
باک نہین ہی اوس خط کو موضوع قرار دینے مین جناب امیر کے اور سارے بنی ہاشم کے لوگ اسقدر
عدو اور حاسد تھی جنمین بعضی بڑے مدبر اور دانشمند مثل معاویہ اور عمرو بن عاص کے تھی اوس مفارقت

عبداللہ بن عباس کا محل پاکی تاکہ عیوب عبداللہ بن عباس کے اور جناب امیر کی مشتہر ہون
اور آپسمین نقاق اور پھوٹ پڑے ایسی موضوعات خطوط کو اس دانشمندی سی کہین بجرا و کہین
بار تشاشہرہ دیا کہ اخیر زمانے مین کثرت روایات مرتبہ شہرت اور تواتر کو پہنچ گئین اور اگر موافق
شہرے کے کل وقائع کی تصدیق کیجئے تب بھی ہمین کچھہ تردد نہین ہی دنیا سخت بلا ہی اور بشریت سے
کوئی خالی نہین ہی انبیا اور اولیا سی بھی زلتین اور لغزشین وقوع مین آئی ہین اس صورتمین اس
مشاجرۂ جناب امیر کو عبداللہ بن عباس کی ساتھہ ہم اون مشاجرات مین شمار کرینگی جسمین اہل سنت
وجماعت کا حکم سکوت کا ہی اور درصورت صدق اس روایت کی یہ بھی ہم کہہ سکتی ہین کہ عبداللہ
بن عباس بھی مجتہد تھی اونکی اجتہاد مین وہ تصرف بیت المال کا جائز تھا جو جناب امیر علیہ السلام کے
اجتہاد مین ناجائز ٹھہرا پس اگرچہ عبداللہ بن عباس کا اجتہاد مخالف اجتہاد جناب امیر علیہ السلام کے
خطا تھا لیکن مجتہد مخطی بھی مثاب ہی اس سبب سے اونپر کچھہ محل طعن اور الزام نہین ہی۔ یافعی نے
مراۃ الجنان مین لکھا ہی کہ سبب انتقال خلافت کا مروانیہ سی بنی عباس مین یہ ہی کہ بعد شہادت
جناب حضرت امام حسین علیہ السلام کے شیعیان اہلبیت امامت محمد بن حنیفہ اونکی بھای کے معتقد تھی
اونکی قضا کرنیکے بعد اونکی بیٹے ہاشم کو امام جانتے تھی لوگونمین اونکی بہت بڑی عزت اور قدر تھی وہ شام کے
ملک مین لاولد قضا کر گئے اور محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اپنا وصی مقرر کیا اور اونسی کہا
کہ تمہاری اولاد مین خلافت آویگی اور جو تحریرات اونکی پاس تہین وہ اونکو سپرد کین اور اپنی
معاونین کو اونھین کیطرف رجوع کیا جب محمد نے قضا کی تو اپنے بیٹے ابراہیم کو اپنا قایم مقام کر گئے
اون ابراہیم کیطرف رجوع خلایق کی دیکھکے مروان حمار خاتم خلافت بنی امیہ نے اونکو قید کیا جب
ابراہیم کو یقین ہوا کہ مروان اونکو قتل کریگا تب اونہون نے اپنے بھائی سفاح کو اپنا قایم مقام

مقرر کیا وہ اول خلیفہ اولاد عباس کی تھی مختصر قصہ یہ ہی اور شرح اوسکی بہت دراز ہی - بالجملہ مروان
حمار کی خلافت کی ذکر مین خروج سفاح کا اور مروان کا مقتول ہونا مذکور ہو چکا ہی - مسامرہ مین
لکھتے ہین سنہ ۱۳۲ مین دوسری ربیع الثانی جمعرات کی دن اہل اسلام کی ارباب حل وعقد نے سفاح
کی ہاتھہ پر بیعت کی اوسکی دوسرے دن جمعہ کو علی العموم لوگون نے اونکی بیعت کی اور اونھون نے جمعہ کی
نماز پڑہائی پدری نسب اونکا تو عنوان مین لکھا گیا ہی اونکی مان کا نام ریطہ حارثیہ تھا بنت عبداللہ
ابن عبدالمدان الحارثی حدیث کی روایت وہ اپنے بھائی ابراہیم بن محمد اور اپنے چچا عیسی ابن علی سے
کرتے ہین اور وہ منصور دوانقی سے عمر مین چھوٹے تھے امام احمد حنبل نے اپنی مسند مین ابی سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اخراج کی ہی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج
رجل من اھل بیتی عند انقطاع الزمن وظھور من الفتن یقال لہ
السفاح اعطاء المال حثیا یہ حدیث مسامرہ مین نہین مذکور ہی اونکی تحریر کے بیچین
اتفاقا مذکور ہوی ترجمہ اس حدیث کا یہ ہی بہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گا
میرے اہلبیت سے ایک مرد آخر زمانے مین اور وقت ظہور سادات کی جو سفاح کے نام سے مشہور
ہوگا دست عطا اوسکا اموال مین ایسا ہوگا گویا وہ مٹی ہی یا یہ کہئے بہت دیگا اور تھوڑا سمجھیگا اونکی
مہر مین کھدا تہا ثقۃ عبد اللہ وبہ یومن اونکا حاجب ابوغسان اونکا غلام تھا اونکی وزیر
اور منشی ابوالجہم تھی وزارت اور انشا کا عہدہ متحد ہو گیا تھا صاحب شرط یعنی کوتوال اونکی عبدالجبان
بن عبدالرحمن ازدی تھی ارباب مشورہ اونکی امور عظام جنگ وغیرہ مین اونکی بھائی ابوجعفر منصور
دوانقی تھی جنکو اونھون نے ولیعہد بھی مقرر کیا تہا اور ابومسلم خراسانی اور قحطبہ بن شبیب اور حسن
اور حمید دونو قحطبہ کے بیٹے اتوار کے دن تیرہوین ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ ہجری مین چیچک کے عارضہ سے انبار مین

اوس شہر مین جو اونھون نے آباد کیا تہا اور ہاشمیہ اوسکا نام رکھا تھا اونھون نے قضا کی چار برس نو مہینے اونھون نے خلافت کی قاضی اونکی ابن ابی لیلی تھے - اور ابن جریر طبری ناقل ہے ابتدا بنی عباس کی خلافت کی ایسی ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تہا کہ خلافت تمہاری اولاد کیطرف رجوع کریگی اس غیب کی خبر کے سبب سے ہر ایک شخص اونکی اولاد مین سے اوسکے ظہور کا اپنے اوپر متوقع رہتا تھا - اور رشید بن کریب سے روایت ہے کہ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد حنیفہ بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم شام کے ملک مین گئے وہان محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی اونھون نے اونسے کہا ای بنی عم مجھے ایک امر مہنہار کا علم ہے وہ مین تمسے کہا چاہتا ہون مگر کسی سے اوسکا ذکر نہ کیجیو وہ یہ ہے کہ خلافت تمہاری اولاد مین آویگی محمد بن علی نے کہا مین جانتا ہون آپکی بھی زبانسے کوئی دوسرا نہ سنے - اور مدایني نے ایک جماعت سے روایت کی ہے کہ امام محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اوس جماعت سے کہا تہا کہ ہمارے خاندان مین خلافت کی تین وقت ہین ایک یزید بن ابی مسلم کے مرنیکے وقت اور دوسرا شروع صید مین اور تیسرا فریقین باہم جنگ و جدل واقع ہونیکے وقت مین ان تین اوقات مین ہمارے ڈہونڈھنے والے اوٹھینگے پھر ہمارے معین و مددگار مشرق سے چڑھینگے اور اونکے گھوڑے مغرب تک پہنچینگے اسی خبر کے بموجب جب یزید بن ابی مسلم افریقیہ مین مارا گیا تب امام محمد نے ایک آدمی کو خراسان مین بہیجا کہ ایک شخص رضی نام کو حضرت عباس کی اولاد مین سے ایک خط یا پیغام پہنچاوے اور کسی سے اونکا نام ظاہر نکرے وہی پیغام سے ابی مسلم خراسانی وغیرہ آمادہ ہوے اور اپنے نقیبونکو خطوط بہیجے اوس اطراف کے لوگون نے وہ آماد کی قبول کی لیکن یہ تدبیر پوری نہین ہونے پائی تھی کہ امام محمد نے قضا کی اور اپنے بھائی ابراہیم کو ولیعہد مقرر کیا یہ خبر شائع ہوگئی مروان حمار کو پہنچی جو خاتم خلافت بنی امیہ کا تھا

اوسنے ابراہیم بن محمد کو قید کیا اور قتل کیا تب ابراہیم نے اپنے بھائی سفاح کو ولیعہد مقرر کیا تب
سارے اونکے اعوان اور انصار جمع ہوے اور کوفہ مین اونکے ہاتھہ پر بیعت کی جسکی کیفیت مروان حمار کی خلافت
کے ذکر مین ہمنے لکھی ہے کہ وہ مارا گیا اور خلافت سفاح بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کی مستحکم ہوگئی
اور اقصای مغرب تک لوگون نے اونکی خلافت قبول کی بہت بڑا معین اور مددگار استحکام خلافت بنی
عباس کا ابومسلم خراسانی تھا جو محمد بن خنیفہ کی عہد سے اوسی ترتیب سے جسطرحسے یافعی کی روایت سے
ہمنے اوپر ذکر کیا ہے ہر ایک کی وہ اعانت کرتا رہا اور تمام خراسانی لوگونکو اوسی نے آمادہ کیا اور
اوسمین اوسنے بڑی شجاعت اور دلیری اور مدبری کی درحقیقت خلفاے عباسیہ کی گردن پر اوسکا
بہت بڑا احسان قایم ہوا گو اوسمین نیت اوسکو اپنے فلاح اور رشد کی ہو مگر بنی عباس کی خلافت
اوسنے قایم کی سارے حکایات اوسکی تدابیر کی بہت طویل ہین جسکو دیکھنا ہو بڑی تاریخونسے دیکھو
مگر منصور دوانقی جو دوسرے خلیفہ بنی عباس کے تھے اونھون نے ابومسلم کی احسان فراموشی کی
کہ اوسکو قتل کیا وہ بہت بڑے مدبر اور عاقل تھے یہ ہم نہین کہتے کہ بنظر نظم سلطنت دنیاوی
کے وہ حرکت اونسے خلاف عقل صادر ہوئی البتہ اہل دنیا مین ایسا محسن کسی شخص کا جب وہ بہت
بڑا صاحب شوکت اور مقتدر ہو اندک خلاف مین شخص ممنون کیطرفسے اپنے احسان کے چھین لینے
مین اوسکو باک نہوگا اسی نظر سے منصور دوانقی قبل ظہور خلاف کے ابومسلم کیطرف سے اوسکے قتل کی فکر
مین رہتے تھے اور سفاح اپنے بھائی کو صلاح اوسکے قتل کرنیکی دیتے تھے مگر سفاح نے اختیار اوس احسان
فراموشی کی حرکت کا قبول نہ کیا جب خود اونکا اپنا وقت آیا اونھون نے بے باکانہ ابومسلم کو قتل کیا
بہرصورت یہ ہم ضرور کہینگے کہ اونھون نے احسان فراموشی کی گو عقل دنیاوی دوراندیشی کی
اوسکی مقتضی ہو۔ الغرض یہ سفاح بن محمد پہلے خلیفہ بنی عباس کے بہت بڑے سخی اور فیاض تھے

کبھی کسی سے کوئی وعدہ نہین کیا جسکا ایفا نہ کیا ہو عبد اللہ بن حسن مثنی بن حسن مجتبی رضی اللہ عنہم
نے ایکدن گفتگو مین اونسے کہا کہ دس لاکھہ درہم کا ہمنے نام سنا ہی کبھی آنکھہ سے نہین دیکھی اوسی وقت
خزانے سے منگوا کے دس لاکھہ درہم اونکو دیدیئے مگر اس جود کے ساتھہ وہ سفک دما مین بھی بڑے
بیباک تھے اندک نارضامندی پر حکم قتل کا صادر ہوتا تھا یہی حال اونکی اتباع اور عمال کا مشرق
و مغرب مین تھا ۔ راقم کہتا ہی اسی صفت بدنی اونکی اور اونکی اتباع کی اونکی خلافت کو مستقل
اور مستحکم کردیا کمال رعب اور خوف نے جو خلق پر خلیفہ کے طرف سے اور اونکی اتباع کیطرف سے پیدا ہوا تھا
کسیکو جرات اور طاقت بغاوت اور انحراف کی نہوئی بالجملہ جب وہ عارضہ چیچک مین مبتلا ہوے
اپنے بھائی منصور دوانقی کو ولیعہد خلافت مقرر کیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا اونھون نے قضا کی

## دوسرے خلیفہ بنی عباس کی ابو جعفر عبد اللہ منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے جنکو مورخین منصور دوانقی لکھتے ہین

مان اونکی ام الولد بربریہ تھی مسمات سلامت بنت بشیر وہ ۹۵ھ ہجریہ مین پیدا ہوے تھے اپنے جد
علی بن عبد اللہ بن عباس کی حیاتین لیکن اونسے کچھہ روایت اونھون نے نہین کی ہی اپنے
باپ امام محمد سے اور عطا بن یسار سے وہ راوی ہین اور اونسے اونکے بیٹے مہدی راوی ہین وہ
اپنے سارے خاندان مین ہیبت اور رعب اور شجاعت اور دور اندیشی اور دانشمندی مین اور
مال جمع کرنیمین غرد اور یکتا تھے لہو ولعب بالکل اونکی جبلت مین نہا عقل کامل رکھتے تھے عالم
اور ادیب اور فقیہ تھے مگر اوسکے ساتھہ قسی القلب بھی تھے ہزارون آدمیونکو اونھون نے
قتل کیا بڑے فصیح اور بلیغ تھے اور ہر طرح سے اپنے زمانے کی امارت اور سلطنت کے لایق تھے مگر حرص
اور بخل مین بھی ممتاز تھے دوانیق پیچھے زمانیکا بہت ہی چھوٹا سکہ تانبے کا تھا کہ وہ عرب کے ممالک

مین مثل ہندوستانی کوڑیونکی چلتا تھا عوام مین خصوص ہندیونمین بلفظ دوانی وہ مشہور تھا
چونکہ عمال سی اور پیشہ ورونسی وہ کوڑی کوڑی کا حساب لیا کرتے تھی اسواسطی دوانقی اونکا
لقب ہوگیا وہ مکی سی بغداد مین آئے جہان شروع ۱۳۷ھ مین لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت کی
پہلا کام خلافت کا اونھون نی یہ کیا کہ ابومسلم خراسانی کو اونھون نی قتل کیا جسنے عباسیہ کے
خاندانمین خلافت پہنچائی تھی یہ حرکت اونکی بھی خالی دور اندیشی اور عقل کر پزی سی نہ تھی
اسواسطی کہ ایسی شخص کو جبلت سے خیال اپنی حکومت کا خلفا پر بسبب اوس احسانکی ہونا لازم تھا
عجب نہ تھا کہ آئندہ خلفا کی عزل ونصب مین اپنا اقتدار جماتا - اسیطرحسے دوسری حرکت دور اندیشی
اور کر پزی کی اونکی یہ تھی کہ عباسیون اور علویونمین اونھون نی تفاوت الا پیشتر اونسی
سب بنی ہاشم ایک تھی آپسمین ایک دوسرے کے معین اور مددگار رہتی تھی منصور دوانقی
نی صرف اس دور اندیشی سی کہ اگر علوی لوگ خلفا عباسیہ کے ساتھہ ملجلی شریک اونکی
شوکت اور حشمت مین رہے ممکن ہی کسی وقت مین بدعوی اقدم اپنے رتبی کے عباسیہ سے
بسبب ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مین اوپر تقدم چاہین اور اوسی وجہسے
لوگ بھی اونکی معین اور مددگار ہوجائین اسواسطی علویونکیطرف سی اونھون نی احتراز اور
اور بدگمانی شروع کی والقلب یھدی الی القلب علویونکی دل بھی اونسی نفور ہوے آخرش
یہ نوبت پہنچی کہ خلفا نے کئی پشت تک قصور اور بیقصور محض بدگمانی پر سادات کی قتل
اور قمع اور قید وبند پر کمر باندہی ادہر سادات مین بعضی ناعاقبت اندیشون نی بغاوت
اور خروج بھی اختیار کیا اور ناحق تباہ ہوے - ہمارے دانست مین وہ سب مفاسد منصور
دوانقی کے نامۂ اعمال مین لکہی گئی جو موجد بدگمانی کے علویونکی طرف سے ہوے اور بنی ہاشم مین

آپسمین تفرقہ ڈالا اور خود منصور دوانقی نے بھی بہت سے علما اور شرفا اور ذی قبول لوگونکو
سزاے قید اور بند اور قتل اور ضرب مین مبتلا کیا جو عباسیون اور علویونکی خروج مین موید اور مرغب
ہوے یا اونپر گمان ترغیب اور تائید کا ہوا علویونمین منصور کیوقت مین محمد بن عبداللہ الحسنی
اور اونکی بھائی ابراہیم نے خروج کیا اور عباسیونمین بھی کئی آدمیون نے خروج کیا مگر سب کے
سب ناکام رہے ابومسلم وغیرہ نے اونکو زیر کردیا آخرش خود ابومسلم بھی مقتول ہوے
اور ایسی سیاسات شدیدہ سے منصور دوانقی کا رعب قلوب پر خوب جما اور سارے ممالک
اسلام پر اونکا تسلط بہت استحکام سے ہوگیا بجز ممالک اندلس اور قرطبہ کے جہان عبدالرحمن
بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک مسلط ہوے تھے وہان بھی کئی پشت تک خلافت عباسیہ
کی رعب اور سطوت سے دعوی خلافت اور امیرالمومنینی کا نہین ہوسکا جسکی کیفیت اوپر مذکور
ہوچکی ہے - منصور دوانقی کے یادگار کا ایک بہت بڑا نشان شہر بغداد ہے جسکو وہ بانی
تھی روضۃ الصفا مین لکھا ہے بروایت علمائی اخبار کہ ابوالعباس سفاح نے اپنے ایام خلافت
مین کوفے کی نواح مین ایک شہر آباد کیا تہا جو ہاشمیہ کے نام سے مشہور ہوا تھا ایک گروہ
روندیہ مذہب کا تھا اوسنے منصور پر وہان خروج کیا تھا اس سبب سے منصور دوانقی اوس
شہر سے بیزار ہوے ظاہرا محفوظ لایق مدافعت کی نہوگا اور فکر مین ایک نئی شہر کے آباد کرنیکی
ہوے لوگون نے ایک مقام تجویز کیا جو ممر تجارت اور مسافرین کے کاروانونکا تھا اور اوس
مقام پر جہان شہر بغداد آباد ہوا بہت سے درخت نابستانی اور زمستانی میوونکی تھی منصور
دوانقی یہ خبر سنکی بہت خوش ہوے اور اوس مقام کے دیکھنے کو گئی علی بن یقطین راوی ہین
کہ وہ اوس سفر مین خلیفہ کی ہمراہ تھے الغرض وہ نواحی بغداد مین پہنچے اور چند مرتبہ ادہر سے ادہر

اور اوسے ادھر دورہ کیا وہان قریب ایک راہب رہتا تھا علی بن یقطین کو خلیفہ نے
اوس راہب کے بہیجا ظاہر الکہہ پوچہنے کو جسکا روضۃ الصفا مین ذکر نہین ہی اور چونکہ
خلیفہ نے وہان بہت بندوبست احتیاط کا کیا تھا علی بن یقطین راوی ہین کہ اوس راہب
نے اونسے پونچہا کہ اس احتیاط کے بندوبست کا کیا سبب ہی اونہون نے کہا خلیفہ کو
منظور ہی کہ یہان ایک شہر کی بناڈالین راہب نے خلیفہ کا نام اور لقب اور کنیت پونچہی
اونہون نے بیان کیا ابوجعفر عبداللہ المنصور باللہ راہب نے کہا وہ یہان کوئی شہر
نہین آباد کرسکتی ہماری ایک قدیم کتاب مین ایک خبر عیبی لکہی ہے کہ البتہ یہان ایک
بہت بڑا شہر آباد ہوگا مگر اوسکی بانی کا نام مقلاس لکہا ہی علی بن یقطین نے وہ حکایت
راہب کی خلیفہ کے سامنے آکے بیان کی وہ یہ سنکے نہایت خوش ہوے اور گہوڑے سے اترکے
سجدۂ شکر کیا اور وہان شہر آباد کرنیکی اونکو اور زیادہ رغبت ہوی فوراً بڑے بڑے
ہوشیار مہندسون اور معمارونکو جمع کرنیکا حکم دیا علی بن یقطین نے عرض کیا یا امیرالمومنین
سجدۂ شکر کرنیکا کچہہ سبب مجہکو نہ معلوم ہوا اور زیادہ کوشش امیر کی اس شہر کے بنا مین
ظاہر اسے ہوئی ہے تاکہ قول راہب کا جہوٹہا ہوجاے فرمایا لاوالله بلکہ سبب یہ ہی کہ
لڑکپن مین سب گہر کے لوگ مجہکو مقلاص کہا کرتے تھے اور مجہی یقین ہی کہ کوئی شخص میرے
اس وجہہ تسمیہ سے بجز میرے آگاہ نہین ہے حقیقت اوسکی یہ ہی کہ بنی امیہ کے ایام مین
ہم لوگ بہت مفلس اور مفلوک تھے جو تمکو معلوم ہی اون دنونمین سب لڑکے ہمارے
ہمعمر جو آپسمین کہیلا کرتے تھے ہر روز بنوبت اونمین سے ایک لڑکا کچہہ کہانا پکاکے سبکو کہلاتا تھا
جب میری نوبت آئی تو میرے پاس کچہہ نہ تھا میری دائی کا سوت گہر مین رکہا تھا مین

وہ چراکے بیجڈالا اور اوسے کہانا تیار کیا دائی نے مجھسے پوچھا کہ تمکو دام اس کہانی کے
کہان ملی مینے بات نبانیکو کہدیا کہ فلانی شخص سی مینے قرض کیا ہی مگر جب اوسنی اپنا سوت
نپایا تو اوسکو یقین ہوگیا کہ مینی وہی لیکی بیچڈالا ہی تب مینی اوسے معذرت کی اور سوت کا
بیچڈالنا قبول کیا اوس عرصین ایک شخص بڑا مشہور چور تھا جسکا نام مقلاص تھا جب
دائی سنے یہ کہانی میرے باپ کی اور میرے اعمام کے سامنی بیان کی تب تو وہ سب برسبیل
مطایبہ مقلاص کے نام سی مجھی پکارنے لگی اور سارے گھر والونین یہی نام عام ہوگیا۔
بالجملہ جب سارے مہندس اور معمار اور سامان نبا کا آمادہ ہوگیا تب خلیفہ نی نوبخت منجم کو
حکم دیا کہ شہر کی نباڈالنے کیواسطی کوئی تاریخ اور وقت سعید مقرر کرے نوبخت نی باتفاق
رائے خالد برمک اور حجاج بن ارطاب جو وہ دونو بھی نجوم کے ماہر تھی زائچہ کھینچا اور برج
قوس کے طالع ہونے پر شہر کی نباڈالنی کی تجویز کی اور سارے دلائل نجومی اوسوقت کی
برکت کے بیان کئے کہ وہ موجب کثرت عمارت اور طول بقا اور کثرت خلایق کی ہونگی
اور منجملہ اوراحکام کے ایک یہ حکم تھا کہ کوئی خلیفہ اس شہر مین وفات نپاویگا منصور
وہ سنکے بہت ہنسے اور کہا الحمدللہ علی ذلک لکھتی ہین وہ سب احکام نجومی اوسیطرح
وہان واقع ہوے اور ۱۴۵ ہجر مین اوسکی نبا شروع ہوئی پہلی اینٹ نبا کی منصور
دوانقی نی اپنے ہاتھہ سی رکھی حصار کی نبا نہایت مستحکم اور عریض ڈالی گئی لکھتی ہین نیاد کا
عرض پچاس گز اور سر دیوار کا عرض بیس گز تھا نہایت سرعت سی نبا شروع ہوئی مگر ۱۴۵ مین
بسبب بغاوت اور خروج محمد اور ابراہیم عبداللہ حسنی کے دونو بیٹونکے چندے اوسکی نبا
معطل رہی کہ خود منصور دوانقی واسطی اطفاے نایرہ فساد اوس خروج کے چڑھے تھی

جب اوس مفسد یکو دفع کرکے معاودت کی پھر اوسی سرعت سی اوسکی بنا شروع ہوی
اور سنہ ۱۴۹ ہجریمین حصار وغیرہ کی بنا تمام ہوئی ایک کرور دینار اوسکی بنامین صرف ہوا۔
ابتدامین منصور نی تجویز کیا تھا کہ قصر کسری جو مدائن مین ہی اوسکو کھود کی اوسکی اینٹ
اور مصالحہ بناے بغداد مین صرف ہو جب اس امر مین خالد برمکی سی استشارہ کیا اونھون نے
منع کیا اور کہا ایسی بناہی نامور سلاطین عجم کی باقی رکھنی سی موجب ناموری اہل اسلام کی ہے
کہ ایسی آثار نامور ین بادشاہون کی تھی اونپر اہل اسلام نے فتح اور ظفر حاصل کی چونکہ
خالد روساے عجم سے تھی منصور نے کہا تم بہ تعصب نہین چاہتی ہو کہ اپنی قوم کی سلاطین
کے آثار نیست اور نابود کیے جائین اور قصر کسری کے کھودنے کا حکم دیا مگر جب حساب
کرکے معلوم کیا کہ اوسکے کھودنے کا صرف اور اینٹ لاد کے بغداد مین لانیکا نئی اینٹ
بنانے سی بمراتب زاید ہی اوس حکم کو منسوخ کیا تب خالد برمک نی کہا اب منسوخی اس
حکم کی مناسب نہین ہی اسواسطے کہ لوگ کہینگے جو عمارت نامور سلاطین عجم نے بنائی
تھی اوسکے کھودنیکی خلیفہ اسلام متحمل نہ ہوسکی مگر چونکہ بخل اور امساک منصور کی مزاجمین
بہت تھا اس صلاح پر عمل نہ کیا اور بدستور کھودنا اوسکا ملتوی کرادیا۔

راقم کہتا ہی بڑا تعجب ہی کہ اوس شہر عظیم کا نام منصور نے نہین مقرر
اوس مقام کو بیشتر سے بغداد کہتی تھے اوسی نام سی وہ مشہور ہوا اسکا سبب یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ظاہرا منصور کو عقیدہ تفال اور تطیر کا اور سعد و نحس نجومی کا بہت تھا
اوس جگہہ کے نام قدیم کو سعد سمجھکر وہی نام باقی رکھا اوسکی وجہہ تسمیہ روضۃ الصفا مین
دو منقول ہین ایک یہ ہی کہ وہان ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتی تھی کثرت استعمال

الف باغ کا کر گیا دوسری وجہہ یہ ہی کہ بغ بت کا نام ہے جسکو وہانکی مشرکین پرستش کرتے تھے اور داد فارسی مین عطا کو کہتے ہین تو بغداد کے معنی ہوے عطائے بغ ہمارے دانست مین اول وجہ موجہ معلوم ہوتی ہے - مورخین کی روایات سے ثابت ہی کہ منصور دوانقی نہایت دانشمند بڑے عالم اور دور اندیش اور شجاع اور بہادر صاحب ہمت اور عزیمت تھے اور بہر صورت انتظام سلطنت کی لایق تھے اگرچہ لوگ بخل اور امساک اور ظلم اور ستم کی نسبت اونکیطرف کرتے ہین مگر ہمارے دانست مین وہ مسرف بیجا نہ تھے اور سیاسات شدیدہ واسطے بقا اپنے رعب اور سطوت کے اور ارباب بغی اور خروج کی زیر کرنیکی واسطے وہ عمل مین لاے اوسے اونکی لیاقت سلطنت مین بٹہ نہین لگتا خلافت راشدہ کے صفات البتہ اونمین نہ تھے سلطنت دنیاوی کے بہر صورت وہ لایق تھے موقع اور محل پر عاقلانہ عطا اور بخشش بھی کرتے تھے اور عدل اور انصاف اور ترحم اور رعایا پروری کے بھی حکایات اونکی مورخین نے نقل کئے ہین اونکی حرکات عاقلانہ کی حکایتین بہت مشہور ہین - روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایک روز منصور اپنے قصر کے کوٹھے پر بیٹھی تھے ایک بوڑھے فراش کو دیکھا کہ اپنے کام مین مشغول تھا اوسے بلاکے پوچھا کیا سبب ہے ارباب حکومت اور دولتمند ونکی عمر اتنی نہین ہوتی جتنی مفلوک اور مفلسونکی ہوتی ہے اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین ارباب فرمان اور حکومت رزق مقسوم اپنا یکبارہ حاصل کر لیتے ہین تو اونکی عمر آخر ہو جاتی اور مفلسین کو تھوڑا تھوڑا تدریج ملتا ہی اسواسطے اونکا رزق مقسوم پورا ہونیکی واسطے اونکی عمر بڑہ جاتی ہے منصور اوس جواب سے بہت خوش ہوے اور تین سو درہم اوسکو انعام دیا -

ایک ہفتہ کی بعد اوسی مقام پر بیٹھی تھی دیکھا کہ جو کام پہلے روز وہ بوڑہا فراش کرتا تھا ایک
لڑکا وہ کام کر رہا ہی اوسکو بلا کے پوچہا وہ بوڑہا فراش کہان ہی اوسنے جواب دیا یا امیر المومنین
اوسنی قضا کی مین اوسکا بیٹیا ہون منصور نی کہا تیرے باپ نے سچ کہا تھا جب اوسنی اپنا رزق
بھر پایا تو مر گیا - دوسری حکایت اوسمین لکہی ہے کہ ایک شخص نے منصور پر خروج کیا تہا
وہ گرفتار ہوا آیا منصور نے اوسکو غصے سی ایک گالی دی اوسنے جواب مین کہا کل ہمارے اور تمہارے
بیچمین تلوار تھی آج جب مین اپنی زندگی سی ہاتہہ دہو چکا ہون ایسے امر شنیع کے نسبت
تمنے میری طرف کی اگر مین بھی اوسکی بدلے مین تمکو وہی امر کہون بجز ندامت اور شرمندگی
کے تمکو کچہہ حاصل نہ ہوگا منصور بہت شرمندہ ہوے اوسکا قصور معاف کیا لیکن ایک برس
تک اوسے ملاقات نہ کی - تیسری حکایت اوسمین لکہی ہی کہ ایکروز منصور کے سامنے
ایک تدبیر عاقلانہ کا جو ہشام بن عبد الملک نے کسی لڑائی مین کی تھی ذکر آیا منصور نی اوسکی
تفصیل اور تشریح پوچہنے کیواسطے ایک شخص کو جو ہمیشہ ہشام کی مصاحبت مین رہتا تھا
بلوایا اور اوسی کیفیت اوس تدبیر کی پوچہی اوسنے حال بیان کرنا شروع کیا مگر جب
ہشام کا نام اوسکی زبان پر آتا تھا تو وہ کہتا ہی رحمت اللہ علیہ منصور اس دعا کی تکرار سی
بہت ناراض ہوے اور بہت خفا ہو کے کہنی لگی دفع ہو یہانسے لعنت خدا کی تیرے اوپر
ہمارے سامنے ہمارے دشمن کو دعائین دیتا ہے وہ شخص اوٹھہ کہڑا ہو کے چلایہ کہتا ہوا
اگر ہشام آپکے دشمن تھی تو مین مجبور ہون لیکن میرے گردن پر اونکی احسانات کی ایسے طوق
ہین کہ بجز مردہ شو کے میرے گردن پر سی کوئی نہین اتار سکتا منصور نے پھر اوسکو بلایا
اور پوچہا ہشام نے کیا کیا احسان تیرے اوپر کئے ہین اوسنے کہا کہ ہشام نے مجہکو

ساری دنیا کے مخلوقات سے بے نیاز کردیا کہ اس بڑھاپے مین ذلت سوال سے کسی مخلوق الہی سے
مین محفوظ ہون اور کسیکا محتاج نہین ہون اونکی بعد نہ کسیکے دروازے پر مین گیا اور نہ کہین
جاؤنگا آپنے جو یاد فرمایا تو مین حاضر ہوا کہ اولی الامر کے حکم کی اطاعت فرض ہے منصور نے
ساری تقریر اوسکی سنکے کہا مجھکو یقین ہوا کہ تو پارسا عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور کسی
مرد کریم نے تجھکو پالا ہے اور اوسکو بہت بھاری صلہ اور انعام دیکر رخصت کیا اوسنے عرض کیا
یا امیر المومنین بنظر شرف اور امتیاز کے آپ کا انعام مینے قبول کیا والا مجھے کچھہ حاجت
اسکی نہ تھی جب وہ چلا گیا تب منصور نے کہا ایسے لوگ لایق احسان اور بخشش کے ہین
افسوس ہے کہ ہمارے لشکر مین اس جنس کے لوگونکا قحط ہے یہ حکایت نقل کرکے روضۃ الصفا
مین لکھا ہے کہ منصور دوانقی بسبب نہایت امساک اور بخل کے چونکہ عطا اور بخشش اپنے
ہمراہیونپر نہین کیا چاہتے تھے اسواسطے سبکو بیوفائی کی تہمت کیا کرتے تھے۔
راقم کہتا ہے یہ قول صاحب روضۃ الصفا کا اگر محض بدگمانی کا ہو تو
عجب نہین ہے۔ چوتھی حکایت اوسمین لکھی ہے کہ ایکدن منصور بالاخانہ قصر پر جو
مشرف دجلے پر تھا اپنے مصاحبین اور ندما کے ساتھہ بیٹھا تھا اوسمین قصر کے ایک
دروازے کیجانب سے جسکا نام باب دولت عباسیہ تھا ایک تیر آکے سامنے گرا
منصور بہت ڈر گئے اور وہ تیر اوٹھالیا اوس تیر کے دونو پرون پر اشعار عربی نہایت
نصیحت اور اندرز کے لکھے تھے اون اشعار کو مورخ نے نقل نہین کیا اور ایکطرف تیر پر
لکھا تھا ایک شخص نہایت مظلوم ہمدان کا رہنے والا محبس مین مقید ہے منصور نے فوراً
لوگونکو محبس مین بھیجا کہ ایسے شخص کو حاضر کرین محبس کی ایک کوٹھری مین ایک شخص

دیکھا کہ روبقبلہ بیٹھا ہوا اس آیت کی تکرار کر رہا ہی وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ترجمہ اسکا یہ ہی اور قریب ہی کہ جانین گے وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہی
کہ کس کروٹ پر وہ پلٹین گے جو لوگ تحقیقات کیواسطے مامور ہوے تھے اونھون نے اوس
شخص سے پوچھا ای شیخ تم کہانکے رہنے والے ہو اونھون نے کہا ہمدان میرا وطن ہی
وہ اونکو منصور کے سامنے لے آئے اونھون نے ماجرا پوچھا ہمدانی نے بیان کیا کہ مین
ایک بزرگ خاندان اور اشراف ہمدان کا ایک آدمی ہون آپ کے والی نے جو ہمدان
مین مقرر ہوا تھا میری ریاست اور جائداد جو ہزار درہم کی تھی غالبًا مراد ہزار درہم
سالیانہ ہی وہ غصب کرلی اور اس خوف سے کہ مین بارگاہ خلافت مین استغاثہ
کرونگا مجھکو مقید یا بزنجیر کرکے دارالخلافت مین بھیجدیا اور میرے اوپر تہمت کی کہ
میرا ارادہ بغاوت اور خروج کا تھا منصور نے پوچھا کتنے عرصے سے تم مقید ہوا اونھون
نے بیان کیا چار برس سے مین اس بلا مین گرفتار ہون منصور نے فورًا اونکی بیڑیان
کٹوادین اور اونسے کہا ای شیخ تمھاری ریاست مع چار برس کے خراج کے
تمکو واپس دینے کا ہمنے حکم دیا اور سوا اوسکے ہمنے تمکو والی ہمدان کا بھی مقرر کیا تم
جاکے اوس والی معزول سے جسنے تمہارے اوپر یہ ظلم کیا ہے جسطرح سے چاہو
بدلا لیلو اوس مرد مظلوم نے عرض کیا یا امیرالمومنین ریاست میری جو واپس عنایت
ہوی وہ تو مینے قبول کی اور ہمدان کی والی ہونیکی مجھکو لیاقت نہین ہے اور وہانکے والی نے جو میرے
اوپر ظلم کیا وہ مینے عفو کیا تب منصور نے اوس شخص کو ہر قسم کی بخشش اور مرحمت بادشاہانہ سے
معزز اور مکرم کرکے رخصت کیا اور اوس حاکم ظالم کو بہت معاتب اور معاقب کیا۔

راقم

راقم کہتا ہی غالباً منصور نے اور تحقیقات خارجی سے بھی اوس ہمدانی کو
مظلوم ظلم اور ستم دیدہ کا حاکم کا پایا ہوگا صرف مدعی کے اظہار پر اوسپر ترحم اور بخشش اور حاکم کو
معاقب کرنا خلاف شان سلاطین عاقل اور عادل کے ہی - منصور کی کلمات عاقلانہ اوسی روضۃ
الصفا مین منقول ہین کہ وہ کہتے تھے بادشاہونکو اپنے رفقا اور مصاحبین کی جمیع امور خلاف ورزی کا
تحمل ہوسکتا ہی مگر تین امر شرکت ملک کی ملکیت مین اور افشائی راز مین اور خیانت حرم مین
یہ تین امر ہرگز لایق برداشت کی نہین ہین اور اونکا قول تھا - جس شخص کے مزاجمین مروت
زیادہ ہوگی اوسکو صعوبت اور دشواریان بہت پیش آینگی یہ قول نقل کرکے اوسی کتاب مین
لکھا ہی یہ قول متفرع ہی اس قول سی ہر کراہنر بیشتر و دسر او بیشتر - پھر اوسی کتاب مین لکھا ہے
بصرے کے قاضی نے سید حمیری کی سعایت مین ایک عرضی لکھی اوسپر منصور نے یہ عبارت دستخط
کرکے واپس کی جعلناك قاضیا لاسماعیا یعنے ہمنے تمکو قاضی مقرر کیا ہی چغلخور نہین
مقرر کیا - ایضاً ایک عامل کو کسی مقام کے منصور نے طلب کیا اوسنے اپنے عذر غیر حاضری مین
لکھا کہ مین بہت موٹا اور ثقیل الجثہ ہون اس سبب سے حاضر نہین ہوسکتا اوسکی جوابمین منصور نے
لکھا اگر ساری جثے کی ثقل کے سبب سے نہین آسکتا تو صرف سر اپنا کٹوا کے بھیجدے - ایضاً بعضے لوگون
نے منصور سی کہا فلانے دولتمند نے قضا کی اوسکی اولاد نابالغ ہے اگر اوسکی جائداد ضبط کیجائے تو سلطانی
خزانے کا بہت نفع ہی منصور نے اوسکی جوابمین کہا جو شخص خلافت روئے زمین سے جو اللہ تعالی کی
عطا ہی سیر نہوا وہ یتیمونکی مال سی کب سیر ہوگا - ایضاً نقل ہی کہ ایکدن منصور نے اپنے رفقا اور مصاحبین
کی مجمع مین کہا چار آدمیونکا مین نہایت محتاج ہون کہ بدون اونکی انتظام خلافت کا نہین ہوسکتا
بسطر حسی تخت بدون چار پایونکی قایم نہین ہوسکتا اول قاضی کہ انفصال مخاصمات کا بغیر مداہنت اور ارتشا کی

عدل اور انصاف سی کرے دوسرا کوتوال اور حاکم کہ ضعیف کو قوی کی ظلم وستم سی بچاوے تیسرا محصل خراج
جو رعایا سی بغیر جور اور ظلم کے خراج وصول کرے اتنا بیان کرکے کلمی کی انگلی دانت مین دبائی اور کہا
آہ آہ لوگون نی عرض کیا جو تھا کون ہی فرمایا اخبار نویس جو اون تینونکی اعمال کی سچی سچی خبر مجھکو دیوے
راقم کہتا ہی منصور کا آہ آہ کرنا دانت مین انگلی دابکی چارون شخصونکی مفقود ہوجانے
تھا یا صرف اخبار نویس کی مفقود ہونے پر - ایضاً منصور نی سلام بن قتیبہ سی پوچھا ابو مسلم خراسانی کی
کیفیت اور اونکا حال بیان کرو اونھون نی کہا لوکان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا یعنی اگر
ہوتی عالم مین بہت سی خدا نہ کہ ایک تو ہر آئینہ عالم مین فساد پڑجاتا منصور نی کہا جو تمنی کہا کافی ہی مینی
تمہاری نصیحت کو ہوش کی کان مین رکھی - یافعی مراۃ الجنان مین لکھتی ہین جب منصور نی ابو مسلم خراسانی
کی قتل کا ارادہ کیا تب اونکی چچا کی بیٹی عیسی ابن موسی نی اونکو لکھا انکنت ذا رای فکن ذا دیدۃ
فان فساد الرای ان تتعجلا ۵ خلاصہ مطلب اس شعر کا یہ ہی اگر کسی امر پر رائے تمہاری قرار پاوے
تو اوسکو بہت دانشمندی اور دور اندیشی سی عمل مین لاو اسواسطیکہ ناقص رائے ہی جلدی کرنیکی اسکی جو امین
اونھون نی وہی شعر لکھا مگر اول مصرع مین ذا رویۃ کی جگہہ پر ذا عزیمۃ بنادیا اور دوسرے مصرع مین
تتعجلا کی جگہہ پر تتردد بنایا مطلب یہ ہوگیا کہ اگر کسی امر پر رائے قرار پاوے تو بعزیمت اوسکو فوراً
عمل مین لاوے اسواسطیکہ ناقص رائے ہی اپنی رایمین متردد رہنا - روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ منصور نے
چند روز پیشتر اپنے مرنے کی ایک دیوار پر یہ دو شعر لکھے دیکھے - شعر - ابا جعفر جاءت وفاتک
وانقضت ۵ سنوک وامر اللہ لابد واقع ۵ ابا جعفر ھل کاھن لک او منجم
لک الیوم من ضرب المنیۃ مانع ۵ خلاصہ مطلب دو نو شعرونکا یہ ہی یا ابا جعفر تمہاری وفات
آپہنچی اور تمہاری عمر کے سال تمام ہوے اور حکم خدا کا خواہ مخواہ واقع ہوگا پس کوئی کاہن یا منجم تمہارے پاس ہی جو آج

دوسرا مصرع اول ہوا اور اول ثانی ہوا
ثانی میں بھی تغیر ہوا
یا مصنف کی غلطی ہو

تو

تمکو موت کی مار سی رو کی منصور اوسکو دیکھکی بہت متاثر اور مغموم ہوے اور اونکو یقین ہو گیا کہ اجل اونکی قریب ہے۔ اور عبدالعزیز بن مسلم راوی ہی کہ ایکدن مین منصور کے پاس گیا مینی سلام کیا اونھون نی جواب سلام کا ندیا تھوڑی دیر مین کھڑا رہا جب مینی ارادہ بازگشت کا کیا تب اونھون نی فرمایا کہ کل مینی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص نی کچھہ شعر پڑہے ہین جو دلالت کرتے ہین کہ میری موت قریب آئی اور وہ شعر جو اونھون نی یاد کرلئے تھے وہ پڑہے مینی کہا خیر باشد یا امیرالمومنین یہ آپکا وہم ہے۔

راقم کہتا ہی ظاہر معلوم ہوتا ہی کہ وہی دو شعر جو اوپر مذکور ہوے کہ منصور نی دیوار پر لکہی دیکھی دوسری روایت سی خواب مین سنے یا دیکھی تھی یا خدا جانی اور شعر ہون جو کتاب مین مذکور نہین ہین۔ اوسی کتاب مین ہی اونھین دونون منصور حج کرنیکی ارادہ سے بغداد سی نکلی اور قصر عبدویہ مین اترے صبح کیوقت ایک ستارہ ٹوٹا جسکی روشنی مثل آفتاب کی تھی اونکی بیٹی جو مشایعت کیواسطی ہمراہ آئے تھے اوسیوقت اونکو بلا کے امور مالی اور ملکی مین بہت سی وصیتین کرنے لگے

راقم کہتا ہی چونکہ منصور کو تفال اور تطیر کا عقیدہ بہت تھا ظاہرا اوس ستارہ کی ٹوٹنی سی تطیر اپنی وفات کا کیا ہوگا۔ پھر اوسمین لکہا ہی کہ وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مین ذی الحجہ مین پیدا ہوا ہون اور ذی الحجہ مین لوگون نے میرے ہاتھہ پر بیعت کی ہے میرا گمان یہ ہی کہ ذی الحجہ مین میری وفات ہوگی۔ الغرض وہ کوفے سی ایکمنزل نکلے تھے کہ بیمار ہو گئے ربیع نام اونکا غلام مصاحب جو ہمراہ تھا اوسکو حکم دیا کہ روانگی مین بہت جلدی کرو جلد مکہ معظمہ مین پہنچین ہرچند ہمراہیون نے بہت سرعت کی مگر بیر میمون مین پہنچکے چھٹی ذی الحجہ کو اونھون نے قضا کی رات کو مقبرہ مین نے اونکی موت کو ظاہر نہین کیا جب صبح کو سب امرا ہمراہی کے حسب دستور حاضر ہوئے ربیع نی وکالۃ مہدی کیواسطی سب سے بیعت کروائی اور منصور کو سربرہنہ منہ کہلا ہوا دفن کیا

اسواسطیکہ وہ نیت احرام کی کرچکی تھی ترسٹھ برس کی عمر مین اونھون نے قضا کی اور بائیس برس چوبیس دن کم وہ فرمانفرما رہی پھر قضا کی مسامرہ مین شیخ اکبر نے نقل کیا ہی مان منصور کی سلامت بنت بشیر بربریہ تھی اونکی مہر کا کندہ تھا اتق اللہ فانك تردفتعلم حاجب اونکا عیسی ابن نجیح تھا اور وزیر اونکا سلیمان بن مخلد ابوازی تھا وہ بیرمیون مین خارج حد مکہ معظمہ سی پیٹ کی درد سی مرگئے حالت احرام مین اور حجون کے باب شعب مین مدفون ہوے چونسٹھہ برسکی عمر اور بائیس برس سات دن کم خلیفہ رہی بیعت اونکی ۱۳۶ھ مین ہوی اور ۱۵۸ھ مین اونکی وفات ہوئی چھٹی ذی الحجہ کو اوسیدن مہدی اپنے بیٹے کو ولیعہد مقرر کیا اور وہ خلیفہ بھی ذی الحجہ مین مقرر ہوے تھے۔

## تیسرے خلیفہ بنی عباس کی ابو عبد اللہ محمد المہدی بن ابی جعفر المنصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے

مان مہدی کی ام موسی بنت منصور بن یزید حمیری تھی باختلاف روایت ۱۲۶ھ یا ۱۲۷ھ مین وہ پیدا ہوے تھے وہ بڑے فیاض اور بڑے خوبصورت تھے علی العموم رعایا کی محبوب اور پسندیدہ تھے اور مذہب مین بہت خوش اعتقاد تھے ملاحدہ اور زنادقہ کی بڑے دشمن تھے سیکڑونکو اوس جنس کے بیخست اور نابود کردیا اور وہ اول خلفاے اسلام مین تھے جنھون نے کتابین مناظر یکی متضمن رد کی ملاحدہ اور زنادقہ پر لکھوائین علما کے ساتھہ اکثر صحبت رکھتے تھے اور اونپر بہت مرحمت فرماتی تھے الغرض بڑے ارباب تمیز مین تھے اپنے باپ سے اور مبارک بن فضالہ سی حدیث روایت کرتے ہین اور اونسی یحیی بن حمزہ اور جعفر بن سلیمان الضبعی اور محمد بن عبد اللہ رقاشی اور ابو سفیان سعید بن یحیی الحمیری راوی ہین اب کچھہ باجمال انتخاب روایات روضۃ الصفا کا مناسب معلوم ہوا اوسمین منقول ہی کہ مہدی نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہوے سارے قیدیونکو جو اونکی باپ کے وقت سی مقید تھے رہا کردیا باستثنا خونیونکی

اور جو حقوق اغنیا کیواسطے مقید تھی اور جمیع مساجد مین ایک مکان سنی بہ مقصود بنوایا یہ مکان ظاہرا
ایجاد معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد اوسی کوئی کوشک ملحق بمسجد ہے
جہان خود خلیفہ اور اور امرا اور ارباب تمیز عوام سے علحدہ نماز پڑہین - پھر مہدی نے بعد اطمینان کے
انتظام ممالک سے ارادہ حج بیت اللہ کا اور زیارت مدینہ منورہ کا کیا ایک بہت بڑا لشکر ہمراہ لیگئی
کئی ہزار آدمیونکو مصارف آنے جانے کے عطا کئی پانسو اونٹ پر صرف برف اور یخ ہمراہ لیگئی تھی - لکھتی ہین
سارے خلفا جب حج کرنیکو جاتی تھی تو خانہ کعبہ پر ایک پوشش نئی ڈالتی تھے وہ سب جمع ہوتی ہوتی دیوار اور
اور چھت پر بڑا بوجھ ہوگیا تھا وہ سب پوشین اوتروا کی فقرا اور مساکین کو تقسیم کردیگئین اور دو
زربفت کی پوشین نئی مہدی کے حکم سی پہنائی گئین اور پہاڑ مشک اور زعفران سی دیوارونکو
اور چھت کو معطر کردیا بعد اوسکی مدینے کی زیارت کیواسطے گئے وہان بہت عطا اور بخشش کی ساری
وہانکی عورتونکو اور لڑکونکو بھی محروم نہین رکہا دو لاکھہ دینار اور تین لاکھہ درہم اس سفر مین اور
وہانکی عطامین اونھون نے صرف کئی - لکھتی ہین حسن خلق اور مروت مین کوئی خلیفہ اونکی مساوی
نہین ہوا - ابن مقنع ملحد نے انھین مہدی کے عہد مین خروج کیا تھا عجب طرحکی عقائد فاسدہ اوسنے
اختیار کئے تھے اور ایک جماعت ملحدونکی جو ملقب بہ سفید پوش تھی اوسکی مطیع اور منقاد ہوگئے تھی
اور چونکہ وہ نہایت بدصورت اور کریہ منظر تھا ایک سونے کا چہرہ بنواکے اوسے اوسنے اپنے اوس
عیب کو چھپایا تھا طلسمات اور شعبدہ بازی مین وہ یکتا تھا اوسنے دعوی الوہیت کا کیا تھا اپنے معتقدونکو
اوسنے اعتقاد کرایا تھا کہ اللہ تعالی نے پہلے آدم کیصورت پر ظہور کیا تھا اس سبب سے ملائکہ نے اونکو
سجدہ کیا اور پھر انبیا اور اولیا اور حکما کے قالب مین ظاہر ہوا یہانتک کہ ابومسلم خراسانی کی صورت
پر آیا بعد اونکی میری صورت پر آیا ہی اور بدعقیدگی سے کہتا تھا کہ ابومسلم محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے

فاضلتر تہا - ایک طلسم اوسنے نخشب کے کنوے مین بنایا تہا کہ کنوے سے ایک مہ رو اور روشن چیز نکلتی تھی جسے دو فرسخ مربع تک روشن ہوجاتا جو شعرا کی زبا پر یہ ماہ نخشب مشہور ہی مرو سے اوسنے خروج کیا اور نواحی کش مین ایک بڑے مہیچوڑے قلعے مین وہ متحصن ہوا بہت سے کفار اور بدعقیدہ اوسکی مدد اور معاون ہوے مہدی نے اوسکی خروج کی خبر سنکے بڑی جمعیت فوج کی اوسکی فتنے کے انسداد کیواسطے مامور کی اوس جمعیت نے جاکے اوسکی قلعے کا محاصرہ کیا جب اوسکو یقین ہوگیا کہ اب بچ نہین سکتا تب اوسنے اپنے سب ہمراہیونکو شراب مین زہر دیدیا اور خود ایک تیزاب کی مٹہور مین جا بیٹہا جسے وہ بالکل گلکے پانی ہوگیا مگر اوسکی سر کے بال صرف اوس مٹہور مین رہگئی اسواسطیکہ بال تیزاب سے نہین گلتی اور زہر دینے کی کیفیت سے ایک اوسکی لونڈی مطلع ہوگئی تھی وہ چھپکے ایک کونے مین جا بیٹہی جب سب اوسکی ہمراہی مرگئے اور وہ خود بھی تیزاب مین گل گیا تب وہ لونڈی قلعے کی دیوار پر چڑھگئی اور اوسنے پکارا کہ اگر میری جان بخشی ہو تو مین دروازہ قلعے کا کھول دون باہر محاصرین کو معلوم نہا کہ قلعے مین سب مرگئے ہین اونھون نے اوس لونڈی کی جان بخشی کا وعدہ کیا اوسنے دروازہ کھول دیا اور اوسنے سارے کوائف مخفیہ کے محاصرین سے ظاہر کردئے اور فتنہ اوسکا فرو ہوگیا مگر مدت مدید تک سفید پوشونکا بیج معدوم نہوا اونکا اعتقاد تھا کہ ابن مقنع آسمان پر عروج کرگیا ہی ایک وقت معہود مین پھر ظاہر ہوگا - یعقوب بن داؤد ایک شخص نصر بن سیار کے بہائی بندونکی اولاد سے تھا جو علویونکا خیر طلب تہا اور زیدی مذہب رکہتا تھا ابو جعفر منصور نے اوسکو قید کیا تھا مہدی نے اوسکو مخلصی دی اور اپنی مصاحبت مین رکھا اور رفتہ رفتہ اوسکو درجۂ وزارت پر پہنچایا اگرچہ اوسکی حسادہ ہمیشہ اوسکی سعایت کرتے تھے اور چغلی کھایا کرتے تھے مگر کچھہ اوسکا اثر نہین ہوتا تہا روز بروز اوسکا رتبہ داد و دہش سے بڑھتا جاتا تھا مگر اخیر مین ایک علوی کے

قتل کرنیکا اوسکو حکم دیا تھا اوسنے اونکو بھگا دیا ایک لونڈی جو مہدی نے یعقوب کو دی تھی اوسنے اوس قصے سے علوی کے بھگا دینے کا مہدی کو مطلع کر دیا اونھون نے تین شخص لوگ مامور کرکے پھر علوی کو گرفتار کیا بعد اوسکے یعقوب سے اونکا حال پوچھا یعقوب نے مہدی کے سر پر ہاتھ رکھکے کہا کہ میں اونکو قتل کیا تب مہدی نے علوی کو یعقوب کے سامنے کیا یعقوب کو نہایت ندامت اور خوف سے غش آگیا چونکہ مہدی مثل اپنے باپ کے جلاد تھی یعقوب کو صرف مقید کیا اور علوی کو قتل کیا - لکھتے ہین یعقوب سولہ برس مقید رہی اونکی آنکھونکی روشنی جاتی رہی تھی اور تمام بدن پر بال مثل چارپایونکی ہوگئے تھے ہارون رشید کی عہد مین اونکو محبس سے نکالکر سامنے لیگئے اونھون نے کہا السلام علیک یا امیر المومنین لوگون نے پوچھا کس امیر پر تمنے سلام کیا اونھون نے کہا مہدی پر لوگون نے کہا مہدی نے قضا کی تب اونھون نے کہا ہادی نے بھی قضا کی تب اونھون نے کہا ہارون پر لوگون نے کہا ہان تم اب ہارون کی سامنے ہو بعد اوسکے ہارون نے پوچھا اب تم کیا چاہتے ہو یعقوب نے کہا اجازت چاہتا ہون کہ مکہ معظمہ مین جاکے بقیہ انفاس عمر کے کاٹون حکم ہوا اجازت ہی اور کیا چاہتے ہو تب یعقوب نے عرض کیا اب حال میرا مقتضی کسی اور حاجت کے طلب کا نہین ہی تب ہارون نے اونکو رخصت کیا وہ مکے مین پہنچکے تھوڑے ہی دنون کے بعد مرگئے - **ذکر وفات مہدی باللہ کا اور بعضی اونکی کوائف حیات کے** - روضۃ الصفا مین مذکور ہی سنہ ۱۶۹ ہجریہ مین مہدی باللہ خلیفہ نے قضا کی اونکی سبب موت مین روایتین مختلف ہین بعضی مورخین نے لکھا ہی کہ وہ ایک شکار کو تعاقب مین گئی جو ایک کھنڈہر مین چلا گیا تھا اوسی کھنڈہر مین وہ گھوڑے کو لیگئی اونکی پیٹہ پر اوس کھنڈہر کے درخت سے ایسا صدمہ پہنچا کہ فوراً جان نکلگئی - اور بعضی مورخون نے لکھا ہی کہ ایک اونکی لونڈی نے شاید سوتیا حسد سے اونکو زہر دیدیا ایک روایت مین گیارہ برس اور چند روز

اونھون نے خلافت کی بعضون نے کچھہ کم اوس مدت سے اونکی فرمانروائی لکھی ہے تیستالیس برسکی عمر مین اونھون نے قضا کی - صحیح روایت ہے کہ علی العموم وضیع اور شریف کی مہدی باللہ ممدوح اور پسندیدہ تھے اسواسطے کہ رد مظالم مین اونھون نے بہت کوشش کی ظالمونکی ظلم وستم سے لوگون کو بہت بچاتی تھی عطا اور فیاضی سے لوگونکو بہت متمتع کیا - مروج الذہب مین مذکور ہے چھیالاکھہ درہم اور ایک کرور چالیس لاکھہ دینار جو خزانے مین منصور اونکی باپ چھوڑ گئے سب اونھون نے مستحقین اور غیر مستحقین پر تقسیم کردئے ایکدن خزانچی نے لاکے بہت سی کنجیان مہدی کی سامنے پھینکدین اور کہا سارے خزانے کے صندوق خالی ہو گئے اب یہ کنجیان کس مصرف کی ہین مہدی نے اوسیوقت بیس آدمی جمیع ممالک مین مامور کئے کہ روپیہ لاوین تھوڑے ہی دنونمین اسقدر کثرت سے خزانہ جمع ہوا کہ خزانچی کو اوسکی رکھنے اور اوٹھانے کے سبب سے کئی دن فرصت نہوئی کہ خلیفہ کے دربار مین سلام کرنیکو حاضر ہو جب اوسے وہ فارغ ہو کے ایکدن مجرا کرنیکو حاضر ہوا تب مہدی نے پوچھا کئی دنسے تم کیون نہین حاضر ہوے اوسنے سبب غیر حاضری کا عرض کیا تب مہدی نے خزانچی سے کہا ای اعرابی احمق تو نے یہ سمجھا تھا کہ جب روپے ضرورت ہوگی تو ہمکو نلیگا چونکہ کنجیونکی پھینکنے سے ایسا تھی کہ اب روپیہ ہو چکا عطا کہان سے ہوگی اسواسطے مہدی نے وہ کہا تھا - نقل ہے کہ ایکدن مہدی باللہ شکار کھیلنے مین لشکر سے جدا ہو گئے اور بہت محنت اور مشقت کے سبب سے بھونکھے اور پیاسے ایک اعرابی کے خیمے مین اوتر پڑے اور کچھہ کھانیکو مانگا وہ سوکھی روٹی اور دودھ لایا مہدی نے بہت رغبت سے کھایا اور پیا بعد اوسکی کہا کچھہ اور لاؤ وہ شراب لایا پہلے خود پی پھر ایک کاسہ مہدی کو دیا مہدی اوسکو پیکے جب نشے مین آئے تو اعرابی سے پوچھا تم مجھکو پہچانتے ہو اوسنے کہا نہین مہدی نے کہا مین خلیفہ کے خواصونمین ایک خادم ہون پھر دوسرا

کاسہ پیکے پھر وہی پوچہا اعرابی نے کہا آپ خود ابھی اپنی صفت کر چکے ہین مہدی نے کہا وہ صفت غیر واقع
تھی مین خلیفہ کے ارکان دولت کا ایک امیر ہون پھر تیسرا کاسہ پیکے پھر وہی پوچہا اعرابی نے کہا آپنے
ابھی فرمایا کہ ارکان خلافت کے امراؤ نمین آپ ہین مہدی نے کہا وہ مینے غلط کہا مین خود خلیفہ مہدی
باللہ ہون تب اعرابی نے شیشہ شراب کا سامنے سے اوٹھالیا جب مہدی نے اور کاسہ طلب کیا تب
اوس اعرابی نے کہا اب شراب پلانا آپکو مصلحت نہین ہی جو تھی کاسہ مین اب دعوی پیغمبری کا اور
پانچوین خدائی کا دعوے کرنے لگینگے مہدی باللہ بہت ہنسے اتنی مین سارا لشکر اونکا اور ارکان
دولت دور سے نمودار ہوے اعرابی وہ دیکہکے ڈر گیا مہدی نے اوسکی بہت تشفی کی اور نقد اور جنس کے
انعام سے اوسکو مالامال کر دیا اعرابی نے کہا اشهد انك لصادق ولو ادعيت الرابعة
والخامسة یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ آپ اپنی دعوے مین بہت سچے ہین گو چوتھا اور پانچوان
دعوی بھی آپ کرتے مطلب یہ ہوا کہ اگر پیغمبری اور خدائی کا دعوی بھی آپ کرتے تب بھی
سچے ہوتے - یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہی مہدی نے پہلے ولیعہد ہادی اپنے بیٹے کو کیا تھا بعد
اونکے اپنے دوسرے بیٹے ہارون کو مگر بعد اوسکی اونکا ارادہ ہوا کہ ہارون کو مقدم کرین ہادی پر نظر اس
ارادے کی چونکہ ہارون جرجان مین تھے اونکو طلب کیا مگر پھر کسی مصلحت سے اونکی تقدیم نہ کی - بعد اونکے
مراۃ الجنان مین مہدی کی وفات کی وہی دو نو روایتین لکہی ہین جو روضۃ الصفا سے مذکور ہوئین مگر
اسقدر فرق ہی کہ کسی جاریہ نے مہدی کی اپنی سوت کیواسطے ایک کہانے کو مسموم کیا تھا جب مہدی
نے اوسمین ہاتھ ڈالا تب اوسکو یہ جرات ہوئی کہ کہی مینے اسمین زہر ڈالا ہی آپ نہ کہائے - پھر
اوسمین مہدی کے سارے صفات نیک اور پسندیدہ خلایق ہونا نقل کر کے لکہا ہی وہ لمبی قد کے سفید
رنگ اور نکین تھے اور بڑے سخی تھے اونکے باپ خزانہ مین اکسٹھ ہزار بار ہزار درہم چہوڑ گئے تھے

وہ سب اونھون نی سخاوت سی صرف کر ڈالی اور کوئی خلیفہ اونسی زیادہ سخی اور اونکی باپ سی
زیادہ بخیل نہین گذرا ہی - بعد اوسکی مراۃ الجنان مین غالباً اوسی اعرابی کے گھر مین مہدی کی مہمان
ہونیکا قصہ اخری کچھہ اوس طرز پر لکھا ہی جو روضتہ الصفا مین نہین مذکور ہی یا شاید وہ کسی دوسرے
اعرابی کی یہان مہمان ہونیکا ہو اوسمین لکھا ہی ایکدن مہدی تفریح طبع کیواسطی اپنے نزدیکی طرف
گئی وہان اونکی پاس ربیع بن یونس آئے اونکی پاس ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا جسپر کوئلی سے کچھہ
لکھا ہوا تھا اور اوسپر خلافت کی مہر تھی جو مٹی سی کوئلی مین ملاکی گئی تھی پس ربیع نی عرض کیا یا
امیرالمومنین یہ عجیب واقعہ ہی کہ ایک اعرابی یہ پکارتا ہوا آیا کہ مجھی بتادو ربیع بن یونس کہان ہین
امیرالمومنین نی مجھی حکم دیا کہ یہ مین اونکی پاس لیجاؤن مہدی اوسکو ہاتھہ مین لیکی ہنسے اور کہا
یہ حقیقت مین میرا لکھا ہوا ہی اور اوسپر میری مہر ہی مین تمسی اوسکا قصہ بیان کرتا ہون کل مین
کچھہ رات باقی رہی شکار کیواسطی نکلا جب صبح ہوئی تب میرے اوپر شدت سی پانی برسنے لگا اور سب
ہمراہی مجھسے جھوٹ گئے تھی مجھکو بھوکھہ کی اور پیاس کی بہت شدت ہوئی اور طرہ اوسپر یہ کہ
نہایت سردی معلوم ہونے لگی اسواسطی کہ سب پوشاک بھیگ گئی تھی تب مجھکو ایک دعا یاد
آئی جو مینے اپنی دادا سی اور باپ سی سنی تھی کہ وہ ابن عباس سے روایت کرتے تھی کہ جو شخص صبح اور
شام یہ دعا پڑھا کرے یا جب کسی مصیبت مین مبتلا ہو تو جلنی سی اور غرق ہونے سی اور عمارت کی گرنے
سی و بکی مرنے سی اور اور کسی بری طرح سی مرنیسی محفوظ رہتا ہی اور اوس مصیبت سی جسمین مبتلا ہوجاتا
پاتا ہی بسم اللہ و باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ جب مینے وہ دعا پڑھنا شروع کی
تب مجھکو دور سی آگ جلنی کی روشنی نظر آئی مین اوسطرف بھیتا مینے دیکھا ہی اعرابی اپنی خیمی مین
آگ جلا رہا تھا مینے کہا اوسی کچھہ ہماری ضیافت کرسکتی ہو اوسنے کہا اتر و گھوڑے پر سی تب اوسنے

اپنی

اپنی جورو سی کہا وہ جو جو رکھی ہین وہ لے آؤ اور اوسکو پیسکر روٹی پکاؤ تب مینے پانی پینیکو مانگا اوسنے
مجھہ دودہ دیا جسمین بہت سا پانی ملا تھا مینے پیا اوس پینے مین مجھکو ایسا مزا معلوم ہوا کہ عمر بھر کسی
شربت مین وہ مزا نہ ملا تھا اور مجھکو اوسنے ایک باریک چادر دی جسکو اوڑھکی مین سویا عمر بھر
کبھی سونے مین ایسا مزا نہین ملا تھا جیسا اوس سونی مین تھا جب میری آنکھہ کھلی تو مینے دیکھا
کہ اوسنے ایک بکری جو اوسکی یہان تھی وہ ذبح کر رہا ہی اور اوسکی جورو اوسسی کہتی ہی بڑا افسوس ہی
تو نے ہمکو اور اپنے تئین ہلاک کیا اسی بکری پر ہماری معاش تھی اوسکو تو نے ذبح کر ڈالا اب اپنی
معاش کی کیا فکر کروگے مینے کہا تم اپنی معاش کی فکر نکرو پھر مینے اوس بکری کا کلیجہ اپنی چھوری سے
جو میرے جیب مین تھی نکالا اور آگ پر رکھدیا جب وہ بھن گیا تب مینے کہا یا اور اعرابی سی کہا تمہارے
پاس کاغذ وغیرہ ہی کہ اوسپر مین کچھہ لکھون اوسنے مجھی یہ ٹکڑا کپڑے کا دیا مینے کوئلی سی اوسپر
یہ لکھا اور اپنی مہر بھی اوسی سی کردی اور اوسکو دیا کہ ربیع کا نام پوچھکی یہ تحریر اوسکو بھیجا دو
اوسمین لکھا تھا کہ پانچ لاکھہ درہم اس اعرابی کو دو تب مہدی نے کہا مجھکو منظور پچاس ہزار
درہم دلوانا تھا مگر غیب سے پانچ لاکھہ کا تہہ سی لکھی گئی اب مین اوسی کم نکرونگا یہ رقم اوسکو دیدو
اوسوقت بیت المال مین اوسیقدر روپیہ تھا وہ سب اوس اعرابی کو دیدیا گیا وہ اعرابی امیر کبیر
ہوگیا اوسنے بہت عمدہ مکان بنایا اور وہ مکان اس نام سی مشہور ہوا مکان میزبان امیر المومنین
مہدی کا حجاج اور مسافرین وہان ٹھہرا کرتے تھے۔ اور اوسی مراۃ الجنان مین لکھا ہی ایک شاعر کو
مہدی نے پچاس ہزار دینار بخشدئے حقیقت مین وہ بہت بڑے فیاض تھے۔ مسامرہ مین شیخ
اکبر محی الدین ابن العربی لکھتے ہین ۱۵۸ھ مین اونکے باپ کی حکم سی لوگون نے اونسے بیعت کی اور ۱۶۹
سنہ ہجری مین اونھون نے قضا کی ہارون رشید اونکے بیٹے نے نماز جنازے کی پڑہائی تینتالیس

عمر مین اونھون نے قضا کی دس برس ڈیڑھ مہینے وہ خلیفہ رہے اونکی مہر مین کھدا تھا حسبی اللہ
اونکے حاجب ربیع بن یونس تھے قاضی اونکے عہد مین عبداللہ بن علاقہ اور عاقبہ بن یزید تھے اور منشی
اونکے ابوالجہم اور فضل بن ربیع اور سلامۃ الابرش تھے - **چوتھے خلیفہ بنی عباس کے**
**ابو محمد موسی الھادی بن المہدی بن المنصور بن محمد بن**
**علی بن عبداللہ بن العباس تھے** - سب ایک الذہب مین لکھا ہے کہ
ھادی کی ام ولد خیزران بربریہ تھی ۱۴۵ھ مین وہ پیدا ہوے اور بعد اپنے باپ کے اونکی وصیت سے
خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی وصیت مین تاکید کی تھی کہ ملحدین اور زنادقہ کو نیست اور نابود کردینا
اوس وصیت سے سیکڑون زندیق اونھون نے قتل کئے لقب اونکا موسیٰ اطبق تھا اصل اس
تلقب کی یہ ہے اوسکے معنی ہین بند کرو لڑکپن مین اونکی عادت ہوگئی تھی کہ منہہ کھلا رہتا تھا اونکے
باپ نے ایک شخص کو اوپر مامور کیا تھا کہ جب وہ منہہ کھولتی تھی تو وہ کہتا تھا موسیٰ اطبق
وہ اونکو بہت گران گذرتا تھا لیکن فوراً دونو ہونٹھ ملاکے منہہ بند کرلیتے تھے اسی سے وہ عادت چھوٹ
گئی لیکن موسیٰ اطبق لقب ہوگیا جو مذکور اوسی عادت کا رہا - ذہبی نے لکھا ہے مسکرات کا استعمال
کرتے تھے اور لہو لعب اور سماعت غنا کی بھی عادت تھی بڑے دوڑنے والی تھی گدھی پر سوار ہوا
کرتے تھے بہت خلافت کی رعایت نہین کرتے تھے اچھی بول چال پر بخوبی قادر تھے اور بڑے
فصیح اور بلیغ تھے اور بڑے ادیب تھے رعب و داب اونکا قلوب پر بہت تھا اور بڑے باسطوت
اور شہامت تھے یہانتک کلام ذہبی کا تھا - اورون نے لکھا ہے ہادی بڑے ظالم اور جبار تھے
اور خلفا مین وہ پہلے ہین جنکی سواری مین لوگ مسلح ننگی تلوارین باڑھ رکھی ہوئین اور کمانین
چلوں پر چڑھی ہوئین اور گرز لیکے آگے آگے چلتے تھے اونکی تبعیت اور تقلید سے سارے اونکے عمال اور امرا

یہی وتیرہ اختیار کیا تھا اس سبب سے اونکی عہد مین ہتیارونکی بہت کثرت ہوگئی تھی - اور مسامرہ
مین لکھا ہی مان ہادی کی خیزران بنت عطا تھی جو اونکی باپ کی غلام تھی اوسکو ام الخلفا کہتی تھی -
راقم کہتا ہی ظاہر اچونکہ ہارون بھی اوسیکے بطن سی پیدا ہوئے تھے اور جمع کا اطلاق
اقلاً دو پر بھی ہوتا ہی اسواسطے اوسکا لقب ام الخلفا ہوگیا ہوگا اونکی ولادت جرش مین ہوئی جو
اردن کا ایک شہر ہی ۱۴۹ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور ۱۷۰ھ کے ربیع الاول مین اونھون نی قضا کی
ساڑہے پچیس برس کی عمر پائی اور ایک برس ایک مہینا تیئس دن فرمانفرما رہی ہارون رشید
نی اونکی جنازیکی نماز پڑہائی اونکی مہر مین کھدا تھا موسیٰ یومن باللہ قاضی اونکی ممالک عربیہ
مین ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم تھی اور ممالک شرقیہ مین سعید بن عبد الرحمن الجمحی تھی حاجب اونکی
فضل بن ربیع تھی اور منشی اور وزیر اونکی ابراہیم بن مہدی اور ربیع بن یوسف تھی اور ربیع بن
یوسف کی بعد عمر بن ربیع مقرر ہوے - یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی بعضون نی لکھا ہی ایک قرحے
کے سبب سے جو اونکی بدن مین کسی مقام پر تھا جسکی شرح نہین کی اونھون نی قضا کی اور بعضون نی لکھا ہے
اونکی مان خیزران نی اونکو قتل کیا ظاہر ازہر ہی اسواسطے کہ اونھون نی اپنی بہائی ہارون کی قتل کا
ارادہ کیا تھا - کچھہ واقعات ہادی کی عہد کے روضۃ الصفا سی باجمال منتخب ہوتی ہین - ہادی
کی عہد دولت مین مدینہ منورہ مین حسین بن علی نی سادات حسنی کی زمرے سی خروج کیا عمر بن
عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب جو ہادی کیطرف سی وہان حاکم تھی وہ مدافعت پر آمادہ
ہوے صبح سی تا وقت استوا باہم جنگ وجدل رہی آخرش حاکم مدینی کی جمعیت لو ہزیمت ہوئی حسین نی
ستر ہزار دینار جو بیت المال مین تھی اوسکو لوٹ لیا - اور باہم اپنی جمعیت پر تقسیم کر دیا اور مدینہ
پھر معرکہ جنگ کا قایم ہوا تو ابع عباسیہ کو پھر شکست ہوئی حسین بن علی حسنی مدینہ منورہ دیوے

مکہ معظمہ کیطرف چلی گئی وہان اونکی جمعیت عبید اور غلامان کی شرکت سی کچھہ بڑہگئی ہادی کو جب
اس مفسد کی خبر پہنچی بعضی اونکی اقربامین سی جو عازم حج کرنیکو واسطے تھی اونکی سپہ سردارمین ایک
جمعیت فوج اس فساد کی دفع کیواسطے مامور کی وہ جمعیت جب وہان پہنچی حسین بن علی کی جمعیت
کی ساتھہ لڑائی ہوئی جسمین حسین بن علی مقتول ہوے اور اونکی جمعیت کو ہزیمت ہوئی یہ سردارنے
سر حسین بن علی کا ہادی کی پاس روانہ کیا اوس سر کا حال کچھہ متوقع انجام کا ہوگا ہادی نے سر کو
دیکھکے حکم دیا کہ اوسکو دفن کرو اور کہا یہ فساد کچھہ حساب مین نہ تھا اور حامل کو کچھہ نہ دیا اور
مروج الذہب مین لکھا ہی جب یہ سر خلیفہ کی سامنی آیا لوگون نے خوشی اور مسرت ظاہر کی اور
مبارک باد دی ہادی بہت ناراض ہوے اور کہا یہ سر بادشاہ ترک اور دیلم کا ہی ایک شخص اولاد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر ہی اسپر تم لوگونکی مسرت اور خوشی اور مبارکباد نہایت نامناسب
ہی پھر اوسی روضۃ الصفا مین ہی کہ خیزران ہادی کی ماں امور مملکت مین بہت مداخلت کرتی
تھین اور اونکی دیوڑہی پر ایک دربار امرا اور ارکین کا جمع رہتا تھا اور ہر شخص بلا واسطہ اونسی کلمہ اور
کلام کرتا تھا رفتہ رفتہ یہ امر ہادی کو بہت ناگوار ہوا ایکدن خیزران نے کسی مقدمہ مین کسی حکم کے
انفاذ کی درخواست کی ہادی نے قبول نہ کیا جب اونکیطرف بہت اصرار ہوا ہادی بہت ناراض
ہوے اور کہا تم عورت ہو تمکو معاملات خلافت اور سلطنت مین مداخلت بہت نازیبا ہی اور حکم
عام دیا جو کوئی ارکین خلافت اور امرا مین سی یا ارباب حاجات زنانی دیوڑہی پر جائینگے اونکو
مین سخت سزا دونگا جسسے خیزران کی مداخلت امور سلطنت مین بند ہوگئی اور خیزران ہادی
سی بہت آزردہ ہوگئین اور قسم کہائی کہ کبھی اونسی کچھہ بات نکرینگی لکھتے ہین ہادی کی وقت مین
زنادقہ کی بڑی کثرت ہوگئی تھی بہت اعیان اور عالیخاندان زندیق ہوگئے تھے مثل عبداللہ دانیال داود

ابو العباس

ابو العباس سفاح کی بنی عم اور عبد اللہ ہاشمی اس فکر مین کہ مثل قرآن شریف کی ایک کتاب بناوین
مگر اس فکر بیہودہ مین ناکام رہی ہادی نی سب کو جمع کر کے قتل کیا - روایت ہی کہ ہادی کی دلمین آیا
کہ ہارون رشید کو ولایت عہد خلافت سی معزول کر کے اپنی بیٹی جعفر کو جو نابالغ تھا ولیعہد کری
یحیی برمکی سی اس امر مین مشورہ کیا اونھون نی منع کیا ہادی نی یحیی کو قید کیا چند روز کی بعد یحیی نی
محبس سی ہادی کو ایک رقعہ لکہا مجھی نصیحۃً کچھہ عرض کرنا ہی ہادی نی بلا بہیجا اونھون نی کہا اگر امر
ناگزیر موت کا سر دست واقع ہو تو جعفر خلیفہ زادے ابہی کم سن ہین اور ہارون کو ولایت عہد
سی آپنی معزول کیا تو نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ اہل اسلام آپ کی اقربا مین سی کسیکو خلیفہ کرینگی اور خلافت
آپکی باپ کی اولاد سی نکل جائیگی ہادی نی کہا مجھکو بھی اس امر مین تردد ہی یحیی نی عرض کیا کہ آپ
ہارون کو بدستور ولیعہد رہنی دیجیے مین ذمہ کرتا ہون کہ جب جعفر خلیفہ زادے سن رشد پر پہنچینگے
اول اونکی ہاتھہ پر ہارون بیعت کرینگی یہ سنکی ہادی نی یحیی کو تیدسی مخلصی دی لیکن دلمین اونکیطرف سی
غبار رہا اور اسی فکر مین رہے کہ اونپر کوئی بلاے عظیم نازل کرین - موسی ہادی کی سبب موت مین اختلاف
ہی حمد اللہ مستوفی قزوینی نی روایت کی ہی کہ ایکدن ہادی عیسی آباد کی قصر مین مع ہمنشینونکی
تیر و کمان ہاتھہ مین لئے بیٹھے تھے دیکہی ایک فراش نظر آیا ہادی نی کہا کہ ایا مین ایک تیر اس
فراش کو مار سکتا ہون کہ پہاتی مین لگ کر پیٹھہ کی پار ہوجاے لوگون نی عرض کیا امیر المومنین
اوسی قادر انداز ترہین لیکن ایسی بیگناہ کی خون سی ہاتھہ بہرنا مناسب نہین ہی کچھہ اونکو اس
ممانعت کا اثر نہوا فوراً اوسکو تیر مارا کہ وہ آخر ہوگیا بعد اوسکی اپنی اس حرکت قبیحہ القلبی اور
حماقت سی بہت شرمندہ ہوے اوس فراش متوفی کی ورثہ کو بلا کی بہت خوشنود اور راضی کیا مگر
تقاضی غیبی الہی سی محفوظ نہ رہی فوراً ایک آبلہ پشت پا پر نمودہ ہوا اور نہایت شدت کی خارش

اوسپہ ہونے لگی جسقدر کہجلاتی تھی خارش بڑہتی جاتی تھی یہانتک کہ سارا پانو متورم اور متعفن ہوگیا
اور سمیت اوسکی اوپر چڑہتی جاتی تھی دو دنکی عرصمین آخر ہوگئے ۔ ہرثمہ بن اعین راوی ہی کہ وہ
مقرب اور مصاحب ہادی کی تھی اور اونکی قسی القلبی اور جلادی سے ہمیشہ جان ہاتھ پر لئے رہتی تھی سوا سطلیک
بیگناہونکی خون کرنیسی کبھی اونکو خوف خدا نہین ہوتا تھا ایکدن بیوقت خلاف عادت اونکو ہادی
نی طلب کیا وہ نہایت خوف زدہ اور متوحش قصر کی ایک کوشک مین جہان وہ بیٹہی تھی گئے
اونکی سامنی ہوتے ہی اوسوقت جتنی ہمنشین اور حضار کوشک مین تھی سبکو باہر کردیا اور ہرثمہ سی
کہا دروازہ کوشک کا بند کرکے میرے پاس آؤ وہ ڈرتی ڈرتی قریب گئی ہادی نی اونسی کہا اس کتے
یحیی بن خالد نی کیا مجہکو تنگ کر رکہا ہی علی العموم لوگونکو میرے بہائی رشید کیطرف مائل اور راغب
کیا ہی اوسکی غرض یہ ہی کہ مین مارا جاؤن اور رشید خلیفہ ہوجائین تو ابہی جاکی جسطرح سی ممکن ہو
رشید کا سر کاٹ لاؤ ہرثمہ نی عرض کیا اگر اجازت ہو تو مین کچہہ عرض کرون کہا کہو اونھون نی
عرض کیا رشید امیرالمومنین کی بہائی اور ولیعہد خلافت ہین اگر بیگناہ مین اونکو قتل کرون
خالق اور خلق کے سامنی عذر اور جوابدہی میری کیا ہوگی کہا تجہکو میرے حکم کی اطاعت کرنی
ہوگی والا ابہی تجہکو مین قتل کردونگا مینی عرض کیا جو حکم ہوا بجا لاؤنگا بعد اوسکی کہا اس مہم سی
فراغت کرکے تو ہمدان مین جاو وہان جتنی آل ابیطالب ہین سبکی سر کاٹ لاؤ اگر بہت ہون تو
سبکو دجلہ مین ڈبادے اسے فراغت کرکے کوفے مین جاو وہان جتنی بنی عباس ہون اونکو شہر سی
نکالکی تمام شہر مین آگ لگادے کہ سارا شہر جلکی خاک سیاہ ہوجاے ہرثمہ کہتا ہی کہ مین تھوڑی
دیہ غور اور فکر کرنے لگا کہ کیا کرون اور کیا جوابدون اور دلمین یہ ٹہان لیا کہ اگر اسوقت
جان بچی یہان سی باہر نکلکی کسیطرف آوارہ ہوجاونگا پھر حکم ہوا جو مینی تجہکو حکم دیا ہی وہ خواہ

مخواہ تجھکو کرنا ہوگا اسواسطیکہ جتنی مصیبتین مجھپر نازل ہین اونھین احکام کے تعمیل سے بند
ہونگی یہ کہکی اوٹھ کھڑے ہوے اور زنانے مین چلے گئے اور مجھسے کہا تو یہان ٹھہر مین ابھی آتا ہون
ہرشہ کہتا ہی مجھی یقین ہوگیا چونکہ میرالیت ولعل تعمیل اون احکام مین دیکھا ہی وہ اس فکر
مین اوٹھے ہین کہ کسی دوسرے کو اون احکام پہ مامور کرین اور مجھی قتل کرین قریب نصف شب کے
ایک خادم آیا کہ امیر نے یاد کیا ہی چلو مین جانسی ہاتھ دھوکی چلا جب ایک مقام تک پہنچا جہان
عورتونکی آواز آتی تھی مین وہان رکا خادم جو بلانے کو آیا تھا اوسنے کہا آگے چلو مینے غل مچایا کی
کہا جبتک خود امیر کی آواز بلانے کی مین نہ سنونگا مین آگے نہ بڑھونگا میرے دلمین یہ کھٹکا ہوا
شاید یہی حیلہ سیر قتل کا ہو اسکہ بغیر بلائے زنانے مین تو کیون چلا آیا اتنے مین مینے ایک عورت
کی آواز سنی کہ وہ کہتی ہی کہ ہین ہین خیزران اور ہرثمہ آگے اوا اور یہ عجیب ماجرا دیکھہ مین متحیر اور
مدہوش سا آگے بڑھا خیزران نے پردے کے پیچھے سے مجھسے آہستہ سے کہا موسیٰ ہادی نے قضا کی اللہ تعالیٰ
نے تجھکو اور سب مسلمانونکو اونکے ظلم اور عذاب سے بچایا کیفیت یہ گذری جب ہادی زنانے مین آئے
اور مینے سنا کہ وہ ہارون کے اور اور مسلمانونکے قتل کی فکر مین ہین مین اونکے پاس آئی اور سر ننگا کر
رونے لگی اور منت سماجت کرنے لگی کہ ایسی قساوت قلبی سے درگذر کرو وہ مجھی دھمکانے لگے کہ اگر
تم اسمین دخل کروگی تو مین تمکو بھی قتل کرونگا مین ڈر گئی اور نماز پڑھنے لگی اور نماز مین نہایت
تضرع اور زاری سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھکو اور سب مسلمانونکو اوسکی شر سے نجات
دے اتنے مین ہادی نے بے انتہا کہانسنا شروع کیا ایسی بری طرح سے جسے نہایت ڈر معلوم ہوتا تھا
ہرچند پانی پلایا کچھہ فائدہ نہ کیا اور فوراً مر گئے ۔

راقم کہتا ہی اگر خیزران نے ہادی کو زہر دیا تو کیا سم قاتل تھا کہ فوراً اوسنے آخر کردیا

اور کچھہ عجب نہین ہی کہ خیزران دس بیس عورتونکو لیکر دفعتہً ہادی کی اوپر کوئی چادر یا کپڑا ڈالکی
چڑھہ بیٹھین اور گلا گھوٹ ڈالا جو حکایت اونھون نی بیان کی سچی ہو کہ اللہ تعالی نی لوگونکو اونکی
ظلم سی بچایا بعد اس اپنی قیاس کے لکھنی کے تاریخ طبری کی ترجمی مین لکھا ہی خیزران نی بہت سا
روپیہ ایک لونڈی کو دیا کہ اوسنے نشہ کی حالت مین ایک تکیہ ہادی کے حلق مین ڈالکی خوب زور سی
دبایا جبی وہ فوراً مر گئے ظاہر اوپر ونکا تکیہ ہوگا جو بسبب نرمی کے کیسا ہی موٹا ہو دبکی منہہ مین
گھس سکتا ہی - بالجملہ ہرثمہ بن اعین کہتی ہین جب مینی دیکھا کہ ہادی بالکل سرد ہوگئی ہین
تنفس بھی مسدود ہی اور نبض بھی نہین چلتی تب خیزران نی مجھسے کہا ابن انکی موت
کی خبر مشہور نکرو جاکی یحیی سی کہو کہ ہارون کی بہ تجدید بیعت کروادین تب اس خبر کو مشہور
کرو ہرثمہ کہتی ہین مینی آکے یحیی سے خلوت مین اطلاع کی اونھون نی اوسیوقت عمائد اور امرا کو
جمع کرکے ہارون رشید کی بیعت کروائی الغرض اوسی شب کو ایک خلیفہ مرے اور ایک خلیفہ خلیفہ
ہوے اور ایک خلیفہ پیدا ہوے یعنی مامون رشید شبکو پیدا ہوے ہادی جبین شروع جوانی مین
مرے یعنی چھبیس برس کچھہ اوپر عمر پائی اور ایک برس تین مہینے خلیفہ رہے - بعد ان وقائع کے
لکھنے کی روضۃ الصفا مین مذکور ہی یہ خبر صحت کو پہنچی ہی کہ ہادی قلت رحم اور قساوت قلبی
اور خشونت طبع اور شرارت نفس سی متصف تھے مگر اسکی ساتھہ بڑے دلیر اور ذی جرات اور
شجاع تھے - ایکدن وہ اپنی کسی باغین ایک حمار پر سوار گھوم رہی تھے ارکین سلطنت مین کسی نے
عرض کیا فلانا خارجی گرفتار ہوا آیا ہی حکم ہو اسامنی لی آؤ جب وہ خارجی باغ مین آیا بڑی جرات
سی جو شخص اوسکو لیے آتا تھا اوسکی تلوار کی قبضی پر ہاتھہ ڈالکی میان سے کھینچ لی اور ہادی کیطرف
دوڑا کچھہ تھوڑیسے آدمی جو اونکی ساتھہ تھے سب ڈر کی بھاگ گئے مگر ہادی کو مطلق خوف اور پریشانی

نہین ہوی حمار پر سی اوتر پڑے جب وہ قریب پہنچا کہا مار اسکی گردن الگ کردی وہ پیچھے متوجہ ہوا کہ اپنے قاتل کو دیکھے اور مدافعت کرے ہادی نے جھپٹ کر اوسکے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور اوسکو قتل کیا جو لوگ اوکے ہمراہی کے بھاگ گئے تھے وہ بہت ڈرے کہ سب مقتول ہونگے اسواسطے کہ بہت تھوڑے جرم پر وہ گردن مارتی تھی مگر ہادی نے مطلق اعتنا اس امر مین نہ کی لیکن اوسدن سے پھر حمار پر نہین سواہوسکا ظاہرا اس سبب سے کہ اوسپر حملہ کرنیوالے کی بخوبی مدافعت نہین ہوسکتی اور تنہا اوسدن سے کبھی جدا نہین کیا - **پانچوین خلیفہ بنی عباس کی ابی جعفر ہارون الرشید بن محمد مہدی بن ابی جعفر منصور و ابیقی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم تھے** - ہارون رشید کی ماں بھی وہی خیزران ہادی کی ماں تھین وہ رے مین ۱۴۸ھ ہجریمین پیدا ہوے جب اوکے باپ مہدی رے کی اور خراسان کی حاکم تھے اور وہ سفید رنگ بہت بصورت دراز قد تھے بڑے فصیح اور بلیغ اور عالم اور ادیب تھے اور عابد بھی تھے ایام خلافت مین بھی سو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور بدون ضرورت شدید کے کبھی وہ عادت ترک نہین کرتے تھے اپنے مملوکات خاص سے ہزار درہم ہر روز خیرات کرتے تھے علما کے ساتھ بہت صحبت رکھتے تھے اور حرمات اسلام کی بہت تعظیم کرتے تھے جو شخص ریا اور مکاری دین مین کرتا تھا اور معارض نص کے اگر کسیکا عقیدہ ہوتا تھا اوسکے دشمن ہوجاتے تھے اونکو خبر پہنچی کہ بشر مریسی علما کے زمرے سے ایک شخص خلق قرآن کا قائل ہوا ہے فرمایا اگر وہ میرے قابو مین آیا تو اوسکو مین قتل کرونگا اور ہمیشہ اپنے گناہونپر اور اسراف نفس پر رویا کرتے تھے بالخصوص جب کوئی وعظ اور نصائح کرتا تھا تب بہت روتے تھے مگر مدح دوست تھے مداحونکی قصائد وغیرہ پر انعام کثرت سے دیتے تھے - ابی معاویہ اونکی عہد کے ایک اندھے عالم تھے اونسے روایت ہے کہ

* اور علما سے بہت دوستی رکھتے تھے

ایکدن ہارون رشید کے ساتھہ اونھون نے کھانا کھایا خود ہارون نے اونکی ہاتھہ دھلائے نابینائی کے
سبب سے اونکو نہ معلوم ہوا پھر خود ہارون نے اونسے پوچھا آپ کی ہاتھہ کسنے دھلائے اونھون نے کہا مجھکو
نہین معلوم ہوا کون تھا تب ہارون نے کہا بنظر آپکی علم کی بزرگی کے میں خود دھلاتا تھا - ذہبی نے
لکھا ہی محاسن ہارون رشید کے اور اونکی عہد کے کوائف کی شرح بہت درازہی اوسکی ساتھہ
روایات اونکی لہو اور لعب کے اور اشتغال لذات دنیاوی غیر محصورہ مین اور مجالس غنا کی بھی
ہین اللہ تعالی اوسکو عفو فرمائے - جاحظ نے لکھا ہی ہارون رشید کی خلافت مین وہ محاسن
جمع تھی کہ دوسرے خلیفہ کو میسر نہین ہوے وزرا اونکی برامکہ تھی قاضی اونکی ابو یوسف تھی شاعر
اونکا مروان بن ابی حفصہ ندیم اور مصاحب اونکی عباس بن محمد اونکی اپنے باپ کی چچا جاحب اونکی
فضل بن ربیع منغی اونکی ابراہیم موصلی زوجہ اونکی زبیدہ خاتون تھین وہ سب لوگ اپنے
اپنے فنونمین نہایت باکمال اور نامی کرامی اور متصف بصفات حمیدہ تھی - اور ون نے لکھا ہی
ہارون رشید کی خلافت کمال لطافت اور وفور محاسن سے ایک عروس تھی یعنی دولھن تھی
بسبب اپنے باپ کی وصیت کی ہادی کے بعد وہ خلیفہ ہوے اور طوس مین ممالک خراسان سے جہان
جہاد کیواسطی گئے تھی مرض طبیعی سے تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ ہجری مین قضا کی پینتالیس برس کی
عمر پائی وہین دفن ہوے یہانتک سیاہ الذہب سے منقول ہوا - اور مسامرہ مین لکھا ہی
ہارون رشید کا نقش خاتم تھا العظمة والقدرة لله عز وجل وزیر اونکی جعفر
بن یحیی بن برمک تھے اور حاجب فیس بن میمون اونکی بعد محمد بن خالد بن برمک چوانیس
برس پانچ مہینے اونھون نے زندگانی کی چودھوین ربیع الاول سنہ ۱۷۰ شب جمعہ کو اونکی بیعت ہوی
اور شب شنبہ تیسری جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ ہجری مین اونھون نے قضا کی ابن صالح نے نماز اونکی

جنازہ کی

جنانچہ یکی پڑھی تیئیس برس ایک مہینا آٹھ دن فرمانفرمائی خلافت رہی اونکی عہد کی قضات
جابجا نوح بن دراج اور حفص بن غیاث اور حسین بن حسن عوفی اور عون بن عبد اللہ مسعودی
اور محمد بن سماعہ اور شریک بن عبد اللہ اور علی بن حرملہ تھے۔

راقم کہتا ہے تعجب ہے کہ قاضی ابی یوسف کا نام جو اوپر جاحظ کی روایت سے لکھا گیا
شیخ اکبر نے قضات کی زمرہ مین نہین لکھا یا شاید اونہین نامونین ایک کیسکی کنیت ابو یوسف ہو
اب کچھہ انتخاب روضۃ الصفا کی روایات کا بابت ہارون رشید کی عہد کے ہوتا ہے منقول ہے کہ
ہارون رشید نے یحیی بن خالد برمکی کو وزیر مقرر کیا باختیار کل اور اپنی مہر اونکو سپرد کردی
کہ وہ جمیع مہمات مالی اور ملکی باستصواب خیزران ام الخلفا کی انجام دیتے تھے اور بعد فراغت کے
بھائی کے کفن اور دفن سے اول کام اونھون نے یہ کیا کہ جعفر بن موسی ہادی جنکی ولایت عہد
کی بیعت باپ نے علی العموم لوگونسے کروائی تھی اونکو مجبور کیا کہ ایک دربار عام مین ایک بلند مقام
کھڑے ہوکے بہ آواز بلند کہا کہ جن لوگون نے میرے ولایت عہد کی بیعت کی تھی مینی اونکو
اپنی بیعت سے بری کیا اب خلیفہ عہد سے چچا ہارون رشید ہین۔ اور ابو عصمہ جو ایک امرا مہدی
مہدی اور ہادی کے زمانے مین تھا اونکو قتل کیا اس سبب سے کہ ایکدن جعفر بن ہادی کی
سواری ایک پل پر سے گذرتی تھی اور اودھر سے ہارون رشید آتی تھی ابو عصمہ نے ہارون کو حکم
دیا کہ باگ اپنی گھوڑیکی روکو جب تلک ولیعہد کی سواری پل سے پار ہوجاے ۱۷۶ ہجریمین یحیی
بن عبد اللہ بن حسن مجتبی بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہم نے دیلمہ مین خروج کیا ہارون
رشید نے یہ خبر سنکے فضل بن یحیی کو بہمراہی فوج کثیر کے اس فتنے کے دفع کیواسطے مامور کیا فضل
خراسان مین تدابیر عاقلانہ مصالحے کی یحیی کے ساتھہ کئے اور وہ راضی ہوے کہ اگر ہارون رشید

امان نامہ جو اونھون نے تجویز کیا تھا دستخط کردین تو وہ مفسدہ پردازی سے باز رہین فضل نے
وہ امان نامہ ہارون رشید کے پاس بھیجدیا ہارون فضل کی اس حسن خدمت سے بہت
خوش ہوے اور امان نامہ موافق مسودے کے بدستخط قضات اور علما اور اکثر بنی ہاشم کے بھیجدیا
اور یحیی بن عبد اللہ جب فضل بن یحیی کے ساتھہ آئے اونکی ساتھہ بہت محبت اور اخلاص سے
پیش آے اور تحائف اور صلات گرانمایہ اونکو دئے اور امان نامی کی ساتھہ بھی کچھہ بھیجی
تھی اور فضل بن یحیی برمکی کی اس حسن خدمت سے بہت ترقی ہوئی ۱۸۶ھ مین ہارون
رشید نے حج کے ارادے سے سفر کیا اور دونو بیٹونکو یعنی امین اور مامون کو ہمراہ لیگئے اور حرمین
شریفین مین اونکو نوانعامات اور صلات سے بہت خوش کیا اوس سفر کے مصارف مین
دس لاکھہ درہم اور پچاس ہزار دینار صرف ہوے اور مکہ معظمہ مین پہنچکے سارے ممالک مقبوضہ کے
دو حصے کئے۔ بغداد اور واسط اور بصرہ اور کوفہ اور شامات اور سواد عراق اور موصل
اور جزیرہ اور حجاز اور مصر تا باقصی مغرب امین کو سپرد کیا اور اونکا دار الخلافت بغداد ٹھہرایا
اور کرمانشاہ اور نہاوند اور قم اور کاشان اور اصفہان اور فارس اور کرمان اور ری اور
قومس اور طبرستان اور خراسان اور زابل اور کابل اور ہندوستان اور ماوراء النہر اور
ترکستان مامون کو سپرد کیا اور اونکا تخت گاہ مرو ٹھہرایا اور یہ حکم کیا جو دونو مین پہلی
وفات کرے اوسکی ممالک مملوکہ دوسرے کے قبضے مین آوین اور بشدت تاکید وصیت
کی کہ آپسمین موافقت اور محبت رکھین اور باہم جنگ اور خونریزی سے پرہیز کرین اور
دونو کیواسطے ایک ایک سجل اس تفویض کی لکھکے اوسپر گواہیان علما اور فقہا اور قضات
کی اور سارے بنی ہاشم کی ثبت کروائین۔ روایت کرتے ہین ایک اور بیٹے ہارون رشید کے تھے

اونکا نام تھا قاسم وہ عبد الملک ابن صالح ہاشمی جو عباسیہ کے خاندان مین نامی اگرامی تھے
اونکی اتالیقی اور تعلیم مین سپرد تھے اونھون نے یہ خبر تقسیم ممالک دو بیٹون مین سنکے ہارون رشید
ایک خط لکھا کہ قاسم بھی تمہارے بیٹے ہین اونکو عطائے ممالک سے محروم نکرو اس خط کے پہنچنے
سے جزیرہ کے ممالک سے جو سرحد روم سے متصل تھے اونکی نام پر مقرر کئے اور قاسم کا لقب
مؤتمن قرار دیا ہارون رشید کے عہد خلافت مہد مین بہت بڑا امر اہم عروج اور ترقی
بے انتہا پر انکو کی تھی اور پھر دفعۃً اونکا تنزل اور بربادی اونکی خاندان کی حالت عروج
مین جو اونکی خاندان کے لوگون نے بالخصوص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نے جود و فیض
عام کیا اور لاکھون روپے نقد و جنس لٹائے اگر وہ سب حکایات اونکی بخشش
عام کی جمع ہون تو کئی مجلد درکار ہین وہ اپنی فیض اور عطایائے عام سے ایسے ممدوح
اور پسندیدہ خلایق تھے کہ اونکا تنزل اور اونکی تباہی نہایت درجے کو مولم عام اور
خاص کی ہوئی اور جسطرح سے ہزارون قصائد اور اشعار اونکی ثنا اور صفت مین
مشہور ہوئے تھے اوسیطرح سے سیکڑون مرثیے اور تعزیت نامے اونکی قتل اور تباہی کے
یادگار رہے جو بڑی بڑی تاریخون بھرے ہوئے ہین غالبًا اونکی حساد اور اعدا اونکی
تباہی سے اتنے خوش نہوئے ہونگے جتنے اونکی خیر طلب اور بہی خواہ ملول اور مغموم ہوئے
حقیقت مین اونکی کمال ترقی اور منتہا کا تنزل بہت بڑا مقام عبرت کا اس دنیاے
دون کی بیوفائی سے ہے اور تباہ شدہ لوگونکو بعد از عروج نہایت محل تسکین اور تشفی
ہو سکتا ہے چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے **قطعہ** ای طفل دہر گر تو زپستان حرص و آز
روزے دو شیر دولت و اقبال بر مکی + در عہد عمر غرہ مشو از کمال خویش + یاد آور

از زمان بزرگان برمکی ۔ بالجملہ یحیی بن خالد تو مہدی اور ہادی کے عہد سی وزارت خلافت کی کرتے تھے پھر ہادی نے اونکو مقید کیا ہارون رشید نی تخت خلافت پر بیٹھی ہوے اونکو رہائی دی اور پھر وزیر مقرر کیا اور ظاہر السبب قرابت رضاعت کی کہ ہارون رشید نی فضل بن یحیی کی ماں کا دودھ پیا تھا سارے اونکی خاندان کو انتہاے ترقی کو پہنچایا کرورون روپے اونکی خاندان کے لوگون نے خصوص فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی نے لٹائے ایک ایک شاعر کو کسی قصیدۂ مدحیہ کے صلے مین لاکھ لاکھ روپے بخش دئے جب تلک خیزران ہارون رشید کی ماں زندہ رہین یحیی بن خالد اونکی مشورے اور حکم سی امور ملکی اور مالی کا انجام کرتے رہے اونکی مرنے کے بعد یحیی خود بھی بوڑہے ہو گئے یحیی نے وزارت اپنے بیٹے فضل کو سپرد کی اور ہارون رشید جعفر کیطرف بہت راغب تھے وزارت کا کام اونسی لیتے رہے وہ دونو تو بہت ہی مقتدر رہے اور یحیی کی دو بیٹے اور تھے محمد بن یحیی اور موسی بن یحیی وہ بھی بہت مقتدر تھے مگر فضل اور جعفر کا مقابلہ نہین کرسکتے تھے اسیطرح سے محمد بن خالد یحیی کے بھائی بھی بہت مقتدر تھے ۔ الغرض سارا اونکا خاندان بڑے اقتدار سی تھا گویا کہ خلافت اونھین کے خاندان عالیشان مین تھی سترہ برس ساتھ مہینے گیارہ دن ابتداے خلافت ہارون رشید سی تا روز قتل جعفر بن یحیی اور مقیدی سارے اونکی خاندان کے لوگون کے وہ سارا خاندان بڑی عظمت اور شوکت سی رہا ۔ اسباب ہارون رشید کے دل پھر جانے کے اوس خاندان کیطرف سی بعد عطا ایسی ترقی نمایان کی مورخین نے بہت لکھی ہین ۔ اصل یہ ہی حساد اور اعدا ارباب اقتدار کی لامحالہ کثیر ہوتے ہین جنکی تدابیر سعایت اور نمامی کے کبھی بند نہین ہوتی اوس

خاندان کی لوگون کی بی انتہا چغلیان واقعی اور غیر واقعی ہارون رشید سی لوگ کھایا کئی جب تلک
کواکب اقبال اوس خاندان کی عروج پر رہے کسی کی چغلی نی کچھہ اثر نہ کیا لیکن وہ سب امور
ہارون رشید کی دلمین جمع ہوتی رہی اور بہیئت مجموعی سب پچھلی سعایتون نی ایک کیفیت تنفر
قلبی کی برامکہ کیطرف سی ہارون رشید کی دلمین پیدا کی جسکو مدت تک اونھون نی مخفی رکھا اور
بنظر اوس تنفر کی اخفا کی زاید پیشتر سے عطایا اور صلات کرتے رہی جب کواکب اقبال اونکی
ہبوط پر آئے اوسوقت دو سعایتون نی جو واقعی تھین اور اون لوگونکی طرف سی ہوئین جو
معتمد خلیفہ کی مثل برامکہ کی تھی اون دونو نی تبائید اثر پچھلی سعایتونکی اوس خاندان کا کام تمام
کردیا - اول سعایت یہ تھی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ یحیی بن عبداللہ بن حسن مجتبی بن علی بن
ابیطالب رضی اللہ عنہم جو بعد خروج کی دیالمہ مین مصالحۃً بعد امان نامی کی پہنچنی کی بغداد مین تشریف
لائی اور مورد الطاف ہارون رشید کی ہوے تھی خدا جانی یہ امر واقعی تھا کہ بعضی خطوط مخفیہ دیالمہ
کی اونکی نام پر یا اونکی خطوط دیالمہ کی نام پر پکڑے گئی یا ہارون رشید کو نسخ اون امان نامی کا منظور تھا
اسواسطی وہ جعلی تیار ہوے تھی علی ای حال ہارون رشید نی اونکو قید کرکے جعفر بن یحیی کو سپرد
کیا کہ اونکو حفاظت سی رکھو اونھون نی جعفر سی کہا کہ تم جانتی ہو کہ مین ذریت پاک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی ہون اور ہارون نی میرے ساتھہ بد عہدی کی اور اونکا ارادہ میرے قتل کرنیکا ہی تم
روز حشر کے میرے جد کو کیا جواب دوگی اگر تمنی میرے اوپر اس ظلم کی اعانت کی جعفر نی اونسی
کہا بہت اچھا آپکا جہان جی چاہے چلی جائیے اگر ہارون مجھسی پوچھینگی مین کہدونگا وہ بھاگ
گئی اونکی بھگا دینے کی اطلاع ہارون رشید کے حاجب کو ہوئی اونھون نی ہارون کو خبر دی
راقم کہتا ہی اوپر مسامرہ کی روایت سی مذکور ہوا ہی کہ حاجب اونکی محمد بن خالد

جعفر بن یحیی کی چچا تھی تعجب ہے کہ بھتیجی کی سعایت اونھون نے کی تاریخ طبری کے ترجمہ مین ہی کہ جب یحیی وغیرہ سب اکمہ کو ہارون نے قید کیا تب محمد بن خالد کو رہا کر دیا اسواسطے کہ اونسے خوش تھے اور کہتے تھے کہ اونسے کوئی حرکت بد واقع نہوگی تو عجب نہین ہی کہ سبب رضامندی کا اونسے یہی ہوگا کہ اونھون نے یحیی بن عبداللہ حسنی کو جو جعفر نے بھگا دیا تھا اسکی اطلاع ہارون کو کر دی - القصہ جب ہارون نے یحیی کی بھاگ جانی کی کیفیت سنی جعفر سے پوچھا کہ یحیی کا کیا حال ہے اونھون نے کہا مقید اور محفوظ ہین ہارون نے کہا میرے سر پر ہاتھ رکھکے کہو جعفر سمجھے کہ اونکو اطلاع ہوگئی کہا مین آپکے سر کی قسم جھوٹھ نہ کہونگا اصل یہ ہی ہے مینے دیکھا وہ بہت بوڑھے ہوگئے ہین اور کچھ بینت فساد کی اونکی معلوم نہوتی تھی اور آپ کے اقربائی قریب سے اور ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین اسواسطے مینے اونکو چھوڑ دیا چونکہ ہارون کو تنفر قلبی جعفر کیطرف سے ہوگیا تھا لیکن اتبلک بمصلحت اظہار اوسکا منظور نتھا کہا خوب کیا مین بھی یہی چاہتا تھا جب جعفر رخصت ہوکے اونکی سامنے سے باہر ہوے جب تلک وہ زیر نظر رہے اودہر ہی دیکھا کئے جب وہ باہر چلے گئے کہا خدا مجھکو موت دے اگر تجھکو مین قتل نکرون بعد اوسکی یحیی بن عبداللہ کا پتہ لگایا وہ خراسان مین ملے اونکو وہانسے طلب کرکے قتل کیا - دوسرا امر موجب تنفر کا برامکہ سے یہ تھا کہ عباسہ ہارون کی اپنی بہن تھی اونکو نہایت محبت تھی اور وہ ہمیشہ ہارون کی مجلس لہو لعب اور غنا اور سرود مین شریک رہتی تھین اور جعفر بن یحیی کی بھی شرکت بسبب کمال محبت کی اونسے ضرور تھی اور وہ دونو بسبب نامحرمی کے بے تکلف نہین ہوسکتے تھے ظاہر اسبب جعفر کی شرکت کی عباسہ کو برقع وغیرہ پہنا ضرور ہوتا تھا ہارون رشید نے چاہا کہ وہ دونو بے تکلف ہوجاوین ایک تدبیر اونھون نے سوچی جو نہایت خلاف عقل اور مصلحت تھی یعنی

عباسہ کا جعفر کے ساتھہ نکاح کردیا اس شرط پر کہ بجز اونکی سامنی کبھی عباسہ جعفر کے ساتھہ نہ بیٹھین اور
خلوت نہ کرین یعنی جو زن وشو مین معاملہ ہوتا ہی وہ باہم کبھی واقع نہوا اور چونکہ عباسہ نہایت حسین تھین کہ
ہارون رشید کی محل مین کوئی عورت اونکی حسن کو نہین پہونچتی تھی اور جعفر بھی بہت حسین تھے دونو کو
ایک دوسرے کیطرف نہایت رغبت ہوئی اور بعد نکاح ہوجانیکے ایفا اوس عہد کا جو ہارون ایک شخص غیر
زن وشو مین کرایا تھا قریب محال تھا دونو مین خلوت صحیحہ ہونے لگی اور عباسہ حاملہ ہوگئین اور فرزند نرینہ
پیدا ہوا چندے وہ محل مین رہا جب عباسہ نے دیکھا کہ یہ راز فاش ہوجائیگا اوسکو بہمراہی چند معتبر عورت
اور مرد کے مکہ معظمہ مین بہیجدیا کہ وہین اوسکی پرورش اور تعلیم اور تربیت ہو - اب اس مقام پر
روضۃ الصفا مین ایک روایت لکہی ہی جو نہایت خلاف قیاس ہی یعنی عباسہ کو جعفر کے ساتھہ نہایت
شوق خلوت ہوا اور جعفر ہرگز راضی نہ تھا اور چند بار اونکی پیغام کو ننگی اور غصی کے ساتھہ رد کیا عباسہ
نے جعفر کی مانکو بہت نقد وجنس دیکر راضی کیا اونھون نے جعفر کو فریب دیا کہ ایک لونڈی اونکی اختیار
مین ایسی ہے کہ اوسکی حسن کے مقابل دنیا مین کمتر پیدا ہوئی ہی جعفر بہت مشتاق ہوے چند روز اونھون
نے ٹالا جب اشتیاق اونکا حد سے زاید ہوا تب ایکدن عباسہ کو اپنے گھر مین بلایا وہ بہت زرق برق
کی پوشاک اور لباس پہن کے اور خوشبو اور بخورات سے معطر ہوکے آئین اور جعفر کے ساتھہ
خلوت اور صحبت ہوئی جب جعفر فارغ ہوے عباسہ نے اونسے پوچہا شاہزادیونکی صحبت کیسی تمنے پائی جعفر نے
پوچہا کون شاہزادی اونھون نے کہا مین ہون عباسہ مہدی باللہ کی بیٹی جعفر نہایت متاثر اور مغموم وہانسے
اوٹھے اور اپنی ماں سے بہت ناراض ہوے اور خفگی اونپر ظاہر کی اور عباسہ اوسی صحبت سے حاملہ ہوگئین -
راقم کہتا ہی اس روایت مین دو امر خلاف قیاس ہین ایک یہ امر کہ جعفر کو عباسہ
کے ساتھہ ہارون رشید کی سامنی برابر صحبت رہتی تھی پھر کیا وجہہ تھی کہ اس خلوت مین اونھون نے

عباسہ کو نہ پہچانا دوسرا یہ امر کہ صرف ایک ہی صحبت مین عباسہ کا حاملہ ہوجانا ذہن خوب قبول
نہین کرتا ہی اگرچہ ممکن ہی ہمارے دانست مین چونکہ برامکہ کی جود اور بخشش کے سبب سے بہت لوگ اونکی
بھی خواہ تھے اونمین سی کسینے یہ بات بنائی ہے تاکہ ہارون رشید کو وہ خبر پہنچے اور جعفر کو وہ معذور
رکھین اور اگر کچھہ اس روایت کی اصلیت ہو بھی تو شاید ابتدا مین ایسا واقع ہوا ہو مگر بعد عباسہ
کی اور جعفر کے خلوت کی جعفر اپنے تئین اوس عہد پر جو ہارون کی سامنے کیا تھا قایم نہ رکھہ سکی اور بعد
اوسکی باہم مکرر خلوتین واقع ہوئین جیسا تاریخ طبری کی ترجمے مین لکھا ہی کہ عباسہ اور جعفر دونو الفا
اوس عہد کا نکر سکی جو ہارون کے سامنے کیا تھا - الغرض ہارون رشید کو اس راز کے اطلاع کی طرح
یہ روایت لکھی ہی کہ عباسہ کی ایک لونڈی تھی اوسے وہ ناراض ہوئین اوسکو مارا پیٹا اور قسم کہائی
کہ مین تجھہ مار ڈالونگی اوسنے فوراً جاکی ہارون رشید سی اوس راز مخفی کو ظاہر کیا ہارون رشید نے اوس
لونڈی کو عباسہ سی لیکی اپنی لونڈیونمین بھیجدیا اور اوسکو حکم دیا کہ اب تو اس امر کا کسی سی ذکر نہ کرنا - اور
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ زبیدہ ہارون رشید کی بی بی منکوحہ جنکی ساتھہ اونکو بہت محبت تھی
وہ یحیی بن خالد سی ناراض ہوئین اونھون نے یحیی کی بہت شکایت کی ہارون نے کہا کہ مین
یحیی کو کسی امر مخالف دیانت داری کی متہم نہین جانتا زبیدہ نے کہا کہ یحیی نے جعفر کو عباسہ کے
ساتھہ خلوت کرنیکو کیون نہین روکا ہارون نے کہا جعفر کا عباسہ کے ساتھہ خلوت کرنے پر کیا دلیل
ہی زبیدہ نے کہا بیٹا پیدا ہونسی اور زیادہ کیا دلیل ہوگی جو حرم محترم کعبی مین پرورش پاتا ہی ہارون نے
پوچھا تمہارے سوا کوئی اور بھی اس امر سی واقف ہی زبیدہ نے کہا تمہارے محل مین کوئی عورت نہین ہے
جو یہ واقعہ نہ جانتی ہو اسکو بھی ہارون نے دلمین رکھا - اور جب اونھون نے حج کے سفر کی تیاری کی تو
روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ عباسہ نے جلدی سی لوگ روانہ کئے کہ اوس لڑکے کو مکۂ معظمہ سی مین کیطرف

لیگئے مگر طبری کی روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ ہارون رشید نے مکہ مین پہنچ کے اوس لڑکے کو دیکھا
کہ بہت خوبصورت ہی اور عباسہ اور جعفر دونو کی شباہت اوسمین ہی پہلے ارادہ کیا کہ اوسکو قتل
کرین پھر خوف خدا کچھہ دلمین آیا حرم محترم مین ایسی گناہ عظیم کے کرنے سے باز رہے - بالجملہ جب سفر
حج سے معاودت کرکے آئے فوراً جعفر کو قتل کیا اور اونکا سر کاٹ کے سولی پر چڑہایا اور بعد چند مدت
کے اوسکو جلا دیا اور یحیی کو اور فضل بن یحیی اور بہت سے اونکے خاندان کی لوگونکو مقید کیا اور سب اونکی مملوکات
کو ضبط کیا مگر محمد بن خالد یحیی کے بھائی کو عفو کیا کہ اونسے راضی تھے اوس خاندان مین سوائے محمد بن خالد کے
کہ بروایت طبری برامکہ مین اونسے بہتر کوئی نتہا سب پر عذاب سخت نازل ہوا یحیی قید خانہ مین
مر گئے اور فضل بن یحیی اور جعفر بن یحیی کی چھوٹی چھوٹی بیٹے تھے اونکو بھی قتل کیا سارا برامکہ کا
خاندان بعد ایسی عروج کی جنہون نے لاکھون روپے لٹا دیے تھے سب مفلس اور نان شبینہ کو
محتاج ہوگئے - روضتہ الصفا مین محمد بن عبد الرحمن ہاشمی سے ایک روایت لکھی ہی کہ وہ عید الاضحی
کے دن اپنی مان کی گھر مین گئے اوسوقت اونکی پاس ایک عورت بہت پرانی اور میلی کپڑے پہنے
ہوے بیٹھی تھی اونکی مان نے اونسے کہا یہ ضعیفہ جعفر بن یحیی کی مان ہی محمد بن عبد الرحمن کہتے ہین
مینے اونکی تعظیم کی اور اونسے پوچھا اے مادر امور عجیبہ مین آپ نے کیا دیکھا اونھون جواب دیا بیٹا بڑا
عجیب امر یہ ہی کہ ایک زمانہ ہمارے اوپر گذرا کہ چار سو مقنعے گران قیمت ہمارے توشکخانی مین تھے اور
ایک زمانہ آج ہی کہ اسوقت ایک بکری کی کھال ہمارے سر سے بندھی ہی اور دوسری کہال کا ہمارا لحاف
ہی محمد بن عبد الرحمن کہتے ہین کہ اوسیوقت مینے پانسو درہم منگوا کے اونکو نذر کئے وہ اسقدر خوش ہوئین
کہ قریب تہا مارے خوشی کے جان نکلجائے اوسکے بعد وہ اکثر ہمارے گھر مین آیا کرتی تھین جب تک
باہم مفارقت واقع ہوئی - ذکر سفر ہارون رشید کا ممالک خراسان کیطرف اور

**وفات اونکی طوس مین** - صاحب روضۃ الصفا نے بروایت جبرئیل بختیشو طبیب کے لکھا ہی کہ وہ ہارون رشید کے ساتھہ رقہ مین تھے اور سب درباریونسے پہلے صبح کو اونکی پاس حاضر ہوتے تھے اور کیفیت صحت مزاج کی دریافت کرتے تھے جب خوش وخرم رہتے تھے تو کوالف شبینہ اپنے بیان فرماتے تھے کہ شب کو کیا کھایا اور کیا کیا کام کئے - ایکدن بدستور وہ حاضر ہوے دیر تک کھڑے رہے کچھہ بات اونھون نے نکی اور سر جھکائے ہوے کچھہ فکر مین بیٹھے تھے اونھون نے آگے بڑہکے پوچھا یا امیرالمومنین سرم فدے تو باد آج مین حضور کو بہت مغموم اور ملول پاتا ہون اگر کوئی عارضۂ بدنی ہی تو ارشاد ہو کہ فکر علاج کی کیجاوے اور اگر کوئی حادثہ ملکی ہی تو اسقدر پریشانی نہین چاہیئے یہ جہان حوادث سے خالی نہین رہتا اوسکی دفع کے بابت مشورہ سے کوئی تدبیر سوچنا چاہیئے - فرمایا اے جبرئیل اون دونو امرمین سے جو تمنے کہا کوئی نہین ہی ملال میرا بسبب ایک مہیب خواب کے ہی جو رات کو مینے دیکھی ہے مجھکو نظر آیا کہ مین تخت پر بیٹھا ہون اوسکی نیچے سے ایک ہاتھہ نمودار ہوا جسکی ہتھیلی مین سرخ مٹی ہے اور ایک آواز آئی مگر بولنیوالی کی صورت نہین نظر آئی کہ یہ مٹی اوس جگہہ کی ہی جہان تم دفن کئے جاوگے مین نے پوچھا میرا مدفن کہان ہوگا اور یہ مٹی کس ملک کی ہی جواب آیا طوس تمہارا مدفن ہی یہ وہین کی مٹی ہی پھر وہ ہاتھہ غائب ہوگیا اور آواز منقطع ہوئی - جبرئیل کہتا ہی مینے عرض کیا یا امیرالمومنین خواب جو اکثر فاسد اور خیال کاسد سے پیدا ہوتا ہی اوسسے ہرگز رنج نکرنا چاہیئے اور پریشان نہونا چاہیئے بلاشبہہ وشک یہ خواب اضغاث احلام کے قسم سے ہے قابل تعبیر کے نہین ہے غالبًا حضور کو سوتے وقت تصور اوس حادثے کا ہوگا جو سمرقند مین واقع ہوا اور خیال خراسان کے سفر کا ہوگا اسواسطے خیال نے یہ تبدیش کی ہی آج حضور سامان عیش ونشاط زیادہ فرماوین

اور اس خواب پریشان کی رنج کو جسکا باعث مواد سوداوی یا متخیلہ کی ایک ترکیب بے خوشی
اور خورمی ہی اوسکو سمجھا یعنی غرض اس نمایش کو مینے اسقدر طوالت دی کہ اونکی طبیعت
کا رنج دفع ہوگیا اور نشاط چہرے پر ظاہر ہوا چند مدت کی بعد اوس خواب کا تصور اونکی دلسے
زایل ہوگیا اور رقہ سے وہ بغداد مین آئے اور عازم سفر خراسان کے ہوے اب کوائف اور
بواعث اوس سفر کے تاریخ طبری کی روایت سے ہم لکھتے ہین رافع بن لیث بن نصر ایک
شخص سمرقند مین ارباب سیف سے بڑا امور اور نہایت مکار اور عیار اور عیش دوست
تھا عورتونکی ساتھہ بہت صحبت رکھتا تھا اور یحیی بن اشعث مہدی باللہ کی ممالیک مین سے
بھی سمرقند مین تھا اوسکی جورو بہت حسین تھی وہ اپنی جورو کو وہان چھوڑ کے کچھ ضرورت
سے بغداد مین گیا اوسکی غیبت مین رافع نی اوسسے محبت اور آشنائی پیدا کی اور اوسکو ایسا
بہکایا کہ خواہشمند ہوئی کہ کسیطرح سے قید نکاح یحیی بن اشعث سے خارج ہوجاے اور اوسکی عیش دوستی
کی جو رافع کی جبلت تھی چونکہ وہ عورت متمول اور مالدار تھی وہ چاہتا تھا کہ کسیطرح سے وہ قابو
مین آوے اوس عورت کو رافع نی سمجھایا کہ اور کوئی صورت یحیی بن اشعث کی رضامندی
سے تمہارے قید نکاح جاتی رہنی کی نہین ہی بجز اسکی کہ تم مذہب اسلام سے مرتد ہوجاؤ تب نکاح
باطل ہوجائیگا پھر اوسکی بعد توبہ کرکے مسلمان ہوجانا اوس عورت نی مذہب ترسا اختیار کرلیا
اور چند روز کے بعد پھر مسلمان ہوی تب عدت مین بیٹھی بعد عدت کی گذرنی کے رافع کی ساتھہ
نکاح کرلیا اس امر کا استغاثہ یحیی بن اشعث نی ہارون رشید کے سامنے پیش کیا اونھون نے
علی بن عیسی اپنی حاکم خراسان کو حکم بھیجا کہ رافع کو گرفتار کرکے منھہ کالا کرو اور گدہی پر
چڑہا کے سارے شہر مین گھماؤ اور کوڑے مارو علی بن عیسی نی وہ حکم سلیمان بن جنید ازدی کو

جو امیر سمرقند کا اونکیطرف سے تھا بھیجا کہ اوسکی تعمیل کرین اونھون نے رافع کو فوراً قید کیا
اور اوس عورت کو اوسسے جدا کر دیا مگر اور کوئی سخت سزا جو اوس حکم مین تھی وہ ظاہرا
مروت سے رافع پر جاری نہ کی اس سبب سے کہ وہ نامور آدمی تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ قید بھی کچھہ سخت اور حفاظت کی نہ تھی اسواسطے کہ رافع بن لیث سمرقند سے بھاگ گیا
اور بلخ مین پہنچا جہان علی بن عیسی تھی خود وہان مخفی رہا اور علی بن عیسی کی پاس پیغام
بدرخواست معافی اپنے جرم کے بھیجا علی بن عیسی نے ناعاقبت اندیشی کی اور خلیفہ کی حکم
کے خلاف اوسکا قصور معاف کر دیا اور اوسکو حکم عاودت کا سمرقند مین دیا وہ پھر وہان پہنچا
اور چونکہ اوس عورت کو علانیہ اپنے پاس نہین رکھہ سکتا تہا ایک تدبیر مفسدہ پردازی کی
سوچا یعنی سمرقند کے مفسد اور عیارون کو جمع کر کے سمرقند پر قبضہ کر لیا اور اوس عورت
کی ساتھہ علانیہ نکاح کیا اور چونکہ عام اور خاص اوس شہر کے علی بن عیسی کی حکومت سے
بسبب اونکے ظلم وستم کے ناراض تھے سب معین اور مددگار رافع بن لیث کے ہو گئے علی
بن عیسی نے یہ خبر سنکے ایک جمعیت فوج کی اپنے بیٹے کی سپہ سردار مین بھیجی رافع نے
اوس فوج سے مقابلہ کیا بڑی جنگ ہوئی علی بن عیسی کے بیٹے کو مع اونکی جمعیت فوج
کے شکست ہوئی خود علی بن عیسی اوس جمعیت کے شکست کی خبر سنکے آئے رافع باعانت
سمرقندیونکی اونسے بھی لڑا اور اونکو بھی شکست ہوئی جب علی بن عیسی سمرقند سے ہزیمت
پاکے پھر بلخ مین پھرے آتے تھے وہان کے لوگ سب بگڑ گئے اونکے نائب کو مار ڈالا اور علی
بن عیسی کا اور اونکے بیٹے کا گھر لوٹ لیا تین کرور درم اونکے ایک باغ مین مخفی تھے وہ سب
اوٹھا لیگئے یہ واقعہ اونکی غیبت مین ہوا کہ وہ ہنوز مرو مین تھے اخبار نویس نے اس سارے واقعے کی

ج سمرقند

جو سمرقند مین اور بلخ مین ہوا دار الخلافت مین اطلاع کی اور چونکہ بلخ کے سب لوگ علی بن عیسی سے
بسبب اونکی ظلم وستم کے ناراض تھے وہ سب علانیہ کہتے تھے کہ ہم سب امیر المومنین کی مطیع اور تابعدار
ہین اور اخبار نویسون نے یہ بھی لکھا کہ علی بن عیسی فوج اور روپیہ جمع کر رہے ہین اونکو نرمی
اور مدارات کے ساتھ طلب کرلینا چاہئے ایسا نہو کہ وہ باغی ہوجائین اور اوسی پیشتر ہارون رشید
کی پاس سیکڑون عرضیان مظلومونکی پہنچی تھین جنپر علی بن عیسی نے بڑے بڑے ظلم کئے تھے
ہارون رشید نے ہرثمہ بن اعین کو ایک جمعیت فوج کی ساتھ مع بعضی احکام مخفیہ کی خراسان
کیطرف بھیجا اور حکم دیا کہ راہ مین تم علی بن عیسی کو اطلاع کرو کہ مجھکو امیر المومنین نے تمہاری اعانت
اور مدد کیواسطے بھیجا ہے اور جب قابو مین آجائین تو احکام مخفیہ یہ تھے کہ اونکو قید کرو اور سارے
اونکی مملوکات ضبط کرکے یہان بھیجدو اور اونکی پانوئین بیڑیان ڈالکی اشتہار عام کرو کہ جسکو جو
دعوی علی بن عیسی پر ہو وہ آکے دعوی کرے اسطرحسے اوسکی مظالم کو دفع کرو ہرثمہ بموجب حکم کی روانہ
ہوے اور جیسا حکم تھا راستے مین علی بن عیسی کو اطلاع کی وہ استقبال کرکے اونکو لیگئے ہرثمہ نے
تنہائی مین وہ حکم مخفی اونکو سنایا اور قید کرلیا اور مرو کی مسجد جامع مین علی العموم لوگونکو اپنی
امارت خراسان اور علی بن عیسی کی معزولی کا حکم سنایا سپاہ کو اور رعیت کو سنایا سبھون نے
قبول کیا ہرثمہ علی بن عیسی کو پابجولان کرکے اور ہر روز مسجد جامع مین بیٹھکے اشتہار دیتا تھا
جسکو جو دعوی علی بن عیسی پر ہو وہ پیش کرے جو شخص آکے دعوی کرتا تھا ہرثمہ علی بن عیسی سے
اوسکو دلوا دیتے تھے بعد فراغت کی اونکی مظالم کی سارے علی بن عیسی کے مملوکات ہرثمہ نے
ضبط کئے۔ الغرض سارا خراسان ہرثمہ کی احکام کا مطیع ہوگیا مگر بالکل ممالک ماوراء النہر رافع بن
لیث کی قبضے مین آگئے تھے اونمالک کی لوگون نے ہرثمہ کی احکام تسلیم نہ کئے اونھون نے مفصل

دارالخلافت مین اطلاع کی اس خبر کے پہنچنے سے ہارون رشید نے بذات خود ارادہ سفر خراسان کا
کیا امین کو بغداد مین اور قاسم کو موصل مین قایم مقام مقرر کرکے روانہ ہوے اور ظاہرا مامون پیشتر سے
خراسان کی کسی شہر مین تھے مگر ہارون رشید وقت روانگی کے بغداد سے صحیح المزاج نہ تھے جبرئیل طبیب
ہمراہ تھا جب وہ نہروان مین پہنچے بادشاہ ہندوستان کی پاس ایک طبیب نامی تھا اوسکو طلب کیا
اوسکی معالجی سے صحت ہوئی جب کرمانشاہ پہنچے وہانسے مامون کی پیشتر روانہ کیا اور فضل بن سہل کو
اونکی وزارت سپرد کی اور اونکو حکم دیا کہ تم جاکے مرو مین قیام کرو اور ہرثمہ کو حکم دو کہ رافع کی مفسدی کو
دفع کرے اسواسطے کہ وہ سمرقند سے بخارا مین جاکے مقیم ہوا تھا اور سارے ممالک ماوراالنہر کے اوسکے
قبضے مین آگئے تھے اسی اونکی حالت صحت مین علی بن عیسی کو مقید کرکے لائے جب وہ گرگان مین
پہنچے تھے سارے اونکی مملوکات نقد و جنس اسی کرور درہم کا مال تھا اور پندرہ سو اونٹ تھے وہ سب
ہارون رشید نے خزانے مین داخل کیے اور علی بن عیسی کو پابجولانہ بغداد مین بھیجدیا اور محمد
امین کو تاکید اونکی حفاظت کیواسطے کی - بعد اوسکی پھر مزاج ہارون رشید کا بگڑ گیا یعنی اوسی مرض
کا عکس ہوا اور جبرئیل طبیب اونکی ہمراہی کی رائے اوس طبیب سے جو ہندوستان سے آیا تھا مختلف
ہوئی اور ظاہر غلطی جبرئیل کے رائے کی ثابت ہوئی ہارون رشید نے ارادہ اوسکی قتل کا کیا اوسنے
درخواست کی کہ کل اگر صحت حضور کو نہو جاے تو جو سزا چاہیے وہ دیجیو باتفاق تقدیر دوسرے دن
اونھون نے قضا کی - مگر قبل اس واقعے کے جب ہارون گرگان سے روانہ ہوے تو ہرثمہ بن اعین
دریاے جیحون سے مامون کی حکم سے رافع بن لیث کی فتنے کی دفع کرنیکی لئے پار ہوئے اور سرحد بخارا مین
پہنچے رافع نے اپنے بھائی بشر بن لیث کو ایک جمعیت فوج کے ساتھہ مدافعت کیواسطے بھیجا ہرثمہ
نے اوس جمعیت کو شکست دی اور بشر بن لیث کو گرفتار کرلیا اور اوسکو مامون کی پاس

پاس بخیر روانہ کیا مامون نے اوسکو ہارون رشید کے پاس بھیجا کہ وہ اونکے پاس ہر حالت شدت بیماری
مین پہنچا اور چونکہ گرگان مین اونکی مرض کا نکس ہوا تھا اطبا کی تجویز ہوئی کہ آب وہوا طوس کی
غالباً مزاج کیموافق ہو اسواسطے وہ وہانسے روانہ ہوے اور صفر سنہ ۱۹۳ ہجریمین طوس مین پہنچے وہان
جب بشر بن لیث اونکی سامنے کیا گیا اوسنے بغضب فرمایا اے دشمن خدا تونے اور تیرے بھائی نے خراسان کو
مجھسے باغی کیا کہ اس حالت ضعف مین مجھکو حرکت کرنا پڑی تجھکو ایسی عذاب سے قتل کرونگا کہ
آج تک کسیکو اوس عذاب سے نہین مارا ایک قصاب کو مامور کیا کہ اوسکے اعضا کو تھوڑا تھوڑا کاٹنا
شروع کیا چودہ ٹکڑے اوسکے بدن کی ہوے تھے جب اوسکی روح فنا ہوئی اون ٹکڑونکو جلایا
اور سر اوسکا سولی پر چڑہایا - اوسکے دس دنکے بعد ہارون رشید نے شب شنبہ تیسری جمادی الثانی
سنہ ۱۹۳ ہجریمین بروایت طبری قضا کی فضل بن ربیع اونکی صاحب شرطہ یعنی کوتوال اور اسماعیل
بن صبیح اونکی منشی اور تین خادم اونکی یعنی مسرور اور شاد اور حسن نے اونکو غسل دیا اور ایک بیٹے
اونکی صالح جو ہمراہ تھے اونھون نے نماز جنازہ کی پڑہائی پینتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی اور تیئیس برس
تخت پر رہے وہ بہت خوبصورت سفید رنگ مرغولہ موی یعنی گھونگھر والے بال رکھتے تھے تیرہ بیٹے اونھون
نے چھوڑے محمد امین - اور عبد اللہ مامون - اور قاسم موتمن - اور علی اور صالح پانچ یہ تھے اور آٹھ
بیٹے اور تھے سبکا نام محمد تھا مگر کنیت سے مختلف اور ممیز تھے یعنی ابو اسحاق اور معتصم - اور ابو یعقوب اور
ابو العباس - اور ابو محمد اور تین اور محمد تھے کہ اونکی کنیت نہین معلوم ہوئی اور چار بیٹیان چھوڑین
اور منکوحہ بیبیان دو تھین ایک زبیدہ بنت جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی اونکی پیٹ سے
محمد امین پیدا ہوے اور دوسری ام العزیز نام تھین جنکے بیٹے علی تھے اور باقی سب لڑکون کی مان
لونڈیان تھین مامون اور معتصم کی مان کا نام مراجل تھا - ہارون رشید کو ایک امر پر موخرین بہت

شناعت کرتے ہین یعنے قتل اور غزل برامکہ کا بنظر عہد شکنی جعفر برمکی یحیی برمکی عباسہ اونکی بہن کے باہین جو عہد اور پیمان بہت ہی خلاف عقل اور دور اندیشی کی اونھون نے کروایا تھا یہ لہذا کہ وہ نکاح بذات خود یا اوس عہد و پیمان کی ساتھہ نہایت بیجا تھا الغرض بعد برامکہ کے غزل اور قتل کے سارے ممالک متعلقہ خلافت غیر منتظم ہو گئے ہر طرف بغاوت اور فساد شروع ہوا اسمین کچھہ شبہہ نہین ہی برامکہ بہت بڑے منتظم اور بہی خواہ خلافت کی تھی ہارون رشید بعد اون لوگونکی خراب اور برباد کرنیکی بہت شرمندہ اور محزون ہوے اور نہایت محن و مشاق کرنے لگی یہانتک کہ خراسان کے مفاسد کی دفع کرنیکو بذات خود اونھون نے حرکت کی جو منجر اونکی ہلاکت کیطرف ہوئی اور شرح اور تفصیل معاملات خلافت اونکی عہد کی بہت طویل ہے جسکو خواہش ہو بڑی تاریخون سے طلب کرے - **ذکر بعضے وصایا زہاد اور عباد اور اہل اللہ کا ہارون رشید کو اور مواعظ اور اندرز جسنے اونکی قلب کو بہت رقیق کیا** - کچھہ شبہہ نہین ہی کہ ہارون رشید کی اوصاف مستحسنہ مین اونکی رغبت علما اور فقہا اور ارباب کمال کے ساتھہ مصاحبت کی تھی اور سلوک اور مدارات جو اونکی ساتھہ وہ ہمیشہ کرتے رہے یہان نقل کرنا بعضے اوس جنس کے مواعظ کا مناسب معلوم ہوا جسنے اونکی دل پر بہت اثر کیا - روضۃ الصفا مین مروی ہی ہارون رشید کی بعضے ہمنشینونسے روایت ہی ایکدن وہ اطراف رقہ مین شکار کیواسطے پھرتے تھے ایک زاہد نے ظاہر اپنی اور سختی بے ادبانہ کہا اے رشید تو خدا سے نہین ڈرتا یا اوسکی ساتھہ کچھہ اور الفاظ سخت اور تہدید کے ہونگے ہارون نے ابراہیم بن عثمان ایک شخص کو اپنے ہمراہیونمین سے حکم دیا کہ اس شخص کو ساتھہ لے آؤ جب مین شہر مین پہنچون تب میرے سامنے لاؤ جب وہ قصر خلافت مین پہنچے کھانا مانگا اور اوس زاہد کو اپنے ساتھہ کھانا کھلایا بعد فراغت کے کھانے سے زاہد سے کہا مجھسے آپ سے کچھہ پوچھنا منظور ہی اوسکا جواب

انصاف سی دیجیگا زاہد نی کہا اتنی مرتبہ جو آپکو ضرور تھا کہ مجھسی فرمائے یہ تھا جو آپنی کہا رشید نے
پوچھا تمہارے نزدیک مین شریر تر اور خبیث تر ہون یا فرعون زاہد نی جواب دیا فرعون اسواسطے
کہ اوسنے دعوی الوہیت کا کیا اور آپ ہی بکم الاعلی کہا پھر ہارون نی پوچھا موسی اور
ہارون آپ سی بہتر تھے یا آپ اونسی بہتر ہین زاہد نی جواب دیا مجھکو کیا نسبت ہی اون دونو سے
وہ پیغمبر تھے مین ایک ادنی عباد اللہ سی ہون ہارون نی کہا جب اللہ تعالی نی موسی اور
ہارون کو فرعون کی پاس بہیجا تب کہا فقولا له قولا لینا یعنی اوسکی ساتھہ ملایمت اور
نرمی سی گفتگو کرنا حالانکہ وہ کافر اور گمراہ تھا اور مین بقدر طاقت اوامر پر عمل کرتا ہون
اور منہیات سی باز رہتا ہون اور تمنی مجھکو نصایح ایسی سختی کی ساتھہ کی اور ادب خلافت کا
کچھہ لحاظ نہ رکھا زاہد نی کہا لاریب مینی خطا کی مین اس حرکت سی استغفار اور توبہ کرتا ہون
امیدوار ہون اللہ تعالی میری توبہ قبول کرے آپ بھی میرا قصور معاف کیجئی ہارون نی کہا
اللہ تعالی تمہاری آمرزش کرے اور آٹھہ ہزار درہم اونکو واسطی منگا کی دیئے زاہد نی کہا
مین ایک مرد سیاح ہون اس مالکی مجھی احتیاج نہین ہی ہرثمہ بن اعین نی کہا اے مرد
جاہل خلیفہ اور امام کی عطیہ سی تو انکار کرتا ہی ہارون نی ہرثمہ سی کہا تم چپ رہو اسمین دخل
نکرو اونکا معاملہ میرے ساتھہ ہی نہ کہ تمہارے ساتھہ بعد اوسکی ہارون نی زاہد سی کہا مینی تمکو
محتاج سمجھکی یہ نہین دیا مگر خلفا کا دستور ہی کہ جسکی ساتھہ اونکو صحبت ہوتی ہی صلی اور انعام سے
اوسکو محروم نہین رکھتی جسقدر تمہارا جی چاہے اس مال سے خواہ مخواہ قبول کرو زاہد نی اونکو دعا
دی اور دو ہزار درہم اوسمین سی اوٹھالئے مگر وہ سب وہین دار الخلافت کی دربانون اور حاضر
باشونپر تقسیم کردئے اپنی ساتھہ کچھہ نہین لیگئی مسامرہ مین شیخ اکبر لکھتی ہین فضل بن ربیع

راوی ہین کہ مہنی ہارون رشید کی ساتھہ حج کیا اوسی سفر حج مین کوفے مین گذر ہوا راستی مین بہلول کو ن کھڑے ہذیان بکتے تھے فضل نے بہلول سے کہا چپ رہو امیرالمومنین کی سواری آتی ہے وہ چپ ہوگئے جب ہودہ امیرالمومنین کی سواری کا اونکی سامنی ہوا بہلول نے کہا یا امیرالمومنین ایمن بن بابل نے مجھسے کہا کہ قدامہ بن عبداللہ عامری نے مجھسے روایت کی کہ مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منی مین اونٹ پر سوار دیکہا جسپر پرانا پالان تھا نہ وہ منقش تھا نہ مذہب نہ رنگین فضل بن ربیع کہتے ہین مینی عرض کیا یا امیرالمومنین یہ بہلول ہین امیرالمومنین نے کہا مینی خود پہچان لیا تھا پھر بہلول نے کہا یا امیرالمومنین مین کوئی شعر پڑہون ہارون نے کہا پڑہو ظاہر معلوم ہوتا ہے سواری وہان روک لیگئی بہلول نے یہ عربی قطعہ پڑہا قطعہ ھب انک قد ملکت الارض طرا + ودان لک العباد فکان ماذا + الیس غدا مصیرک جوف قبر + وتحثو التراب ھذا ثم ھذا + خلاصہ ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ مانا تم ساری زمین کے مالک ہوگئے اور ساری خدا کی بندے تمہارے تابعدار ہوگئے پھر کیا کیا کل قبر کے پیٹ مین نجانا ہوگا اور مٹی کا ڈہیر منہ پر نہ آویگا اسکو خوب یاد رکہو پھر یاد رکھو امیرالمومنین نے کہا بہت اچہا شعر پڑہا کچہہ اور بہی فرمائیے بہلول نے کہا بہت خوب - یا امیرالمومنین جسکو اللہ تعالی مال اور رجال دونو عطا کرے پھر وہ اپنے جمال کے ساتہہ پارسائی کرے اور مال سے لوگونکی ساتہہ مواسات اور احسان کرے تو اوسکا نام دیوان ابرار مین لکہا جائیگا - امیرالمومنین سمجہے کہ اس کلام مین حسن طلب ہے فرمایا مینی حکم دیا ہے تمہارا سب قرض ادا کردیا جائے بہلول نے کہا ایسا حکم نہ دیجئے قرض قرض لیکے نہین ادا کیا جاتا اہل استحقاق کے حقوق ادا کیجئے اور اپنے نفس کا پہلے قرض ادا کیجئے امیرالمومنین نے فرمایا مینی حکم دیا ہے کہ آپکے واسطے برائے دوام کچہہ مقرر کیا جائے بہلول نے کہا یا امیرالمومنین ایسا حکم

ندیجئے آپ کو میرے ساتھ برائی کرنیسی کیا ملیگا میرے واسطے مقرر کرنا اوسپر ہے جسنے آپکو اسطے
مقرر کیا ہی آپکی مقرر کرنیکی مجھی احتیاج نہین ہی حضرت بہلول نے تقرر مواجب کا اپنے واسطے اپنے
ساتھ بدی کرنا ٹھہرایا - پھر اوسی مسامرہ مین فضل بن ربیع کی روایت سے لکھا ہی ہارون رشید
نے حج سے فراغت کی اور ظاہر اوہین مکہ معظمہ مین ایکدن اونکی قیام گاہ مین تشریف لائے اونھون
نے دوڑکے کہا یا امیر المومنین مجھی آپنے یاد کیون نہین فرمایا آپنے خود کیون تکلیف فرمائی ہارون
رشید نے فرمایا ویحك یا فضل میرے دلمین کچھہ کھٹکا ہوا ہی کسی عالم کو تلاش کرو کہ اوسی پوچھون
راقم کہتا ہی ویحك کلمہ ترحم کا ہی جیسا ویل کلمہ عذاب کا ہی دونون کی
معنی ہین افسوس ہی اور کھٹکا ہارون کو کسی دینی امور مین ہوا ہوگا فضل نے کہا یہان قریب ایک
بڑے حافظ فقیہ رہتے ہین سفیان بن عیینہ وہ طبقہ ثانیہ کے عالم حافظ اور فقیہ تھے مگر اخیر عمر مین
اونکی حفظ مین کچھہ فرق ہوگیا تھا ہارون نے کہا اچھا چلو اونکی پاس جب وہان گئے وہ دوڑکے
باہر نکلے اور کہا امیر المومنین نے مجھکو یاد فرمایا ہوتا یہان تشریف لانی سے کیون زحمت اوٹھائی
پھر ہارون کو جو پوچھنا تھا وہ پوچھا اونھون نے جواب دیا مگر ہارون کی ظاہر تسکین نہوئی پھر
اونسے پوچھا کچھہ آپکی اوپر قرض ہی اونھون نے کہا ہان حکم دیا انکا قرض ادا کردو وہانسے اوٹھے فضل سے
کہا کوئی دوسرا شخص تلاش کرو فضل نے کہا عبد الرزاق ایک بزرگ یہانسے قریب ہین -
راقم کہتا ہی عبد الرزاق کئی عالمونکا نام ہی معلوم نہین ہی کون مراد ہین
عجب نہین ہی عبد الرزاق بن عمر والدمشقی مراد ہون کہ وہ ہمعصر ہارون رشید کے ہین وہ بھی
طبقہ ثانیہ مین تھے مگر ارباب اسماء الرجال اونکو لکھتے ہین کہ وہ متروک الحدیث ہین یعنی اونکی
روایت حدیث کی بابین معتبر نہین ہی اونکی ساتھہ بھی بعینہ وہی معاملہ ہوا جو سفیان بن عیینہ کی

کہا
یساتہہ ہوا تہا - وہانسی اوٹھکی کہا کوئی اور عالم تلاش کرو راوی نے فضیل بن عیاض سہانسی
قریب ہین فرمایا وہان چلو جب اونکی دروازے پر پہنچے تو آواز معلوم ہوئی کہ وہ نماز مین کھڑے
ہوے ایکہی آیت کی تکرار کر رہے تھے راوی کہتا ہے ہمنے دروازہ کھٹکھٹایا وہانسی آواز آئی کون
ہے ہمنے کہا امیر المومنین تشریف لائے ہین وہانسی آواز آئی ہمکو امیر المومنین سے کیا کام ہے راوی نے کہا سبحان اللہ
تمہارے اوپر اطاعت اونکی فرض ہے تب وہ اوترے اور دروازہ کھولکے بہاگے اور پہر اپنے
کوٹھی پر چڑہ گئے اور چراغ گل کرکے ایک کونے مین جا بیٹہے ہم اور ہارون رشید بہی اوپر چڑہ گئے
اور ہاتھو نسے ٹٹولنے لگے کہ وہ کہان ہین امیر المومنین کا ہاتھہ اونکے بدن پر پڑا تو وہ بولے اف
یہ ہاتھہ کیسا نرم ہے اگر کل خدا کے عذاب سے بچا فضل بن ربیع کہتے ہین مینے اپنے دلمین کہا
آج ہم انسی جی کہولکے باتین کرینگے -

راقم کہتا ہے ظاہر فضل بن ربیع کا مطلب یہ تہا کہ وہ کسی سے کبہی ملاقات
نہین کرتے تھے خلق سے متنفر رہتے تھے چونکہ اب پھنس گئے اسواسطے فضل نے وہ تصور کیا پہر امیر المومنین
نے فرمایا سنیے جسواسطے ہم آئے ہین وہ کہکے اور جواب سنکے ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخواست
کی ہوگی کہ کوئی نصیحت موثرہ فرمائیے تب فضیل بن عیاض نے کہا جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ
ہوے تب اونہون نے سالم بن عبد اللہ اور محمد بن کعب قرظی اور رجا بن حیات کو بلایا اور انسے
کہا مین اس بلاے عظیم مین مبتلا ہوا ہون مجہسے مشورہ دو مین کیا کرون تو اونہون نے خلافت کو بلا شمار
کیا تھا اور آپ اور آپکے رفقا اوسکو نعمت عظیم جانتے ہین - تب سالم بن عبد اللہ نے کہا اگر خدا کے
عذاب سے نجات پانیکا قصد ہے تو دنیا سے روزہ رکھو اور موت سے افطار کرو - اور محمد بن کعب نے
کہا اگر خدا کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو مسلمانونمین جو تمسے بڑا ہو اوسکو باپ سمجہو اور برابر کو بہائی جانو

اور چھوٹے کو بیٹا خیال کرو تو باپ کی توقیر کرو اور بھائی پر بخشش اور اکرام کرو اور بیٹے پر رحم کرو۔
اور رجا بن حیات نے کہا اگر خدا کی عذاب سے نجات ملنے کی آرزو ہے تو مسلمانونکی واسطے وہ بہتر جانو جو
اپنے واسطے بہتر جانتے ہو اور اونکیواسطے وہ بد جانو جو اپنے واسطے بد جانتے ہو پھر چاہو تو مرجاؤ سوائے
ہارون رشید مین تمسے کہتا ہون کہ مجھکو تمہارے اوپر رحم آتا ہے اسواسطیکہ مجھکو خوف ہے تمہارے
اوپر اوسدن کا جسدن کسی کی پانو زمین مین نہ ڈگینگے سو مین تمسے پوچھتا ہون خدا تمپر رحم کرے
کوئی تمہارا مشیر ایسا بھی ہے جو میری سی نصیحت کرے تب ہارون رشید نے رونا شروع کیا یہانتک
روئے کہ غش کھاکے گر پڑے۔ فضل بن ربیع کہتے ہین تب مینے کہا امیرالمومنین کے ساتھ
نرمی سے بات کیجیو دیکھیو اونکی حالت کیسی متغیر ہے اونھون نے جواب دیا تم اور تمھارے یار
لوگ امیرالمومنین کی قتل کرنیکی فکر مین رہو ہمسے کہتے ہو کہ نرمی کرو۔

راقم کہتا ہے فضیل بن عیاض کا مطلب قتل کرنیسے آخرت کا قتل ہے۔ اسی
امیرالمومنین کو ہوش آیا کہا اور کچھہ فرمائیے خدا آپ پر رحمت کرے فضیل بن عیاض نے کہا میں
سنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کسی شخص کو کہین کی حکومت دی تھی اوسنے کسی امر کی شکایت
لکھی تھی اوسکے جواب مین عمر بن عبدالعزیز نے لکھا بھائی مین تمکو یاد دلاتا ہون بدخوابی دوزخ کی
لوگونکے ساتھ دوام قیام کے اوسمین ایسا نہو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر تمھاری طرف سے پھر جاے اور اپنے
آخر وقت مین تم ناامید ہو جاؤ اوسکی رحمت سے اس تحریر کے پہنچنے سے وہ حاکم وہانسے اوٹھ کھڑا ہوا
اور دارالخلافت مین چلا آیا عمر بن عبدالعزیز نے اونسے پوچھا تم بیوقت اور بے طلب کیون اپنی دارالحکومت
سے چلے آئے کہا آپکی تحریر سے گویا مین سوتا تھا جاگ پڑا اور میرا دل بدل گیا اب مین کہین کی حکومت
اپنے ذمے نہین لونگا اب مجھپر کھل گیا کہ دنیا کی کامونکا انجام اپنا دین بچاکی آدمی کے اختیار مین نہین ہے

الا من شاء اللہ لہا رون رشید پھر شدت سی رو ئے اور کہا اور کچھہ فرماے خدا آپ پر رحمت بھیجے - اونھون نے
کہا او خوبصورت اچھی چہرے کی آدمی تو وہ ہے جسے خدا اس خلق کے بایمن بہت کچھہ پوچھی گا جہانتک
ہوسکے اس چہرے کو آگ سی بچاؤ اور خبردار کوئی صبح اور کوئی شام تمھارے اوپر ایسی نہ گذرے کہ تمھارے
دلمین اپنی رعیت کیطرف سے کچھہ کینہ ہو اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ اَصْبَحَ
عندہ غِشٌّ لِمَیَرَاحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ یعنے جو شخص صبح کو اوٹھے دلمین کینہ لئے ہو وہ
نہ سونگھی گا خوشبو جنت کی پھر ہارون رشید بہت رو ا اوسکی بعد اونسے پوچھا آپ پر کسیکا قرض ہی اونھون
نے کہا ہان مین اپنے پروردگار کا قرضدار ہون جسنے ابتک مجھسے محاسبہ نہین طلب کیا افسوس ہے
مجھپر اگر وہ اوسبابمین مجھسے مناقشہ کرے اور افسوس ہے مجھپر اگر جوابدہی کا مجھکو الہام ہو ہارون
رشید نے کہا مین آدمیونکا قرض پوچھتا ہون اونھون نے کہا میرے پروردگار نے آدمیونسے قرض لینیکا مجھی
حکم نہین دیا اور نہ اوسکی ضرورت مجھکو عطا کی اسواسطیکہ اوسنے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ
یعنی بہ تحقیق اللہ تعالی روزی دینے والا ہی پھر کسی سی قرض لینی کی حاجت کیا ہی - تب ہارون رشید نے
ایک تھیلی ہزار دینار کی اونکی سامنے کی اور کہا اسے اپنا اور اپنے عیال کا نفقہ کیجئے کہ اوسکی سبب سے آپکو
قوت اور فرصت عبادت کرنیکی ہوگی فضیل بن عیاض نے کہا سبحان اللہ مین تو آپکو طریقہ نجات کا
تبلاؤن اور اوسکا مکافات آپ میرے ساتھہ یہ کرتے ہین کہ مجھی عذاب مین مبتلا کرتے ہین یہ کہکر اونھون نے
سکوت کیا - راوی کہتا ہی تب ہم باہر نکلی جب دروازے پر پہنچے تب ہارون رشید نے کہا جب کسی آدمی
کو دکھلاؤ تو ایسا آدمی دکھلایا کرو کہ وہ مسلمانونکی سردار ہین اتنے مین باہر سی ہمنے سنا کہ ایک عورت
اونکی عورتونمین سی اونسی کہتی ہے کیا تم نہین دیکھتی ہو کس سختی اور تنگی کی عذاب مین ہم مبتلا ہین
اگر یہ روپیہ تم لے لیتی تو چند روز آسایش اور آرام سی بسر ہوتے شیخ نے جواب دیا میری تمہاری وہی

مثل ہوئی کہ ایک قوم کے پاس ایک اونٹ تھا اوسکی محنت اور مشقت سے اونکی بسر ہوتی تھی جب وہ
بوڑھا ہوا ذبح کرکے اوسکا گوشت کھا گئی ہارون رشید نے یہ سنکر کہا پھر چلو اب شاید وہ یہ روپیہ لے لین جب
ہم وہان گئے وہ گھر سے نکل کی چھت پر چڑھ گئے اور ایک کھڑکی مین جا بیٹھے ہارون رشید بھی جاکی
اونکی پہلو مین بیٹھے اور اصرار شروع کیا کہ وہ روپیہ وہ قبول کرین اونھون نے سکوت کا ایسا سناٹا
بھرا کہ مطلق جواب ندیا اتنے مین ایک کالی عورت آئی اور اوسنے کہا اے لوگو آج کی رات
تمنے شیخ کو بہت تکلیف دی اب بہتر ہے کہ یہانسے آپ تشریف لیجائے اور شیخ کو فرصت دیجئے کہ
یاد الہی مین مشغول ہون خدا آپ پر رحمت کرے راوی کہتا ہے تب ہم سب وہانسے چلی آئے

## چھٹے خلیفہ بنی عباس کے ابو عبد اللہ محمد الامین بن ہارون رشید تھے

جو باپ کے مرنیکے بعد اونکی وصیت سے خلیفہ ہوے محمد امین کی ماں زبیدہ تھین بنت
جعفر ابن ابی جعفر المنصور الدوانقی بن محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم زبیدہ کا نام
امۃ العزیز بھی تہا اس بی بی کا نام بسبب اوس نہر کے بنوانے کے جسنے مکہ معظمہ کو سیراب کیا ہے عجب
نہین ہے تا قیام قیامت صفحہ گیتی مین قایم رہے شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھا ہے خلفا اور ائمہ مین
سوا حضرت علی ابن ابیطالب اور حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اور محمد امین کے کوئی نہین گذرا جنکی
مان ہاشمیہ ہو وہ دراز قد سفید رنگ اور بہت خوبصورت تھی زور اور طاقت بھی اونکو بہت تھی
اور بڑے شجاع تھے - مورخین لکھتے ہین ایک شیر کو جنگل مین اونھون نے تلوار سے قتل کیا اور بڑے
فصیح اور بلیغ اور ادیب اور فاضل تھے مگر حکمرانی مین بد تدبیر تھے سیکڑون تدبیرین کرتے تھے مگر کمتر
کوئی راست ہوتی تھی وہ امر یا باقتضای تقدیر تھا یا اس سبب سے کہ لہو و لعب مین مشغول رہتے تھے
اور پابند ہوا اور حرص کے بہت تھے اس سبب سے عاقبت بینی اور دور اندیشی عاقلانہ نکر سکتے تھے

مورخین لکھتے ہین عقل امارت اور حکومت کی اونمین نہ تھی بہرصورت بموجب وصیت ہارون رشید کے
محمد امین بعد اونکی خلیفہ مقرر ہوے اور اونکی بعد عبد اللہ مامون اور اونکی بعد قاسم موتمن اسی ترتیب
سے خطبونمین دعائیہ جملے پڑہے جاتے تھے اور سکہ جات بھی اسی ترتیب سے کندہ ہوتی تھے اور نشانونکے
وغیرہ پر بھی وہی ترتیب لکھی ہوئی تھی تو اگرچہ دلی خواہش محمد امین کی ہو کہ ولیعہدی مامون کی
اور اونکی بعد قاسم کی بدل دین اور اپنے بیٹے کو جو صرف دو برس کا تھا اوسکو ولیعہد مقرر کرین لیکن بسبب
باپ کی وصیت کی اور اس خوف کے کہ مبادا کوئی فتنہ برپا ہو جرءت اوسکی منظور نہ تھی اور چاہتے تھے
کہ باتفاق بھائیونکی بسر کرین اور مامون کی دلمین بھی مخالفت نہ تھی چنانچہ بعد ہارون رشید کے
قضا کرنیکے اونھون نے محمد امین کی خلافت کا خراسان مین اشتہار دیا اور بھائی کو تحائف اوس ملک کی
باظہار تابعداری اور قبول بیعت کی روانہ کئے لیکن ایک شیطان الانس نے بنظر اپنی خود غرضی اور ہوس
بیجا کی محمد امین کا دل بدل دیا اور بھائیونمین نفاق پیدا کرکے خسران الدنیا والاخرت ہوا۔ تفصیل
اسکی ہم باختصار تاریخ طبری سے لکھتے ہین اوسمین لکھا ہے کہ ہارون رشید نے اپنے مرض الموت
مین فضل بن ربیع کو حکم دیا تھا کہ جو کچھہ مال اور اموال میرے ہمراہ ہے بعد میرے وفات کے وہ سب مامون کا
ہے فوراً مرو مین اونکی پاس بھیجدینا وہ سب تخمیناً دس کرور درہم کا تھا فضل بن ربیع نے پہلے یہ حرکت
نالایق کی کہ خلاف وصیت ہارون رشید کے وہ سب اموال محمد امین کے پاس جاکی گذرانے چونکہ وہ
بالفعل خلیفہ ہوے تھے بہ نیت تقرب کے اونکی پاس یہ حرکت کی بعد اوسکی یہ خوف اوسکی دلمین پیدا ہوا کہ
مامون بعد اپنے اقتدار کے اوسی اوس مال کا مواخذہ کرینگے اور راقم کی راے مین شاید کوئی اور بھی وجہ
ہوگی جسے فضل بن ربیع کو مامون پر اطمینان نہ تھا اسواسطے اوسنے خلاف وصیت ہارون رشید کے
اوس اموال کے بابمین کیا تھا بہرصورت بعد تقرب کے محمد امین کی پاس ابتداہی سے اوسنے یہ دراندازی

شروع کی اونسے کہا یا امیر المومنین آپکو اللہ تعالی نے فرزند عطا کیا ہی جسکا نام موسی تھا اور فرزند اگرچہ چھوتا ہے
بہ نسبت بھائی کے مستحق تر ولیعہدی کا ہی محمد امین نے جواب دیا یہ امر کسطرح سے ممکن ہی ہارون رشید ولیعہدی
کی بیعت مامون کیواسطے اور اونکی بعد قاسم مومن کیواسطے کرواچکی ہین فضل نے کہا ہارون رشید نے
اس امر مین خطا کی ہے پہلے جب وہ آپکی بیعت ولیعہدی کی کرواچکی اب آپکی ولیعہد مقرر کرنیکا آپکو اختیار
ہی اونکا اختیار باقی نہین رہا یہانتک اسبابین اوسنے ترغیب اور تحریص کی کہ محمد امین کا دل بھائی
کیطرف سے پھیر دیا اور اونھون نے عزم مصمم کیا کہ دونو بھائیونکو ولیعہدی سے معزول کرکے اپنے بیٹے دو سالہ کو
ولیعہد مقرر کرین - پہلے اونھون نے قاسم مومن کو موصل سے بغداد مین طلب کیا وہان اور حاکم بھیجدیا
وہان اونکی آینکی بعد مامون کے بعد اونکی ولیعہدی منسوخ کی جب مامون کو یہ خبر پہنچی وہ سمجھی کہ اونکے
ساتھہ بھی وہی امر پیش آویگا اونھون نے اپنی استقامت کی تدابیر مخفیہ شروع کین - اور محمد امین نے
مامون کو خط لکھا کہ تمہارے پاس فوج کم ہی اور ملک بہت ہی اور یہان فوج زاید ہی اور ملک بقدر اونکی
مصارف کی نہین ہے اسواسطے مینے یہ تجویز کیا ہے کہ ممالک ری اور قومس اور گرگان اور طبرستان
تمہارے قبضے سے نکالکے وہان دوسرا حاکم اپنے طرف سے بھیجون کہ آمدنی وہانکی میرے پاس آیا کرے اور
مجھے منظور ہی کہ مرو مین تمہارے ساتھہ میرا اخبار نویس رہے تاکہ وہانکی اخبار مجھے پہنچا کرین اور حکومت
خلافت کی میری خراسان مین قایم رہے ان دونو امر مین تم میرے حکم کی اطاعت کرو - مامون نے
وہ احکام قبول نکئے اب محمد امین نے باعلان مامون کے خلع کا ولیعہدی سے عزم کیا اور جمعے کے دن خطبے سے
جملہ دعائیہ مامون کا نکلواڈالا اور فضل بن ربیع نے مامون کی خلع کا ولیعہدی سے اور موسی دو سالہ محمد امین
کے بیٹے کی ولیعہدی کا لوگونکو حکم سنایا اور وصیت نامہ ہارون رشید کا جو بابکعبہ معظمہ پر آویزان
تہا اوسکو اوترواکے پھاڑڈالا جب یہ خبر مامون کو پہنچی اونھون نے بھی نام محمد امین کا خطبے سے اور درم اور

دینار وغیرہ سی نکلواڈالا اور علانیہ خراسانیون اپنی تئین ملقب بہ امیرالمومنین کیا اور وہانکی لوگون نے
بے تکلف اوسکو منظور اور قبول کرلیا اور بغداد مین محمد امین نی فضل بن ربیع کی صلاح سی علی بن عیسی
بن ہامان جو ہارون رشید کی حکم سی بغداد مین مقید تھا اوسکو رہائی دیکی امارت خراسانکی اوسکی نامزد کی
اور اوسکو بہت سی امور کی فہمایش کی اور یہ حکم دیا کہ اگر مامون تیرے ساتھ جنگ کرین نہایت
کوشش کرنا کہ وہ زندہ گرفتار ہون اور چاندی کی بیڑی اونکی پانو مین ڈالکی یہان روانہ کرنا دو لاکھ
درہم نقد علی بن عیسی کو انعام دیا اور پچاس ہزار فوج اوسکی ہمراہ کی وہ مع اپنے تین بیٹونکی
جنکا نام یحیی اور عبداللہ اور حسین تھا بغداد سی روانہ ہوا مامون نی یہ خبر سنکے طاہر بن حسین
یک چشم کو بیس ہزار فوج کی سپہ سالاری دیکی مدافعت علی بن عیسی کیواسطی مامور کیا اور ممالک
ری سے مع کوہستان نادر حلوان اونکی حکومت مقرر کی اور حکم دیا کہ ایسی جلدی کرو کہ ری مین
قبل علی بن عیسی کے پہنچنے کے تم پہنچ جاؤ چنانچہ بموجب حکم کے وہ ری مین پہنچ گئے اور وہان
معسکر بنایا متعاقب اونکی علی بن عیسی بھی پہنچے اور سامنی اور مقابل طاہر بن حسین کے معسکر کی
اپنا معسکر کیا اور طاہر کے پاس پیغام بہیجا اگر لڑنا منظور ہے تو صف آرائی کرو ورنہ بہتر یہ ہی کہ
محمد امین کی بیعت قبول کرو اور صلح کرو طاہر نے جواب دیا عہد بیعت سابق کا تم لوگون نی توڑا
اور ناحق بھائیونکی بیچمین تمنی مناقشہ ڈالا یہ مفسدہ پردازی تم ہی لوگونکی ہی نہ خاص محمد امین کی
اس جواب و سوال کے بعد طرفین سی صف آرائی ہوئی اور علی بن عیسی نہایت غرور شجاعت سی اپنی
سپاہ کی صف سی باہر نکلا اور طاہر کو آواز دی اگر حوصلہ ہی تو صف سی باہر نکلو اور میرے ساتھ
مقابلہ کرو طاہر بن حسین بھی اوٹھ کھڑے ہوے اور سامنی ہوتے ہی اپنی تلوار دونو ہاتھ سی علی
بن عیسی کی سر پر چڑی کہ اوسنے خود کو دو ٹکڑے کرکے اونکی سر کو شق کیا اور اونکا کام تمام کیا اور

مقارن اوسکی ساری طاہر بن حسین کی فوج نے متہورانہ بغداد پر یورش کی کہ ایک ہی حملہ مین
اونکے پانو اوٹھ گئے اور سبکو ہزیمت ہوئی طاہر کے ہمراہیون نے علی بن عیسی کا سر کاٹ کے اور
انگشتری طاہر اور اوسکی مہر کی اوسکی اونگلی سے نکالکے طاہر کے پاس لائے اور ہزیمتیان بغداد کا تعاقب
کرکے بہت سے لوگونکو قتل کیا دوسرے روز طاہر بن حسین معسکر سے پھر کے رے مین داخل ہوے اور فضل بن
سہیل مامون کے وزیر کو دو تین سترونکا عربی مین خط لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ مین تمکو لکھتا ہون
اسوقت کہ جب علی بن عیسی کا سر کٹا ہوا میرے سامنے رکھا ہے اور اوسکی انگشتری میری اونگلی مین ہے
والسلام پس فضل بن سہیل جو مامون سے کہہ دور تھے اونھون نے مامون کو بذریعۂ خط کے وہ خوش
خبری بھیجی مامون نے اوسدن دربار عام کیا اور لوگون نے باداب خلافت اونپر سلام کیا یعنی سب نے
کہا السلام علیک یا امیر المومنین اور مامون نے طاہر بن حسین کو خط آفرین
اور تحسین کا لکھا اور اونکو ذوالیمینین خطاب دیا اوسکا مطلب یہ تھا کہ تمہارا داہنا ہاتھ میرا ہاتھ
ہے جسپر تم لوگونسے میری بیعت لو اور تمہارا بانیان ہاتھ تمہارا اپنا داہنا ہے اس سبب سے تم ذوالیمینین ہو
یعنے دو داہنے ہاتھ والے - اوسکے بعد محمد امین نے مکرر فوج بھیجی اور طاہر بن حسین کی فوج ہر بار غالب
رہی اور محمد امین کی فوج کو شکست ہوئی اور طاہر برابر بغداد کیطرف بڑہتے جاتے تھے یہانتک کہ
حد عراق تک پہنچے اور مامون سے مدد طلب کی - مامون نے ہرثمہ بن اعین کو بیس ہزار فوج
کے ساتہہ بھیجا لیکن ہرثمہ کا درجہ سپہ سرداری کا طاہر بن حسین سے زیادہ تھا مامون کو متخیل ہوا
کہ وہ طاہر بن حسین کی اطاعت نکرینگے یا ہرثمہ نے خود اس امر مین عذر کیا ہو اسواسطے مامون
نے طاہر کو لکھا کہ تم اپنی جمعیت فوج کے ساتہہ اہواز کے راستے سے جاؤ اور ہرثمہ ہمدان ہوکے
جائنگے تاکہ دونو جمعیت بغداد مین متفق ہوجائین اور بغداد مین محمد امین نے شام سے مدد طلب کی تھی

وہان آپسمین جنگ وجدل ہوگئی - حسین بن علی بن عیسیٰ بغداد مین پچاس ہزار کی جمعیت
فوج کے ساتہہ اوٹھہ کہڑا ہوا اور محمد امین پر نفرین کرنا شروع کی کہ لہو ولعب مین مشغول
رہتے ہین سپاہ کی تدبیر سے عاجز ہین اور اونکو بجبر خلافت سے خلع کیا اور مامون کی بیعت لوگونسے
کروائی - محمد امین بھی بغداد کی قصر خلافت سے اپنی مان زبیدہ کی محل مین چلی گئے اور حسین بن علی
کی پچاس ہزار جمعیت فوج مین آپسمین پھوٹ پڑ گئی صبح سے شام تک حسین نے مدافعت کی
بعد اوسکی سپاہ مخالف غالب ہوئی حسین بن علی کو اونھون نے گرفتار کرلیا اور محمد امین کو
پھر تخت خلافت پر بٹہلایا حسین فرصت پاکر اس عزیمت سے نکلا کہ ہرثمہ اور طاہر کے ساتھہ جاکے
ملے محمد امین کو خبر ہوگئی اونھون نے ایک جمعیت اوسکی تعاقب مین مامور کی باہم لڑائی ہوئی
جسمین حسین بن علی قتل ہوا لوگ اوسکا سر کاٹ کے محمد امین کی پاس لائے اور فتنہ آپسکی فوج کا
فرو ہوگیا - اور مامون کی جمعیت کی یہ کیفیت ہوئی کہ جب ہرثمہ بن اعین مع اپنی جمعیت کے
حلوان مین پہنچے طاہر بن حسین بموجب مامون کے حکم کے اپنی جمعیت کو اونسے علیحدہ کرکے
اہواز کیطرف روانہ ہوے وہان محمد امین کیطرف سے اہواز کا حاکم آل مہلب سے ایک شخص تھا
محمد بن یزید بن مہلب وہ حصار اہواز مین متحصن ہوگئے طاہر نے اوسکا محاصرہ کیا برابر
لڑائی ہوتی رہی اخرش محمد مہلبی مارےگئے اور طاہر نے اہواز کو فتح کرلیا اور سارے شہر اور معمورات
جو اہواز سے متعلق تھے وہان اپنے لوگ مقرر کئے اور وہانسے لشکر جمع کرکے بصرہ کی طرف روانہ ہوے
منصور نام ایک شخص بصرہ مین حاکم تھا اور کوفے مین عباس بن ہادی اور موصل مین مطلب
بن عبداللہ یہ تینون حکام طاہر بن حسن کی ساتہہ متفق ہوگئے اور تینون مقام مین مامون کی لوگون
نے بیعت کرلی اور بغیر لڑائی کے وہان قبضہ مامون کا ہوگیا - بعد اوسکی طاہر واسطہ مین پہنچے وہانکا

حاکم

حاکم ہیثم بن شعبہ بھاگ گیا طاہر کا وہان بھی قبضہ ہوگیا وہانسی جاکی مدائن پر قبضہ کیا اور وہانسی طاہر نے ہرثمہ بن اعین کو جو حلوان مین تھے اطلاع کی ظاہر الکہا مین بغداد مین جاتا ہون تم بھی وہان پہنچو۔ الغرض دونو جمعیتین فوج کی نزدیک بغداد کے پہنچین۔ اور جب حسین بن علی نے محمد امین کو خلع کیا تھا اور ہر طرف مامون کی خلافت کی دعوت کی مکہ معظمہ کے لوگون نے وہ دعوت قبول کی اور وہان خطبہ مامون کی نام پر پڑہا گیا۔ اور جب وہ دونو جمعیتین مامون کی فوج کی بغداد کی قریب پہنچین محمد امین بغداد مین متحصن ہوے ہرثمہ باب خراسان پر اور طاہر باب بصرہ پر حصار کئے ہوے تھے ہر روز مابین محاصرین اور متحصنین کی جنگ ہوتی تھی لیکن محمد امین کی پاس روپیہ نہ تھا چاندی اور سونی کا اسباب گلا گلا کی نقد کرتے تھے اور سپاہ پر تقسیم کرتے تھے بہت سی شہر کے لوگ ہرثمہ اور طاہر کے پاس بتدریج زنہاری ہوے جونہین نکلی اونپر مصیبتین پڑین بہت سی اہل علم اور ادب مخفی ہوگئی شہر کی لچون نے بھی چوری اور قتل و خون شروع کیا بعضی لچے اور عیار بہت شجاعت اور جرءت سی محاصرین کی مدافعت کرنے لگی۔ بالجملہ طاہر بن حسین اور ہرثمہ بن اعین نے شہر بغداد کو محاصرے اور جنگ و جدل سے بہت ضیق مین مبتلا کیا محمد امین اپنی مان زبیدہ کی محل مین جسکا حصار اور اوسکی دروازے بہت مستحکم تھے متحصن ہوے۔ مگر جب اونھون نے دیکہا کہ محاصرین کا غلبہ ہی اور مدافعت ممکن نہین ہی ہرثمہ بن اعین کو پیغام دیا اپنی زنہاری ہونیکا اور یہ کہ مجہی مامون کی پاس لیچلو ہرثمہ نے رات کو دجلہ پر ایک کشتی مقرر کی کہ اوسپر سوار کرکے اونکو اپنے لشکر مین لی آوین۔ طاہر بن حسین نے یہ خبر سنی تھی اونکو حسد ہوا کہ اس صورتین نام فتح کا ہرثمہ کا ہوگا اونھون نے پیشتر سی چند کشتیان اور کچہہ لوگ دجلہ مین اور دونو کنارہ پر مخفی رکھی جب محمد امین کو ہرثمہ سوار کرکے اپنی کشتی پر لیچلے اونھون نے تیر اندازی کرکے کشتی کو ڈبادیا ہرثمہ اور محمد امین باعانت کشتی بانونکی پیر کے اوس پار ہوے۔

درمان ایک خراسانی ہمراہی طاہر نے محمد امین کو پہچانا اور اونکی اوپر ایک کمل ڈالکر اپنے محل سکونت مین لیگیا
اور طاہر کو اطلاع کی اوسنے ایک شخص کو بھیجا کہ محمد امین کو قتل کرکے اونکا سر کاٹ لایا صبح کو طاہر نے
پہلے وہ سر ایک طشت مین رکھا اور کہا اس شخص نے خود اپنے تئین مقتول کرایا کہ ہرثمہ کی پاس
زنہاری ہوا تاکہ فتح اونکو نام پر ہو اور محنت جنگ و جدل کی سینے کی اگر میرے پاس زنہاری ہوتی تو مین
اونکو زندہ مامون کی پاس لیجاتا پھر اوسکی ہرثمہ اور طاہر دونونے بہ تقاریر مختلفہ مامون کو اس خبر فتح
سے مطلع کیا - مسامرہ مین لکھا ہے محمد امین کی مہرین کندہ تھا لکل عمل ثواب حاجب اونکے
فضل بن ربیع تھے وزیر ابراہیم بن مہدی تھے طاہر بن حسین نے اونکو قتل کیا جسکا قصہ بہت طویل ہے
دہین بغداد مین جہان قتل ہوے تھے دفن ہوے چار برس سات مہینے تیئیس دن اونھون نے خلافت کی
سنہ ۱۹۸ ہجری مین جب مقتول ہوے تھے ستائیس برسکی عمر ہوئی تھی اور سنہ ۱۹۳ مین اونکے ہاتھہ پر بیعت
ہوئی تھی قضات اونکی اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ اور ابو البختری وہب بن وہب اور محمد بن
سماعہ تھے - ساتوین خلیفہ عباسیونکی ابو العباس عبد اللہ المامون بن ہارون
رشید تھے - جو بموجب باپ کی وصیت کی بعد محمد امین کی چاہیے تہا کہ خلیفہ ہوتا لیکن چونکہ محمد
امین نے باپ کی وصیت کو توڑنا چاہا تھا اسواسطے بھائیون مین جنگ و جدل ہوئی جسمین محمد امین
قتل ہوے جیسا اوپر مذکور ہوا اور عبد اللہ مامون نے اونکی حیات مین خراسان مین دعوے
خلافت کیا اور بعد محمد امین کے قتل کے علی العموم سارے ممالک مین اونکی بیعت ہوئی - سیاہ
الذہب مین لکھا ہے مامون کی ماں ام ولد تھین اونکا نام مراجل تھا اور جریر طبری کی روایت
سے مرجانہ نام لکھا ہے منتصف ربیع الاول شب جمعہ کو سنہ ۱۷۰ ہجری مین وہ پیدا ہوے اور اونکی
ماں اونھین کی پیدائش کے نفاس مین قضا کرگئین اور اوسی شب مین اونکی چچا ہادی نے قضا کی

اور اونکا

اور اونکو باپ ہارون رشید خلیفہ ہوے - مامون نے لڑکپن مین سب علوم کی تحصیل کی حدیث کی اپنے باپ سے اور اور بہت فقہا اور محدثین سے اونھون نے سماعت کی عربیت مین اور فن تاریخ مین بہت کامل ہوے اور رشد کی عمر مین فلسفی کا اور علوم اوائل کا اونکو شوق ہوا اوسمین بھی کمال حاصل کیا مگر اس فلسفی کی بدولت خلق قرآن کے قایل ہوے بہت لوگون نے حدیث اونسے روایت کی ہے منجملہ اونکے اونکا اپنا بیٹا فضل بن مامون ہے اور یحیی بن اکثم ہین - الغرض وہ خاندان عباسیہ مین حزم اور دور اندیشی اور ہمت اور عزم اور حلم اور علم اور عقل اور دانش اور شجاعت اور تودد اور سماجت ان اوصاف مین یکتا تھے اور بہت محاسن اور اخلاق حمیدہ کے متصف تھے مگر اس خلق قرآن کے عقیدے سے اونھون نے بہت بڑے بڑے علما کو محنت اور عذاب مین مبتلا کیا کوئی خلیفہ خاندان عباسیہ کا علم و ہنر مین اونکا مساوی نہین ہوا مگر ان کمالات کے ساتھہ تشیع مین معروف ہوے ۲۱۲ھ مین اونھون نے اپنا عقیدہ خلق قرآن کا اور اوسکے ساتھہ تفضیل حضرت مرتضی علیؓ کی حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ پر رضی اللہ عنہم ظاہر کیا اس سبب سے قلوب لوگون کے اونکیطرف سے پھر گئے اور شہر مین ایک فساد عظیم کا احتمال ہوا اس سبب سے جو اونکا ارادہ تھا کہ وہ عقیدہ جبراً لوگونسے قبول کرائین وہ پورا نہوا لہذا اوس زمانے مین وہ ساکت ہوے پھر ۲۱۸ھ مین اپنے عقیدہ مین نہایت تعصب کے سبب سے بندگان خدا کو بلاے عظیم مین مبتلا کیا اور دین مین بڑا رخنہ ڈالا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہے - جب اونکے بھائی امین قتل ہوے تب وہ خراسان مین تھے وہین ۱۹۸ھ مین لوگون نے اونکو خلیفہ کیا بعد اوسکے خلافت اوسپر مستقل ہوگئی اور ۲۱۸ھ مین ارض روم مین اونھون نے قضا کی وہانسے اونکی لاش طرسوس مین آئی جہان وہ دفن ہوے انتہی مافی سبایک الذہب -

راقم کہتا ہے وہ جو سبایک الذہب مین ہے، کہ مامون نے مذہب تشیع اختیار کیا -

وس زمانے مین شیعہ اوسکو کہتے تھے جو مفضل جناب مرتضیٰ علی کا شیخینؓ پر ہو یہ مذہب جو شیعہ کا آج کل ہے
یہ عقیدہ اونکا نہ تھا حقیقت مین وہ معتزلی ہو گئے تھے اور اکثر معتزلہ مفضل جناب اسد اللہ کی شیخین پر
ہین اسی سے اونھون نے عقیدہ تفضیل کا اختیار کیا تھا اور شیعہ حالیہ کے بابین تو اونکا یہ قول مشہور ہے
وجدت اربعة فی اربعة الزهاد فی المعتزلة والکذب فی الرافضة والمروءة
فی اصحاب الحدیث وحب الریاسة فی اصحاب الرای - یعنی چار چیزین مین
چار قوم مین خاص پائی ہین معتزلہ مین زہد روافض مین جہوٹھ محدثین مین مروت اصحاب رای مین
حب ریاست - اور چونکہ ابتدائے خلافت مامون مین اکثر لوگونکی توجہہ علویونکیطرف تھی اور بغداد مین
اور شام مین اور حرمین مین بعضے علویون نے خروج بھی کیا تھا اور اونکا پیرو زیدیہ فضل بن سہل کی بھی
توجہہ قلبی علویونکیطرف تھی اسی سبب سے اونھون نے حضرت امام موسی رضا کو ولیعہد مقرر کیا تھا اور
ولی عقیدہ اونکا یہ تھا کہ بنی فاطمہ خلافت کیواسطے احق ہین بنی عباس سے سو اونکا عقیدہ قلبی کی عجب
نہین ہو کہ باقتضائے مصلحت جو اوس زمانے مین علویونکا اور بنی فاطمہ کا عقیدہ تھا اظہار بھی اوسکا
منظور ہو - چنانچہ ایک حکایت شیخ اکبر نے مسامرہ مین لکھی ہے اوسے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اونکا میلان
مذہب تشیع کیطرف تھا - یعنی اونھون نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ متعة النساء مثل انبیز
حلال ہے اس اشتہار سے فقہا اور محدثین اور علما کو بہت تشویش ہوی یحیی بن اکثم نے جو بڑے مشہور
اونکے زمانے مین قاضی تھے دو آدمیونسے جو مامون کی معتمد مصاحبون مین تھے مشورہ کیا اور اونسے کہا
کل جب تم دربار مین جاؤ اور موقع ملے تو اس امر کا ذکر چھیڑیو الا میرے آنے تک کچھہ نہ کہنا وہی دونو
شخص جب گئے تو دیکھا کہ مامون مسواک کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہایت غصے کی
زبان پر لاکر متعتان کانتا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

وانا انهی عنهما کہنے لگے من انت یا احول حتی تنهی ممافعله النبی صلی اللہ علیہ
وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے معنے یہ ہین دو متعے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جاری
تھے یعنی متعۃ النسا اور متعۃ الحج مین اونسے منع کرتا ہون ظاہر اس عبارت سے دو لفظ ایک کھٹکا پیدا
ہوتا ہے جیسا مامون نے سمجھا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو حضرت عمر منسوخ کرتے ہین اسواسطے
اونھون نے حضرت عمر کیطرف بے ادبی سے خطاب کرکے کہا تو کون ہے ای احول جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم کو منسوخ کرے اور حقیقت مین اس قول مین ایک جملہ محذوف ہوا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ مین منع
کرتا ہون بسبب اسکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رفع ضرورت کے جو اوسکی اجرا کیواسطے ہوئی
تھی اوس حکم کو منسوخ فرمایا وہ جملہ بسبب اسکے کہ اوسوقت کے لوگ ارباب حل وعقد اوس منسوخ
سے واقف تھے حضرت عمر کی زبان پر نہ گذرا ہو یا گذرا تھا مگر راوی نے اوس جملہ کو نقل نہین کیا اور
مامون نے جو بے ادبی سے حضرت عمر کو بلفظ احول مخاطب کیا تو یا مامون کے علم مین حقیقت مین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عارضہ عارض تھا یا اوسنے اس مقام پر اپنے تشیع کو اظہار کیا ہے مطلب اونکا
یہ ہے کہ جناب حضرت مرتضی علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہما وسلم کے کنفس واحد تھے اونکو الگ الگ دو نظر آئے
الغرض وہ دو نو شخص جنکی ساتھ یحیی بن اکثم نے مشورہ کیا تھا وہ راوی ہین کہ ہم لوگ مامون کو
بہت حالت غضب مین دیکھکر ساکت رہے اتنے مین یحیی بن اکثم پہنچے اور جاکر مامون کے سامنے
بیٹھے ہم لوگ بھی بیٹھے تب مامون نے یحیی بن اکثم سے پوچھا کہ آپکا چہرہ کچھ متغیر معلوم ہوتا ہے اسکا
کیا سبب ہے اونھون نے کہا بسبب رنج اور الم کے اوس امر پر جو اسلام مین حادث ہوا البتہ کچھ تغیر
میرے چہرے پر ہے مامون نے پوچھا کیا امر نیا حادث ہوا اونھون نے کہا کہ اشتہار زنا کی حلیت کا آپنے
دیا مامون نے کہا کیا متعہ زنا ہے اونھون نے کہا لاریب قرآن اور حدیث دو نو سے حرمت اوسکی ثابت ہے

پھر زنا نہین تو کیا ہے قران مین ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْعَادُونَ ترجمہ اسکا یہ ہے فلاح پائی اون مسلمانون نے جو اپنی شرمگاہ روکتے ہین مگر اپنی
جورو نپر اور لونڈیونپر اوسکی نہ روکنے سے اونپر الزام نہین ہے اور اوسکی سوا جو خواہش کرے
وہ حد سے بڑہا ہوا ہے - یہ آیت پڑھکے یحیی بن اکثم نے پوچھا یا امیر المومنین ممتوعہ ملک مین ہے
مامون نے کہا نہین پھر اونھون نے پوچھا وہ جورو ہے جو شوہر کی وارث ہوتی ہے اور شوہر کو اپنا
وارث کرتی ہے اور لڑکا اوسکی شوہر کو لاحق ہوتا ہے مامون نے کہا نہین تب اونھون نے کہا
اس صورتین متعہ کرنیوالون نے بموجب حکم اس آیت کے حد سے تجاوز کیا - اور زہری نے یا امیر المومنین
یہ حدیث اخراج کی ہے عبد اللہ اور حسن دونو بھائیون سے جو محمد بن علی ابن ابیطالب کے بیٹے تھے وہ
دونو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور اونکے باپ اپنے باپ سے یعنے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے
راوی ہین کہ آپ نے فرمایا مجھکو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتہار کا متعے کی حرمت کا
اور اوسے منع کرنیکا بعد اوسکی کہ حکم اوسکی جواز کا دیا تھا - راوی کہتے ہین مامون ہماری طرف متوجہ
ہوکے پوچھنے لگے کہ زہر سے یہ حدیث مسفور ہی ہمنے کہا واقعی یا امیر المومنین زہری سے ایک جماعت نے
یہ حدیث روایت کی ہے تب مامون نے کہا استغفر اللہ اشتہار کرو ادو متعے کی حرمت کا لکھتے ہین
اس واقعے کے سبب سے یحیی بن اکثم کی ایسی نامور ہوئی کہ اونکی اقران مین کسیکی نہین ہوئی
تھی - الغرض مسامرہ مین ابتدائی تسلط مامون کی کیفیت باجمال یون لکھی ہے کہ جب امین
خلیفہ ہوے اور مامون دو برس کئی مہینے خراسان مین متوقف رہے مشہور ہے کہ فضل بن ربیع نے
امین کا دل مامون کیطرف سے پھیر دیا ظاہرا یہ کہدیا ہوگا کہ وہ خلیفہ کی اطاعت نکرینگے اسواسطیکہ وہ

خراسان

خراسان کی حکومت بالاستقلال کرتے ہین تب اپنے بیٹے موسیٰ کو ولیعہد مقرر کیا اور لوگونسے اونکی ولایت عہد کی بیعت کروائی اور ایک جمعیت فوج کو بھراہی علی بن عیسیٰ کی سنہ ۱۹۴ ہجریمین مامون کی استیصال کیواسطے خراسان کیطرف روانہ کیا اور ناطق بالحق اپنے بیٹے کا لقب مقرر کیا اودہر سے مامون نے طاہر بن حسین کو اور اوسکی فوج کے مقدمے مین ہرثمہ بن مرہ کو روانہ کیا۔

راقم کہتا ہی اور سب تواریخ مین ہرثمہ بن اعین لکھا ہے معلوم نہین کہ مرہ بھی اونکا نام تہا یا شیخ اکبر کو غلط خبر پہنچی۔ الغرض آپسمین محاربات ہوے جسمین علی بن عیسیٰ مارے گئے پھر دو برس کئی مہینے مامون اور امین کی فوج مین محاربہ اور مقاتلہ ہوا کیا یہانتک کہ مامون کی فوج کو غلبہ ہوا اور طاہر مامون کا سپہ سالار انبار مین پہنچ گیا اور ہرثمہ مقدمۃ الجیش اوسکی فوج کے نہروان مین داخل ہوے اور امین نے جاکے مدینہ ابی جعفر مین پناہ لی اور ایکدن اتوار کی رات کو پانچ دن محرم سنہ ۱۹۸ ہجریمین باقی تہی کہ امین ظاہرا یہ ارادہ فرار نکلے تہے کہ طاہر کے لوگون نے اونکو پکڑلیا اور طاہر کے پاس لاے اوسنے امین کو قتل کرکے سر اونکا باب الحدید مین لٹکا دیا پھر اوسکو اتار کے خراسان کی طرف روانہ کیا اور جسد اونکا بستان مونسہ مین دفن کردیا جب سر امین کا مامون کی پاس پہنچا وہ اوسکو دیکہکے بہت روے جسکا سبب محبت جبلی اخوت تہا اور ہارون رشید کے زمانے مین جو اونکی قدر اور منزلت اور حشمت اور شوکت تہی اوسکو یاد کرکے عبرت بھی ہوئی ہوگی الغرض بہت حسرت اور افسوس اونکی تقریر سے اور مشاہدہ چہرے سے عیان تہا۔ پھر اوسی مسامرہ مین مروی ہے کہ رمضان سنہ ۲۰۱ ہجریمین حضرت علی رضا بن موسیٰ بن جعفر صادق رضی اللہ عنہم کو مامون نے اپنا ولیعہد مقرر کیا اور اونکی ولایت عہد کی لوگونسے بیعت کروائی اور خود لباس سبز جو مخصوص سادات کا تہا پہنا اور لباس سیاہ جو مخصوص عباسیہ کا تہا

اوسکو موقوف کیا اور اپنی ایک بیٹی کا نکاح اونکے ساتھ کیا اسپر آلِ عباس نے اور اونکی ہواخواہون نے بہت شور اور غل مچایا اور مفاسد برپا کئے چنانچہ ابراہیم بن مہدی مامون کی چچا نے خروج کیا اور ۲۰۲ھ مین بغداد مین لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور مبارک اپنا لقب مقرر کیا گیارہ مہینے کئی دن اونکا تسلط رہا اونکا حال جو ہوا وہ شیخ اکبر نے اسی کتابین یعنی مسامرہ مین اور مقام پر ذکر کیا ہے۔ ۲۰۳ھ مین حضرت علی رضا نے قضا کی پھر مامون نے لباس سیاہ مختصہ عباسیہ کا پہنا اور ۲۱۲ھ مین مامون نے اپنا عقیدہ خلق قرآن کا مشتہر کیا۔ پھر اوسی مسامرہ مین خلفا کی ترتیب کے ذکر مین لکھا ہے مامون کی مان اہل بادیہ سے تھی اور اونکی مہر کا کندہ تھا المرء حق منشی اونکی احمد بن ابی خالد احول اور احمد بن یوسف تھے اور وزیر اونکے حسن بن سہل اور فضل بن سہل تھے فضل کا لقب تھا ذوالریاستین اور حاجب اونکا اپنا غلام رشید تھا اور وہ طرسوس مین ۲۱۸ھ مین قضا کر گئے اور ۱۹۸ھ مین اونکی بیعت ہوئی تھی اور اکیس برسکی عمر مین اونھون نے قضا کی اور بیس برس پانچ مہینے اکیس دن خلیفہ رہے قاضی اونکی محمد بن عمر واقدی تھے پھر محمد بن عبدالرحمن مخزومی پھر شہر بن ولید پھر یحیی بن اکثم مقرر ہوے۔

راقم کہتا ہے ظاہر ادہ سب قضات ممالک مختلفہ کے تھے اگرچہ مسامرہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے بعد دوسرا مقرر ہوے۔ اب کچھ کوائف مامون کی سلطنت کی تاریخ طبری سے باجمال لکھے جاتے ہین جب مامون کی بیعت بعد قتل محمد امین کے علی العموم ہوگئی۔ فضل بن سہل نے اپنے بھائی حسن بن سہل کو حکومت بغداد پر مقرر کروایا اس سے طاہر بن حسین اور ہرثمہ بن اعین دونو رنجیدہ ہوے اور فضل اور حسن دونو ارباب قلم مین بالیاقت تھے مگر سپہ سرداری افواج کی اونمین لیاقت نہ تھی اس سبب سے سب کے سب سپہ سردار افواج کے

کبیدہ خاطر ہوے اور ہر طرف بغداد اور عربستانین خوارج کا غلبہ ہوا شام مین بعضے سادات حسنی نے تسلط کیا
علی ہذا القیاس حجاز مین یہی واقعہ پیش آیا خاص بغداد مین ابراہیم بن مہدی عباسی نے تسلط کیا اور
وہ سب وقائع بسبب جہالت حسن کے سپہ سالاری افواج سے اور نارضامندی سب سپہ سردارون کے
وقوع مین آئے مگر فضل بن سہل اصل سبب نارضامندی عام کا مامون سے چھپاتا رہے تاکہ بدلیاقتی
حسن کی نہ ثابت ہو اور مامون پر یہ ثابت کرتے رہے کہ لوگونکی توجہ علویونکیطرف بہت ہے اسواسطے اونکو
صلاح دی کہ علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولیعہد مقرر کرین مامون نے وہی کیا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے
طاہر بن حسین کو مامون نے واسطے دفع فساد خوارج کے موصل اور ربیعہ یکیطرف مامور کیا اور ہرثمہ کو اپنے
پاس طلب کیا مگر انکو حسن سے پچھوڑا اور چند روز کے بعد جو ہرثمہ خراسان مین گئے فضل بن سہل نے کریزی
کی تدابیر سے قبل اسکے کہ مامون سے وہ حقیقت فتنہ اور فساد کا بیان کرین کہ بسبب نارضامندی عام کے
حسن کیطرف سے ہے قید کروایا اور اوسی قیدخانے مین اونکو قتل کرواڈالا - القصہ بعد ایکمدت کی
کیفیت واقعی فتنہ اور فساد کی خود حسن کی تحریر سے مامون پر کھلی اور اونپر ثابت ہوگیا کہ فضل بن
سہل وقایع واقعیہ کو اونسے مخفی کرتے رہے تب اونھون نے تدابیر مخفیہ فضل بن سہل کو قتل
کرواڈالا اور چونکہ نہایت دوراندیش تھے خود اونکی سوگ مین بیٹھے اور جن لوگونکو اونکی قتل پر مامور
کیا تھا اونکو قتل کیا اس خوف سے کہ مبادا حسن جو باختیار بغداد مین ہے کچھ مفسدہ برپا کرے اور
اب خود خراسان سے بغداد مین آئے حسن بیتیز سے دیوانہ ہوگیا تھا لوگون نے اوسکو پابجولانہ کیا مامون کو
جب خبر پہنچی اونھون نے اپنے طبیب کو بھیجا اور مخفی اوسکو حکم دیا ایسا علاج کرو کہ اوسکی بیماری بڑھجاے
بالجملہ مامون بغداد مین پہنچگئے اور سب طرف فتنہ خوارج کا مسدود ہوا - ذکر مامون کا ولیعہد
کرنا اپنے بھائی معتصم کو اور بعد اوسکی اونکا قضا کرنا ارض روم مین -

طبری مین لکھا ہے ۲۰۳ھ مین مامون نے اپنے بھائی معتصم کو اپنا ولیعہد مقرر کیا اور لوگونسے اونکی ولیعہدی کی بیعت کروائی خطوط اور فرامین خلافت جو جاری ہوتے تھے اوسکے عنوان مین لکھا جاتا ہے از جانب عبداللہ المامون امیرالمومنین و بعد از و خلیفۂ او امیرالمومنین ابی اسحاق المعتصم باللہ بن ہارون الرشید

راقم کہتا ہے کچھہ شبہہ نہین ہے مامون بڑے دور اندیش اور عاقل تھے اور امور خلافت مین اپنے حتی المقدور نفس پروری اور ہوا و ہوس کو دخل نہین دیتے تھے بڑی دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ باوصف اپنی اولاد کے موجود ہونے کی چونکہ اونمین لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی نہ پائی اپنے بھائی کو ولیعہد مقرر کیا علی ہذا القیاس چونکہ اونکی عقیدے مین بنی فاطمہ مستحق تر خلافت کی بہ نسبت بنی عباس کے تھے اونھون نے حضرت علی رضا رضی اللہ عنہ کو ولیعہد مقرر کیا اور مطلق خاندان عباسیہ سے خلافت جاتی رہنے کا کچھہ لحاظ نہ کیا لیکن چونکہ بنی فاطمہ کی خلافت قضا و قدر نے مقدر نہین کی تھی حضرت علی رضا نے ایکدن انگور بہت سے کھائے اوسے اونکو ہیضہ ہوا اور اونھون نے وفات پائی اور چونکہ اونکی ولیعہد کرنیسے خاندان عباسیہ مین اور اونکی ہواخواہون مین بہت شور و شغب مچا پھر بنظر دور اندیشی کے دوسرے کسی بنی فاطمہ کو اونھون نے ولیعہد نہ مقرر کیا یا اونکی دانست مین کسیکو لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی اوس خاندان مین نہ تھی ۔ شیعہ کہتے ہین مامون نے انگورمین جو حضرت علی رضا سلام اللہ علیہ نے کھائے تھے زہر ملوا دیا تھا ہمارے دانست مین وہ محض بدگمانی ہے جس شخص نے ایسی توجہہ خاص سے اونکو ولیعہد کیا اور لباس اور اور علامات کو اون مخصوص خاندان بنی فاطمہ سے ملون کیا اور رنگ اپنے خاندان عباسیہ کا مٹا دیا اور اپنی بیٹی کا اونکے ساتھہ نکاح کر دیا ہماری عقل نہین قبول کرتی کہ اوسنے زہر دیدیا ہو علاوہ اسکے وہ عمل اونکا بلاشبہہ بنظر اپنے عقیدے کے خوف خدا سے تھا کہ وہ اپنے

عہد مین مستحق خلافت بنی فاطمہ علیہا السلام کو جانتے تھے پھر دفعۃً اسقدر بدعقیدہ ہوجانا کہ ایسے
بزرگ مکرم و معظم آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیقصور مسموم کرکے قتل کرنا نہایت دور از قیاس
اور عقل فطری معلوم ہوتا ہے اور کوئی دلیل قوی اس حرکت بد کی کسی مورخ نے نقل نہین کی بجز
سوءظن شیعہ کی بزرگون کے ۔ القصہ مامون اوسی سال مین بغداد سے طرسوس مین گئی اور وہانسے
ارض روم مین اوسی سال کی جمادی الثانی مین پہنچی چونکہ خراسان کا راستہ وہانسے ہے کچھ اوسیطرف
کے انتظامات موجب اس سفر کے ہونگے ارض روم کی زمین مین ایک دریا شیرین جاری ہے جسکا
نام اوس زمانے مین بدیدون تھا معلوم نہین کہ اب بھی وہ دریا جاری ہے یا نہین اور اگر جاری
ہی تو اوسی نام سے مسمی ہے یا اوسکا نام بدل گیا وہ زمانہ انگور کا اور خرمائے رطب کا تھا چنانچہ ہر روز
بغداد سے وہ دونو میوے اونکیواسطے آیا کرتے تھے ۔ لکھتے ہین کہ بدیدون کا پانی نہایت سرد ہمیشہ رہتا ہے
اسواسطے کہ اصل چشمہ اوسکا برفستان سے جاری ہوا ہے اوسکی ساحل پر جہان اونکا مخیم تھا ایکدن وہ
بیٹھے تھے خادم کو حکم کیا خبر لاؤ ارسال انگور اور خرما کی بغداد سے آئی ہے اتنے مین دو تھیلے خرمائے
رطب کے پہنچے مامون نے شکر کیا اور لب دریا پر جہان بیٹھے تھے اوسے تناول فرمایا اوسیدن کہ غرہ
ماہ رجب تھا اونکو بخار عارض ہوا سترہ دن بیمار رہے بعد اوسکی اونھون نے قضا کی حالت بیمار مین
معتصم اونکو ارض روم سے طرسوس مین لائے وہان اونھون نے قضا کی معتصم نے اونپر نماز پڑہی وہین وہ
دفن ہوے ۔ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے ابو اسحاق محمد معتصم باللہ بن ...
ہارون رشید تھے ۔ راقم کہتا ہے ظاہر اقاسم موتمن جنکو ہارون رشید نے مامون کا
ولیعہد مقرر کیا تھا عجب نہین ہے بلکہ غالب ہے کہ وہ مامون سے پہلے قضا کر گئے ہونگے والا مامون
باپ کی وصیت کی خلاف اونکی ہوتے ہوے معتصم کو خلیفہ اپنا نکرتے اور احتمال ضعیف ہے کہ وہ زندہ

ہون مگر مامون نے اونمین لیاقت فرمانفرمائی خلافت کی نپائی ہو۔ سیوطی نے سبایک الذہب مین لکھا ہی وہ باختلاف روایت ۱۷۸ھ یا ۱۸۰ھ مین پیدا ہوے تھے مان اونکی ام ولد تھی مولدات کوفے سی اوسکا نام تہاماریہ۔ راقم کہتا ہے بیشتر ہارون رشید کی اولاد کے ذکر مین طبری نے روایت لکھی گئی ہے کہ مامون کی اور معتصم کی مان ام ولد تھی جسکا نام تہا مرجانہ غالباً وہ روایت غلط ہے عجب نہین ہو کہ جسنے وہ نقل ہوئی وہان کچھہ عبارت ساقط ہوگئی ہو اسواسطے کہ ترجمہ طبری مطبوع سے نقل ہوئی اور وہ ترجمہ نہایت غلط مطبوع ہوا ہے۔ پھر اوسی سبایک الذہب مین ہے ہارون رشید معتصم کو بہت پیار کرتے تھے اور وہ بہت قوی اور باشجاعت اور باہمت تھی مگر علوم سے عاری تھی کچھہ تھوڑا لکھہ پڑھہ لئے تھی ذہبی نے لکھا ہے کہ معتصم اعظم خلفا مین اور بہت بارعب اور شوکت تھی اگر وہ زحمت جو خلق خدا کو اونھون نے قران کے مخلوق کہنے کے واسطے دی نہ دیتے تو خلفاے نامی مین شمار ہوتے اونکا لقب مثمن ہوگیا اسواسطے کہ آٹھہ کے عدد کو اونکی ساتھہ ایک خاص خصوصیت تھی وہ آٹھوین خلیفہ بنی عباس کے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آٹھوین پشت مین تھے یعنی معتصم بن ہارون بن مہدی بن منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور ہارون کی آٹھوین اولاد مین تھی اور ۲۱۸ھ مین خلیفہ ہوے اور ۱۸۰ھ یا ۱۸۱ھ مین پیدا ہوے ان تینون سال کا اول عدد آٹھہ ہی اور آٹھہ برس آٹھہ مہینے آٹھہ دن خلیفہ رہے اور اڑتالیس برسکی عمر ہوی اسکا عدد اول بھی آٹھہ ہے اور طالع اونکی ولادت کا برج عقرب تھا جو آٹھوان برج ہے آٹھہ لڑائیان اونھون نے فتح کین اور آٹھہ بڑے دشمن اپنے اونھون نے قتل کئے آٹھہ اونھون نے بیٹے چھوڑے اور آٹھہ بیٹیان اور آٹھہ دن ربیع الاول مین باقی تھے جب اونھون نے قضا کی۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین بھی معتصم کی اٹھوائیان لکھی ہین

مگر اوپر جو مذکور ہوئین اوسمین سے کچھ متروک ہین اور کچھ اوسے زیادہ ہین اوسے زیادہ یہ ہین آٹھ ہزار دینار اور اٹھارہ ہزار درہم نقد چھوڑے اور اسی ہزار گھوڑے اور اوسیقدر اونٹ اور خچر اور آٹھ ہزار غلام اور آٹھ ہزار لونڈیان یہ لکھی اونھون نے لکھا ہی یہ کتب تواریخ مین مذکور ہی اگر صحیح ہے تو بڑے تعجب کا امر ہے۔ خلق قرآن کی عقیدہ مین اونکو نہایت تعصب تھا مامون نے تو وہ عقیدہ شروع کیا تھا اونھون نے اوسکو ختم کیا یعنے سارے ممالک مین اوسکا اشتہار کیا اور حکم دیا کہ لڑکونکو وہی عقیدہ تعلیم کیا جاے الغرض لوگونکو اس عقیدے کیواسطے بہت تکلیف دی کتنے علما جو مخالف اس عقیدہ کی تھے اونکو قتل کر ڈالا حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ کو کوڑے مارے۔

راقم کہتا ہی کہ ہنوز مجھپر واضح نہین ہوا اس خلق قرآن کی بابین اوسکی قائلین اور اوسکی منکرین دونو کو اصرار اور تعصب کیون ہی وہ عقائد ضروریہ مین نہین ہی فرض کیجیے اگر کوئی شخص قران کو نہ مخلوق کہی اور نہ غیر مخلوق بلکہ اپنے تئین جاہل اور لاعلم ٹھہرادے تو ہمارے سمجھین نہین آتا کہ وہ عاقبت مین اوسپر ماخوذ ہوگا اسیطرح سے مسئلہ جبر اور اختیار کا ہے جسطرح سے کیفیت واقعی ذات جناب اقدس الہی کی ہمکو نہین معلوم ہے اگر ان امور مین بھی ہم اپنے عدم علم کے قایل ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہے ہمپر ابتک شاید اپنی جہالت سے منکشف نہین ہوا۔ منکرین خلق قرآن کے جو اہل سنت وجماعت ہین شکر اللہ مساعیہم وہ کہتے ہین کہ قرآن کلام الہی ہے جو اوسکی صفت ہے اور صفات الہی مثل اوسکی ذات کی غیر مخلوق ہین جو بحث اور مناظرہ اس عقیدے پر ہی وہ کتب کلامیہ مین مذکور ہی ہماری یہ کتاب مناظرہ کی نہین ہے جو اوسمین کچھ بحث کرین مگر اسقدر البتہ ہم کہین گے کہ بعضی

منکرین خلق قرآن بھی کچھہ بڑہ گئے ہین اسواسطے کہ وہ کہتے ہین اسکی شرح بھی نکرو کہ مکتوب فی الدفتین اور مقروعلی السنۃ الناس کیا ہے علی العموم کہو قران غیر مخلوق ہے - ایک حکایت لطیف اس خلق قران کے بابمین ہمنے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ سی سنی تھی کسی تاریخ مین ہمنے اوسکا ذکر نہین دیکھا یعنی کسی خلیفہ نے ایک کسی عالم پر جبر کیا کہ کہو قرآن مخلوق ہے اونھون نے بہ توریہ کہا اسطرحسی کہ اپنی اونگلیونپر شمار کیا القران والتورایت والانجیل والزبور ھذا الاربعۃ مخلوقۃ واھذ الاربعۃ جب کہا تو وہی اونگلیان سامنے کردین جنپر چارون کلام اللہ کو شمار کیا تہا تو نیت اونھون نے یہ کی کہ وہ اونگلیان مخلوق ہین اور ظاہر کلام دلالت کرتا ہے کہ شمار شدہ مخلوق ہین مگر وہ ایسا توریہ علانیہ ہے کہ کوئی نہایت جاہل خلیفہ یا حاکم ہوگا جو اوسکو نہ سمجہا ہو - سنہ ۲۲۰ مین بغداد وہ سرمن رای مین گئے اور سنہ ۲۲۷ مین اونھون نے قضا کی - اور مسامرہ مین لکہا ہے معتصم کی مان ماریہ بنت شبیب تھی اونکی مہر کا کندہ تھا سل اللہ تعطیک اور بعضے کہتے ہین یہ کندہ تھا اللہ ثقۃ ابی اسحاق بن الرشید وبدیومن حاجب اونکا اپنا غلام وصیف ترکی تھا وزیر اونکی فضل بن مروان اور احمد بن عمارہ اور محمد بن عبد الملک الزیات تھے سنہ ۲۱۸ مین اونکی بیعت ہوئی اونھون نے سرمن رای مین ایک قصر بنایا تھا اوسکا نام رکھا تھا خاقانی سنہ ۲۲۷ مین اوسی قصر مین اونھون نے قضا کی وہین دفن ہوے اڑتالیس برس کی عمر نصیب ہوئی آٹھہ برس آٹھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے قضات اونکی شعیب بن سہل بن محمد بن سماعہ اور عبد اللہ بن غالب اور احمد بن دواد الابادی تھے اور قاضی القضات جعفر بن عیسی حسن بصری کی اولاد سے تھے - طبری وغیرہ سب کتب تواریخ مین مذکور ہے بابک ہمدانی ایک شخص بد مذہب اور ملحد تھا اوسنے بہتونکو مذہب اور اپنا رفیق کرلیا تھا بیس برس تک اوسنے ہمدان اور اصفہان مین امارت کی معتصم نے اسحاق بن

ابراہیم بن مصعب کو بھیجا اونھون نے بڑی کوشش سے دس ہزار آدمی اوسکی ہمراہی کی قتل کئے
اور خود بابک بچکے بھاگا اور کوہستان دشوار گذار کے قلعہ مین اپنا مامن بنایا معتصم نے افشین
نام ایک امیر کو بہمراہی فوج کثیر بھیجا افشین نے بہت سعی اور کوشش کی مگر کسیطرحسے وہ
اوسکی فوج کی زد پر آکے مقابلہ نہین کرتا تھا حصار ہاے دشوار گذار سے مدافعت کیا کرتا تھا جہان
پہنچنا سوار اور پیادیکا دشوار نہین بلکہ محال تھا افشین نے جب مجبوری اپنی معتصم کو لکھی اونھون
نے ایک زنہار نامہ عفو قصور کا لکھکے بھیجدیا اوسکو بھی اوسنے قبول نہ کیا تب افشین نے اوسکی بعضی
ہمراہیونکو توڑلیا جنھون نے اوسکا مذہب نہین قبول کیا تھا مگر حکومت مین مطیع ہوگئے تھے اونھون
نے پردۂ دوستی مین اوسکو اور اوسکی بھائی کو گرفتار کروادیا وہ دونو معتصم کے پاس بھیجے گئے اونھون
نے اشد عذاب سے بابک کو قتل کرکے اوسکا سر شہر سامرہ مین جو نیا اونھون نے بنایا تھا سولی
پر چڑھایا بعد اوسکی اوسکو خراسانین بھیجا اوسطرف کی سارے شہرونمین وہ سر مشتہر کیا گیا اور
اوسکی بھائی کو بغداد مین بھیجا کہ وہ اوسیطرحسے وہان قتل اور مشتہر کیا گیا ۲۲۳ھ مین بابک اور
اوسکا بھائی دونو گرفتار ہوکے مقتول ہوے اور افشین کا جو ظاہر امرا ے ترک سے تھا درجہ بہت بڑہ گیا
منجملہ اور عطایا کی معتصم نے اوسکو تاج مرصع یاقوت اور جواہر کا دیا جسکو مورخین لکھتے ہین بیبہا
تھا - اوسی سنہ ۲۲۳ ہجریمین بادشاہ روم نے مسلمانونکی ایک شہر کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور
وہانکی اہل اسلام کو عذابہاے سخت قتل اور قید وغیرہ مین مبتلا کیا یہ خبر شام مین اور ممالک جزیرہ مین
پہنچی اطراف اور نواحی شہر مفتوح رومیونسے وہ اہل اسلام جنکو طاقت اور قدرت تھی ہجرت کرکے
معتصم کے پاس مستغیث آے ابراہیم بن مہدی عباسی نے ایک قصیدہ معتصم کی مدح مین کہکے بھیجا
جسمین تحریص اور ترغیب جہاد پر بادشاہ روم کے ساتھہ تھی معتصم بذات خود بمعیت دو لاکھہ فوج کے

روانہ ہوے اور افشین کو مقدمۃ الجیش مقرر کرکے پیشتر روانہ کیا بادشاہ روم کے لشکر سے اور افشین سے
بڑی سخت لڑائی ہوئی جسمین بادشاہ روم کو ہزیمت فاش ہوئی اور صدہا اوسکے بطارقہ اور سپہ سردار
مقتول ہوے اور معتصم نے شہر عموریہ کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور عزم مصمم کیا کہ استنبول کا جاکے
محاصرہ کرین اور عموریہ مین تیس ہزار رومیونکو اونھون نے قتل کیا اور حاکم عموریہ کا ناطس
نام ایک بڑا بطریق تھا اوسکو مقید کیا اور چارون طرف شہر عموریہ کی ہدم اور احراق مین کوشش کی
لیکن اس عرصہ مین عباس بن مامون نے ارادہ بغاوت کا کیا اور بہت سے امرا اونکے معین اور مددگار
ہوگئے اس سبب سے عزیمت استنبول کی اونھون نے فسخ کی اور سامرہ مین معاودت کی اور عباس
بن مامون کو پکڑکے اپنے ساتھ لے آئے اور بعضے امرا وغیرہ مردم نامی جو اونکی نیت کے معین ہوگئے تھے
اون سبکو پکڑکے قتل کیا اور عباس بن مامون کو ایکدن کھانا بہت سا کھایا اور پانی اونکا بند کردیا
اس سبب سے وہ قضا کرگئے ۔ سنہ ۲۲۵ ہجریمین افشین پر شبہہ بغاوت اور خروج کا ہوا اس سبب سے اوسکو
قید کیا اور مازیار بن قارن ایک شخص نے طبرستان مین فساد برپا کیا تھا بعد جنگ وجدل کے
وہ گرفتار ہوا اوسنے اقرار کیا کہ افشین کی تحریک اور ایما سے اوسنے فساد کیا تھا اور افشین کی دلمین
کچھ اغراض فاسدہ اوس فساد سے تھی مازیار کو قتل کرکے سولی پر چڑھایا اور افشین قیدخانہ مین
مرگیا اوسکی جسد مردہ کو بھی سولی پر چڑھایا پھر اتارکے جلوادیا ۔ بروایت طبری محرم سنہ ۲۲۷ کے
شروع مہینہ مین جامت کی یعنی پچھنے لگائے اوسی دن بخار مین مبتلا ہوے ہر چند معالجہ ہوتا
رہا مگر مرض کو روز بروز ترقی ہوتی گئی آخرش ستر ھوین ربیع الاول روز پنجشنبہ سامرہ مین اونھون
نے قضا کی وہین دفن ہوے آٹھ برس آٹھ مہینے خلیفہ رہے اور اڑتالیس برس کی عمر مین وفات
پائی آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیان چھوڑین ۔ نوین خلیفہ خاندان عباسیہ کی ابو جعفر ہارون الواثق

باللہ بن المعتصم بن ہارون رشید تھے - سبایک الذہب مین لکھا ہی واثق باللہ
کی ماں ام ولد رومیہ تھی اوسکا نام تہا قراطیس وہ ۱۹۶ ہجری مین پیدا ہوا اپنے باپ کی وصیت سے خلیفہ
ہوے اونھون نے اپنی حالت حیات مین اونکو ولیعہد کیا تہا اور اونیسوین ربیع الاول ۲۲۷ ہجری مین اونکی
خلافت کی بیعت لوگون نے کی اور ۲۲۸ ہجری مین اونھون نے اشناس ترکی کو سلطان کا خطاب دیا اور دو
مالے مرصع جواہرات کے اور ایک تاج مرصع جواہرات کا خلعت دیا - سیوطی نے لکھا ہی وہ پہلی خلیفہ
ہین میرے گمان مین جنھون نے ترک کو سلطان کا لقب دیا باوصف اسکے کہ ترکونکی مداخلت اور اونکا تقرب
اور اقتدار دارالخلافت مین اونکے باپ کے وقت سے شروع ہوا تہا - ۲۳۱ ہجری مین واثق نے امیر بصرہ کو فرمان
لکھا کہ لوگونپر جبر کرے کہ عقیدہ خلق قرآن اختیار کرین اور موذنین کو حکم دیوے اوسکی اشتہار کا -

راقم کہتا ہے غالبًا اسکا مطلب یہ ہے کہ بطور اذان کے موذنین مساجد مین اس
عقیدہ کو پکارا کرین اس عقیدہ مین اونھون نے اپنے باپ کی پیروی کی - اور بعضے مورخین نے لکھا کہ واثق باللہ
اپنے اخیر عمر مین اس عقیدہ سے تایب ہوے اور اوسے رجوع کی اور ذی الحجہ ۲۳۲ ہجری مین چھ دن باقی
تھے کہ چہارشنبے کے روز سرمن رای مین واثق نے قضا کی - اور سامرہ مین مروی ہے اونکی مہر مین کلمہ طیبہ
کندہ تھا حاجب اونکا بغا ترکی تھا پھر وصیف ترکی اونکا اپنا غلام مقرر ہوا اوسکے بعد احمد بن عمارہ مقرر ہوے
قاضی اونکے احمد بن داود تھے اور وزیر اونکے محمد بن عبدالملک زیات تھے جمعرات کے دن ربیع الاول مین
بارہ راتین باقی تہین ۲۲۷ ہجری مین کہ اونکی بیعت ہوئی پانچ برس نو مہینے چھ دن خلیفہ رہے چھتیس برسکی
عمر مین قضا کر گئے مرنے کی وہی تاریخ لکھی ہے جو سبایک الذہب سے پیشتر نقل ہوئی ہے - طبری مین منقول ہے
متوکل اونکے بھائی نے نماز جنازہ کی پڑھائی بعد قضا واثق کے اس عالم سبا مین موت اونکی استسقا کی
بیماری سے ہوئی کہتے ہین کہ واثق نے حالت نزع مین حکم دیا کہ سب پوشاک اونکی اتار کے زمین پر اونکو لٹا دین

وہی عمل مین آیا تب وہ منہ اپنا خاک مین ملتے تھے اور روتے تھے اور نہایت گریہ اور زاری سے کہتے تھے
یا من لا یزول ارحم من زال ملکہ یعنے ای دایم اور قایم رحم کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوا
یا قم کہتا ہے وہ دلالت کرتی ہے کہ طلب رحمت اور مغفرت کی عقبیٰ مین تھی اسواسطے کہ
اگر طلب صحت کی ہوتی تو ارحم من یزول ملکہ کہتے یعنے رحمت کر اوسپر جسکا ملک زایل ہوتا ہے۔
اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ واثق کے عہد خلافت مین عمال رعایا پر بہت ظلم کرتے تھے اس سبب سے
واثق نے اکثر اونکو اس فرقے سے قید و بند کر کے بہت کچھ مصادرۃ اوسے لیا یہانتک کہ وہ سب نان شبینہ
کو محتاج ہو گئے اور متوکل اپنے باپ اور چچا کے معتزلی تھے لیکن علما اور سادات پر بہت فیاضی کرتے تھے یہانتک کہ
وہ دونو فرقے اونکے عہد خلافت مین بہت آسودہ اور متمول ہو گئے تھے کوئی اونمین محتاج نہین رہا۔ پھر
اوسمین مروی ہے کہ واثق مرد کریم نیک اخلاق کے تھے ہمیشہ اونکی مجلس مین علما اور حکما مباحثات علوم
عقلی اور نقلی مین کیا کرتے تھے اونکو صحبت علما کی بہت پسند تھی اور اونکے عہد خلافت مین کافہ رعایا اور
پیادہ نہایت امن و امان مین رہی ہر ایک کی ساتھہ بہت نکوئی سے پیش آتے تھے اور بالخصوص علویونکی
نہایت تعظیم اور تکریم کرتے تھے حرمین شریفین مین نہایت کثرت سے روپیہ بھیجتے تھے کہ وہانکے سکان پر تقسیم
ہوتا تھا یہانتک کہ اونکے عہد خلافت مین اون دونو امکنہ مقدسہ مین کوئی شخص سایل باقی نہین رہا تھا اور
جب یہ سنورہ مین اونکی وفات کی خبر پہنچی تو سارے باشندے زن و مرد اوس بقعہ طیبہ کے کئی شب جنت البقیع
مین جمع ہو کے سوگوار رہے اور مراسم تعزیت کے ادا کئے۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین ایک حکایت
عجیب اور غریب منقول ہے کہ ایک حاجب نے اونکے عہد کے حجاب مین سے نقل کیا کہ ایک درویش نے واثق کے قصر خلافت
کے دروازے پر آکے مجھسے کہا کہ خلیفہ سے جا کے عرض کرو کہ مجھکو ایک لاکھہ درہم دیوین مین حسنا درویش
نے پوچھا کہ تم ہنسے کیون مین نے کہا تمہارے مانگنے پر درویش نے کہا تمکو پیغام پہنچانا چاہیے امیر کا اختیار ہے

سننے کا اور خدا پر ہے اوسکا قبول کرانا مینے جاکے خلیفہ سے وہ پیغام عرض کردیا اونھون نے سنتے ہی
حکم دیا کہ ایک لاکھ درہم جاکے درویش کو دید و جب وہ روپیہ درویش کو دیا اوسنے نہ لیا لوگون نے کہا جو
تمنے مانگا وہ امیر المومنین نے دیا پھر انکار کا کیا سبب ہے درویش نے کہا مینے درگاہ الہی مین مناجات
کی تھی کہ یا اللہ تو نے ایسے لوگونکو حاکم اور سردار خلق خدا پر کیا ہے کہ وہ اوسکی لایق نہین ہین منجملہ اونکے
واثق باللہ ہین کہ وہ بھی لیاقت حکومت کی نہین رکھتے مینے غیب سے ایک ہاتف کی آواز سنی کہ وہ
کہتا ہے جاؤ واثق باللہ کا امتحان کرو تاکہ شبہہ تمہارا رفع ہوجاے بموجب ہاتف کی ہدایت کے مینے امتحاناً
وہ روپیہ طلب کیا تھا مجھکو اوسکی حاجت نہین ہے سو امتحان سے معلوم ہوا کہ بسبب واثق باللہ کی فیاضی
کے خداوند تعالی کے نزدیک اونکو لیاقت خلق اللہ کے سرداری کی ہے یہ خبر جب واثق باللہ کو پہنچی
وہ بہت روئے اور حکم دیا کہ اوس روپے کو دونا کرکے خیرات کردو اس شکرانے مین کہ اللہ تعالی نے
مجھکو اوس درویش کے سامنے شرمندہ نہین کیا۔ اور ایک حکایت اوسی روضۃ الصفا مین ہے
جسے مخالفت ثابت ہوتی ہے اون صفات نیک کی جو اونکی منقول ہوے ہین وہ حکایت یہ ہے کہ احمد
بن نصر بن مالک بن ہیثم خزاعی اصحاب حدیث مین بڑے رتبے کے مشہور تھے اونکیطرف طلبہ
حدیث کی بہت مرجعیت تھی اور وہ معتزلہ کے دشمن تھے اور سارے محدثین اور اہل سنت وجماعت
احمد کو واثق باللہ کی مخالفت پر جسکو مذہب معتزلہ مین بڑا غلو تھا تحریص ترغیب کرتے تھے اور چونکہ
وہ مامون کے عہد خلافت مین بغداد مین وعظ اور نصایح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کیا
کرتے تھے اس سبب سے لوگ اونکی بہت تعظیم کرتے تھے اور اونکیطرف خلق کی بہت مرجعیت تھی
بسبب اس مرجعیت کے باقتضاے ہوس شہری اونکے دل مین عزم خروج اور بغاوت پیدا ہوا جب
کثرت اونکی معتقدین اور تابعین کی ہوئی تب ایک روز خروج کا اونھون نے مقرر کیا مگر قبل اوس روز کے

بعضے اونکی مطیعین کی بے احتیاطی کے سبب سے یہ خبر شائع ہوگئی اور احمد کو شہر کے کوتوال نے گرفتار کرکے واثق باللہ کے پاس بھیجا واثق نے اوسے درباب عزم خروج اور بغاوت کے تو کچھ نہین کہا مگر مذہب اعتزال کے باب مین کچھ سوالات کئے جسکا جواب اونھون نے اہل سنت اور جماعت کی طور پر دیا اسکے بعد واثق نے عبدالرحمن بن اسحق سے جو قاضی جانب غربی دہلے کے تھے اونکی بابت فتوی پوچھا اونھون جواب دیا کہ قتل اونکا مباح ہے اور احمد بن ابی داود جو کارفرما اور وزیر واثق کے تھے اونھون نے کہا کہ پہلے توبہ اونپر عرض کیجائے اگر اپنے عقائد سے توبہ کرین تو بہتر والا وہ واجب القتل ہونگے واثق نے اپنے وزیر کی رائے کے بموجب توبہ تو اونپر عرض نہین کی مگر صمام تلوار عمر بن معدیکرب کی خزانے سے منگوا اسکے ہمنشینونکو حکم دیا کہ مین جب اونسون تم کوئی اپنی جگہہ سے حرکت نکرو اور وہ تلوار لیکر اوٹھے اور احمد کے پاس جا کے ایک وار اونپر اوس تلوار سے کیا جو نہ لگا بعد اوسکے ایک سرہنگ نے ظاہرا اونکے حکم سے سر احمد بن نصر کا بدن سے جدا کر ڈالا بعد اوسکے واثق نے حکم دیا کہ ایک کاغذ پر ایک عربی عبارت لکھوائی جسکا ترجمہ یہ ہے یہ سر ہے کافر مشرک گمراہ احمد بن نصر کا جسکو اللہ تعالی نے مجھ عبداللہ ھارون امام واثق باللہ کے ہاتھ سے قتل کروایا بعد اسکے کہ حجت خلق قرآن اور نفی تشبیہ پر قایم ہوئی اور اوسپر توبہ عرض کی گئی اور اپنے عناد سے اوسنے توبہ نہ کی پس جلد لیگیا اللہ تعالی اوسکو اپنی دوزخ کیطرف اور عذاب الیم کیطرف صاحب روضۃ الصفا یہ لکھکے لکھتا ہے کہ واثق نہ خلق خدا سے شرمایا اور نہ خدا سے کہ وہ سلاٹھ جھوٹھ لکھوا کے مشتہر کیا۔

راقم کہتا ہے کہ اسمین شبہہ نہین ہے کہ واثق مثل معتصم اپنے باپ کے اور مامون اپنے چچا کے معتزلی مذہب تھے مگر مورخین نے اونکا ظلم اور ستم اوس بابت مثل اونکی باپ اور چچا کے ظلمونکے نہین نقل کیا الا صرف احمد بن نصر کے ساتھہ سو ممکن ہے کہ اصل سبب اونکے قتل کا وہی عزم بغاوت

اور خروج تہا مخالفت مذہب اعتزال کا حیلہ کیا گیا تھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ سارے اونکی جلسا اور ہم نشین معتزلہ نہون اور یہ امر واثق کو معلوم ہوا اونپر مخفی نہ رہا اسواسطے کہ ظاہرا اونکو بہت تعصب اوس مذہب مین نہ تھا بلکہ ایک روایت اخیر عمر مین اونکی رجوع کی بھی اوس مذہب سے نقل ہوئی ہے واللہ اعلم

**دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو الفضل جعفر المتوکل علی اللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے** ۔ متوکل کی مان بھی ام ولد تھین مسمات شجاع ۲۰۵ھ یا ۲۰۶ھ مین پیدا ہوے تھے اور ذی الحجہ ۲۳۲ھ مین واثق کے مرنے کے بعد اونکی بیعت ہوئی اونکا مذہب اہل سنت و جماعت کا تھا اونھون نے اس مذہب حقہ کی بہت تائید کی تھی اور اونھون کے عہد سے جو مذہب اعتزال کا شایع ہوا تھا اور اونکی باپ اور چچا نے خلق قرآن کے باہین لوگونکو بالخصوص علما اور مجتہدین کو قتل و بند وغیرہ سے بہت تکلیف دی تھی وہ مسدود ہوی ۔ الغرض ۲۳۴ھ مین اونھون نے ابطال مذہب اعتزال کا اشتہار کیا اور سامرا مین جسکو سر من رای بھی کہتے ہین بہت سے محدثین کو اونھون نے جمع کیا اور عطایاے جزیلہ اونپر کئے اور نہایت اونکی تعظیم و تکریم کی اور اونکو حکم دیا کہ احادیث صفات اور رویت کا وعظ کرین اس سبب سے کہ معتزلہ صفات اور رویت کے منکر ہین اس سبب سے علی العموم خلق اللہ کی زبان پر اونکی دعا اور ثنا جاری ہوئی یہانتک بعضے کہنے والون نے یہ کہنا شروع کیا کہ خلفا بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تین نامی ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل ارتداد کی ساتھ قتال کے سبب سے اور مرتدون کے معدوم کرنے سے اور عمر بن عبد العزیز بسبب رد مظالم کے اور متوکل بسبب احیاے سنت اور امانت بدعت کے

راقم نے اپنی بعضے اساتذہ کی زبان سے سنا ہے کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ نے فتوحات مین لکہا ہے کہ خلفاے راشدین چھ گذرے ہین چار وہی جنپر اب تک خطبون مین دعا اور ثنا ہوتی ہے یعنی حضرت صدیق اور حضرت فاروق اور حضرت ذی النورین اور حضرت مرتضی اور

اور پانچوے حضرت عمر بن عبد العزیز اور چھٹے ابو الفضل جعفر متوکل مگر اتبک راقم نے وہ مقام فتوحات
کا اپنے آنکھہ سے نہین دیکھا اور مسامرہ شیخ اکبر کی جسے بعضے حالات متوکل کے زمانے کی ہم آئندہ نقل
کرینگے اوسمین بھی وہ مضمون نہین ہے - متوکل نے پہلے اپنے بیٹے منتصر کو ولیعہد مقرر کیا اونکے بعد دوسرے
بیٹے معتز کو اونکے بعد تیسرے بیٹے مویدکو اور اون تینونکی ولایت عہد پر تونسی بیعت کروائی بعد اوسکی
اونکی راے بدل گئی چاہتے تھے کہ معتز کو منتصر پر مقدم کرین چونکہ معتز کی مان سے اونکو بہت محبت تھی غالبًا
اوسکی تحریک سے اس تبدیل کا ارادہ کیا تھا مگر منتصر نے پہلے حکم کی تبدیل کو قبول نہ کیا اس سبب سے وہ
منتصر سے بہت ناراض ہوے اور اونکو تہدید اور وعید شروع کی اور سب اور شتم کرتے رہے اس عرصہ مین
ترک لوگ جو با اقتدار تھے وہ متوکل سے بسبب بعضے امور کے منحرف ہوگئے اور منتصر کے خیر طلب بن گئے
اور غالبًا اونکی ایما سے متوکل کے قتل پر آمادہ ہوے اور پانچ آدمی پانچوین شوال ۲۴۷ھ کی شب کو متوکل
کے محل مین گھس گئے جسوقت وہ لہو ولعب مین مشغول تھے اور اونکو اور اونکے وزیر فتح بن حاقان کو
قتل کر ڈالا یہانتک روایت سبایک الذہب کی تھی - اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ مان متوکل کی سمات
شجاع خوار زمیہ تھی اونکی مہر مین کھدا تھا المتوکل علی اللہ وزیر اونکے عبید اللہ بن یحیی
بن حاقان تھے اور محمد بن عبد الملک الزیات اور محمد بن الفضل الجرجانی اور قاضی اونکے یحیی بن اکثم
اور جعفر بن عتمد اللہ بن جعفر بن سلیمان العباسی تھے اور حاجب اونکے زرافہ اور وصیف وغیرہما تھے
سر من رای مین وہ مقتول ہوے اور وہین دفن ہوے تینتالیس برسکی عمر نصیب ہوئی اور چودہ برس
نو مہینے نو دن خلیفہ رہے اسواسطے کہ چھ دن ذی الحجہ ۲۳۳ھ مین باقی تھے جب وہ خلیفہ
ہوے تھے اور بدھ کی رات کو تیسری تاریخ شوال ۲۴۷ھ مین مقتول ہوے - روضۃ الصفا مین متوکل
کے عہد خلافت کے ذکر مین لکھا ہے کہ اونھون نے اپنے تین بیٹونکو ایک کے بعد ایک کو ولیعہد کیا جیسا

* اور بعضون نے محمد الرحبی

اوپر ذکر ہوا مگر اونکی دو بیٹے اور تھے معتمد اور موفق اونکی بابین متوکل متفکر رہتی تھی کہ اونکیواسطے کچھہ نہ کیا
اتفاق تقدیر سے خواہش ازلی یہ ہوئی کہ منتصر اور معتز دو بیعہد کا زمانہ خلافت تھوڑا ہوا اور
موید کو خلافت نہ نصیب ہوئی اور معتمد زمان دراز تک خلیفہ رہے اور آثار نیک اونھوں نے
چھوڑے اور موفق کی اولاد مین خلافت خاندان عباسیہ کی متناسل رہی - پھر اوسی روضۃ
الصفا مین بعضی وقائع عجیب اور غریب نقل ہوے ہین منجملہ اوسکی کثرت زلزلون کی اکثر اطراف ممالک
منقول ہے - چنانچہ لکھا ہی کہ شہر قیروان کی متعلق تیرہ قریے دفعۃً منخسف ہوگئے یعنی زمین کے اندر
گھس گئے یا کہی زمین مین غرق ہوگئے اونکی سکانین ہی صرف بیالیس آدمی زندہ بچ رہے وہ لوگ
جب شہر قیروان مین آئے وہان کے سکان بے رحم نے اونکو شہر مین ٹھہرنے ندیا اس زعم سی
کہ وہ مقہور الہی اور سکان زمین مقہور کے ہین مبادا ٹہرا اونکی ساتھہ آیا ہوا میر اور حاکم اوس
شہر نے شہر سی باہر ایک حصار بنوادیا جسمین وہ آفت رسیدہ لوگ جاکی آباد ہوے اور سنہ ۲۴۲
مین شہر دامغان مین نصف شہر کی عمارات منہدم ہوگئی - اور شہر بسطام مین ثلث شہر کی عمارات
گر پڑی اور شہر ری اور جرجان اور نیشاپور اور اصفہان مین بھی زلزلونسی بہت بڑا نقصان ہوا
ایک حکایت عجیبہ یہ لکھی ہی کہ شہر قومس کے متعلق ایک قریے مین جب زلزلہ شروع ہوا لوگ
اوس قریے سی نکل کے باہر بھاگے جاتے تھے آسمان پر سی ایک اواز آتی تہی کہ ہر شخص سنتا تھا
اللہ اجل واعوذ بالرحمۃ لعبادہ - اور مین مین زلزلے کے سبب سے پہاڑ کے اوپر ایک
مرغزار تہا کہ وہ نسی جدا ہوکے دوسری نشیب زمین پر آرہا - اوسی روضۃ الصفا مین ابن
ابی الوصاح ظاہرا کوئی مورخ یا مصنف عجائب کی کتاب کا ہوگا اوسی روایت لکھی ہی کہ متوکل
کے عہد خلافت مین کسی ولایت سے اخبار نویس نے ایک محضر پانسو آدمی کی گواہی سی اس مضمون کا

لکھکے بھیجا کہ ایکدن وہان ایک پرندہ جانور کوے سے بڑا خرمے کے ایک درخت پر آکے بیٹھا
اور چالیس مرتبہ یہ عبارت کہکے اڑگیا - یا ایھا الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ اور دوسرے
دن پھر آکے بیٹھا اور اوسیطرح سے چالیس بار وہ عبارت کہکے اڑگیا - اور ایک واقعہ عجیب وغریب الصفا
مین مذکور ہے کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب تلقیح مین نقل کیا ہے کہ ایک قریے مین اہواز اور
خوزستان کے قریونسے ایک شخص کی وفات ہوئی جب اوسکا جنازہ اوٹھایا گیا تب ایک پرندہ
جانور اترا اور خوزی زبانمین اوسنے کہا کہ اللہ تعالی نے اس میت کی اور جتنی لوگ اوسکے
جنازیکے ساتھ ہین سبکی مغفرت کی یہ واقعہ غریبہ نقل کرکے ابن جوزی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ
محمد بن حبیب الہاشمی کی تاریخ سے نقل ہوا ہے - ایک اور امر اعجب العجائب روضۃ الصفا مین
منقول ہے جو متوکل کے ناصبی ہونے پر دلالت کرتا ہے مثل خلفاے بنی امیہ کی بلکہ اونسے
بھی زیادہ اگر اوس امر کے حقیقت مین وہ باعث ہوا کہ بنظر عداوت کے جناب امیرالمومنین
حضرت اسد اللہ اور قرہ عین نبوت حضرت امام حسین علیہما السلام کی ساتھ اونھون نے
وہ کیا ہو جو امر بنظر اونکے ہاشمی اور عباسی ہونیکی نہایت موجب استعجاب ہے اور ہرگز عقل قبول
نہین کرتی کہ بنظر عداوت کے اوس خاندان عالیشان کی ساتھ اونھون نے وہ امر کیا جیسا ظاہر
طرز تحریر صاحب روضۃ الصفا اوسپر دلالت کرتا ہے اوسمین منقول ہوا ہے کہ سنہ ۲۳۶ ہجریمین متوکل
نے حکم دیا کہ علامات قبر جناب سبط اصغر حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اور جمیع شہداے
کربلا کے مٹا دیے گئے اور جو عمارات اور ابنیہ وہان تھے سب منہدم کر دیے گئے بلکہ حضرت سبط
اصغر کی قبر کی جگہہ زراعت کروائی گئی اور خلق خدا کو زیارت اون مشاہد متبرکہ سے اور جناب
امیرالمومنین علی مرتضی کی زیارت قبر سے ممانعت کی اور جو لوگ اونکی عہد خلافت مین بہت ہیول

اور مفلوک زندگانی کرتے تھے انتہی اگر کہئے کہ بسبب خروج علویونکے وہ امور متوکل نے کئے تو اونکے عہد مین کسی
علوی کا خروج بھی کسی تاریخ مین نظر نہین آیا اور اگر فرض کیجئے کہ بسبب اونکی حکایات پچھلے عہود مین خروج کی اونکی
طرف سے بے اعتمادی تھی تب بھی یہ سمجھ مین نہین آتا کہ مشاہد متبرکہ اقربائے قریب اپنے اجداد کی باوصف ہاشمیت
اونھون نے کیون خراب کئے اور لوگونکو اوسکی زیارت سے کیون منع کیا راقم کو بقرائن قویہ اور اخبار متوکل کی
عہد کی معلوم ہوتا ہے کہ متوکل بہت بڑے پکے اہلسنت اور جماعت تھے بلکہ اوس مذہب مین اگر تھوڑا سا اونکو
متعصب بھی کہئے تو گنجایش ہے جیسے اونکے باپ اور چچا کو مذہب اعتزال مین تعصب تھا اور علماء محدثین کی
اونکو صحبت بھی رہتی تھی تو حسن ظن متوکل کیطرف جسکو شیخ اکبر نے ظاہر اخلفاے راشدین مین لکھا ہے اسکو
چاہتا ہے کہ اوس عرصہ کے علما اور فقہا کو یہ اشتباہ پیدا ہوا کہ بسبب کثرت مرجعیت خلق کے زیارت اون مشاہد
متبرکہ کیطرف مبادا ہمرور دہور جہلا قبور پرستی کرنے لگین اور مشرک ہوجائین جیسا آج کل مشاہد ہے کہ جہلا
اور بے احتیاط پیر پرستی اور قبور پرستی مین مبتلا ہین اور کربلا کی زیارت کو حج بیت اللہ پر مقدم کرتے ہین
تو اگر خبر اون مشاہد متبرکہ کی خراب کرنے کی صحیح ہے تو عجب نہین ہے کہ اوس وقت کے علماے اہل سنت کی
یہ راے قرار پائی ہو یا متوکل نے خود اپنی راے سے حفاظت جہال کی شرک سے اسی مین سمجھی ہو کہ نشان اون مشاہد
متبرکہ کا مٹا دیا جاے جسطرح سے حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اوس درخت کو جسکی نیچے
بیعۃ الرضوان واقع ہوئی تھی کٹوا کے پھینک دیا اس سبب سے کہ لوگونکی عادت ہوگئی تھی جو شخص اوس درخت
کے قریب گذرتا تھا یا تخصیص وہان جاکے اوسکی نیچے دو رکعت نماز نفل کے پڑھتا تھا پہلے حضرت امیر المومنین نے
وہان نماز پڑھنے کی ممانعت کی جب دیکھا لوگ اوسسے متمنع نہین ہوتے پہلے ممانعت بہ تہدید وعید کی جب خلق
اوسسے بھی متمنع نہوئی تب اوسکو کٹوا کے پھینک دیا اور وہ جو اوسمین روایت ہے کہ علوی لوگ متوکل کے عہد مین
ظلم اور مفلوک رہے اگر وہ سچ ہے تو جیسا ہمنے لکھا ہے کہ متوکل بڑے متعصب اہلسنت وجماعت تھے اور علوی

لوگ بتدریج وہ مذہب اہل سنت کا چھوڑتے گئے اور بدعقیدہ ہونے لگے تو کیا عجب ہی کہ بسبب مخالفت مذہبی کے متوکل کی نزدیک قدر و منزلت علویونکی باقی نہ رہی ہو - بعد ان روایات کو روضۃ الصفا مین متوکل کو لکھا کہ بڑے شراب خوار تھے اور بعضی اونکی حرکات لہو و لعب جاہلانہ مثل شیر کے اور سانپونکی اور بچھوونکی اپنی ہمنشیونپر چھوڑ دینے کی نقل کئے ہین اوسے ہمکو بڑا تعجب ہوتا ہے کہ وہ متوکل کی کیفیت سب ایک الذہب سے جو ہمنے نقل کی ہی اور بعضی اپنے اساتذہ سے سنا ہی کہ شیخ اکبر نے بعضی اپنے تصنیفات مین متوکل کو خلفاے راشدہ مین شمار کیا ہی وہ کیونکر صحیح ہو گی تو اگر وہ خبر صحیح ہے تو اسمین شک نہین ہوتا کہ وہ اخبار اونکی بدنامی کی مورخین مخالفین مذہب نے مشتہر کئے ہین واللہ اعلم بالصواب **گیارہوین خلیفہ بنی عباس کی ابوجعفر المنتصر باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید تھے -**

سب ایک الذہب مین لکھا ہی مان منتصر کی ام ولد رومیہ تھی مسمات حبشیہ اور منتصر خلیفہ نہایت بارعب اور مہیب تھے اور بہت عاقل اور راغب امور خیر کی تھے ظلم اور ستم اونکی جبلت مین بہت کم تھا سادات علوئین پر اونھون نے بہت احسانات کئے اور سبکو اوس خاندان عالیشان سے مجاز حضوری کا اپنے دربار مین کیا اور ابی طالب کی اولاد جس خوف اور محنت اور بلا مین خلفاے متقدمین کے عہد مین مبتلا تھی اون سبکو مامون کیا اور اوس بلا کو اونکے سرون پر سے زایل کیا - شوال ۲۴۷ھ مین بعد مقتول ہونے اونکی باپ کے لوگون نے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اپنے دونو بھائی معتز اور موید جنکی ولایت عہد پر بعد اونکی متوکل نے بیعت کروائی تھی اونکو ولایت عہد سے خلع کیا لیکن رعایا پر عدل اور انصاف کرتے رہے اس سبب سے باوصف اونکی شدت رعب اور ہیبت کی عامہ قلوب اونکیطرف بہت مائل تھی اور علی العموم لوگ اونکی جویاے طلب اور ثناخوان رہے وہ بہت کریم اور حلیم اور رحیم تھے اونکا قول تھا لذت عفو کی تشفی انتقام سے زیادہ تر شیرین ہی اور سب سے برا اور بدفعل بعد قدرت کی انتقام ہے - پانچوین ربیع الثانی ۲۴۸ھ ہجریہ مین ظاہرا مرض موت سے اونھون نے

قضا کی

قضا کی چھبیس برسکی عمر یا کچھ اوسے بھی کم اونکو نصیب ہوئی پس وہ خلافت سے بہت متمتع نہین ہوے صرف چند مہینے فرمانفرما رہے۔

راقم کہتا ہے اونکی صفات مستحسنہ کرم اور حلم اور رحم کے جو ذکر ہوے وہ اوسکو اپنے باپ اور بھائیونکی نسبت عمل مین نہ لاے بالخصوص لذت عفو اور بد ہونا انتقام کا بعد قدرت کے جو اونکا قول تھا اگر باپ کی بابمین کہی کہ خوف اور خطر جان اور آبرو عایق ہوا عجب ہے کہ بھائیونکو بعد قدرت کی ولایت عہد سے معزول کیا مگر جیسا آئندہ ہم روضۃ الصفا سے نقل کرینگے کہ اونھون نے اپنے بھائیونسے اپنی بے اختیاری اوس بابمین عذر کیا۔ اور ہمنے مکرر تجربہ کیا ہے اعالی اور ادانی سب مین کہ جو باپ کی ساتھہ بدسلوکی کرتا ہے وہ دنیا مین بہت کم متمتع ہوتا ہے اور انواع آلام اور مصائب مین عاجلاً یا اجلا مبتلا ہوجاتا ہے بالخصوص جو شخص بنظر وراثت کے باپ کی موت کا امیدوار اور اوسے خوش ہو اگرچہ باپ اپنی موت طبیعی سے مرے اور وہ خود باعث اور موجب اوسکی ہلاکت کا نہو وہ اوس وراثت سے بہت ہی کم متمتع ہوتا ہے چہ جاے اوس شخص کی جو اپنے باپ کا قاتل ہو منتصر کا ایسی جلد قضا کرنا ہمارے عقیدہ مین بلاشبہہ باپ کے قتل کے سبب سے تھا۔ اور مسامرہ مین ہے منتصر کی مان رومیہ تھی جسکو حبشہ کہتے تھے اور وہ بہت بری طرح سے مرض ذات الجنب سے مرے چوبیس برس گیارہ مہینے پانچ دن کی عمر پائی اور چھہ مہینے دو دن خلیفہ رہے شوال کی چھہ دن گذرے تھے بدھ کے دن ۲۴۷ھ مین اونکی بیعت ہوئی اور سنیچر کی شب کو دس دن ربیع الثانی کے ۲۴۸ھ ہجری مین گذرے تھے جب اونھون نے قضا کی مستعین نے اونکی نماز جنازہ پڑھائی اونکی مہر کا کندہ تھا یوتی الحذر من مامنہ اور بعضون نے کہا ہے انا من ال محمد اللہ ولی و محمد حاجب اونکو وصیف اور مرزبان وغیرہ تھے اور قاضی اونکی جعفر ہاشمی تھے۔ اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ منتصر سات مہینے خلیفہ رہے اور چھبیس برسکی عمر نصیب ہوئی کہتے ہین امراے ترک کو اونکیطرف سے خوف پیدا ہوا تھا اونھون نے طیبہ بن طیفور کو ساٹھہ ہزار

درہم دیئے اوسنے منتصر کو زہر دیکر مار ڈالا روایت ہی کہ منتصر نے اپنے مرض الموت مین اپنی ماں سے کہا
مینے اپنی دنیا اور آخرت دونو کھوئین مینے اپنے باپ کے مارنے مین جلدی کی اسسے میری موت بھی جلد آئی
اور طبری مین مذکور ہی کہ منتصر نے بعد خلیفہ ہونیکے اپنے باپ کو خواب مین دیکھا کہ اونسے کہتا تھا افسوس
ہی تجھپر اے محمد کہ میرے اوپر تو نے ظلم کیا اور مجھکو تو نے قتل کروایا اور میری خلافت تو نے چھین لی
تو اس خلافت سے ہرگز متمتع نہوگا مگر تھوڑے دن بعد اوسکی علی الدوام تو دوزخ مین رہیگا منتصر یہ
خواب دیکھکے غمناک اور محزون اوٹھی اور تھوڑے دنونکے بعد قضا کی۔ اور روضۃ الصفا مین منقول ہی کہ
مسعودی نے لکھا ہی کہ ترکون نے متوکل کو اوس مقام پر قتل کیا جہان شیرویہ نے اپنے باپ پرویز کو قتل کیا تھا
اوس جگہہ کا نام بہا مارجویہ جہان متوکل نے ایک قصر بنایا تھا اور اوسکا نام رکھا تھا جعفریہ منتصر بعد باپ کے
قتل کے سات دن مارجویہ مین رہے بعد اوسکے وہانسے اوٹھکے کہین اور اقامت اختیار کی اور اوس مقام کو
بالکل منہدم اور خراب کردیا۔ اور محمد بن سہل ناقل ہی کہ منتصر کے قصر مین مینے ایک بساط دیکھی کہ مصلی
کی صورت پر بنی گئی تھی اور چند سطر مین ایک فارسی عبارت بھی بنی ہوی تھی اور مصلی کی داہنے جانب
ایک بادشاہ کی تصویر بنی ہوئی تھی کہ گویا بات کررہے ہین اور اوس فارسی عبارت سے معلوم ہوا کہ
وہ تصویر شیرویہ کی ہی لکھا تھا کہ اوسنے اپنے باپ پرویز کو قتل کیا اور چھہ مہینے سے زیادہ اوسکو سلطنت
نہ نصیب ہوئی اور بائین جانب تصویر یزید بن عبدالملک بن مروان کی تھی جسنے ولید کو قتل کیا
اور چھہ مہینے سے زیادہ فرمانروائی اوسکو بھی نصیب نہین ہوی۔ راوی کہتا ہی مین وہ دیکھکے بہت
متعجب ہوا اور اوسپر قیاس کیا کہ منتصر کو بھی بہت تمتع خلافت سے نہوگا اور بساط کا ذکر اور اپنے قیاس کا
مینے وصیف سے کیا اونھون نے کہا اوسی بساط پر متوکل قتل کئے گئے ہین بعد اوسکے بوقا اور وصیف کی
حکم سے وہ بساط جلا دیگئی۔ الغرض جب امر خلافت منتصر پر قرار پاگیا تب احمد بن خصیب وزیر نے بوقا کے

اور اور ترکونسی کہا کہ بعد منتصر کے مرنیکی اگر خلافت معتز یا موید کو پہنچیگی تو ہم لوگونمین سی وہ ایک کو بھی زندہ
چھوڑینگے مناسب بلکہ لازم ہی کہ اون دونو کو ولیعہدی سے معزول کرانا چاہئے ترکونکو وہ رائے بہت پسند
ہوئی سب نے باتفاق نہایت مبالغہ اور الحاح کی ساتھہ منتصر سی عرض کیا کہ اپنے دونو بھائی معتز اور موید
کو ولیعہدی سے خلع کرکے اپنے بیٹے عبدالوہاب نام کو ولیعہد مقرر فرمائے ہر چند وہ امر منتصر کی رائے کی موافق
نہ تھا مگر ترکونکی مبالغہ سی مجبور ہوے دونو بھائیونکو طلب کرکے اونکو حکم دیا کہ خود اپنی تئین ولیعہدی سے خلع کردو
موید اتباع اس حکم پر راضی ہوے مگر معتز راضی نہین ہوتے تھے موید نے اونکو سمجھایا کہ انکار کرنیسی کچھہ فائدہ نہین
ہوگا خلیفہ کے حکم کو بخوشی قبول کرنیسی امید فلاح اور بہبود کی ہی اوسی وقت اس باب مین ایک وثیقہ لکھا گیا
و بعد اون دونو کے دستخط کی ایک جماعت کثیرہ کی اوسپر گواہیان لکھی گئین - موید سی لوگون نے روایت
کی ہی کہ اوسکی دوسرے دن منتصر نے اونھین دونو بھائیونکو بلا کی خلوت مین اونسی کہا کہ یہ وثیقہ تمہاری
خوشی اور تمہارے دستخط سی لکھا گیا موید کہتے ہین مینے کہا واقعی یہ ہمنے طوع اور رغبت سی لکھا ہی اور
معتز نے بھی میری تحریک سی اعتراف کیا بعد اوسکی منتصر نے ہمسی کہا بھائیو تم اپنے دلونمین یہ نہ سمجھو کہ مینے
تمکو اسواسطے ولیعہدی سے خلع کیا ہی کہ میرا بیٹا ولیعہد ہو تم یقین کرو کہ مجھی ہرگز اپنے زندگی کی اتنی توقع
نہین ہی کہ میرا بیٹا سن رشد کو پہنچے اور خلیفہ ہو قسم ہے خدا کی کہ اگر میرے خلافت تمکو پہنچی ہزار جانسے
مجھی پسندیدہ ہی بہ نسبت اوسکی کہ میرے بنی اعمام میرے بعد خلافت کرین بعد اوسکی ترکون کیطرف اشارہ
کیا اور کہا اس جماعت نے تمہارے خلع کرنیکی ولیعہدی سے مجھکو تکلیف دی اگر مین نہ قبول کرتا تو
کچھہ شبہہ نہین ہی کہ تمکو اون لوگونکی ہاتھہ سی ضرر شدید پہنچتا جسکا تدارک کچھہ نہو سکتا یہ سنکی ہمنے اونکا
شکریہ ادا کیا اور ہاتھہ مین اونکی بوسہ دیکر رخصت ہوے - پھر اوسی روضۃ الصفا مین اسباب منتصر کی
وفات کی باختلاف روایات مختلف لکھی ہین بعضی کہتے ہین کسی جراحت کی سبب سے مرے بعضی روایت مین

اونکو سرسام ہوگیا تھا اوسے قضا کی بعضی مورخین لکھتے ہین بعد خلیفہ ہونیکی منتصر کا مزاج ترکونکی
طرف سے متغیر ہوگیا تہا اونھون نے حجام کو بہت سی رشوت دی کہ اوسنے زہر آلود نشتر سے فصد کی
اسے اونھون نے قضا کی واللہ اعلم بالصواب ۔ کہتے ہین منتصر بڑے صبور اور عاقل اور کثیر الخیر
تھے لوگونکو زیارت مراقد متبرکہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور سبط اصغر
حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کی اجازت دی جسے اونکے باپ نے ممانعت کی تھی اور علویونکو جو
اونکے باپ سے بہت خوف زدہ تھے امین کیا اور علی العموم انصاف اور عدالت کرتے رہے اس سبب سے
باوصف اسکے کہ نہایت مہیب اور بارعب تھے رعایا کے قلوب مین اونکی خوب جگہہ ہوگئی تھی اور
خاص اور عام اونکے معتقد تھے ۔ منتصر کے مراحم اور شفقت عام کے بابین اوسی روضۃ الصفا مین
دو قصے نقل کئے ہین جسکا ذکر ہم مناسب سمجھتے ہین ۔ ابو علی یحیی منجم سے نقل کرتے ہین کہ اونکے
ہمسایے مین ایک شخص کی کوئی ریاست بہت عمدہ تھی جو محل بیع مین تھی اور منجم کو نہایت رغبت
اوسکی خریداری کی تھی لیکن اوسکی ساری قیمت کے ادا کی اونکو طاقت نہ تھی اس سبب سے نہایت اونکو
رنج والم پیدا ہوا کہ ہر شخص اونکی چہرے سے اونکا ملول اور مغموم ہونا پہچان سکتا تھا اوسی حالتین
وہ منتصر کے دربار مین گئے منتصر نے سبب اونکی تغییر چہرہ کا پوچھا وہ راوی ہین پہلے اونھون نے اصل
سبب چھپایا پھر منتصر نے اونکو قسم دی کہ سبب واقعی اوسکا بیان کرو تب اونھون نے واقعی کیفیت
نقل کی منتصر نے پوچھا اوس جائداد کی کیا قیمت ہے اور تم کسقدر دیسکتے ہو منجم نے عرض کیا تیس ہزار
درہم اوسکی قیمت ہے اور دس ہزار وہ دیسکتے ہین منجم کہتے ہین وہ سنکے چپ ہورہے تھوڑی دیر کے
بعد برخاست کی مگر قبل برخاست کے کچھہ لکھکو ایک خادم کو دیا منجم راوی ہین کہ مین اوسیطرح سے مغموم اور
مہموم اونسے رخصت ہوا اور دلمین کہتا تھا کہ اگر منتصر چاہتے تو میری حاجت روا ہوجاتی لیکن میری

تقدیر نے مساعدت نہ کی اور جب مین گھر مین پہنچا میرے وکیل نے بیان کیا کہ خلیفہ کا ایک خادم بیس
ہزار درہم تمھارے واسطے دیکے مجھسے رسید لیگیا ہی منجم کہتے ہین وہ خبر سنکی اونکو اسقدر مسرت ہوئی کہ
بیان نہین ہوسکتی لیکن جب تلک وکیل نے اونکو روپیہ نہین سپرد کیا وہ اوسکو خواب وخیال سمجھتے تھے
دوسری حکایت یہ ہی ابوعثمان سعید بن محمد بن الصغیر راوی ہین کہ اونکو منتصر نے بعضی مہمات دیوانی کی
نظر سے مصر مین بھیجا وہان اونکو ایک لونڈی کی ساتھ تعشق پیدا ہوا جو محل بیع مین تھی اور نہایت حسینہ
اور جمیلہ تھی اور بہت ہی عمدہ گانے والی تھی مگر اوسکی مالک نے ایسی گران قیمت قرار دی تھی کہ وہ متحمل
اوسکی ادا کی نہوسکے اس سبب سے اونکو بہت ہی رنج اور ملال ہوا اور آتش شوق اور عشق اوس لونڈی
کی اونکے دلمین روز بروز بڑہتی جاتی تھی جب وہ کام جسکی واسطے وہ گئے تھے اوسے فراغت ہوئی
اونھون نے دارالخلافت مین معاودت کی اور کیفیت اوس کام کی منتصر کے حضور مین عرض کی
جسکو منتصر نے بہت پسند کیا بعد اوسکی اونسے پوچھا کچھہ حاجت تمکو ہو اوسکو بیان کرو اونھون نے
وہی واقعہ اپنے تعشق کا نقل کیا مگر بظاہر ایسا معلوم ہوا کہ منتصر نے وہ معروضہ اونکا ناپسند کیا
اسواسطے کہ وہ سنکے اونھون نے منہہ پھیر لیا اور کچھہ جواب نہ دیا اور وہ حکایت میرے تعشق کی
منتصر نے اپنے مصاحبین اور ہمنشینونسے بیان کی اسواسطیکہ جب وہ دربار مین جاتی تھی تو سارے
مصاحبین اوس امر مین ہزل اور تمسخر اونکو چھیڑا کرتے تھے اور ایسی کلمات شوق انگیز کہا کرتے
تھے جسے اونکا تعشق اور روز بروز بڑھتا جاتا تھا وہی ابوعثمان ناقل ہین کہ ایکدن وہ اوسی غلیان
شوق اور تعشق مین ڈوبے ہوے منتصر کے دربار مین گئے پردے کے اوس طرف سے ایک عورت کے
گانے کی آواز آئی جسکو اونھون نے پہچانا کہ وہی اونکی معشوقہ ہی وہ ناقل ہین کہ وہ آواز سنکی وہ ایسی
بیخود ہوگئی کہ بآواز بلند رونے اور نعرہ کرنے پر آمادہ ہوے مگر ادب دربار خلافت نے غلبہ کیا کہ بتکلف

انھون نے ضبط کیا منتصر نے پوچھا ای سعید تمہاری مزاج کی کیا کیفیت ہی اونھون نے عرض کیا حضور کی بدولت
بخیر مقرون ہی بعد اوسکو منتصر نے کہا اس گانے والی سی کہو تم فرمایش کرو کہ وہ گاوے وہ کہتی ہین
کہ جو راگ اونھون نے مکرر اوسی سنا تھا اور وہ نہایت اونکو پسند تھا اوسکی فرمایش کی جب اوسنے گانا
شروع کیا اونکی ہوش وحواس پریشان ہوے منتصر نے اونسے پوچھا یہ آواز تم پہچانتی ہو کسکی ہی اونھون نے
رو کے عرض کیا خوب پہچانتا ہون منتصر نے پوچھا اب بھی تمکو امید اوسکو وصال کی باقی ہی اونھون نے
عرض کیا یا امیر المومنین جب تلک وہ آواز مینے نہین سنی تھی امید وصال منقطع نہ تھی اللہ تعالی سی
امید تھی کہ شاید مجھکو اوسکی قیمت کا مالک کردیوے کہ مین اوسکو خرید کرون مگر اب جب حضور کی محل مین
داخل ہوی اب مین بالکل مایوس ہوگیا منتصر نے کہا اے سعید اوسکو مینے صرف تمہارے واسطے مول لیا
ہے اور جسوقت سی وہ آئی ہے ایک مرتبہ کے سوا مینے اوسکی صورت نہین دیکھی بعد اوسکے اوسکو زیور
اور لباس مکلف سی آراستہ کروا کے میرے گھر مین بھیجدیا جسے بعد از خوف ہلاکت گویا از سر نو مین
زندہ ہوا - **بارہوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس احمد المستعین باللہ بن معتصم بن ہارون رشید تھے** - سبا یک الذہب مین مروی ہی ان
اونکی ام ولد تھی مسمات مخارف سنہ ۲۲۱ مین وہ پیدا ہوے تھے گورے بہت تھے مگر منہہ پر چیچک کے
داغ تھے جب منتصر نے قضا کی تب ترک لوگ جو ارباب حل وعقد خلافت تھے وہ سب جمع ہوے
اور مشورہ کیا کہ اگر متوکل کے کسی بیٹے کو خلیفہ مقرر کرین تو وہ ہمارے سب کی بیخ کنی کی فکر کرینگے
اسواسطے بجز احمد بن معتصم کے جو ہمارے استاد کے بیٹے ہین کوئی لایق خلافت کے نہین ہی -
راقم کہتا ہی چونکہ معتصم نے سب ترکونکو مقتدر اور دخیل نظم خلافت مین کیا تھا
اسی سبب سے بلفظ استاد اونکو تعبیر کیا مراد اوسے مربی اور پرورش کنندہ ہی - الغرض اونہین احمد

کے ہاتھہ پر سبھون نے بیعت کی اٹھائیس برس کی عمر مین وہ خلیفہ ہوے اور اوائل سنہ ۲۵۱ تک وہ خلیفہ رہے
بعد اوسکے ترک لوگ اوسسے منحرف ہوگئے اس سبب سے کہ وصیف نام ایک ترک کو اونھون نے قتل کیا تھا
اور جس ترک نے متوکل کو قتل کیا تھا اوسنے بغاوت پر کمر باندہی مستعین نے جب ترکونکو اپنے سے منحرف
دیکھا تب وہ سامرہ سے جو مدت سے دار الخلافت بن گیا تھا اوٹھکے بغداد مین چلے گئے تب ترکون نے معذرت
شروع کی اور بہت منت اور سماجت سے درخواست معاودت کی سامرہ مین کی مستعین نے قبول نکیا
تب ترکون نے معتز باللہ بن متوکل کو کھڑا کیا اور اونکے ہاتھہ پر بیعت کی تب مستعین اور معتز کے آپسمین
قتال وجدال شروع ہوا کئی مہینے تک باہم گھمسانکی لڑائیان ہوئین اور بازار قتل اور خون کا دونو طرف سے
گرم رہا آخرش مستعین کیطرف ضعف اور سستی پیدا ہوئی تب لوگون نے باہم مصالحہ ٹھہرایا اسپر کہ
مستعین نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور وہ واسط مین محبوس کئے گئے ایک مہینے کے بعد معتز نے
اپنے حاجب کو اونکے پاس کچھہ پیغام لیکے بھیجا اوسنے تیسری شوال سنہ ۲۵۲ مین غدر سے اونکو قتل کیا
اور یافعی نے مراۃ الجنان مین بعینہ وہی روایت لکھی ہے جو سب ایک الذہب سے لکھی گئی مگر مستعین
کے بعض مددگارونکا اور سردار معاصرین کا نام لکھا ہے یعنی ابو احمد موفق معتز کے بھائی مع سپاہ کے آئے اور
اور بغداد کا محاصرہ کیا اور نائب بغداد ابن طاہر نے حصار بغداد کا مستحکم کیا اور جنگ شروع ہوئی کئی مہینے
لڑائی کے ہوے ایک معرکے مین دو ہزار آدمی محصورین کیطرف سے قتل ہوے اونکے پاس حلال چیزین
کھانے کی نرہین چند روز محرمات کا کھانا نصیب ہوا یہانتک کہ وہ کم طاقت اور ضعیف ہوگئے آخرش
صلح اسپر ہوئی کہ مستعین نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور شروط موکدہ اپنے مفید فتحیابونسے
لکھوالئے مگر اونکیطرف سے غدر ہوا اور شروط پر عمل نہ کیا نو مہینے مستعین کو واسط مین مقید رکھا بعد
اوسکے اونکو سامرہ مین بلاکے قتل کیا آخر رمضان مین اور مستعین کو لکھا ہے کہ وہ بڑے مسرف خزائن

اور ذخائر کے تھے - اور مسامرہ مین لکھا ہی کہ ان مستعین کی سقلابیہ مسماۃ محارفہ تھی اونکی مہر مین کھدا تھا
احمد بن محمد حاجب اونکا قامس تہا اور منشی اونکا احمد بن خصیب تھا سینتالیس برسکی عمر ہوئی تین برس
نو دن خلیفہ رہے روضۃ الصفا مین ایام خلافت تین برس نو مہینے لکہی ہین چوتھی ربیع الثانی ۲۴۸ھ مجر مین
اونکی بیعت ہوئی تھی اور چوتھی محرم ۲۵۲ھ مین اونھون نے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اوسی سال مین احمد
بن شوارب اونکی قاضی مقتول ہوے اور بعضون نے کہا ہی محمد بن وزیر الواسطی مقتول ہوے - روضۃ الصفا
مین مستعین کی خلافت کا حال بہ نسبت اوسکی جو اورونکی روایت سے لکھا گیا کچھہ زیادہ تفصیل سے ہی اوسکا
نقل کرنا بھی مناسب معلوم ہوا اوسمین لکھا ہی مستعین نے ابتدا اپنی خلافت مین کل جائداد ضیاع اور
عقار معتز اور موید کی ظاہرا بجبر خرید کرلی صرف اسقدر اون دونوکے ملوکات چھوڑ دیئے کہ معتز کا
ماحصل اوس سے بیس ہزار دینار اور موید کا پانچ ہزار دینار رہا - اونکی عہد مین یحیی بن عمر بن یحیی ابن
حسین بن زید علوی نے کوفے مین خروج کیا جو محاربات کرکے مقتول ہوے - اور بغیبغی کی قتل کی ایک بزرگ
نے خاندان علویونکی جنہون نے اپنا لقب الداعی الی الحق مقرر کیا تھا طبرستانہین ملک گیری پر کمر باندہی اور
اوس ولایت کو اونکا استیلا ہو گیا جہان اونیس برس اونھون نے سلطنت کی اونکی قضا کرنیکے بعد اونکے
بھائی محمد نام نے وہان اٹھارہ برس بادشاہت کی اخرش اونکو محمد بن ہارون نے بتقویت اسماعیل سامانی
کے قتل کیا - ۲۵۱ھ مجر مین وصیف اور بوقا نے مستعین کے حکم سے باغر ترکی کو قتل کیا اسواسطے کہ مستعین
اوسکی طرف سے بسبب قتل کرنے متوکل کے صاف نہ تھے اور باغر کو وصیف کے ساتھہ بھی کچھہ نقاض پیدا ہوا
مستعین اس نقاض باہم مین وصیف کی جانبدار ہو گئے اور باغر نے ساری اوس جماعت کو جو اوسکے ساتھہ متوکل
کے قتل پر متفق تھی اس امر پر آمادہ کیا کہ وصیف اور بوقا کا اقتدار مستعین کے پاس بہت بڑھگیا ہے ہمکو کسی
امر مین داخلت نہین دیتے سب لوگ ہمارے ساتھہ متفق ہو جاؤ کہ مستعین کو مع اون دونوکے ہم قتل کرکے کسی

دوسرے خلیفہ زادیکو خلیفہ کرین جسکے پاس ہمارا اقتدار اور ہماری حکومت قایم ہو وہ ساری جماعت باغر کے ساتھہ
اس عزیمت پر متفق ہوئی یہ خبر مستعین کو پہنچی اونکی رائے وصیف اور بوقا کو مشورہ سے اسپر قرار پائی کہ باغر کو قید
کر لیا جب ترکو نکو خبر ہوئی تو انہون نے باغر کے قید کرنیکی معلوم ہوئی سبہون نے عذر کر دیا اور خلیفہ کے اصطبل مین گھس
گئے خاصے کے گھوڑے پر قبضہ کر لیا اور باعلان بغاوت اور عصیان پر کمر باندہی وصیف نے اس گمان سے کہ اگر
باغر کو قتل کرین تو فتنہ اونکی توابع کا بند ہو جائیگا فوراً باغر کو محبس مین مستعین کے حکم سے قتل کر ڈالا اس امر سے وہ
فساد تر کو نکا اور بڑھگیا یہانتک کہ مستعین مع وصیف اور بوقا اور شاہک کے سرمن رائے سامرہ سے بغداد مین
چلے گئے اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر ذوالیمینین کے گھر مین جاکے اترے جو حاکم بغداد کے تھے ترکون نے بعضے شہر والونکو
مع قتیب اور چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ہمیشہ خلفا کے استعمال مین رہتی تھی اور بعضے اور
خزائن لیکے بغداد مین بھیجا اور اپنے جرم بغاوت کا اعتراف کیا اور درخواست عفو قصور اور معاودت دار الخلافت
کی بمنت وسماجت تمام کر بھیجی مگر حاکم بغداد نے اون سردارونکی بہت اہانت کی کہ وہ نامراد سامرہ مین پھر
آئے اونکو واپس آنے سے ترکون نے معتز اور موید کو محبس سے نکالکے معتز کے ہاتھہ پر بیعت کی اور مستعین کی
خلع کرنے پر آمادہ ہوئے جب یہ خبر بغداد مین مستعین کو پہنچی اونھون نے سامان تحصن اور حصارداری بغداد کا
جمع کیا اور سامرہ سے معتز نے اپنے بھائی ابو احمد موفق کو مع افواج کے بغداد کے محاصرہ کے واسطے روانہ کیا الغرض
بہت دنون تک محاصرین اور محصورین مین جنگ اور پیکار رہی آخرش محصورین کیطرف ضعف اور
ناطاقتی ہوگئی وصیف اور بوقا نے زمانے کا رنگ دیکھکے جیسا بیوفا دنیادارونکا دستور ہے مستعین کیطرف سے
برودت مزاجی شروع کی اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے بھی اونکے ساتھہ اتفاق کیا کہ مستعین کو خلافت
سے خلع کرین اور بموجب اوسکے محمد حاکم بغداد نے معتز کے پاس سامرہ مین درخواست بھیجی کہ ہم کوشش
کرکے مستعین کو خلافت سے خلع کرتے ہین بشرطیکہ حکومت بغداد کی بدستور میرے نام پر قایم رہے اور وصیف

اور بوقا نی بھی اپنے واسطے کچھ شرائط کیے ہونگے بعد منظوری اون شرائط کی مستعین یہانسے روانہ ہوکے
بیت اللہ مین حج کرنیکو جائنگے اور وہانسے پلٹ کے واسطے قیام کرنیکے معتز نے درخواست محمد بن عبداللہ بن
طاہر کی منظور کی اور اونکی شرائط کی بموجب وثیقہ لکھا گیا اور معتز نے قسم کہائی کہ جو شرائط اونھون نے
قبول کئے ہین اوسکو وفا کرینگے اور بہت اعیان اور اشراف کی اوس وثیقے پر گواہیان لکھی گئین اور
بموجب اوسکی مستعین کو خلافت سے خلع کرکے قصر خلافت سے اونکو نکالکے اور مکانین مقیم کیا بعد چند
عرصیکے معتز نے مستعین کو سامرہ مین طلب کیا اور ظاہر اخلاف اقرار کی جو اوس وثیقے مین مستعین کے
نسبت لکھا گیا ہوا اونکو قتل کروا ڈالا مستعین نے تین برس نو مہینے خلافت کی اور ایک روایت سے
پینتیس برسکی اونکی عمر ہوئی مستعین اخبار اور انساب امم سالقہ اور قرون ماضیہ کی بڑی عالم تھی۔

## تیرہوین خلیفہ بنی عباس کی ابو عبداللہ محمد المعتز باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید تھے۔ معتز کی مان ام ولد رومیہ مسمات قبیحہ تھی۔

راقم کہتا ہی معتز کی مان کا نام سبایک الذہب اور روضۃ الصفا مین قبیحہ لکھا ہی
اور سامرہ مین قتیحہ ہی صرف نقطونکا تفاوت ہی صحیح لفظ معلوم نہین کیا ہی مگر قبیحہ نام رکھنا عقل کے
خلاف معلوم ہوتا ہے کہ کیسکو والدین اپنے لڑکے کا نام رکھین مگر یہ کہ کوئی وجہ موجہ ایسے تسمیہ کی ہو۔
الغرض سبایک الذہب مین لکھا ہی کہ جب مستعین کو خلافت سے خلع کروایا تب علی العموم ۲۵۲ھ ہجریہ مین
معتز کے ہاتھہ پر اونکی اوسیس برسکی عمر مین لوگون نے بیعت کی اونھون نے اپنے بھائی موید کو ولیعہدی
خلافت سے معزول کیا اور اونکو کوڑے مارے اور قید کیا اوسی قید مین وہ مر گئے بعد اوسکے ترکون نے
معتز کو خلافت سے خلع کرکے حمام مین قید کیا اور پانی پینے کا کئی دن ندیا جب وہ نہایت پیاس سے بے چین ہوے
تب برف کا پانی پلایا اور وہ فوراً اوسکو پیتے ہوے شعبان ۲۵۵ھ ہجریہ مین مر گئے۔ اور سامرہ مین معتز کا نام

اور لقب لکھا ہی ابی عبد اللہ المعتز الزبیر بن جعفر المتوکل مان اونکی قتیحہ تھی اونکی عمر مین کنده تھا الزبیر بن الجعفر حاجب اونکا صالح بن الوصیف تھا اور وزیر اونکی احمد بن اسرائیل تھی اوسی صالح اونکی حاجب نے اونکو سرمن رای مین قتل کیا اور دجلہ مین اونکی لاش کو پھینک دیا سینتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی اور چار برس سات مہینے چھ مہینے اونھون نے خلافت کی بغداد مین سنہ ۲۵۲ ہجر مین اونکی بیعت ہوئی تھی اور بعضی کہتے ہین کہ معتز پر لوگون نے جبر کیا کہ اونھون نے بکرہ اپنے تئین خلافت سی خلع کیا جب تین دن رجب سنہ ۲۵۵ ہجر مین باقی تھے اور اونکی کیفیت موت مین اقوال مختلف ہین قاضی اونکی حسن بن ابی الشوارب تھے راقم کہتا ہے مسامرہ کی عبارت معتز کے قتل کے بابمین یہ ہی حاجبه صالح بن الوصیف وزیره احمد بن اسرائیل قتله حاجبه صالح وطرحه فی دجلة الخ

متبادر اس عبارت سی یہی ہے کہ صالح حاجب نے معتز کو قتل کیا اور بعید احتمال ہے کہ قتلہ کی ضمیر احمد بن اسرائیل وزیر کیطرف راجع ہو یعنی اوسی صالح معتز کے حاجب نے اونکی وزیر احمد بن اسرائیل کو قتل کرکے دجلے مین اونکی لاش پھینک دی - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی سنہ ۲۵۵ مین ایک علوی نے بصرہ مین خروج کیا بصرہ مین جتنی غلام حبشی اور زنگی تھے اونکی معین ہوے اور بہت سی فتنہ انگیز اور مفسد لوگ بھی اونکی ساتھہ جمع ہوگئے اور اونکو ایسا ثبات اور قرار ہوگیا کہ خلیفہ کی فوج جو مدافعت پر مامور ہوئی تھی اوسکو شکست ہوئی اونھون نے اہل بصرہ پر اور اوسکی گرد و نواح مین بڑے بڑے ظلم و ستم کئے اور ایک مدت تک اونھون نے نارض لوگو نپر جبراً حکومت کی یہانتک کہ سنہ ۲۷۰ مین وہ مقتول ہوے -

راقم کہتا ہے عجب شان الہی اور قدرت کبریائی ہے کہ علویونکو بہ نسبت عباسیون اور بنی امیہ کی زیادہ تر استحقاق خلافت کیو اسطے تھا اسی سبب سے بہت لوگون نے اوس خاندان کی اپنے اپنے عہد مین اوسکی حصول کیو اسطے کوششین کین مگر کبھی وہ فایز بہ مراد نہ ہوے اور ناحق اپنی جانین کھوئین

اور اپنے سارے خاندان کو ارباب اقتدار کی سامنے بدنام کرتے رہے اس سبب سے اوس خاندان عالیشان
جو ارباب حل و عقد تھے اور کسیطرح سے اونکی نیات مخالفت کی ارباب اقتدار سے نہ تھی اونپر بھی طرح طرح کی مصائب
اور آفات نازل ہوا کئے اور بعضے لوگونکو اگرچند روز کیواسطے کہین کی حکومت نصیب ہوگئی اونھون نے
بجبلت شرارت اور مفسدہ پردازی کے یا اپنا رعب جمانے کیواسطے ایسے مظالم کئے اور سفاکیون اور
قاتلون و تاراج پر کمر باندہی کہ اوسے اور زیادہ تر وہ خاندان عالیشان بدنام ہوا۔ اصل یہ ہی کہ جب سلطنت
اور خلافت کسی خاندان مین قایم ہوگئی پھر آحاد ناس کی کوشش سے اوس خاندان سے سلطنت کا نکلنا نہایت
دشوار قریب بمحال ہی مگر یہ کہ قلوب ارباب حل و عقد سلطنت کے جو نہایت عظمت اور شوکت کے ساتھ ہون
بلکہ علی العموم لوگونکے قلوب متنفر خاندان مسلط سے اور راجع کسی دوسرے خاندان کیطرف یا کسی شخص واحد کیطرف
ہوجائین اور چونکہ علویونکے خاندان کی لوگ اختلاف مذہبی مین بلکہ اکثر بد مذہبی مین متہم ہوگئے تھے اس سبب سے
علی العموم قلوب لوگونکے اوسکیطرف راغب نہین ہوتے تھے اسی سبب سے کبھی کسیکو خلافت عام نصیب نہوئی
لیکن مصر اور افریقیہ اور حجاز وغیرہ مین جو قرامطہ مدت تک مسلط رہے جو اپنے تئین بنی فاطمہ کہتے تھے اونکا بنی فاطمہ
ہونا ثابت نہین ہوا اونکا ابطال دعوے نسب مشہور ہی اور ہمارے نزدیک چونکہ منظور الٰہی نہ تھا کہ علویونکو خصوص
بنی فاطمہ علیہا السلام کو خلافت نصیب ہو یہ دلیل اگرچہ اقناعی اور ظنی ہو اسیکی موجب ہے کہ قرامطہ بنی فاطمہ
نہ تھے اونکا وہ دعوی محض جعلی اور مصنوعی تھا چنانچہ بعضے روایات اخبار بالغیب کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہوئے ہین کہ اوس خاندان عالیشان کو خلافت نہ نصیب ہوگی جو امر متتبعین کتب حدیث پر
پوشیدہ نہین ہی امر قرامطہ کا نہایت بدعقیدہ اور بدمذہب ہونا بھی ہمارے مذہب مین اسی پر دلالت کرتا ہی
کہ وہ بنی فاطمہ نہ تھے [illegible] نے روایت کی ہی کہ معتز نے بکرہ اور بجبر اپنے تئین خلافت سے خلع کیا
پھر اونکو قتل کی اور حمام مین قید کرنے کی وہی خبر لکھی جو سابق الذکر سے پیشتر منقول ہوئی لکھتے ہین

مان معتز کی مخفی ہوگئین اس سبب سے کہ وہ بڑی متمول اور مالدار تھین زمرد یاقوت اور جواہرات
اسقدر اونکی پاس تھی جسکی قیمت بیس لاکھ دینار تھی اور بیت المال خلافت مین روپیہ نہ تھا اس سبب سے
معتز کی مان سے روپیہ طلب کیا اونھون نے نہ دیا اسواسطے معتز کو خلافت سے خلع کیا لوگون نے ہتھیار بندی
کی اور دار الخلافت کا محاصرہ کیا اور معتز کو پکڑ کے اونکو مارا پیٹا اور دھوپ مین کھڑا کیا یہانتک کہ
اونھون نے اپنے تئین خلع کیا اور محمد بن واثق کو بغداد سے طلب کرکے خلیفہ مقرر کیا پہلے اونکی ہاتھہ پر
معتز نے بیعت کی ۔ راقم کہتا ہے روضۃ الصفا سے اور سب تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ معتز نہایت بدعہد
اور ظالم اور سنگین دل تھا اور اونسے قطع نظر اپنے بھائیون پر بھی ہر طرح کا ظلم وستم کیا موید کو نہایت ظلم
سے قتل کیا اخرش اللہ تعالی نے اونکو اپنے کیفر اعمال مین مبتلا کیا جیسا اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم
بالصواب ۔ **چودھوین خلیفہ بنی عباس کے ابی اسحاق محمد المہتدی باللہ بن واثق باللہ خلیفہ نہم بن معتصم باللہ خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید تھے** ۔ سبایک الذہب مین مروی ہے بعضے کہتے ہین اونکی کنیت ابو عبداللہ تھی
اور مسامرہ مین اونکو ابو جعفر لکھا ہے مان اونکی ام ولد ورد نام تھی اور مسامرہ مین اوسکا نام
قرب لکھا ہے وہ اپنے دادا معتصم کی خلافت مین سنہ ۲۱۰ ہجری سے کئی سال کی بعد پیدا ہوئے تھے بروایت
سبایک الذہب جب ماہ رجب مین ایک رات باقی تھی اور بروایت مسامرہ اوسمین تین دن
باقی تھے تب اونکی بیعت ہوئی تھی مگر وہ کسی کی بیعت قبول نہین کرتے تھے جب تک معتز باللہ نے
اونکے سامنے آکے اپنے تئین خلافت سے خلع نہین کیا اور پہلے اونھین نے بیعت کی مروی ہے جب معتز باللہ
اونکے سامنے ہوئے تب اونھون نے اوٹھکے اونکی تعظیم کی اور گلے سے لگایا اور جو آداب خلیفہ کے واسطے چاہئے
وہ بجالائے اور اونکو صدر مجلس مین بٹھلا کے آپ اونسے نیچے اوتر بیٹھے اور اونسے پوچھا کیا معاملہ ہے معتز نے

جواب دیا مجھسے انجام خلافت کی کاروبار کا نہین ہوسکتا اسلئے سب سے مینے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا تب
ابی اسحاق نے کہا اگر فرمائیے تو مین ترکونسے اور آپ سے معاملہ کروادون معتز نے کہا مجھکو مصالحہ نہین منظور
ہے اور ترک لوگ بھی اوسسے راضی نہونگے تب ابی اسحاق نے کہا اس صورتمین مجھکو اپنی بیعت سے علحدہ کردیجئے
اور معاف کیجئے معتز نے اپنی بیعت اونکی گردن سے اتار دی اوسوقت سارے قضات اور علما اور
امرا اور حکام جمع ہوے اور معتز کے اعتراف نالیاقتی پر خلافت سے گواہیان لکھی گئین اوسوقت ابی اسحاق
مہتدی باللہ صدر مجلس مین جا بیٹھے اور پہلے معتز نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی پھر علی العموم لوگون نے
بیعت اونکی شروع کی

راقم کہتا ہے کہ اوسس زمانہ مخالف شریعت مین متدین لوگونکو عقد بیعت کا
کسقدر پاس اور لحاظ تھا اور اسس حکم الہی واجب العمل پر یا ایھا الذین امنوا اوفوا
بالعقود کیسا خلوص قلب سے عمل تھا ابی اسحاق مہتدی باللہ نے جب تلک اونکے متعاقدنے
اونکو اوس عقد سے بری نہین کیا ہرگز خلافت کی نزدیک نہ گئے اور ایسے بڑے اقتدار کو قبول
نہ کیا اسیطرحسے ہر زمانے مین دیانت دار لوگون نے جب تلک خلیفہ معزول نے اونکو عقد خلافت سے
بری نہین کیا اگرچہ معزولی اوسکی اپنی بدلیاقتی سے ہو لوگونکی جبر و نخاوت سے نہو ہرگز
اونھون نے خلیفہ جدید کی بیعت نہ کی - لکھتے ہین مہتدی باللہ دبلے پتلے گندم رنگ ملیح الصورت تھے
اور بہت پارسا اور عابد و زاہد اور نہایت عادل تھے اور بہادر اور شجاع بھی تھے اور صایم الدہر رہتے تھے
چونکہ اوسس زمانہین ترکونکا غلبہ اور اونکا فتنہ اور آشوب حد سے زیادہ ہوگیا تھا جو خلیفہ اونکا مخالف
ہوا اوسکا قیام متعذر تھا اور امراکو بھی جرات اونسے مخالفت پر نہین ہوتی تھی اسی سبب سے مہتدی
باللہ کو معین اور مددگار رد مظالم کے اور موید انصاف اور عدالت کی نہ ملے تاہم اونھون نے اپنے تھوڑے

زمانہ خلافت مین جہان تک ممکن ہوا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے روش عمر بن عبد العزیز کی اونھون نے اختیار کی تھی حکم ممانعت غنا اور سرود کا اور تاکید ترک شراب خواری کی بہت کوشش سے اونھون نے کی اور ایک قصر گنبد دار بنوایا جسمین چار دروازے چار وطرف تھے اوسکا نام قبۃ المظالم رکھا اور بذات خاص اوسمین اجلاس کرکے رد مظالم اور فصل قضایا کیا کرتے تھے

راقم کہتا ہے اگر اوسکا نام قبۃ رد المظالم ہوتا تو بہتر تھا اور ممکن ہے کہ وہی نام ہو مگر مورخ سے نقل مین رد کا لفظ چھوٹ گیا ہو اگرچہ تاویلاً کہسکتے ہین کہ چونکہ وہان مظالم کے استغاثے ہوتے تھے اسواسطے قبۃ المظالم نام رکھا گیا مگر اوسکی ابتدائی اضافت مظالم کیطرف دار الخلافت مین بدون ذکر رد کے مطبوع نہین ہوتی - پھر مورخ لکھتا ہے مہتدی باللہ جمعے کے دن جامع مسجد مین جاکے نماز پڑہتے تھے ظاہر اوہ عادت اونکی قبل تقلد خلافت کی تھی اوسکو ترک نہین کیا لباس اور طعام خلیفہ مین جو عظمت ہوگئی تھی اور توشکخانہ اور باورچیخانہ مین جو اسراف ہوتا تھا سبکو متغیر کردیا سونے اور چاندی کے جتنے ظروف تھے سبکو توڑوا کے مسکوک کرواڈالا تصاویر کو فرش و فروش اور در و دیوار سے محو کرواڈالا الغرض جن جن امور مین رخصت اور اباحت شرعی نہ تھی وہ سب موقوف کردیئے درندے جتنے کٹہرون اور زنجیرون مین محبوس تھے سبکو قتل کرواڈالا اور جانورون کو جنسے کچھہ انتفاع نہین ہوتا تھا صرف عظمت اور شوکت کے لحاظ سے محبوس تھے اونکو رہا کروادیا خلیفہ کے مطبخ مین دس ہزار درہم کا روز کھانا پکتا تھا اوسکو موقوف اور معطل کرکے سو درہم روز مقرر کیا ایسی صورتون مین اہل دنیا جو اون اسراف سے متمتع ہوتے تھے یا اونکو امید تمتع کی تھی ایسے متدین اور زاہد خلیفہ کے کاہیکو معین اور مددگار ہوتے آخرش ترکون اور مہتدی باللہ سے منازعت شروع ہوئی محاربات سخت باہم ہوے جو امرا اور سپہ سردار اونکے معین اور انصار تھے سب قتل ہوگئے بعد اوسکے ترکون نے مہتدی باللہ کو

قتل کرڈالا - روضۃ الصفا مین مذکور ہی بعد اونکے قتل کے اونکے قیام کے حجرہ مین ایک صندوق مقفل نکلا لوگونکو گمان تھا اوسمین جواہر گران بہا ہونگے اوسکو کھولا تو اوسمین موٹے کمل کے کپڑے اور طوق آہنی قید یونکا نکلا جو لوگ اونکے خواص اور ہر وقت کے حاضر باش تھے اونسے معلوم ہوا کہ وہ رات کو کچھ تھوڑی دیر سوتے تھے پھر اوٹھکے وہ طوق گلے مین ڈالکے اور کمل کے کپڑے پہن کے صبح تک عبادت مین مشغول رہتے تھے - مسامرہ مین بعینہ یہی حکایت عمر بن عبد العزیز کی لکھی ہی چونکہ وہ جمیع امور مین تقلید عمر بن عبد العزیز کی کرتے تھے عجب نہین ہی کہ اس امر مین بھی اونھون نے تقلید کی ہو - پھر اوسی روضۃ الصفا مین منقول ہے جب ترکون نے اونکو قتل کیا تین دن پیشتر سے وہ روزہ دار تھے ہر روز افطار کیوقت دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ مینے سنا ہے کہ دعا مظلوم کی اور روزہ دار کی اور امام عادل کی مقبول ہوتی ہے مجھکو تو ان اشرار کے شر سے محفوظ رکھہ لیکن چونکہ ارادہ ازلی اونکی اتمام ایام خلافت پر اور اونکی مقتول ہونے پر متعلق ہو چکا تھا دعا قبول نہوئی - راقم کہتا ہے کہ اثر قبول دعا اونکیو اسطے ہمارے عقیدہ مین عقبیٰ مین ظاہر ہوا کہ اونکو شہادت نصیب ہوئی تاکہ وہان ترقی درجات ہو اور مجہلہ خلافت دنیوی سے اونکو پاک کردیا - الغرض بروایت مسامرہ رجب ۲۵۶ھ مین وہ مقتول ہوے صرف ایک برس تیرہ دن کم خلیفہ رہے اونکی مہر ہین کندہ تھا المہتدی باللہ ثق اونکا حاجب صالح بن واؤد تھا خیر یک ایک ترک نے اونکو قتل کرکے اونکا خون اوسنے پیا سر من رائے مین وہ مدفون ہوے - یافعی نے مراۃ الجنان مین بعینہ سب وہی حکایت مہتدی باللہ کی لکھی ہے جو سب ایک اللہ سب سے منقول ہوئی اسقدر زیادہ ہی کہ وہ صایم الدہر رہتے تھے اور روٹی اور سرکا اور زیتون کا تیل کھایا کرتے تھے

## پندرہوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ بن متوکل

دسوین خلیفہ بن معتصم آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید تھی سبایک الذہب مین
مروی ہی بعضی کہتی ہین کنیت اونکی ابو جعفر تھی سنہ ۲۲۹ مین وہ پیدا ہوے تھی مان اونکی رومیہ تھی قتیان
نام جب مہتدی باللہ کو لوگون نی قتل کیا تب وہ مقید تھی اونکو محبس سے نکالکی لوگون نی اونکی ہاتھہ پر بیعت
کی وہ بجز خلیفہ ہونیکی لہو ولعب مین اور عورتونکی صحبت مین منہمک ہوگئی اپنے بھائی طلحہ کو جسکا
لقب موفق تھا کارکن خلافت کا مقرر کیا وہی بالکل خلافت کی مالک ہوگئی تھی معتمد صرف برائے
نام خلیفہ تھی چونکہ وہ بالکل عیش وعشرت مین مصروف ہوگئی ملک کی اور رعایا کی کچھہ اونکو خبر
اور پرواہ نہ رہی اسسے خاص وعام کے دلمین اونکیطرف سے کراہت اور نفرت شروع ہوئی ممالک
مین بہت بدنظمی ہوگئی ہر طرف دشمنون نے اور بغاوت نی سر اوٹھایا اور معتمد خلافت کیطرف سے
اتنے بیعلاقہ ہوگئی کہ اونکی اپنی ذاتی مصارف لہو ولعب مین بھی تنگی ہونے لگی کہ اونکی خواہش کے
بموجب نہین ملتی تھی اوسوقت یہ قطعہ اونھون نی تصنیف کیا قطعہ الیس من العجائب ان مثلی
یری ماقل ممتنعا علیہ ۵ وتوکل باسمہ الدنیا جمیعا ۵ ومامن ذاک شئی فی یدیہ ۵ الیہ تحمل الاموال طرا ۵ ویمنع
بعض مایجبی الیہ ۵ ترجمہ ہر مصرع کا بترتیب یہ ہی کیا نہین ہی تعجب کہ میرے مثل کو ۵ دیکھئے کہ تھوڑی چیز
بھی منع کیجاتی ہی ۵ ساری دنیا اوسکی نام سی کھائی جاتی ہے ۵ اور اوسمین سے کچھہ اوسکی ہاتھہ مین نہین ہے ۵
اوسیکی طرف ساری دولت آتی ہے ۵ اور ذرہ سی جو اوسکی پاس جاوے وہ رونکی جاتی ہی ۵ الغرض جیسا
مذکور ہوا کل اقتدار اور اختیار ملک داری کا ابو احمد طلحہ موفق باللہ کے ہاتھہ مین تھا اسماعیل بن بلال
وزیر تھی اور خفیف سمرقندی حاجب تھی معتمد نے کوئی چیز مشروب پی تھی اوسیکے بعد مرگئے اسسبب سے
لوگونکو گمان اونکی مسموم ہونیکا تھا مگر بعضی مورخین نی لکھا ہے وہ مسموم نہین ہوے مرگ مفاجات اونکی
ہوئی بعضی روایت مین سوتے تھی بس سوتے ہی رہے بادن برسکی عمر مین رجب سنہ ۲۹۹ مین گیارہ دن

باقی تھی جب اونھون نے قضا کی تیئیس برس دو دن صرف عیش و عشرت کرنیکو لئے خلیفہ رہے بغداد مین دفن ہوے قاضی اونکے حسن بن الشوارب تھے اور بعد اونکے علی بن محمد اونکے بھائی مقرر ہوے بروایت مسامرہ چودہ راتین رجب کی ۲۵۶ ہجری مین گذری تھین جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور شب دوشنبہ رجب ۲۷۹ مین گیارہ راتین باقی تھین جب اونھون نے قضا کی۔ معتمد کے عہد خلافت مین بہت سے فسادات ہوے منجملہ اوسکے صاحب الزنج کا فساد تھا بروایت روضۃ الصفا شرح اوسکی یہ ہے صاحب الزنج سادات بنی فاطمہ علیہا السلام سے تھے متوکل کے عہد سے حبش مین اونکا تسلط ہوا تھا وہ حبشیونکی اعانت سے بہت زور پکڑ گئے طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکے اونکی مدافعت پر آمادہ ہوے مگر اونکے لشکر مین وبا شروع ہوئی بہت سے لوگ جنکی تقدیر مین مرنا تھا وہ مرگئے صاحب الزنج سے مقابلے مین بہت لوگ ضایع ہوے مفلح ترکی جو سپہ سردار افواج خلافت اور رتبے مین ہمجنب طلحہ موفق تھے وہ بھی مارے گئے بسبب شدت وبا کے طلحہ معرکۂ جنگ سے پہلے ہٹ آئے تھے مفلح کے مارے جانے کے بعد پھر اونھون نے لشکر کی ترتیب کی اور غنیم کے مقابل صف آرا ہوے خوب معرکۂ جنگ گرم رہا مگر حبشیون نے اونکو ہزیمت دی سارا لشکر اونکا متفرق ہوگیا وہ خود دار الخلافت مین معاودت کر آئے۔ اسی عرصین ایک شخص یعقوب بن لیث نام بعضی ممالک عجم پر مسلط ہوگیا اور اسقدر اوسکو دلیری ہوئی کہ وہان سے اندیشہ کیطرف متوجہ ہوا طلحہ موفق فوج کثیر ہمراہ لیکے اوسکی مدافعت پر آمادہ ہوے بڑے معرکۂ جنگ کے بعد دیر عاقول مین جسکو یعقوب بن لیث نے اپنا مخیم کیا تھا اوسکو ہزیمت ہوئی وہ عراق کیطرف رجعت قہقری کرگیا اور طلحہ موفق مظفر اور منصور ہوکے دار الخلافت سامرہ عرف سرمن رای مین داخل ہوے۔ اس عرصین صاحب الزنج کی اور قوت بڑھ گئی حبشیون نے جو ممالک خلافت کے اونکے قریب تھے اوسمین نہایت نہیب و غارت اور قتل اور تاراج شروع کیا طلحہ موفق جب یعقوب بن لیث کو ہزیمت دیکے دار الخلافت مین معاودت کر آئے تب اپنے بیٹے ابو العباس کو بہمراہی افواج کثیرہ صاحب الزنج کی مدافعت کیواسطے بھیجا

اونسے اور حبشیونسے بڑے گھمسانکی لڑائیان ہوئین دونوطرف سے بڑی کشش اور کوشش ہوئی ہزارون آدمی طرفین کے کام آے مگر کسیطرف فتح اور شکست نہین ہوئی ۔ دونون معرکونکی طفر مین طرفین کی فوج اپنے اپنے مورچونمین جمی رہی ۔ طلحہ موفق کو جب خبر پہنچی کہ صاحب الزنج ابتک بڑی قوت اور بڑے زور و نیرے ہے تب وہ خود اور بہت فوج لیکر اپنے بیٹے کی اعانت کیواسطے روانہ ہوے آخرش بڑے معرکون کے بعد خلافت کی فوج شہر معنیعہ مین جسکو صاحب الزنج نے نیا آباد کیا تھا اور وہ بہت گلزار تہا داخل ہوگئی اوسکو خوب تاخت اور تاراج کیا ایک ہزار عورتین مسلمانونکی جو حبشی خلافت کی ممالک سے پکڑ لیگئی تھی طلحہ موفق کے حکم سے وہ سب اونکے اولیاؤنکو سپرد کردیگئین ۔ اس عرصین موفق نے بمصلحت وقت صاحب الزنج کو حکم امان کا بہیجا مگر اونھون نے اوسکو قبول نہ کیا اور کسیطرح سے بہادرانہ کشش اور کوشش سے ہاتھ نہ اوٹھایا اور مبارز کی طلب مین ھل من مزید اونکی زبان پر تھا ۔ معتبر مورخین لکھتے ہین اگر تعداد دونوطرف کے مقتولین کی لکھی جاے محمول اغراق اور مبالغہ پر ہوگی اور اگرچہ خود صاحب الزنج کا دل جنگ سے سرد ہنوا تہا لیکن اونکی ہمراہیون اور معینون مین ضعف اور سستی چہاگئی اونکی معتمد وں نے اونسے انحراف کیا اور ثقات نے اونکی ہمراہیونمین سے خیانت کی ۔

راقم کہتا ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صاحب الزنج کی سپہ سالارون اور ہمراہیون نے خلافت کی فوج کی قوت اور اپنے طرف ضعف دیکھکے حکم امان جو موفق نے دیا تہا اوسکو قبول کرکے اوسکیطرف ٹوٹ آئے اور صاحب الزنج کو تنہا چہوڑدیا ۔ تب بھی صاحب الزنج نے حکم امان قبول نہ کیا اور اپنے تئین زندہ گرفتار ہونے نہ دیا یہانتک کہ مارتی مارتی مقتول ہوے اور سر اونکا کاٹ کی لوگ موفق کے پاس لاے اونھون نے وہ سر اپنے بیٹے ابو العباس کے ساتھہ دار الخلافت مین بہیجا کہ خوب شہیر کیا جاوے وہ ایک مدت تک نظر گاہ خاص و عام پر لٹکا رہا چودہ برس تک صاحب الزنج کا فتنہ اور فساد قایم رہا ۲۳۵ھ مین اونھون نے خروج کیا تھا اور ۲۷۰ھ مین

وہ مقتول ہوے - راقم کہتا ہی صاحب الزنج کی خروج کا اور مقتول ہونیکا سال سبایک الذہب کی روایت سے ہی اس حساب سے اونکی امارت اور اقتدار کا زمانہ پنتیس برس ہوا وہ ساری طوالت اونکی حکومت کی حبش کی ممالک مین تھی اور چودہ برس اونکی فتنہ اور فساد کا قایم رہنا جو بروایت روضۃ الصفا ہی اوسی مراد ظاہر احبشیونکی تاخت اور تاراج عراق عرب مین ہی - بالجملہ معتمد نے پہلے اپنے بیٹے مفوض نام کو ولیعہد خلافت مقرر کیا تھا جب سنہ ۲۷۰ مین طلحہ موفق اونکی بھائی بغداد مین مرض موت سی قضا کر گئی تب سارے امرا اور سپہ سردارون افواج نے بعد موفق کے دفن کرنیکے اونکی بیٹے ابو العباس کی ہاتھہ پر بعد مفوض کی جنکو خلیفہ نے ولیعہد مقرر کیا تھا ولایت عہد کی بیعت کی اور وہ امر لوگون نے بنظر موفق کی کارگذاریونکی خلافت مین اور خود ابو العباس کی بہادرانہ کارگزاریونسی ضرور اور لازم سمجھا بعد اوسکی سنہ ۲۷۹ ہجریمین خود معتمد خلیفہ نے ایک جشن عام کیا اوسمین سارے علما اور قضات کو جمع کرکے اپنے بیٹے مفوض سی اقرار خلع کا اپنی ولایت عہد سے کروایا اور ابو العباس کو جنکی ہاتھہ پر لوگون نے بعد مفوض کی ولیعہدی کی بیعت کی تھی بدون طفرے کے اپنا ولیعہد مقرر کیا -

راقم کہتا ہے کہ وہ امر معتمد نے خواہ اپنی رای سی یا امرا کی مشورسی خواہ برضامندی یا بکرہ اپنے بیٹے مفوض مین لیاقت نہ دیکھی اسواسطے استحقاق ذاتی اور پدری اور لیاقت خلافت ابو العباس بھتیجے کی رعایت کی - پھر روضۃ الصفا مین مروی ہے اوسی سنہ ۲۷۹ مین بغداد مین منادی ہوئی کہ کوئی شخص مسجد جامع اور کسی مقام پر وعظ نکرے اور منجم اور فال دیکھنے والے بازارونمین نہ بیٹھین اور صحافونسی قسم لیگئی اور اونسی بھیلکے لئے گئے کہ کتابین علم کلام کی اور مجادلات مذہبی کی اور کتب فلسفہ جو بیشتر کی خلفا ترجمہ کرائے تھے کوئی نہ بیچے -

راقم کہتا ہے کہ ظاہرا وعظ کی ممانعت اسی سبب سے ہوئی ہوگی کہ اوسمین مجادلات اور مخاصمات

مذہبی کا ذکر ہوا کرتا ہے - سولھوین خلیفہ بنی عباس کی ابو العباس احمد المعتضد باللہ
بن طلحہ موفق بن المتوکل علی اللہ خلیفہ دہم بن معتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون
رشید خلیفہ پنجم تھے - معتضد باللہ اپنے چچا معتمد کے مرنیکی بعد بدون کسیکی نزاع اور پرخاش کے
خلیفہ ہوگئے لوگون نے بخوشی اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اونکے باپ طلحہ موفق اگرچہ بذات خود خلیفہ نہین ہوے
مگر معتمد اونکے بھائی کی خلافت کی حکومت اور کارگزاری تاحیات اونھین کے اختیار مین رہی جیسا اوپر
مذکور ہوچکا ہے اور خود معتضد نے بھی عمدہ کام خلافت کی انجام دئے تھے اس سبب سے وہ بہت نامور ہوگئے
تھے لوگ اوسے بہت راضی تھے مان اونکی رومیہ ام الولد تھی صواب نام بعضے لکھتے ہین ضرار نام تھا پھر موفق
اونکے باپ نے اوسکا نام خفیر مقرر کیا ذیقعدہ سنہ ۲۴۲ ہجریہ مین وہ پیدا ہوے تھے اور ایک روایت اونکی
ولادت ربیع الاول سنہ ۲۴۳ مین ہوئی اور بعد اپنے چچا معتمد کے وفات کی باختلاف روایت سنہ ۲۷۹ یا سنہ ۲۸۰
مین وہ خلیفہ ہوے معتضد نہایت بہادر اور مہیب ذی رعب تھے اور نہایت ظاہر الجبروت دانشمند
اور فطانت مین بھی یگانہ تھے بالجملہ خلفاے بنی عباس مین اون صفات مین وہ منتخب تھے - مورخین
لکھتے ہین کمال شجاعت سے شیر کے شکار مین تنہا اوسے مقابلہ کرکے اوسکو گرا دیتے تھے رحم مزاج مین بہت
کم تھا جب کبھی کسی پر غصہ کرتے تھے اوسکو زندہ دفن کروا دیتے تھے سیاست سلطانی اونھون نے خوب
کی اور خلافت کا بہت اچھا انتظام کیا خوف وخطر لوگونکی دلمین اونکیطرف سے بہت تھا اونکی عہد مین فتنے
اور فساد سب موقوف ہوگئے اونکو لوگ سفاح ثانی کہتے تھے اس سبب سے کہ اونسے پیشتر خلافت مین بہت
ضعف آگیا تھا گویا قریب زوال ہوگئی تھی اونھون نے نئے سر سے اوسکو قوی اور مستحکم کیا اور خلیفہ کی
شوکت اور عظمت اور اونکا جبروت جو قلوب مین گھٹ گیا تھا اور بغاوت اور بدکردار لوگونکو خلیفہ کے
عزل اور قتل پر بڑی جرأت ہوگئی تھی کہ مکرر وہ امر واقع ہوا وہ شوکت اور عظمت خلیفہ کی قلوب مین

معتضد نے ازسرنو قایم کی کمر بغات اور ارباب خلاف پر اونھون نے افواج کو مامور کیا اور ہر مرتبہ سپہ سالار افواج کی مظفر اور منصور ہوے بغات اور خوارج نے سزاے قرار واقعی پائی پیشکش اور محصولات ممالک دور و دراز کی بے تکلف اور بدون مزاحمت اور انکار کے بیت المال خلافت مین داخل ہونے لگی یہانتک روایت سبایک الذہب کی تھی - اور مسامرہ مین لکھا ہے وزیر معتضد کی عبید اللہ بن سلیمان تھے اور حاجب اونکی صالح الامین مان اونکی رومیہ تھی جسکو ضرار کہتی تھی پھر موفق نے اوسکا نام بدلکی خفیر مقرر کیا راقم کہتا ہی کہ اکثر خلفا کی ذکر مین اونکی مانونکی نام مین رومیہ لکھا ہی مراد اوسی ہمارے دانست مین عیسائی ہے چونکہ اوس زمانے مین نامور عیسائی سب رومی تھی اسواسطے اوسی لقب سی مذکور ہوے - مہر مین اونکی کندہ تھا توکل تکف کوتوال اونکی مونس فحل تھی ربیع الاول ۲۸۹ھ مین اونھون نے قضا کی اکتالیس برسکی اونکی عمر ہوئی نو برس سات مہینے تین دن خلیفہ رہے اور بروایت روضۃ الصفا نو برس نو مہینے نو دن خلیفہ رہے - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہی مزاج معتضد کا حالت مرض مین کثرت جماع سی اور بد پرہیزی سی متغیر ہوگیا -

راقم کہتا ہے مزاج کے متغیر ہونے سی ظاہر امراد یہ ہی کہ مرض کی ایسی شدت ہوئی کہ منجر اونکی موت کیطرف ہوی - بعد اوسکی یافعی لکھتی ہین کہ اونھون نے آخر جلد ثانی کتاب مرہم مین کچھ ذکر کیا ہے جو کیفیت اونکی مرض کی ہوئی اور جو علاج اونکا کیا گیا اور جو اوپر گذرا بعد اونکی تنور سی نکالنی کی جو زیتون کی لکڑی سی گرم کیا گیا تھا اور اونکو صبر اور قرار نہ تنور مین ٹھہرنے سی ہوتا تھا بہ سبب اوسکی شدت کی گرمی کے اور نہ تنور سی باہر اونکو نکالنی مین چین پڑتی تھی بسبب شدت کی سردی کی پھر جب ایکمرتبہ تنور مین ٹہلائے گئے روح اونکی بدن سی نکل گئی وہ کیفیت مشروح اور حال اوسکی متعلق اور ذکر صحت روایت کا سب اوس کتاب مین ہے -

راقم کہتا ہی وہ کتاب یا فہی کی نہ ہمنے کبھی دیکھی ہی نہ اوسکا نام سنا ہی اور مراۃ الجنان
جو اسوقت ہمارے زیر نظر ہے ایسی غلط ہی کہ اوسکا مطلب سمجھنا گویا تصنیف کرنا ہی اسواسطے ہم یقین یہ
بھی نہین کہسکتے کہ اوسکا نام مرہم ہے یا وہ کوئی دوسرا لفظ ہی بدون نقطونکے وہ لفظ اس صورت سی
لکھا ہی مرہم اور یہ بھی نہین معلوم ہے کہ وہ کتاب کس فن کی ہی - بعد اوسکے مراۃ الجنان مین لکھا ہی معتضد
بڑی شجاع اور مہیب تھی اور صاحب التدبیر اور اوسمین حازم تھی اور اونکے مزاج مین تشیع تھا - روضۃ الصفا مین منقول
ہی کہ معتضد نے اپنے خلیفہ ہونیسے پہلے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص دجلے کے کنارے پر کھڑا تھا اور اوسکا
سارا پانی مٹھی مین لے لیتا ہی اور پھر چھوڑ دیتا ہی اوس شخص نے معتضد سی پوچھا تم مجھی جانتی ہو مین کون
ہون اونھون نے جواب دیا مین نہین جانتا ہون تب اوس شخص نے کہا مین علی بن ابی طالب ہون
پھر کہا جب تم خلیفہ ہوجاؤ تب میری اولاد کی ساتھہ نکوئی کرنا - پھر اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ بعضے کتب مین
مروی ہی کہ طبرستان کے حکام مین ایک بزرگ تھے محمد بن زید علوی وہ ہر سال تیس ہزار دینار جو اوس
زمانے کی اشرفی تھی ایک سوداگر کے پاس بغداد مین بھیجتے تھے کہ علویون پر تقسیم ہوتی تھین ایکمرتبہ بغداد کے
کوتوال کو اوسکے آنے کی خبر پہنچی اوسنے ضبط کرلین اور معتضد کو اطلاع کی اونھون نے حکم دیا کہ وہ
سب مال جسے تمنے لیا ہی اوسکو پھیر دو اور کہا مینے ایک شبکو خواب مین دیکھا کہ مین کہین جاتا تھا راستے
مین ایک پل ملا اوسپر ایک مقدس بزرگ نماز پڑھتے تھے اور مجھکو یہ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ کسیکو
اوس پل سی عبور نہین کرنے دیتے تھے جب وہ نماز پڑھچکے تب مین اونکے پاس گیا اور سلام کیا اونھون
نے ایک بیل یعنی کدار مجھکو دیا اور کہا یہ زمین کھودو جب مینے کئی کدار زمین پر مارے تب اونھون نے
مجھسی پوچھا تم جانتے ہو مین کون ہون مینے کہا مین نہین جانتا فرمایا مین علی بن ابیطالب ہون
جتنی کدار تمنے زمین پر مارے ہین اوسیقدر تمہاری اولاد خلافت کریگی اور تم جب خلیفہ ہو تو میری

اولاد مین سے کسیکو نہ ستانا اور رنج نہ دینا اور یہی وصیت اپنی اولاد کو کیجیو جو خلیفہ ہونگی بعد اوسکے اونھون نے رستہ دیا کہ مین اوس پل سے پار ہوگیا۔ یہ حکایت لکھکے روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ حافظ آبرو نے اپنی تاریخ مین اس قصے کو اور طرح سے لکھا ہے مگر مآل دونو کا ایکہی ہے۔ پھر روضۃ الصفا مین معتضد کی ایک حکایت لکھی ہے وسکو بعینہ ہم نقل کرتے ہین اوسسے معلوم ہوتا ہے کہ معتضد بھی مثل مامون رشید کے مایل بہ تشیع تھی جیسا یافعی کی روایت سے پیشتر ہمنے لکھا ہے وہ یہ ہے۔ سنہ ۲۸۵ھ مین معتضد نے حکم دیا کہ خطیب لوگ خطبون مین معاویہ بن سفیان پر لعن کیا کرین اونکے وزیر نے منع کیا کہ ایسی حکم سے عوام مین ایک مفسدہ برپا ہوجائیگا معتضد نے وزیر کی ممانعت قبول نہ کی بلکہ حکم دیا کہ مامون نے جو ایک رسالہ معاویہ کی معایب اور برائیون مین لکھا ہے جسمین مدایح حضرت امیرالمومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کی اور اونکی اولاد کے بھی ہین ممبر و منبر پڑہا جاے تب معتضد کے وزیر نے یوسف بن یعقوب سے جو قاضی تھے کہا تم جاکے خلیفہ کو سمجھاؤ تاکہ صدور اس حکم کا ملتوی ہو قاضی نے جاکے عرض کیا یا امیرالمومنین اگر یہ رسالہ مشتہر ہوگا اور معاویہ کی نسبت جو حکم ہوا سی وہ عوام کو معلوم ہوگا تو وہ فساد برپا کرینگے معتضد نے جواب دیا کہ مین تلوار سے اونکا فساد مٹاؤنگا تب قاضی نے کہا علویونکی نسبت کیا کیجیگا اوس رسالہمین اونکی مدح و ثنا ہے اور اکثر وہ لوگ خروج بھی کرتے ہین اور لوگونسے اپنی بیعت طلب کرتے ہین جب عوام کو اونکی فضائل اور مدایح حسبی اور نسبی معلوم ہونگی سب اونکی راغب اور معین ہوجائینگی اور وہ خود بھی سب دلیر ہوجائینگے یہ سنکے معتضد اوس ارادے سے باز رہے۔ ایک حکایت عجیب روضۃ الصفا مین مروج الذہب سے منقول ہوئی ہے کہ ایک شخص معتضد کے سامنے مختلف صورتین بدل بدل کے آیا کرتا تھا کبھی ایک بوڑہے راہب کیصورت پر سفید داڑہی راہبونکی کپڑے پہنے ہوے کبھی ایک نوجوان خوبصورت کبھی تجار کیصورت پر کبھی ننگی تلوار ہاتھ مین لیئے ہوے آیا اور معتضد کے کسی خادم پر ایک وار کیا وہ سب

صورتین معتضد کو نظر آتی تھین جب دروازے قصر خلافت کی بند ہوجاتی تب کوئی یا بعض قصرین وہ صورتین ظاہر ہوتی تھین یہ حکایت عام اور خاص مین مشہور ہوئی لوگ طرح طرح کے خیالات اوس امر مین دوڑاتے تھے بعضے کہتے تھے وہ شیطان ہے معتضد کو ڈراتا ہے اور ایذا دیا چاہتا ہے کوئی کہتا تھا وہ کوئی سلمان جن ہے معتضد کو ڈراتا ہے تاکہ وہ حرکات اور افعال ذمیمہ کے مرتکب ہون بعضے لوگون کا یہ تصور تھا کہ معتضد کی کسی خادم کو کسی عورت کے ساتھ معتضد کے محل کی کسی سے تعلق اور تعشق ہوگیا ہے اوسنے جس حکما از قسم نیرنجات اور طلسمات سیکھے ہین وہ سارے شعبدے کیا کرتا ہے الغرض معتضد کو اس واقعہ سے بہت غصہ اور اضطراب پیدا ہوا اور اہل عزایم کیطرف اونھون نے رجوع کی اور بعضے اپنے خدمتگارونکو اونھون نے تلوار سے قتل کیا اور بعضونکو دجلہ مین پھینک دیا صاحب مروج الذہب کہتا ہے وقد اتینا علی الخبر فی ذلک السبیل الموجب له والحیلة فیه وما قال الفلاسفة وما حکی عن افلاطون فی هذا المعنی - راقم کہتا ہے اس عبارت عربی مین کچھ غلطی ہے اوسکا مطلب ہماری سمجھمین نہین آیا اسیطرح سے اوسکی قبل جو بعضے خدمتگارون کی قتل کو بشمشیر اور بعضونکو دجلے مین پھینک دینے کو لکھا ہے کتاب مطبوع بمبئی مین کچھ وہان بھی غلطی ہے غالبًا کچھ عبارت چھوٹ گئی ہے اسواسطے کہ نتیجہ رجوع کا اہل عزایم کیطرف نہین لکھا اور عجب نہین ہے کہ جو متبادر عبارت سے ہوتا ہے کہ معتضد نے بعضونکو خدمہ مین سے تلوار سے قتل کیا اور بعض کو دجلہ مین پھینک دیا وہ حرکت اوسی صورت مرئیہ کی تھی نہ معتضد کی اسواسطے اسمقام کو ہمنے اوسیطرح چھوڑا جیسا لکھا گیا جب تلک کوئی نسخہ روضة الصفا کا صحیح ہاتھ لگے

## ستر ہوین خلیفہ بنی عباس کے

## ابی محمد علی المکتفی باللہ نھی بن احمد المعتضد باللہ خلیفہ شانزدہم بن طلحہ موفق بن جعفر المتوکل خلیفہ دہم بن محمد المعتصم خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید

**خلیفہ پنجم** - انکا لقب یافعی کی مراۃ الجنانین اور طبری مین اور روضۃ الصفا اور سبایک الذہب مین مکتفی باللہ لکہا ہی مگر شیخ اکبر کی مسامرہ مین مقتفی باللہ ہی غالباً وہ کاتب کا نسخ ہی وہ غرہ ربیع الاول ۲۶۴ھ ہجریہ مین پیدا ہوے تھے مان اونکی بروایت سبایک الذہب ترکیہ تھی اور حسن و جمال مین ضرب المثل تھی یہانتک کہ بعضون نے اوسکی شانمین یہ قطعہ عربی لکہا ہے **قطعہ** قایست بین جمالہا وفعالہا ۵ فاذا الملاحۃ بالجنایۃ لاتفی ۵ والله لاکلمتہا ولو انہا ۵ کالشمس او کالبدر او کالمکتفی ۵ راقم کہتا ہے اس شاعر کا شعر دلالت کرتا ہے اسپر کہ وہ ذی عفت نہ تھی اور ظاہر یہ وہی خاتون ہی جسکو روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ معتضد نے ایک خاتون جمیلہ کے ساتھ نکاح کیا اور اوسکی مہر مین سوے تحائف ہند اور عراق اور چین کے دس ہزار درہم نقد دئے اور اوسی پیشتر اوسی کتابمین ہی معتضد کو عمارت کا بہت شوق تھا چنانچہ ایک قصر ثریا نام بنایا تھا جسکی تعمیر مین چار لاکھ دینار صرف ہوا اور اوسی پیشتر چونکہ معتضد کے بخل اور امساک کی شکایت لکہی تھی اسواسطے اون دونو روایتونکی بعد یہ فقرہ لکہا ہے مخفی و محجوب نماند کہ صرف دراہم در عمارت و خرج دنانیر جہت ازالۂ بکارت بہ بخل و امساک بے نہایت منافات ندارد اس صورتمین عمارت کی خرچ مین دراہم کی جگہہ پر دنانیر غلطی سے لکہی گئے اور مہر مین بسہو دنانیر کی جگہہ پر دراہم ہوگئی یا اس فقیر یمن دراہم سے دنانیر اور دنانیر سے دراہم غلطی سے بدل گئے ہین - اور مسامرہ مین مکتفی کی مان کو رومیہ نشیج نام لکہا ہی - الغرض معتضد کے وفات کیوقت مکتفی رقہ مین تھے کہ وہانکی امارت اونسے متعلق تھی قاسم بن عبید اللہ جو اونکے باپ کے وزراؤ مین تھے اور ظاہرا وہ بغداد کے بھی حاکم تھے اونھون نے بغداد مین مکتفی کی سبب سے بیعت کرائی اور اونکو رقہ مین لکہہ بھیجا وہ فوراً وہان پہنچ گئے اور لوگون نے اصالۃً تجدید بیعت کی کی اور چونکہ مسامرہ مین معتضد کے وزیر کا نام جیسا مذکور ہوچکا ہے عبید اللہ بن سلیمان

لکہا ہی

لکھا ہی ظاہر اوہ قاسم جنہون نے مکتفی کی بیعت بغداد مین وکالۃً کرائی وہ اونھین عبید اللہ کے بیٹے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عبید اللہ معتضد کی حالت حیات مین قضا کر گئے تھے اونکی جگہہ پر وہی قاسم اونکے بیٹے مقرر ہوے تھے - روضۃ الصفا مین مروی ہی مکتفی نے تخت خلافت پر بیٹھتے ہی سب گڑھے جو معتضد نے لوگونکی زندہ دفن کرنیکو واسطے کھدوائے تھے وہ سب پٹوا دئے اور ایک روایت سے اوسی جگہہ پر مسجد جامع بنوائی معتضد کا معمول تھا کہ جسے ناراض ہوے ایک غار مین مجرم کو زندہ اولٹا لٹکا کے غار کو بند کروا دیتے تھے اور ظاہر اعبرت کیواسطے ایسی غار بہت سی کھدوا رکھی تھی جنمین لوگ ڈرتے رہین اونھین غارونکو مکتفی نے پٹوا دیا یا جو لوگ زندہ دفن ہو چکے تھے اونکی نشانات باقی ہونگے وہ نشانات مٹا کے وہان مسجد جامع بنوائی - سوائے اوسکے مکتفی نے باپ کی عادت کے خلاف داد و دہش بہت شروع کی اس سبب سے وہ بہت محبوب اور مرغوب رعایا کے ہوے - اور قرامطہ کی ابتدا اگرچہ مکتفی کے باپ کی عہد سے ہوئی تھی مگر اونکی عہد مین اونھون نے بہت زور کیا تھا ممالک عرب مین اور شام مین اونکا استیلا ہوا بہت بڑے ظلم و ستم اونھون نے ممالک مین اونکیطرف سے واقع ہوے بہت سے ممالک کے بلدان اور قصبات اور قریات مین ہزارون عورتین اور بچون تک اونھون نے نہین چھوڑے سبکو قتل کیا مرد کس حساب مین ہین آخرش مکتفی کیطرف سے اونکا خوب قلع اور قمع ہوا بڑے بڑے سردار اوس قوم کے گرفتار ہوے اور بہ اشد عذاب قتل کئے گئے لیکن بیخ اونکا نہ مٹا رفتہ رفتہ مصر اور حجاز مین اور بعضے ممالک افریقیہ مین ایک مدت تک اوس قوم نے خلاف کی اور ترکون کے ہاتھہ سے اونکی خلافت مٹی - روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ وہ قوم نہایت بد مذہب تھے سارے محرمات حلال سمجھتے تھے اور احکام شرعیہ کی تاویلات لغو کرتے تھے نماز پڑھنا اس صورت سے جو بحکم الہی شارع اسلام نے علیہ الصلوٰۃ و السلام بتلائی ہے اوسکی

اونکی نزدیک کچھہ اصل نہین ہی امام معصوم کی فرمانبرداری نماز ہی زکواۃ عبارت ہی امام معصوم کو
خمس پہنچانے سی صوم کہتے ہین اسرار امامت کو چھپانیکو دن بھر فاقہ کرنا اور کچھہ نہ کھانا لغو ہی زنا
عبارت ہی امامت کی اسرار کو فاش کرنا اور عورت تو مرد کیواسطے مخلوق ہوی ہے ہر مرد کو ہر عورت
کی ساتھہ صحبت کرنا روا ہی اوسی زنا نہین ہوتی اور چونکہ ابتدا مین کوئی سردار موجد اس مذہب کا خط مقر
یعنی نہایت باریک لکھتا تھا اس سبب سے اوس جماعت کا نام قرامطہ ہوگیا - اوایل مین معتضد باللہ
کی عہد مین ابوسعید نامی ایک اونکا رئیس پیدا ہوا جو کچھہ جمعیت کرکے بحرین سی نکلا قطیف کوئی
جگہہ ہی وہان مسلط ہوا معتضد نی عمرو بن عباس غنوی نام ایک سردار کو کچھہ تھوڑسی جمعیت فوج کے
ساتھہ اوسکی مدافعت کیواسطے مامور کیا جب اوسی مقابلہ ہوا بڑے کشت وخون کی بعد ابوسعید نی
عمرو بن عباس کو مع اوسکی باقیماندہ ہمراہیونکی قید کرلیا جنمین سی سارے بن عباس کی ہمراہیونکو اوسنی
قتل کرڈالا صرف بن عباس کو حلف لیکی چھوڑدیا کہ اوسکا پیغام لفظ بلفظ معتضد کو پہنچادیوے خلاصہ
اوسکی پیغام کا یہ تھا تم جسکو میری مدافعت کیواسطے مامور کروگے کتنی ہی جمعیت سے کیون نہو وہ میرے
اوپر ظفر نپاویگا مین تمہارا کوئی ملک نہین چھینتا جنگونمین رہتا ہون اس صورتمین لوگ میرے مقابلی
کیواسطے مامور کرنمین ناحق آدمیونکا کشت وخون ہوگا اور ہمیشہ تمہاری سبکی ہوگی اسواسطے کہ کبھی کوئی
مجھپر ظفر نپاویگا - وہی بن عباس ناقل ہی کہ جب وہ معتضد کی پاس پہنچے وہ اونکو دیکھکی بہت ہی
متعجب ہوے اسواسطیکہ اونکی گمانمین وہ مقتول ہوگئی تھی اونسی ماجری پوچھا بن عباس نے خلوت کروائے
پیغام ابوسعید کا پہنچایا معتضد وہ پیغام سنکے ایسی برہم ہوے کہ راوی کی گمانمین تھا کہ وہ خود اوسکی
مدافعت کیواسطے چڑھینگے لیکن ایک مدت تک اونھون نی قرامطہ کا نام بھی نہ لیا - جب اونکو خبر
پہنچی کہ ایک گروہ اونکا اطراف کوفے مین خلق اللہ کو اغوا اپنی تبعیت پر کررہا ہی تب ایک سردار کو

اونکی گرفتاری کیواسطے مامور کیا اوس سپہ سالار نے اوس جمعیت قرامطہ کے سردار کو گرفتار کرلیا اور اوسکی
جمعیت کو منتشر اور پراگندہ کردیا اور اوس سردار کو معتضد کے پاس لے آیا اوسے معتضد نے پوچھا تیرا مذہب
کیا ہی اوسنے جواب دیا آپکو میرے مذہب سے پوچھنے سے کیا فائدہ ہی مگر جسقدر میرا عقیدہ اور مذہب آپسے
متعلق ہی اوسکو فرمائیے تو مین بیان کرون معتضد نے کہا بیان کرو اوسنے کہا جب جناب رسالتمآب
نے قضا کی عباس نے ہرگز دعوی خلافت کا نہین کیا ابوبکر خلیفہ ہوے پھر عمر ہوے اونھون نے خلافت کو
چھ آدمیونکی شوری پر چھوڑا اون چھ آدمیونمین بھی عباس کا نام نہ تھا اور خود بھی اونھون نے
اوسوقت اپنا دعوے اور استحقاق نہین پیش کیا اس سبب سے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آل
عباس کو بالکل خلافت کا استحقاق نہین ہے معتضد یہ سنکے بہت برہم ہوے اور حکم دیا کہ اوسکے
سارے دانت توڑ ڈالے گئے اور ایک ہاتھ بندھوا کے اوسکو لٹکوا دیا دو سرے دن ایک ایک عضو
اوسکا بتدریج کاٹا گیا اور اسی عذاب سے وہ قتل کیا گیا اوسکے قتل کیوقت لوگ صدور ایک کرامت کا
اوسسے نقل کرتے ہین جسکو عقل باور نہین کرتی مگر روضۃ الصفا مین جہان یہ حکایت مذکور ہے
شرح اوس کرامت کی نہین کی کہ وہ کیا تھی - پھر مکتفی کے عہد مین جیسا اوپر مذکور ہوا بہت سے
قرامطہ کے سردار گرفتار ہوے اور قتل کئے گئے اونمین حسین نام ایک شخص تھا جو دعوی سیادت کا کرتا تھا
اور اپنا نسب یون ظاہر کیا تھا حسین بن عبید اللہ بن محمد بن اسمعیل بن جعفر صادق علیہ السلام
وہ بھی پکڑا گیا اور قتل کیا گیا لیکن بیچ اونکا نہ مٹا ایک مذہب شیعہ اسماعیلیہ کی بنا انھین قرامطہ
سے پڑی اور ظاہرا فاطمیین مصر کے اونھین کی ایک شاخ تھی جنکو عبیدیون بھی کہتے ہین -
مسایک الذہب مین لکھا ہی کہ فاطمیین اپنے تئین اولاد عبید اللہ المہدی بن محمد الحبیب بن
جعفر المصدق بن محمد المکتوم بن اسماعیل بن جعفر الصادق علیہ السلام کہتے ہین پھر اوسمین لکھا ہے

کہ اس نسب مین نسابون نے اور بعضی اجلہ علمانے طعن اور قدح کی ہی اور خدا داناہی کہ امر حق کیا ہے۔
روضۃ الصفا کی روایت مین دو نام بیچکے ساقط ہوے ہین محمد بن الحبیب اور جعفر مصدق اور عبید اللہ
کا لقب مہدی نہین لکہا اور محمد دوم کی صفت مکتوم نہین لکہی۔ الغرض اون لوگونکو پہلے بلاد مغرب
مین اور افریقیہ مین تسلط ہوا پہر وہانسے مصر اور شام اور حجاز کے مالک ہوگئے۔ مکتفی کی مہر مین علی بن
معتصد کندہ تھا حاجب اونکا سوسن اونکا اپنا غلام تھا وزیر قاسم بن عبد اللہ قاضی اونکی ابو حازم تھی
پھر یوسف ہوے پھر یعقوب ہوے پھر ابو عمر پھر علی بن شوارب۔ روضۃ الصفا مین لکہا ہی مکتفی نے ذیقعدہ
سنہ ۲۹۵ ہجری مین قضا کی زمانہ اونکی خلافت کا بقول مسعودی کے چھ برس چھ مہینے سولہ دن تھی اور
عمر اونکی تینتیس برس چھ مہینے کی ہوئی۔ اور سبایک الذہب مین ہی کہ بارہوین ذیقعدہ روز یکشنبہ
سنہ ۲۹۵ ہجری مین اونھون نے قضا کی اور بموجب اوسیکی روایت کی ولادت اونکی پیشتر جو لکہی گئی ہی
اوس حساب سے عمر اونکی اکتیس برس آٹھ مہینے بارہ دن کی ہوی اور اوسیکی روایت سے مکتفی نے
آٹھ بیٹے اور آٹھ بیٹیان چہوڑین۔ اور مسامرہ مین اونکی عمر ترسٹھہ برس بیس دن کی لکہی ہے
غالبا وہ کاتب کی غلطی ہے کہ تینتیس کی جگہہ پر ترسٹھہ ہوگئے ہین پہر اوسمین لکہا ہی کہ سات
دن ربیع الثانی سنہ ۲۸۹ مین باقی تھے جب اونکی بیعت ہوئی اور تیرہوین ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ مین اونھون نے
قضا کی اور چھ برس چھ مہینے بیس دن خلیفہ رہے۔ یافعی نے مراۃ الجنان مین لکہا ہی ابو الحسن
علی بن المعتضد المکتفی باللہ بہت جمیل تھے خاصۃ بدیع الجمال معتدل القامت خوش رنگ اسود الشعر
بعد اپنے باپ کے خلیفہ ہوے اونکی خلافت ساڑہے چھ برس رہی۔ اٹھارہوین خلیفہ بنی عباس
مکتفی باللہ کے بھائی ابو الفضل جعفر المقتدر باللہ تھے بن معتضد باللہ
سولہوین خلیفہ بن طلحۃ الموفق بن المتوکل دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ

**آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین خلیفہ** - سبایک الذہب مین ہی مان مقتدر کی رومیہ تھی اور بعضے کہتے ہین ترکیہ مسمات قریبہ رمضان سنہ ۲۸۲ مین وہ پیدا ہوے تھی بعد اپنے بھائی مکتفی کے اونکی ولایت عہد سی خلیفہ ہوے اونسے پیشتر کوئی خلیفہ بنی عباس کا اونکی عمر مین خلیفہ نہین ہوا تھا اسواسطے کہ وہ تیرہ برسکی عمر مین خلیفہ ہوے بعد ایکمدت کے لوگون نے اونکو خلافت سی خلع کیا اور عبداللہ بن المعتز بارہوین خلیفہ کے بیٹے کو خلیفہ کیا پھر اوسیدن عبداللہ کو خلع کرکے مقتدر کو خلیفہ بنایا وہ قصہ اور وہ سبب عزل اور نصب کا بہت طول سے ہے بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا پھر مقتدر خلافت مین سنہ ۳۱۷ ہجری تک مستقل رہے اس سالمین پھر اونکو خلع کیا اور محمد بن معتضد سولھوین خلیفہ کے بیٹے کو خلیفہ کیا چند مدت کے بعد پھر خلافت مقتدر کیطرف رجوع ہوئی مگر سنہ ۳۲۰ ہجری مین فتنہ اور فساد امرا بغات کا بڑھگیا اور اوس ہنگامے مین مقتدر بچارے مقتول ہوگئے - اور مسامرہ مین لکھا ہی مان مقتدر کی رومیہ شعیب نام تھی اونکی مہر مین کھدا تھا جعفر ثق باللہ وزیر اونکی عباس بن حسن تھی اونھون نے وزارت مین مکرر عزل و نصب کیا بہت سی لوگ اس منصب پر اونکے عہد مین مامور ہوے منجملہ اونکی فضل بن جعفر بن المہدی بن الفرات المعروف بہ ابن خیزرانہ تھی صاحب اونکا نصر قشوری تھا اونکا ایک غلام یونس نام جسکو اونھون نے بہت بڑھا دیا تھا اوسنے نمک حرامی سے اونکو قتل کیا سینتیس برس چندروز کم اونکی عمر ہوئی بیعت اونکی ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ مین ہوئی تھی اور شوال سنہ ۳۲۰ مین وہ قتل ہوے پچیس برس سترہ دن کم اونھون نے خلافت کی اور تیرہ برسکی عمر مین خلیفہ ہوے تھے قاضی اونکی عہد کی بہت تھی منجملہ اونکی یوسف بن یعقوب اور اونکا بیٹا عمر محمد بن یوسف اور عبداللہ بن الشوارب وغیرہ تھی - اور روضۃ الصفا مین مذکور ہی مقتدر نے چوبیس برس گیارہ مہینے سولہ دن خلافت کی اور اڑتیس برس پانچ مہینے کی اونکی عمر ہوی امرا اور وزرا نفاق پیشہ اونکی

وقت مین جمع تھی ایک دوسرے کی سعایت سے وزرا مین اکثر عزل اور نصب ہوا کیا اور اونکی فسادات باہم سے خلیفہ کا بھی مکرر عزل ونصب ہوا جیسا مجملاً سابق الذہب کی روایت سے اوپر ذکر ہوا ہے۔ مقتدر بہت کریم النفس تھے عطایا اور صدقات بہت کرتے تھے اور اکثر روزہ دار رہتے تھے رعایا کے ساتھ برفق ومدارا اور اخلاق اور مروت سے زندگانی کرتے تھے مگر عورتونکو نظم خلافت مین اونکی عہد مین بہت مداخلت تھی چنانچہ ایک اونکی ماں کی لونڈی دیوان مقالم مین بیٹھی تھی اور علما اور فقہا کے ساتھ ہم نشین رہتی تھی داد ودہش اونھون نے بہت کی جو کچھ پہلے خلفا نے بیت المال مین جمع کیا تھا وہ سب اونھون نے خرچ کرڈالا اونکی مہر مین کندہ تھا الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیئ۔

راقم کہتا ہے مسامرہ کی روایت سے پیشتر اور ہی کندہ مہر کا لکھا گیا ہے شاید دو مہر ہونگی

بارہ مرتبہ وزرا مین اونھون نے عزل ونصب کیا منجملہ اونکے وزرا کے اپنی اپنی نوبت مین عباس بن حسن اور ابن فرات اور ابن خاقان اور حامد بن عباس اور علی بن عیسی اور محمد بن علی بن مقلہ وغیرہ تھے اور یونس ایک اونکا خادم اور غلام اگرچہ وزیر نہین مقرر ہوا مگر سب وزرا سے زیادہ مقتدر تھا امور اہم مین اونکی عہد خلافت کے ایک تسلط خلفای اسماعیلیہ کا مصر وغیرہ مین تھا جو اپنے تئین فاطمیین کہتے تھے بنا اونکی اپنے دعوے سے ابو محمد عبید اللہ سے بن محمد بن عبد اللہ بن سموم بن محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام ہوئی کہ اوسنے اپنے تئین ملقب بمہدی بالله کیا اور ممالک مغربیہ مین خروج کرکے قدیم خاندانونکو اوسنے مٹا دیا اوسکی اولاد مین سے ایک شخص نے جسنے اپنے تئین ملقب بہ المعز لدین اللہ کیا تھا ممالک مصر پر استیلا پایا چنانچہ مدت تک اوسکی خاندان مین وہانکی خلافت رہی جسکو صاحب روضۃ الصفا نے دودمان علویہ اسماعیلیہ لکھا ہے یہ خاندان وہی ہے جسکا ذکر مجمل اور نسب معتضد باللہ کی خلافت کے ذکر مین سابق الذہب سے پیشتر ہمنے نقل کیا ہے مگر اس

اخیر روایت - روضۃ الصفا مین اوس خاندان کے نسب مین بڑا اختلاف کیا ہی ہمارے گمانمین اول روایت صحیح ہے اگر کسی تاریخ مین ہمکو مفصل اور مرتب کوائف اوس خاندان کی حکومت کی معلوم ہونگے وہ ہم انشاء اللہ تعالی بعد ختم ذکر خلفاے عباسیہ کے نقل کرینگے - دوسرا امر اہم جو مقتدر کی عہد خلافت مین واقع ہوا قتل حسین بن منصور حلاج کا تھا روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اوس عہد خلافت مین جب حامد بن عباس منصب وزارت پر مامور ہوا وہ باعث اونکے قتل کا ہوا - اس واقعہ کی کیفیت پہلے ہم اوسی کتاب سے نقل کرتے ہین بعد اوسکے جو اوس باب مین شیخ اکبر نے مسامرہ مین اور یافعی نے مراۃ الجنانمین لکھا ہی وہ نقل کرینگے - لکھا ہی منصور حلاج کو سہل بن عبداللہ تستری اور ابوالقاسم جنید بغدادی اور ابوالحسین نوری کے ساتھ اظہار ارادت تھا مگر دعاوی بلند خوارق اور کرامات کی کرتے تھے یہ خبر حامد بن عباس کو پہنچی کہ ایک شخص ایسا پیدا ہوا ہے کہ بہت خوارق عادات کا دعوی کرتا ہے یہانتک کہ مردے کو زندہ کرنا اور تسخیر جنات کا بھی اوسکو دعوی ہی اور اکثر دار الخلافت کے لوگ اور وزیر سلطنت اوسکیطرف رجوع کرتے ہین - ایک یہ خبر سلطنت مین پہنچی کہ ایک شخص بنی ہاشم کا یہ کہتا ہی کہ ابن منصور حلاج خدا ہی اور مین اوسکا پیغمبر ہون - وزیر نے ایک جماعت کو اونکے مریدین مین سے گرفتار کیا بعد تخویف اور تہدید کے سب نے اعتراف کیا کہ اوپر خوب ثابت ہوگیا اور سبکو یقین ہے کہ ابن منصور خدا ہی اور مردونکو زندہ کرتا ہے مگر جب خود ابن منصور سے پوچھا گیا اونھون نے کہا نعوذ باللہ جو مجھکو دعوی خدائی کا ہو مین نماز گذار اور روزہ دار ہون اور برابر عبودیت پر قایم ہون بجز اعمال خیر کے اور مین کچھ نہین جانتا - وزیر نے علما اور فقہا کو جمع کرکے اونسے درخواست کی کہ ابن منصور کے قتل کا فتوی لکھین سب علما نے باتفاق کہا جبتک اونکا جرم موجب قتل ہمپر ثابت نہوگا ہم فتوی نہین لکھین گے - اب وزیر کو فکر ہوا پہلے جرم ثابت کرنیکی ہوئی پہلے وزیر نے علی بن عیسی کو حکم دیا کہ ابن منصور حلاج سے مناظرہ کرو -

راقم کہتا ہی کہ وہ علی بن عیسیٰ اپنے عہد مین وزیر بھی ہوگئے ہین جیسا پیشتر روضۃ الصفا
کی روایت سی لکھا بھی گیا ہے شاید وہ علما کے زمرے سے ہونگے - اونھون نی بن منصور کو قید خانی سی
بلا کی اونسی کچھہ گفتگو شروع کی جسمین اونکو کوئی سخت بات کہی ابن منصور نی کہا اگر اسے زیادہ آگی تم بڑہی
ابہی زمین کو یا نو سی اشارہ کرونگا جو تمکو خسف کرلیگی علی بن عیسیٰ یہ کلام سنتے ہی ڈر گئے اور وزیر کی پاس
اونکی منافرہ سی استعفا کیا - اب وزیر نے ایک عورت نوجوان کو ابن منصور کی معتقدین مین سے بلوایا
جسکی منگنی بھی ابن منصور نی اپنے بیٹے کے ساتھہ کی تھی اوسنے گواہی مین یہہ خوارق عادات ابن منصور
کے نقل کرکے کہا کہ ایکدن اونکی ایک بیٹی نی مجھسے کہا کہ میرے باپ کی سامنی سجدہ کرو اوسنے کہا
سجدہ سوا خدا کی دوسرے کیا درست نہین ہی اسپر ابن منصور نی کہا یہ ٹھیک ہی مگر زمین پر ایک خدا
ہی اور آسمان پر دوسرا خدا ہی مگر حلافی ایک عورت کی گواہی کو قبول نہ کیا اور فتوی اونکی قتل کا نہ لکھا
بعد اوسکی اونکی قتل کا ایک عجیب امر باعث ہوا کہ ایک پرچہ کاغذ کا ابن منصور کی ہاتھہ کا لکھا ہوا وزیر کے
ہاتھہ مین آیا اوسمین لکھا تھا جسکو آرزو حج کرنیکی ہو اور عوائق سی مکے مین نہ جاسکی تو اوسکو چاہیے اپنے
گھر کو ہر طرحکی نجاسات سی پاک کرکے وہان کسیکو جانے نہ دے جب حج کے دن آوین تو اوسمین ایک
مربع یعنی چوکا بنا وے - راقم کہتا ہی معلوم نہین اوسے مراد صرف نشان چوکے کا کرنا ہی یا مربع احاطہ دیوار کا
مراد ہے متبادر امر دوم ہے پھر اوس چوکے کی گرد طواف کرے اور جتنی مناسک حج کے ہین وہ اوسمین
ادا کرے اور ایک رات کو چند یتیم لڑکونکو اچھے اچھے کپڑے پہناوے اور اچھا کھانا جو میسر ہو وہ کھلاوے
اور ہر یتیم کی اپنے ہاتھہ سی خدمت کرے پھر ہر یتیم اچھا کرتہ اور سات درہم یا تین درہم جسکی پونی دو روپے
یا بارہ آنے ہمارے ہندوستانکی رواج کے ہوے دیکے رخصت کرے تو یہ عمل اوسکا قایم مقام
حج کے ہوجائیگا - وزیر نے وہ کاغذ سب علما اور فقہا کو جمع کرکے پیش کیا قاضی ابو عمرو نی حلاج سے

پوچھا یہ پریشان تحریر کس روایت اور کتاب سند سے لی ہی حلاج نے جواب دیا کتاب اخلاص سی ہی جو حسن بصری کی تصنیف ہی اور بعضی تاریخ کی کتاب مین لکھا ہی فلانی کتاب سی جو ابو عمرو عثمان مکی کی تصنیف ہے قاضی نے کہا او کشتنی ہینی وہ کتاب دیکھی ہی اوسمین ہرگز وہ روایت جو تو نی لکھی ہی نہین ہی۔ قاضی کی وہ گفتگو جب وزیر کے کانون پہنچی اونھون نی قاضی سی اصرار کیا کہ تمھاری رایمین حلاج کشتنی ہوچکا یعنی مار ڈالنے کے لایق اب تمکو چارہ نہین ہے بجز فتوی لکھنے کے قاضی نی ہر چند فتوی لکھنی مین تعلل اور تساہل کیا لیکن پھر مخالفت وزیر کے حکم سے وہ نکر سکے لکھدیا کہ خون حسین بن منصور حلاج کا ہدر ہے جو کوئی اونکو قتل کرے اوسے مواخذہ دنیوی شریعت کی بموجب نہوگا اور سب علما اور فقہا نی قاضی کے متابعت سی اوسکی راے کی ساتھ اپنا اتفاق لکھدیا۔ اور بعضی تاریخون مین لکھا ہی کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نی بھی لکھدیا کہ حلاج بحسب ظاہر شریعت کشتنی ہی مگر یہ امر خلاف واقع ہے اسواسطیکہ کہ خواجہ محمد پارسا نی اور سارے علماے اخبار نی لکھا ہے کہ ابن منصور کے قتل سے اونیس برس پیشتر حضرت شیخ ابو القاسم جنید نی قضا کی تھی۔

راقم کہتا ہی تقدیم موت شیخ جنید کی حلاج کی قتل سے اونکی فتوای قتل حلاج کی انکار کی دلیل جب ہوسکتی ہے جب ہفوات ابن منصور کی اونکی عہد مین مشہور نہوے ہون البتہ یہ ثابت ہوا کہ وزیر نی جو فتوی قتل کا لکھوایا تھا اوسپر اونکی دستخط نہ تھی۔ الغرض جب فتوی حلاج کی خون کی ہدر ہونیکا مکمل ہوگیا تب وزیر نی اوسکو مقتدر باللہ خلیفہ کی روبرو پیش کیا اونھون نی حکم دیا کہ شریعت غرا کا حکم نافذ کرو۔ وزیر نی بغداد کی کوتوال کو حکم دیا کہ کل ابن منصور حلاج کو دجلہ کی پل پر لیجاکی پہلی اونکو ایک ہزار کوڑی مارو اگر اوسی نہ مرین تب ہاتھ پانو اور سر اونکا کاٹ کی پل پر لٹکادو اور باقی لاش کو جلا کی راکھ اوسکی دجلے مین بہادو اور ہر چند وہ کہین کہ دجلہ

اور فرات مین تیرے واسطے پانی کی جگہہ پر سونا اور چاندی بہادونگا اگر مجھکو تو چھوڑ دے ہرگز اونکی بات
کو نہ سنا کسیطرح سے کوڑے مارنے مین تخفیف نہ کرنا - بالجملہ کوتوال بموجب حکم کے دوسرے دن ابن منصور کو
پل پر لیگیا ہزار دن تماشا ئیونکا وہان مجمع تہا جب چھہ سو کوڑے اونپر پڑچکے تب ابن منصور نے کوتوال سے
کہا میری نصیحت ہے وہ خلیفہ کو پہنچادو وہ مسطنیہ کے فتح پر ابر ہے کوتوال نے مطلق اعتبار نہ کی اور ہزار کوڑے کی
تکمیل کردی مگر ابن منصور نے ابتدا سے انتہا تک اہ بھی نہین کی پھر جلادونے سر کاٹا جو دار پر چڑہایا گیا اور لاش
کو جلاکے ساری راکھہ دجلے مین بہادیگئی بسبب اتفاق دجلے کا پانی بڑھگیا اونکے مریدین مین شہرت ہوگئی کہ
اونکی راکھہ کو پڑنے سے دجلے کا پانی بڑھگیا ہے - صاحب روضۃ الصفا نے یہ سب قصہ لکھکے لکھا ہے ارباب
صدق وصفا پر مخفی اور محتجب نہین ہے کہ مشائخ کبار نے ابن منصور حلاج کے رد اور قبول کے باب مین بہت کچھہ
لکھا ہے اور بعضے مشاہیر اس گروہ عالیمقدار کے اونکے علو مرتبے کے قائل ہوے ہین اور اونکے کلمات مخالف شرع کی
تاویلین کی ہین تفصیل اور شرح اوسکی سیاق تاریخ کی مخالف ہے اب ہم بعضے مشائخ کے اقوال اونکی نسبت
یہان نقل کرکے جو ہماری اپنی راے اوس باب مین ہے ہم اوسکو لکھین گے حضرت مولانا جلال الدین رومی
کا تو ایک شعر ہم لکھتے ہین ؎ چون قلم در دست غدارے بود + لاجرم منصور بر دارے بود + اور شیخ اکبر
محی الدین بن العربی رحمہ اللہ نے مسامرہ مین حلاج کا قصہ صرف اسقدر لکھا ہے کہ سنہ ۲۹۶ ہجری مین حسین بن
منصور حلاج گرفتار ہوا اور ذیقعدہ سنہ ۳۰۹ مین اوسکے ہاتھہ پانو کاٹے گئے اور سر کاٹا گیا اور لاش جلادیگئی
اور کچھہ تحسین یا تقبیح اس فعل کی نہین کی مگر طرز تحریر اونکا اسپر دلالت کرتا ہے کہ اونکے نزدیک وہ اور اوسکی
حرکات اچھے نہ تھے اور اگرچہ عبارت عربی مین ضمائر مفردہ سے کچھہ بے تعظیمی نہین نکلتی لیکن جسکی بہت
تعظیم مدنظر ہوتی ہے تو ضمائر جمع بھی شخص واحد کیواسطے مستعمل ہوتے ہین وہ نہین مستعمل ہوے علاوہ
اسکے شیخ اکبر کی تحریرات مین جہان نام اولیاء اللہ کا اور بڑے بڑے مشائخ اور علما اور فقہا کا آتا ہے تو

نام کے

نام کے بعد صیغۂ دعائیہ مثل رحمہ اللہ وغیرہ کے ضرور لکھتے ہین وہ بھی حلاج کے نام کے بعد مستعمل نہین ہوا
یافعی نے مراۃ الجنان مین حلاج کے حال کی بہت شرح کی اور بعضے مشائخ کبار کے اقوال اونکی نسبت
لکھے ہین اوسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین مگر ہمکو بڑا افسوس ہے کہ مراۃ الجنان جو ہمارے زیر نظر ہے اسقدر غلط ہے
کہ اوسی اصل مطلب کا سمجھنا حقیقت مین اوس کتاب کا تصنیف کرنا ہے اس سبب سے جو ساری کوائف
حلاج کی اوس کتاب کی تین ورق ایکس سطری مین لکھے ہین وہ سب ہم ترجمہ نہین کرسکتے جتنا ہماری
سمجھمین بمشکل آیا ہے وہ ہم ترجمہ کرتے ہین پھر بھی ہمین کھٹکا ہے کہ جو ہم سمجھے ہین شاید اوسمین کچھ
غلطی ہو۔ الغرض یافعی نے شروع سنہ ۳۰۹ ہجری لکھنے پہلے لکھا ہے اس سالمین خلیفہ کے سپہ سالار دارون
نے شہر اسکندریہ پر قبضہ کیا اور عبیدی یعنی جو اپنے تئین فاطمیین کہتے تھے ملک مغرب کیطرف چلے گئے
مطلب یہ ہے کہ مملکت مصر پر پھر مداخلت خلفاے عباسیہ کی ہوئی۔ اور اوسی سالمین قضیہ حسین بن منصور
حلاج کا واقع ہوا وہ بیضاء ایک شہر مملکت فارس کا ہے وہانکی تھے اور نشو ونما اونھون نے واسط اور عراق
مین پایا تھا سہل بن عبداللہ کی اونکو صحبت رہی بعد اوسکی ابوالحسین نوری اور ابوالقاسم جنید وغیرہم
کی اونھون نے صحبت حاصل کی لوگونکی آرا اونکی باببن مختلف ہین بعضون نے اونکی تعظیم مین بڑا مبالغہ کیا ہے
اور بعضون نے اونکی تکفیر مین بڑا مبالغہ کیا ہے اور بعضے لوگ اونکی باببن متوقف ہین اور محققین نے اونکی
طرف سے عذر کیا ہے اور جو شطحات اونسے صادر ہوے اونکی تاویلات کی ہے۔ منجملہ اونکی قطب ربانی جنکی بزرگی
اور اونکی تقدس کی بڑے بڑے اکابر قائل ہوے ہین اور گردنین سارے اولیاء اللہ حاضر اور غائب کی اونکی زیر
قدم خم ہوئین یعنی شیخ شریف حسیب اور نجیب محی الدین عبدالقادر جیلانی ہین اور شیخ کبیر عارف باللہ
مشہور امام الطریقت اور لسان الحقیقت شیخ بہاء الدین نقشبندی اور امام رفیع المقام حجۃ الاسلام
ابوحامد غزالی اور جو اونکے اور بہت لوگ جنکا ذکر طوالت چاہتا ہے بلکہ حصر اونکا متعذر ہے۔ اور منجملہ اونکے

جو حسین بن منصور کے کمال کے قائل ہوے ہین اور اونکو قبول کیا ہی اور اونکی حال کو صحیح کیا ہی اور اونکو ایک
محققین مین شمار کیا ہی اور اونکو ائمہ صوفیہ عارفین سالکین مرشدین سی خارج نہین کیا شیوخ بزرگ عارفین
باللہ ائمہ قوم شیخ ابو العباس بن عطا اور شیخ ابو القاسم نصیر آبادی اور شیخ ابو عبد اللہ بن خفیف ہین یہانتک
کہ بن خفیف کا یہ قول ہی کہ حسین بن منصور عالم ربانی تھے پس شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام جسکو
شیخ ابو القاسم محمد بزار نے بہ اسناد حلاج کی مناقب مین نقل کیا ہی یہ ہی کہ راوی کہتا ہی کہ مینے سنا شیخ محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو کہ اونھون نے فرمایا کہ لغزش کی حسین حلاج نے پس نہ تھا اونکی زمانے مین
کوئی جو اونکا ہاتھ پکڑکے اوس لغزش سی بچاوے اور اگر مین ہوتا اونکی زمانے مین تو مین اونکا ہاتھ پکڑتا یعنی
اونکو بچاتا کہ اوس لغزش سی گرنے نہ پاتے اور مین ہر شخص کو اپنے اصحاب اور مریدین اور محبین سی جنکی مرکوب
کو لغزش ہو قیامت تک بچانے والا ہون - اور منجملہ کلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حسین حلاج کے
مناقب مین یہ ہی اور اظہار عقل بعض عارفین کا اپنے گھوسلے سے کہ کھینچی تھی اوسکو اوسکی اپنی صورت اور وہ پہنچا
آسمان پر فرشتونکی صفین پھاڑتے ہوے اور وہ تھا ایک باز قورخانہ بادشاہ کا جسکی آنکھین دھاگے سے
سی ہوئی تھین اسکے بعد خبر ایک آیت کا ہے یعنی خلق الانسان ضعیفا اوسکی معنی ہین پیدا کیا گیا ہی
انسان کم زور پس نہ پایا اوسنے آسمان پر کوئی شکار پس جب ظاہر ہوی اوسپر دانش رایت دلی
کی یعنی دیکھا مینے اپنے پروردگار کو زیادہ تر متحیر ہوا اپنے مطلوب کے اس کلام پر اینما تولوا فثم وجہ اللہ
یعنی جدھر تم پھیرو اوسیطرف ہی موہ اللہ کا پھر اوتر آیا اپنے گھوسلے مین زمین کی خطے پر یہان ایک
محال کا طالب ہوا یعنی دریا کی عمق کے اندر آگ ڈھونڈھنے لگا اور عقل کی آنکھ کو جب پھیرا سوا
نشانونکے کچھ نہ دیکھا فکر کی دونو جہانمین اپنے معشوق کی سوا کچھ نہ پایا تب خوش ہوا پھر نشیلے دلکی زبانسی
انا الحق گایا اوس کنگری سی جو بشر کی کنگری نہ تھی اور ابلیس کی سنٹی بجائی تب آدم نے کلیا اپنی آواز سے

وہ راگ جو پہنچا اونکو حقیقت نوری سے اونکی اپنے بھید مین اور کہا اوحلاج تو یہ سمجھتا تھا کہ قوت
تیری تجھسے ہی اب یہ نیابت جمیع عارفین کی حسب الواجد افراد واحد کا کر یعنی اس بھیس مین انانیت
کی جتنی علی العموم لوگون نی وحدانیت پائی ہی اوسی وحدانیت پر قایم رہا اوسسے آگے مت بڑھ اور کہہ انا محمد
تو سلطان حقیقت کا ہی اور تو انسان عین وجود کا ہی تیرے استانہ باب معرفت پر گردنین عارفین کی
جھکی ہوئی ہین تیرے جلال کے بحار مین پیشانیان کل مخلوقات گھستی ہین - اور منجملہ کلام شیخ عبدالقادر
حلاج کی باہین اوسی راوی کی پاس بہ اسانید لکھا ہوا ہی کہ کہا اوسی رضی اللہ عنہ نی اوڑا ایک شخص
عارفین مین سی افق دعوی پر انا الحق کی پہونسی اور باغ ابدیت کا حسین کی حشیش اور انیس سے خالی
پایا اجنبی لغت سی سستی بجای بہ تعریض اپنے حیف کی یعنی دین اسلام کی ظاہر ہوا اوسپر عقاب
بادشاہ کا مکمن ان اللہ لغنی عن العالمین سی اور گڑ دیا اوسکی چیڑ مین مخلاب یعنی پنجہ کل
نفس ذائقۃ الموت کا اور کہا اوسی سلیمان زمان کی شرع نی کیون تو بولا اجنبی لغت سی
کیون تو گایا اوس گنگری سے جس گنگری سی سالکین راہ کی نہین گاتی اب داخل ہو جا اپنی وجود
کی پنجرہ مین غیریت قدم کی راہ سی رجوع کر یعنی پھر آو اپنی حدوث کیطرف اور اپنی زبان سی اقرار اور
اعتراف کر حسب الواجد افراد واحد کا اسکی شرح اوپر ہو چکی ہے تاکہ سنین تیرا اقرار ارباب دعاوی
اسو اسلیکہ اصل مناط حفظ طریق کا اقامت وظائف خدمت شرع کی ہی - اور منجملہ کلام شیخ شہاب الدین
سہروردی کی اونکی کتاب عوارف المعارف مین ہی جو باسناد عالی ہمکو پہنچی ہی کہ اونھون نی لکھا ہی
اور جو حکایت کیا گیا ہی ابی یزید رحمہ اللہ کا قول سبحانی حاشا کہ کوئی شخص بجز اسکی اعتقاد کرے
کہ اونھون نی اللہ تعالی کی قول کی نقل کی تھی اور اسیطرح سی سزاوار ہی کہ آدمی اعتقاد کرے قول
انا الحق حلاج رحمہ اللہ کا - اور کلام امام حجۃ الاسلام ابی حامد غزالی کا پس بہ تحقیق ہمنی ذکر کیا ہے

اپنی کتاب مشکوٰۃ الانوار مین ایک فصل طویل اوسکی جو اونھون نے عذر کیا ہی اون الفاظ کا جو حلاج سے صادر
ہوتی تھی مثل اونکی قول انا الحق کے اور قول ما فی الجبۃ الا اللہ کے اور مثل اون اطلاقات کے۔
اسکے بعد یافعی نے ابن خلکان کا کلام بہت طویل علی العموم صوفیہ کی شطحیات کی تاویل کی بابت
اور اوشی بابت ہم کلام شیخ عارف باللہ تعالیٰ سید جلیل ابن الشموس ابی الغیث بن جمیل قدس سرہ
کا نقل کیا ہی جسکا خلاصہ یہ ہی کہ وہ کلمات خلاف شریعت اونکی حالت سکر اور بیہوشی واردات کی ہوتے
ہین۔ پھر وہ خود لکھتے ہین جب اسطرحکی واردات اونپر ہوتی ہی تو بنظر احتیاط کے کہ مبادا اوس قسم کی
شطحیات زبانسے نکلین اوس واردات کے بند کرنیکے واسطے بعضے عارفین بازار مین چلے جاتے تھے تاکہ لوگون
کی اشغال مختلفہ دیکھکے وہ واردات بند ہوجاے بعضے اپنی منکوحہ سے صحبت کرتے تھے بعضے گھوڑے پر سوار ہوکے
اپنے تئین لہو ولعب مین مشغول کرتے تھے۔ پھر یافعی نے بعضے کلمات حلاج کے نقل کئے ہین منجملہ اونکے یہ تھا
کہ لوگون نے اونسے پوچھا کہ تصوف کیا چیز ہے اونھون نے کہا کہ تصوف تمھارا اپنا نفس ہی اگر تم اوسکو
کسی کام مین مشغول نہ کرو تو وہ تمکو کسی کام مین مشغول کردیگا پھر یافعی نے خود اس کلام کی شرح
کی ہی کہ اگر نفس کو تم طاعات اور وظائف عبادات مین مشغول نہ کروگے تو وہ تمکو خواطر مذمومات موقعات
فی الہوی والافات مین مشغول کریگا۔ پھر بہت سے اشعار حلاج کے مشتمل اصطلاحات صوفیہ پر نقل کرکے یافعی
لکھتے ہین کہ اونکی بابت تصانیف کثیرہ ہوے ہین کہ ایک مختصر کتابمین گنجایش اونکی ذکر کی نہین ہے
حاصل امر یہ ہی کہ اکثر علماے عصر نے فتویٰ اونکی اباحت دم کا دیا کہتے ہین کہ ابا العباس بن شریح نے
کہا جب لوگون نے اونسے پوچھا کہ وہ ایک مرد ہی کہ مخفی ہے اونپر اپنکا حال مین کچھ اوسکی بابت
نہین کہتا یہ نقل کرکے یافعی لکھتے ہین مگر ابن شریح حلاج کے قتل سے تین برس پیشتر قضا کرچکے
تھے تو شاید اونسے قبل حلاج کے مقتول ہونے کے اونکی اپنی حالت حیات مین پوچھا ہو جسکا اونھون نے

حلاج کا حال

وہ جواب دیا اسیطرح سے جو لوگ کہتے ہین کہ جنید اور ابن داود ظاہری منجملہ اون لوگونکے تھے جنھون نے
فتوئی اونکے قتل کا دیا تھا وہ بھی صحیح نہین ہے اسواسطیکہ جنید نے ۲۹۸ھ مین قضا کی حلاج کی قتل سے گیارہ
برس پیشتر اور ابن داود نے بارہ برس پیشتر اونکے قتل سے وفات پائی تھی۔

راقم کہتا ہے کہ شطحیات حلاج کی اگر اون دونو بزرگونکی حیاتمین شہرہ پائے ہین تو ممکن ہے کہ
اونکا فتوئی بھی قتل کا ہوا ہو۔ پھر یافعی لکھتے ہین کہ حامد بن عباس مقتدر کے وزیر کی مجلس مین قاضی
ابوعمر نے حلاج کے قتل کا فتوئی لکھا اور جتنے فقہا وہان حاضر تھے اونھون نے لکھا تو وہ سب لوگ اوسے
لکھنے مین مشغول تھے اور حلاج مکرر اور سہ کرر یہی کہتے تھے میرا قتل حلال نہین ہے مین اعتقاد اسلام پر
اور مذہب اہلسنت پر ہون ائمہ اربعہ اور خلفاء راشدین اور بقیہ عشرہ مبشرہ کو افضل جانتا
ہون اور مینے بہت سی کتابین سنت کی تصنیف کی ہین جو واقفین یعنی کتب فروشون کی پاس موجود
ہین فاللہ الدفی دمی۔ الغرض وہ برابر یہی کہتے رہے اور فقہا سب اوس حکم کے لکھنے مین مشغول
تھے کسی نے اعتنا اونکی اوس کہنے پر نہ کی جب سب تحریرات کامل ہوچکین تب حلاج پھر محبس مین
بھیجے گئے اور وزیر نے ساری کیفیت اوس مجلس کی فتوی کے ساتھ مقتدر کی پاس بھیجی مقتدر
نے جواب لکھا کہ جب سب قضات نے فتوئی قتل حلاج کا لکھا تو چاہئے کہ اونکو کوتوال کو سپرد کرو
اور حکم دو کہ پہلے اونکو ہزار کوڑے مارے اگر مرجائین تو بہتر والا ہزار کوڑے اور مارین اوسپر بھی
اگر نہ مرین تب گردن کاٹ ڈالی جاے وزیر نے کوتوال کو مقتدر کے حکم سے مطلع کیا اور اپنے طرف سے اتنا
بڑھایا کہ بعد کوڑے مارنے کے پہلے ہاتھ پانو کاٹی جائین پھر گردن کاٹی جائے اور جثہ جلاکے خاکستر دریا مین
پھینکی جاے اور اگر حلاج کہین کہ چاندی اور سونا دجلے اور فرات مین تیرے واسطے بہادونگا ہرگز نہ سنا
اور تخفیف عقوبت مین نکرنا کوتوال نے رات کو تو اونکو مقید رکھا اور صبح کو منگل کے دن جب ذی القعدہ سنہ

سات دن باقی تھے اوسی سنہ مین جو اوپر مذکور ہوا حلاج کو اوسیطرح سے مقید طوق اور زنجیر اور بیڑیون
باب الطاق مین لیگئے خلق کثیر کا دہان مجمع تھا جلاد نے کوڑے مارنا شروع کیا اونھون نے آہ تک
نہین کی جب چھ سو کوڑے ہوگئے اونھون نے کوتوال سے کہا میری ایک نصیحت ہے جو قسطنطنیہ کے
فتح کے برابر ہے وہ خلیفہ کو پہنچا دو کوتوال نے کہا کہ مین سن چکا ہون کہ آپ یہ کہین گے اور اوسے
بھی زیادہ مگر تخفیف عذاب کی میرے اختیار مین نہین ہے جب کوڑے پڑ چکے تب اونکے ہاتھ پانو
کاٹے پھر سر کاٹا اور باقی جثے کو جلا کے اوسکی راکھ دجلے مین بھادی - کہتے ہین حلاج کے مریدین منتظر
تھے کہ چالیس دن کے بعد حلاج پھر نمودار ہونگے - اور اتفاق سے اوس سال مین دجلے کا پانی پھر بڑھ گیا سب اونکے
مریدین کا اعتقاد تھا کہ حلاج کے جثے کی راکھ اوسمین پڑنے سے اوسکا پانی بڑھگیا - اور بعضے اونکے مریدین کا
یہ عقیدہ تھا کہ حلاج قتل نہین کیے گئے بعضے اونکے اعدا اونکی صورت پر ظاہر ہوے وہ قتل کئے گئے جیسا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین ظاہر منے قران سے ولکن شبہ لھم نکلتا ہے - الغرض
شرح سارے قصے کی بہت طوالت چاہتی ہے اور جسقدر مذکور ہوا وہ اطلاع عام کیواسطے کافی ہے - اور
ذہبی نے جو حلاج کے باب مین لکھا ہے اور اوپر نہایت تشنیع کی ہے اور اونکی باب مین بہت برے امور لکھے ہین
اور نقل کئے ہین جب اور مشائخ کبار کیطرف سے اونکی مناقب نقل ہوے تو اوسکا ذکر مناسب نہین
ہے اونپر طاعنین کے اقوال اگر ہم نقل کرتے تو اوسکے ضمن مین اوسکا ذکر مناسب ہوتا -

راقم کہتا ہے عوام کی شہرت عجب چیز ہے جبتک مشائخ نے حلاج کے مناقب لکھے ہین
اور اونکی ہفوات کی تاویل کی ہے راقم کی دانست مین شہرت متواتر عوام نے اصل معاملہ پر اونکو
خوض نہین کرنے دیا اس سبب سے اصل معاملہ کی صحت کمتر منکشف ہوی اور جیسا تاویلات حضرت
محی الدین عبد القادر جیلی قدس سرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حلاج بلاشک صاحب نسبت تھے مگر شیطان نے اونکی راہ

ماری تھی اور شریعت محمدی سے علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اونکو خارج کردیا تھا تو بدالالت التزامی
حضرت شیخ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ اجراحد شرع کا اونکے اوپر جسنے اونکا قتل بیجا نہ تھا تو ہمارے نزدیک
حسین حلاج غفرالہ لہ غالباً صاحب کشف وکرامات تھے لیکن مورخین معتبر کی روایات سے دو امر ثابت ہوتے ہین
ایک یہ سزائے قتل اونکی نہ بااقتضائے حکم شریعت نہ تھی بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ ظاہر اونکی کشف وکرامات
علانیہ سے کثرت رجوع عوام جو حلاج کیطرف تھی اوسے احتمال وقوع فتور کا حکومت اور خلافت مین تھا
پس زجر اور توبیخ اور عبرت عوام کی منظور نظر حکام کی تھی بڑی دلیل قوی اس دعویکی یہ ہے
کہ قتل اونکا شریعت کے موافق نہین ہوا اور جیسا عوام مین مشہور ہے کہ اونکو سنگسار کیا تھا اور وہ
بالکل اوس سنگساری پر صابر رہے مگر حضرت جنید نے جب ایک کنکڑی یا ایک پھول سے مارا تب وہ
شور وشغب کرنے لگے وہ ساری روایت عوام کی بنائی ہوئی ہے اوسکی کچھ اصل نہین ہے اور پر مذکور
ہوچکا ہے کہ پہلے اونکو ہزار کوڑے مارے پھر ہاتھ پانو کاٹے پھر گردن کاٹی پھر جسنے کو جلاکے راکھ اوسکی
دریا مین بہادی یہ سزا ہرگز شرعی نہ تھی اگر سنگسار کرنی عوض مین وہ قتل کئے گئے تھے تو بعد قتل کرنے کے چاہیے
تھا اونکی لاش پر نماز جنازے کی پڑھکے دفن کردیتے لامحالہ ایسی صورت سے قتل ہوے کہ عوام پر عبرت
ہو۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ جب فتویٰ اونکے قتل کا لکھا جاتا تھا وہ حالت ہوش وحواس مین اپنے
قتل کا بیجا ہونا اور اپنا مسلمان اہل سنت وجماعت ہونا مکرر اور سہ کرر کہا کئے یہ امر اونکی توبہ پر دلالت
کرتا ہے اگر خلاف شریعت کوئی قول اونکی زبان سے نکلا ہو مگر قضات اور علمائے احکام نے مطلق اعتنا نکی
اگر توبہ بضمنی قابل قبول نہ تھی چاہیے تھا کہ تصریح اون کلمات ہفوات سے توبہ اونپر عرض کیجاتی اگر
تصریح وہ توبہ نکرتے اوسوقت حکم قتل جاری ہوتا۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ خلیفہ مقتدر کو اور بالخصوص حامدبن
عباس اونکے وزیر کو جو بانی اور باعث اونکے قتل کا ہوا کوئی ذاتی عداوت حسین حلاج سے نہ تھی جو باعث

اونکی قتل کی خلاف شریعت ہوئی پس لامحالہ عبرت عوام مانع فتور و فساد موجب اونکی قتل کی ہوئی
دوسرا امر موخین کی تحریر سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ حسین حلاج سے اظہار اپنے کشف و کرامات مین
ایسے امور واقع ہوتے تھے جو موجب بدگمانی ارباب اقتدار کے ہوتے تھے اور ظاہر اتشہیر اپنے کشف
کرامات کی اونکو مدنظر تھی جو امر حب جاہ پر دلالت کرتا ہی اور طریقت اور حقیقت تو موجب اپنے مٹادینے
کی ہی بہت تعجب ہے کہ وہ راہ اونھون نے کیون نہ اختیار کی اور خواہ مخواہ خلافت اور حکومت کو اپنی طرف سے
بدگمان کردیا - افسوس ہی کہ اختلاف آرا سے اونکی باہمین صحبت اصل مطلب کی مخفی ہوگئی ہمارے دانست مین
شہرت عوام اونکی باہمین زیادہ تر اوسکی باعث ہوئی جو کبھی کبھی خواص کے پانو بھی ڈگادیتی ہی اسواسطے
کہ جبلت انسانی ہے جب قوی اور ضعیف کا مناقشہ باہم پیش ہوتا ہی قوی کیسا ہی حق پر ہو اور
ضعیف کتنا ہی باطل پر ہو علی العموم لوگ ضعیف کے خیر طلب اور مایل اوسکی باطل کے اور قوی کی بدخواہ اور
مبطل اوسکی حق کے ہو جاتے ہین وہی معاملہ یہان بھی پیش آیا واللہ اعلم بالصواب - اور یافعی نے
مقتدر کے قتل کی یہ روایت لکھی ہی کہ سنہ ۳۲۰ ہجری مین مونس نے بہت بڑے لشکر کے ساتھ بغداد پر
یورش کی پس امرائی مقتدر سے عرض کیا کہ فوج کو روپیہ دیکر راضی کیجئے تاکہ مونس کے لشکر کی مدافعت پر آمادہ
ہون لیکن اونھون نے ارادہ کیا کہ دریا کی رستے سے بصرے اور اہواز کیطرف چلی جائین پس محمد بن یاقوت نے
اونسے کہا خدا سے ڈریے بغداد کو بغیر جنگ کے دشمن کیواسطے نہ چھوڑدیجئے جب صبح ہوئی مقتدر سوار ہوے
چادر اوڑھے ہوے اور قضیب ہاتھ مین تھا -

راقم کہتا ہی یہ چادر اور قضیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جو خلفا کے
استعمال مین رہتا تھا - اور قراء مصاحف اونکی گرد تھے اور وزیر اونکی پیچھے تھا پس بغداد کی شمال کیجانب
وہ بڑھے اور مونس کا لشکر سامنے ہوا اور قتال شروع ہوا اور مقتدر جانکے ایک ٹیلے پر کھڑے ہوے

اسمین بن یاقوت اور ابو العلا بن حمدان اونکی پاس آئے اور کہا آگے بڑھ چلیئے اور تدریج اونکو وسط
میدان قتال مین لیگئے مگر بہت تھوڑی جمعیت فوج کی اونکی ہمراہ تھی اکثر اونکی ہمراہی مقید ہوگئی اور ابن یاقوت
اور ہارون بن عریب مصائب سخت مین مبتلا ہوے اسمین ایک جمعیت فوج دشمن کی مقتدر کی قریب پہنچ
گئی اونمین سے ایک شخص نے پیچھے سے جاکے مقتدر پر ایک وار سے حملہ کیا جسے وہ زمین پر گرے اور بعضے
کہتے ہین پہلے تیر سے یا نیزہ سے اونکو زخمی کیا پھر تلوار سے سر کاٹ ڈالا اور اوسکو نیزے پر رکھکے بلند کیا
بعد اوسکے جو لباس اور زیور وغیرہ وہ پہنتے تھے اوسکو لوٹ لیا اور لاش اونکی برہنہ بے ستر کردی
اور گڑھا کھود کے اوسمین پھینک دی اور قبر کا کوئی نشان نہ بنایا اڑتیس برسکی عمر مین اونپر
یہ مصیبت نازل ہوی پچیس برس چند روز کم وہ خلیفہ رہے وہ بڑے مسرف اور خراج تھے اور کم
عقل تھے ذخائر اور خزائن سے عمدہ اشیا اونھون نے ضائع کئے یہانتک کہ ایک کو اپنی لونڈیونمین سے
ایک بڑا موتی جسکو درہ یتیمہ کہتے تھے کئی مثقال وزن مین تھا بخشدیا اور اسی ہزار بار ہزار دینار اونھون نے
بیت المال کے ضائع کئے یعنی خرچ کر ڈالے اونکی عہد دولت مین خلافت خاندان عباسیہ کی بہت
ضعیف ہوگئی اور بعضون نے لکھا ہے وہ بہت بڑے عاقل اور دانشمند تھے لیکن لہو اور لعب مین اور
صحبت نسا مین ایسے منہمک تھے کہ مطلق امور انتظام کیطرف توجہ نہین کرتے تھے اونکی ماں اور خالہ
اور قہرمانہ امور اہمہ خلافت مین مداخلت کرتی تھین اور پیشتر مذکور ہوچکا ہے کہ قہرمانہ زانو بزانو قضات
اور ارباب شرع کی محکمۂ رد مظالم مین جاکے بیٹھتی تھی۔ لکھتے ہین جب سر مقتدر کا سردار نفاثت کی پاس
گیا اوسنے نہایت حیرت سے کہا تمنے خلیفہ کو قتل کر ڈالا قسم ہے خدا کی ہم سب اپنے تئین قتل کرینگے الغرض ظاہر ہین
سب بہت نادم ہوے اور مشہور یہ کیا کہ اونکا قتل غلطی سے اور ناگہانی سے واقع ہوا۔ بعد اوسکے قاہر باللہ کے ہاتھ پر
بیعت کی جنکے ہاتھ پر ۳۱۷ھ مین بیعت کی تھی اور چند عرصیکے بعد وہ معزول ہوے تھے اور پھر خلافت مقتدر

کیطرف رجوع ہوئی تھی اونھون نے سارے رفقا اور مصاحبین مقتدر پر انواع اقسام کی ظلم کر
ہر ایک کو خوب لوٹا مقتدر کی مان پر حد سی زیادہ ظلم کیا رسی مین بندھی ہوئی اونھون نے قضا کی
الغرض ایسے مظالم کئے جسکے سنے سی قلوب سخت مکدر ہون - اونیسوین خلیفہ خاندان
عباسیہ کے ابو منصور محمد القاہر باللہ تھی بن معتضد باللہ سوسوین خلیفہ
بن موفق جو اصالۃً خلیفہ نہین ہوے مگر اپنے بھای معتمد کی خلافت
مین وہی مالک اور منتظم خلافت کے رہے بن جعفر المتوکل علی اللہ
دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین
خلیفہ - سبایک الذہب مین ہے قبل قتل مقتدر کے بلوائیون نے اونکے ہاتھ پر بیعت
کی اونھون نے ۳۲۱ھ مین شراب کے بکنے کی اور پینے کی اور لونڈیونکو گانا بجانا سکھانیکی اور اونکے
گانیکی ممانعت کی اور گانے والے اور گانے والیان گرفتار اور مرتد ہوئین ہر قسم کے باجے جمع
کرواکے توڑ ڈالے حالانکہ خود نشے مین رات دن چور رہتے تھے اور بغیر گانا سنے نہین رہ سکتے تھے
اور لم تقولون ما لا تفعلون کا گویا سبق ہی نہین پڑھا تھا قریب ڈیڑھ برس کی اونکی خلافت
سی گذرے تھے کہ ارباب فوج کا بلوہ ہوا اور خلیفہ پر جبر کیا کہ اپنے تئین خلافت سی خلع کرین جب
اونھون نے قبول نہ کیا تب اونکو پکڑکے گرم سلائیان آنکھونمین پھیر دین جسے پوٹے آنکھون کے
نکل پڑے اور وہ اندھے ہو گئے سبب اونکی خلع کا اونکی خصائل بد اور سفک دما تھا جو وہ کیا کرتے
تھے اور بیمروتی اور بیوفائی اپنے خیر طلبونکے ساتھ جنہون نے اونکو خلیفہ کیا تھا - اور مسامرہ مین لکھا ہے
مان قاہر باللہ کی مولدہ تھی یعنی جاریہ کی بیٹی وزیر اونکے عبید اللہ حسینی تھے صاحب اونکا ایک غلام اونکا
تھا اوسکا نام نہین لکھا اونکی مہرمین کھدا تھا یا اھلی اختم بخیر علی اونکو لوگون نے پکڑکے

آنکھون

آنکھونمین گرم سلائی پھیردی یہانتک کہ اندھے ہوگئے اور خلافت سے معزول ہوے اونکی پینتیس ۳۵
برسکی عمرمین یہ حادثہ پیش آیا ایک برس چھہ مہینے آٹھہ دن خلیفہ رہے دوشنبہ شوال سنہ ۳۲۰ مین
باقی تھین جمعرات کے دن اونکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی تھی قاضی اونکی عمر بن محمد بن یوسف تھے اور
ایک اونکے وزراؤنمین ابوعلی بن مقلہ تھے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب مقتدر قتل ہوگئے
مونس خادم کو اونکے قتل ہوجانے سے بہت متاسف ہوا اور چاہتا تھا کہ اونکے بیٹے ابوالعباس کے ہاتھہ پر بیعت
کرے ابویعقوب جو ایک امرا عظام مین تھے باتفاق اور امرا کے اسے راضی نہوے اور کہا کہ مقتدر کے
عہد مین اونکی ماں اور خالہ اور اونکی لونڈیان امور خلافت مین دست انداز تھین جسے تمنی ہمکو نجات
دی اب پھر چاہتی ہو کہ وہی امر پیش آوے ہرگز ہم بجز مرد عاقل اور ہوشیار کے جو انتظام خلافت کا اپنی
تدابیر سے کرے اور ہمارے بھی عرض اور معروض کو اونکے پاس مداخلت ہو کسی دوسرے کے ہاتھہ پر بیعت نہ کرینگے
آخرش مقتدر کے بھای قاہر باللہ پر آرا قرار پائے کہ اونکے ہاتھہ پر بیعت ہو اگرچہ مونس خادم اس امر سے
کارہ تھا مگر خلاف اجماع نہ کرسکا اور مونس نے قاہر باللہ کے ساتھہ عہدنامہ کیا موکد بحلف کہ وہ مونس کے
ساتھہ اور بلیق اور علی بن بلیق کے ساتھہ کبھی بدی نکرینگے اور اوس عہدنامہ پر اعیان اور اشراف کے
دستخط اور گواہیان ہوئین - الغرض جب بیعت قاہر باللہ کی تمام ہوئی اونھون نے علی بن مقلہ کو
فارس سے طلب کرکے وزیر مقرر کیا جنکو پیشتر مونس نے نکلوادیا تھا اور علی بن بلیق کو حاجب مقرر کیا اور
قاہر کے ظلم وستم سے اولاد مقتدر کی مخفی ہوگئی اور مقتدر کی ماں جو عارضۂ استسقا مین مبتلا تھین اونکو
سخت مصیبت مین قاہر نے مبتلا کیا اونکو اٹھا لنکوایا اور روپیہ مصادرۃ طلب کیا اور اونکو مجبور کیا کہ جو اسباب
اور جایداد کثیرہ اونھون نے حرمین کی مساکین کیواسطے وقف کی تھی اوسکو بیچکے مصادرے کا روپیہ داخل
کرین اونھون نے مجبور ہوکے اوسکو معرض بیع مین رکھا لیکن چونکہ مال موقوفہ تھا کوئی اوسکی خریداری پر

آمادہ نہوا تب اونسے لیکر سب سپاہ کی تنخواہ ہونمین لگا دیا آخرش وہ سب ظلم اور ستم اونکی آگی آیا جیسا کیا تھا
ویسا پایا یعنی قاہر مین اور اونکے امرا کے اختیار مین نقاض اور عداوت پیدا ہوی ہر ایک دوسرے سے بدمعاش
ہوا اور قاہر نے فرصت پاکے مونس اور بلیق اور اونکی بیٹی کو قتل کر ڈالا اور ابن مقلہ وزیر جو پہلے قاہر مین اور
اون لوگونمین مخالفت ڈالنے کا باعث تھا مخفی ہو گیا اور اوس حالت اختفا مین کبھی اندھا فقیر بنکے
کبھی عورتونکے لباس مین اون امرا کے پاس جنپر اعتماد رکھتا تھا آمد و شد رکھتا تھا اور قاہر کیطرف سے
شکایت اونکی بدعہدی اور بدکرداری کی کرکے دونکو قاہر کیطرف سے خوف زدہ کرکے پھیرتا تھا
آخرش یہ نوبت پہنچی کہ امرا ترک نے بمعیت اپنی اپنی جمعیت افواج غدر کر دیا اور قاہر کو پکڑکے اندھا کر دیا
کہ مدت تک اوس حالت مین زندہ رہے باون برسکی ہوکے اونھون نے قضا کی ایک برس چھ مہینے
چھ دن یا آٹھ دن خلیفہ رہے کہتے ہین قاہر اوس حالت نابینائی مین ایسے مفلس ہو گئے تھے کہ اور
اندھون کے ساتھ مسجد جامع بغداد مین بھیکھ مانگا کرتے تھے - اسکے بعد روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ
قاہر ظالم سفاک اور متہور بے باک تھے اور اوسکی تائید مین ایک حکایت محمد بن علی المصری کے
زبانسے نقل کی ہے چونکہ اوسمین اکثر خلفاے عباسیہ کے مجمل حالات ہین اسواسطے ہم اوسکا بعینہ
ترجمہ کرتے ہین - لکھا ہے کہ وہی محمد بن علی المصری قاہر کے ایک مقربون مین تھے وہ ناقل ہین کہ قاہر نے
ایکدن خلوت مین اونکو طلب کیا اور ننگی تلوار ہاتھ مین لیکے کہا جو کچھ مین تجھسے پوچھون سچ سچ
ظاہر کرو الا تجھکو سزا دونگا مین جانسے ہاتھ دھوکے کہا جو کچھ مجھکو معلوم ہوگا راست براست عرض کرونگا
پھر اسی اظہار صدق کی بابت مبالغہ کرکے کہا حال سب خلفاے عباسیہ کا سچا سچا بیان کرینگے کہا اگر
امیر المومنین راست براست حال ہر ایک کا سنکے غضب ناک ہونگے اور میری جان بخشی ہو تو عرض
کرون فرمایا اگر راست براست بیان کریگا تو تو مامون رہیگا مینے کہنا شروع کیا کہ ابو العباس سفاح سفاک دما

مین ایسے دلیر تھے کہ اگر ہر روز ہزار آدمی کی گردن مارتے جب بھی کچھ اونکو پروا نہ تھی اور اسی صفت بدمین
سے اونکے امرا دور و نزدیک مبتلا تھے اسیطرح سے جود اور سخا مین وہ اور اونکے امرا متفق تھے۔ قاہر کے کہا منصور
دوانقی کا حال بیان کرو راوی نے کہا اونھون نے آلِ عباس اور آلِ ابیطالب مین وحشت اور فرقت ڈالی اور سب
پیشتر آلِ عباس مین اور اصحاب گیسو مین اسقدر اتحاد اور مواصلت باہم تھی کہ ایک بالکی گنجایش بیچ مین
نہ تھی اور وہ پہلے خلیفہ ہین جنھون نے منجمین کو مقرب کیا اور احکام نجوم کا یقین کیا اور اوسپر عمل کرتے
رہے نوبخت مجوسی منجم نے اونکی کوشش سے اسلام قبول کیا اور ایمان لایا اور دار الخلافت کا ملازم ہوا
اونکی عہد مین بہت سی کتابین سریانی اور فارسی وغیرہ سے عربی مین ترجمہ ہوئین علوم مین مجسطی کا ترجمہ
ہوا اور قصص اور حکایات مین کلیلہ دمنہ مترجم ہوئی اور بہت سی کتابین اونکی حکم سے ترجمہ ہوئین اور
اونکے عہد دولت مین محمد بن اسحاق نے کتابین سیر اور مغازی کی پچھلے زمانے کی تاریخ جنگ اور
جہاد کی تصنیف کی پیشتر اہل عرب مین یہ رسم نہ تھی اور وہ پہلے خلیفہ ہین جنھون نے اپنے خدام اور
غلامونکو عہدے اور مناصب ممالک کی انتظام کے تفویض کئے اسوجہ سے مراتب اور مناصب
عرب کے سردارونکی گھٹ گئی۔ حکم ہوا مہدی کا حال بیان کرو راوی نے عرض کیا وہ جود اور کرم مین
متفرد تھے اونکے عہد مین علی العموم لوگونمین اس صفت نے اثر کیا تھا وہ جب سوار ہوتے تھے تھیلیان دراہم
اور دنانیر کی منہ کھلی ہوئی ہمراہ رہتی تھین جو سائل جو کچھ مانگتا تھا وہ اوسکو عطا ہوتا تھا اور اونکی
عہد مین بدمذہب لوگ یعنی زنادقہ اور ملحدین بہت بڑھ گئے تھے اونکی قلع اور قمع مین اونھون نے
ہرگز کوتاہی نہین کی اور وہ پہلے خلیفہ تھے جنھون نے علمای متکلمین کو حکم مباحثے اور مناظرہ کا ملحدین کے
ساتھ دیا جن علما کی سعی اور کوشش مشکور ہوئی اونھون نے دلیل اور براہین عقلی اور فلسفی سے بہت
سے ملحدین کو قایل کیا جو پکے مسلمان ہوگئے۔ حکم ہوا ہادی کا حال بیان کرو راوی نے عرض کیا ہادی

بہت بڑے متکبر اور متجبر تھے اونکی سواری کے ساتھہ فوج کے لوگ ننگی تلوارین لئے ہوے اور عمود اوٹھائے ہوے اور کمانین چلو پر چڑہی ہوئین چلتے تھے - حکم ہوا ہارون رشید کا حال کہو راوی نے عرض کیا ہارون حج بیت اللہ کے بڑے شایق تھے مکرر حج کئے اور کفار اور بغات کے ساتھہ جہاد بھی اونھون نے کیا جسمین اکثر وہ مظفر اور منصور رہے اکثر اطراف ممالک مین رابین اور سرکین بنوائین کنوے اور نہرین اور مکانات مسافرین اور مترددین کی آسایش کیواسطے جابجا بنوائے جابجا نئے شہر آباد کروائے اونکی عہد مین رعایا دولتمند نے بھی رفاہ عام کی عمارتین جابجا بہت بنوائین ہارون کی نیکی اور احسان خاص اور عام کو پہنچا تھا زبیدہ خاتون جنکی کنیت ام جعفر تھی اور وہ ہارون رشید کی جلیلہ جلیلہ تھین اقسام اور انواع اعمال خیر اونسے عمل مین آئے حرم بیت اللہ کے راستے مین بہت سے حوض اور نہرین پٹی ہوئی بنوائین جسکے سبب سے خاص مکہ معظمہ مین پانی کی افراط ہوگئی جسکا نفع عام مصنف روضۃ الصفا کی زمانی تک قایم تھا -

راقم کہتا ہے بلکہ ابتک کہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہے وہ رفاہ عام قایم اور دایم چلی آتی ہے مگر آج کل جابجا اوسمین مرمت کی احتیاج ہے جسکے واسطے اہل اسلام فکر کر رہے ہین - اور زبیدہ خاتون نے ممالک شام کے رستون مین جابجا رباط اور منازل یعنی مہمان سرا کی عمارتین بنوائین اور ہارون رشید پہلے خلیفہ ہین جنھون نے گوے اور چوگان اور شطرنج کھیلی اور شطرنج کھیلنے والونکے لئے دار الخلافت سے علوفہ مقرر کروایا الغرض اونکی زمانہ خلافت کو کثرت خیرات اور رفاہ عام اور ارزانی نعما کے سبب سے ایام عروس لوگ کہتے تھے یعنی شادی کے دن ہمارے اردو کے محاورہ مین یہ مثل اوس زمانے پر چسپان تھی دن عید رات شب برات - یہانتک قاہر نے راوی سے سنکے کہا تو نے زبیدہ خاتون کا مفصل حال نہین بیان کیا راوی نے کہا البتہ اوسمین مینے اختصار کیا یہ سنکے قاہر نے تلوار کو ہلایا محمد بن علی

راوی کہتا ہے مین سمجھا کہ اوسنے مجھکو قتل کیا ہر طرف سی مجھکو اپنی موت کی صورت نظر آئی اور میرے
دلمین گذرا کہ وہ ملک الموت ہی کہ میری قبض روح کیواسطے مامور ہوا ہی پھر قاہر نے تلوار ہلا کی مجھسے کہا کیا
تو اپنی زندگی سی بیزار ہی مینے عرض کیا یا امیرالمومنین مجھسے خطا ہوی معاف فرمائے حکم ہوا تفصیلی حال
زبیدہ خاتون کا بیان کر مینے عرض کیا زبیدہ خاتون کے حسنات اور خیرات اور مبرات کی کچھ حد نتھی کنوے
اور نہرین اور مسافرخانی اور مہمان سرائین مکہ معظمہ کے راہ مین جو اونھون نے تعمیر کروائین اوسمین ستر لاکھ
شرفی خرچ ہوئی تھی سونے اور چاندی کے برتن پہلے اونھین نے مرصع کروائے تھے اور ایک پوشاک مین اونکی
پچاس ہزار اشرفی خرچ ہوئی تھی اور جب اونکی بیٹے امین کی خلافت کی نوبت پہنچی اور اونکو معلوم ہوا کہ امین
کو امرد لڑکون کی طرف بہت توجہ ہی اونھون نے بہت سی خوبصورت اور حسین لونڈیان منتخب کر کے اونکو
مردانی بہت عمدہ اور قیمتی پوشاکین پہناکے اور عمامے اور کمربند بندھواکے امین کی خدمت کیواسطے مامور
کین بعضونکی سر پر تاج مرصع بجواہرات رکھوائے اور سب امین کو بہت پسند ہوئین اور غلامیات
اونکا نام مقرر ہوا اونکی بعد وہ رسم دایمی ہوگئی - جب یہ حکایت قاہر نے سنی بہت خوش ہوے
اور پکار کے کہا او غلام ایک پیالہ شراب کا دے کہ غلامیات کی نام پر پیون فوراً ایک گروہ اونھین
غلامیات کا سامنے ہوا اوسی ہیئت سی جسکا ذکر ہوا ایک نے اوسمین سے شراب یاقوت کے رنگ کی
ایک جام مین پیش کی وہ چڑھاکے فرمایا ہان تو اپنی اوسی حکایت پر جا مینے کہا - جب مامون مسند
خلافت پر بیٹھا علم نجوم کیطرف بہت متوجہ ہوے اور منجمین کا رتبہ بہت بڑھایا -

راقم کہتا ہی ظاہرا علم نجوم سے علم ہیئت اور ریاضی کے سب فنون مراد ہین اور منجمین
سی اونکی علماء مراد ہین اسواسطے کہ مامون کی توجہ احکام نجوم کیطرف مورخین نے ہین لکھی جمیع علوم فلسفی
کیطرف البتہ اونکا اشتغال مشہور ہی اور ہر جنس کی کتب فلاسفہ کا اونکی عہد مین ترجمہ ہوا ہے - پھر راوی

کہتا ہے مامون اجرائے کاروبار خلافت اور مملکت مین تقلید اردشیر بابکونی اور سلاطین ساسانیونکی کرتے رہے اور جب مہمات ملکی سے فارغ ہوتے تھے تب کتب قدیمہ حکما اور فلاسفہ کا ملاحظہ فرماتے تھے اور عراق عرب مین آنے کے بعد جب بغداد مین توطن اختیار کیا تب اونکی مجلس مین اکثر جلسے علما اور فقہا اور متکلمین کا اور ارباب بحث اور جدل کا ہوتا تھا اور باہم مباحثات رہتی تھی وہ گروہ اونکے عہد مین بہت معزز اور مکرم رہا تحمل اور صبر اونکی عبادت مین تھا عفو اور اغماض جرائم سے بہت کرتے تھے جہان معذرت کی اونکو کسی سے حاجت ہوتی بہت ہی عمدہ عذر قابل قبول کرتے تھے اونکے وزرا اور حواشی اور عمال نے بھی اوسی اونکی سیرت نیک کو اختیار کیا تھا اور اونھین کی مذہب کی تقلید کرتے تھے۔ اسیطرح سے راوی نے معتصم کا حال بیان کیا کہ وہ جمیع امور مین بھائی کی تقلید کرتے تھے اور پوشاک اور لباس اور آلات مجلس مین اونکو ملوک عجم کی مشابہت مدنظر رہتی تھی اور بہت جواد اور فیاض تھے۔ راوی کہتا ہے جب متوکل کے ذکر کی نوبت آئی کچھ تھوڑا سا اونکا بیان کیا تھا کہ قاہر نے کہا تیرے بیان سے مجھکو ایسا معلوم ہوا کہ خلفاے گذشتہ کو مین اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہون اور بہت عمدہ پوشاک اور انعام صلہ مین عطا کرکے فرمایا اب تیرا جی چاہے تو اپنے گھر کو جامین رخصت ہوکے جونہی اوٹھا اور چلا دیکھا کہ وہ تلوار لیئے ہوے میرے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین جان خشک ہوگئی اور مین سمجھا کہ اب اسنے مجھے قتل کیا جب چند قدم چلکے وہ محلسرا مین داخل ہوے تب جانمین جان آئی گھر مین پہنچکے دوگانہ شکرانہ ادا کیا کہ آج اس ظالم سفاک کے ہاتھ سے اللہ نے بچایا۔ راوی کہتا ہے اوسی تھوڑے دنونکے بعد وہ خلافت سے معزول اور اندھے کئے گئے راضی باللہ کے عہد مین پہلے اونپر بہت کچھ سختیان ہوئین پھر راضی باللہ نے قاہر کو اپنی مصاحبت مین رکھا اور بہت کچھ انعام اور اکرام سے اونکو مسرور کیا وہان اونسے ایسی ایک

حرکت حاسدانہ ہوئی جسے وہ راضی باللہ کی آنکھ سے گر گئے اونکو اپنی مصاحبت سے برطرف کیا اور ظاہر جو کچھ اونکی مصاحبت مین اونکو حاصل ہوا تھا وہ سب ضبط ہوگیا اور مآل اونکا یہ ہوا کہ اوسکی بعد مدت تک زندہ رہے اور گلیون مین بھیکھ مانگتے پھرتے تھے شرح اونکی اوس حرکت کی راضی باللہ کی خلافت کے ذکر مین ہوگی۔ بیسوین خلیفہ بنی عباس کے ابو العباس محمد الراضی باللہ تھے بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ بن معتضد باللہ سولھوین خلیفہ بن طلحہ موفق بن متوکل علی اللہ دسوین خلیفہ بن معتصم باللہ آٹھوین خلیفہ بن ہارون رشید پانچوین خلیفہ۔ سبایک الذہب مین مروی ہے کہ جسدن قاہر باللہ کو لوگون نے خلافت سے خلع کیا اوسیدن راضی باللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور سنہ ۳۲۳ ہجریمین سب ممالک پر اونکی حکومت جمی اور اونھون نے اپنے دونو بیٹے ابو الفضل اور ابو جعفر کو سارے ممالک کی حکومت پر مسلط کیا ایک کو ممالک مشرقیہ پر اور دوسرے کو ممالک مغربیہ پر پھر سنہ ۳۳۵ مین ساری خلافت مختل ہوگئی خلیفہ کے اختیار مین سوا بغداد کے اور اوسکے سواد کے کچھ باقی نہ رہا بیرونی ممالک پر یا اعدا مسلط ہوئے یا عمال اور حکام نے محاصل مملکت بھیجنا موقوف کیا اور خود سر حاکم بن بیٹھے الغرض سارے ممالک خلافت مین کیفیت طوائف الملوکی کی پیدا ہوئی۔ مگر یہ راقم پر تواریخ سے جو زیر نظر ہین نہ ثابت ہوا کہ راضی باللہ نے جو اپنے دونو بیٹونکو حکومت پر مامور کیا تھا وہ دونو حکومتونسے بیدخل ہوگئے یا اون دونونے بھی خلیفہ سے بغاوت اختیار کی۔ بالجملہ سنہ ۳۲۹ ہجریمین راضی باللہ نے موت طبیعی سے قضا کی۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ مان راضی باللہ کی رومیہ تھی ظلوم نام اونکی مہر کا کندہ تھا مُنَّ بالرضا وزیر اونکی ابو علی محمد بن علی بن مقلہ تھے اور بھی بعضے لوگ تھے حاجب اونکا اپنا غلام ذکی رومی تھا اونکے کوتوال کا نام لولو تھا تینتیس برس دس مہینے نو دن کی عمر مین اونھونے

قضا کی اور بغداد مین دفن ہوے چھٹی جمادی الاول سنہ ۳۲۲ مین بدہ کے دن اونکی بیعت ہوئی تھی اور سولھوین ربیع الاول سنہ ۳۲۹ ہجری شب شنبہ کو اونھون نے قضا کی قاضی اونکی عمر بن محمد بن یوسف اور محمد کے باپ یوسف بن عمر تھے اور انھین خلیفہ راضی باللہ کے عہد مین مجاہد نے شعبان سنہ ۳۲۴ مین قضا کی۔ راقم کہتا ہی مراۃ الجنان مین لکھا ہے سنہ ۳۲۴ مین مفتی عراق ابوبکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد نے قضا کی وہ قران کے بڑے بصیر تھے اور اونکی عقل اور رجال عدیم النظیر تھے تو غالباً یہ وہی ہین جنکو مسامرہ مین مجاہد لکھا ہی پر دادا کے نام پر اونکا نام بھی مجاہد ہوگا جو مراۃ الجنان مین مذکور نہین ہے۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے جب قاہر باللہ خلافت سے معزول اور اندھے ہوگئے تب چند امرا ارباب حل وعقد راضی باللہ کے پاس گئے جو محبس مین مقید تھے اور آداب خلافت بجالاے اونھون نے بن مقلہ کو جو قاہر کے عہد مین مخفی ہوگئے تھے بلا کے وزیر مقرر کیا اونھون نے بعد اجلاس کے مسند وزارت پر اپنے دشمنونکے ساتھہ نکوئی اور احسان کرنا شروع کیا اور یہ کلمہ ہمیشہ اونکی زبان پر تھا کہ مینے اپنے ایام پوشیدگی مین عہد کیا تھا کہ درصورت اعادہ اقتدار کے کسیکو اذیت ندونگا اور وہ جب وزارت پر خوب متمکن ہو چکے تب ایک کسی امیر کو خلاف رای خلیفہ کے خط لکھکے بغداد مین طلب کیا غازون نے یہ خبر خلیفہ کو پہنچائی جب خلیفہ نے اونسے پوچھا تو اونھون نے خط لکھنے سے انکار کیا جب غازون نے اونکا خط خلیفہ کے پاس پیش کردیا تب خلیفہ نے اونکے ہاتھہ کٹوا ڈالے لکھتے ہین اونکے ہاتھونکے کاٹنے کے وقت اونھون نے بہت غل اور شور مچایا کہ جن ہاتھون نے بہت سے قرآن شریف لکھے ہین وہ ہاتھہ مت کاٹو مگر کچھہ نتیجہ اونکی اوس شور اور غل کا نہوا اور وہ ہاتھہ کاٹ ڈالے گئے۔

راقم کہتا ہی کیا عجب ہے کہ وقت کتابت قرآن شریف کے کوئی ایسی بے ادبی اونسے

صادر ہوئی جس جرم مخفیہ کی وہ سزای غیبی ہوئی ہو۔ پھر اوسی روضۃ الصفا مین لکھا ہی عجیب اتفاق ہے کہ ابن مقلہ تین مرتبہ وزیر مقرر ہوے اور تین خلیفہ کی وزارت کی اور تین سفر اونھون نے کئے اور مرنیکے بعد تین مرتبہ وہ دفن ہوے اور تین آدمی اونکی نوکر دنین سے جا بجا مشہور رہوے۔

راقم کہتا ہی تین مرتبہ دفن ہونے سے ظاہر یہ مراد ہے کہ لاش اونکی ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تبدیل کی گئی۔ اور انہین راضی باللہ کے عہد مین ایک شیخ نے نواحی جغانیان مین دعوی نبوت کا کیا بہت سے شعبدے لوگونکو دکھاتا تھا گویا اونکو معجزہ قرار دیا تھا بھیڑیا دسان خلق بہت سی اوسکی مطیع ہوگئی اور جو اوسکی طرف نہ جھکا اور اوسکے ہاتھہ چڑھا اوسکو اوسنے قتل کیا ایکجماعت نامحدود اوسکے ہاتھہ سے قتل ہوی اخرش جغانیان کے حاکم نے اوسکو اور اوسکی بہت سی تابعین کو پکڑکے قتل کیا معلوم ہوتا ہی وہ اپنے غیر معتقدونکو سحر اور شعبدے سے قتل کرتا تھا۔ لکھتے ہین یہ خبر نہایت صحت کو پہنچی ہے کہ راضی باللہ بڑے ادیب فاضل اور عالم اور شاعر تھے اور نہایت خوش تقریر اور بہت حسین تھے اہل دانش اور ارباب فضل کے ساتھہ وہ بہت صحبت رکھتے تھے اونکا بہت اعزاز اور احترام کرتے تھے فن تاریخ اور علم انشا مین خود اونکو بہت مہارت تھی بذل اور سخاوت اور جود اور سماحت مین بھی بیمثیل اور بیعدیل تھے اپنے جلسا پر بالخصوص علما اور فضلا پر وافر العطا اور کثیر الاحسان تھے۔ ایکدن بعضے تنگ حوصلہ نے اونکو نصیحۃً کہا کہ آپکا جود اور سخا منجر باسراف ہوا ہی راضی باللہ نے جواب دیا کہ سخاوت مین مجھکو تقلید امیر سفاح کی ہے کہ کوئی گویا بھی اونکی مجلس سے بدون خلعت اور انعام کے نہین نکلتا تھا ہمارے مدامات ہمارے بھائی ہین کہ اونکی صحبت اور لطافت اور ظرافت سے ہمکو مسرت رہتی ہی ہم بھی اونکی دلونکو بخشش اور انعام سے خوش کرتے ہین۔

راقم کہتا ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ راضی باللہ لہو اور لعب اور گانے بجانے کی

صحبت سے محترز تھی ہمیشہ علما اور ارباب دانش اور اہل کمال کی صحبت اونکو رہتی تھی نقل کرتے ہین کہ
اونکی کثرت انعامات اور عطایا کی شرم وحجاب سے بعضے اونکی ندما اونکی مجلس مین بہ طلب بہت کم جاتی تھے اس
روایت سے ثابت ہوا کہ اونکی ندما بہت بے طمع اور ارباب دانش تھے بعضے عمازون نے راضی باللہ کو خبر پہنچائی
کہ قاہر باللہ خلیفۂ معزول اور مکحول نے بعضے امرائے دولتمند فلان فلان کو جو قتل کیا اونکی ساری دولت
ضبط کرکے اور چھپا کے کہین ذخیرہ کر رکھی ہے اس سبب سے پہلے اونپر بہت شدت اور سختی کی گئی مگر
بعد اوسکے راضی باللہ پر ثابت ہو گیا کہ وہ خبر نری عمازی کی تھی اوسکی کچھہ اصل نتھی تب اونسے بیچارے
اندھے خلیفۂ معزول پر اونکو نہایت رحم آیا اسواسطے اونکو اپنی مصاحبت مین رکھا اور مثل اور مصاحبین
کے اونپر بھی دست جود اور سخا کا جاری ہوا مگر طبیعت شرارت طویت قاہر باللہ کی راستی پر کب
رہنے والی تھی ایک حرکت حاسدانہ ایسی کی کہ راضی باللہ کی نظر سے گر گئے اور اونکو بھیکھہ مانگنے کی
نوبت پہنچی وہ حرکت یہ تھی کہ اونھین قاہر باللہ نے اپنے عہد خلافت مین ایک باغ بہت ہی عمدہ
بنوایا تھا اوسمین ایک عمارت پر تکلف ہر جنس کی زیب وزینت سے سجی ہوئی تھی اشجار اور انہار
اور طیور اور ہر قسم کے گل وریاحین اور فوارے اور ابشار سے سارا باغ مملو تھا وہان قاہر باللہ
شراب پیا کرتے تھے راضی باللہ بھی اوسمین عیش وعشرت کرتے تھے ایکدن قاہر باللہ نے اونسے کہا
جب آپنے میرے اوپر ایسی عنایت اور مرحمت فرمائی اب اپنا راز دل آپ سے چھپانا نری احسان
فراموشی ہے اسواسطے مین آپکو مطلع کرتا ہون کہ اس باغ مین کسی مقام پر مینے بہت بڑا خزانہ زر و
جواہرات کا دفن کیا ہے مگر خاص مقام اوسکا مین بھول گیا ہون راضی باللہ نے وہ سارا باغ
مع عمارت پنیاسوت تک کھدواڈالا کہین خزانے کا پتا نہ لگا تب راضی باللہ نے اونسے پوچھا کہ اس
جھوٹھہ بولنے سے کیا فائدہ تمکو ہوا اونھون نے جواب دیا حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے ہرگز گوارا نہوا کہ مین تو اند

رہون اور تمھاری آنکھین اوسمین مزے اوڑائین اب میرا مطلب حاصل ہوگیا آپ جو چاہئے مجھکو
سزا دیجئے راضی باللہ کی طبیعت اگر ویسی ہی ہوتی جیسی قاہر کی تھی لامحالہ اونکو قتل کرتے وہ تو نہ کیا
مگر اپنی صحبت سے اونکو نکال دیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارا زندگی سے مدت تک جیتا رہے اور بغداد کی
گلیونمین بھیکھ مانگتے پھرتے تھے۔ الغرض سنہ ۳۲۹ مین راضی باللہ نے مرض استسقا سے قضا کی چھ
برس دس دن اونھون نے خلافت کی اور کچھ اوپر بتیس برسکی اونکی عمر ہوئی روضۃ الصفا کی
اور مسامرہ کی اور مراۃ الجنان کی روایات مین راضی باللہ کے وزیر کا نام کچھ اختلاف سے ہے روضۃ الصفا
مین علی بن مقلہ لکھا ہے اور مسامرہ مین ابو علی محمد بن علی بن مقلہ ہے اور مراۃ الجنانمین ابو علی
محمد بن علی بن حسن بن مقلہ ہے اور ایک مقام پر مراۃ الجنانمین مثل روایت روضۃ الصفا کی
علی بن مقلہ لکھا ہے۔ اب ہم مراۃ الجنان کی روایت نقل کرتے ہین سنہ ۳۲۴ ہجری مین علی بن مقلہ
وزیر گرفتار ہوے اور اونکا گھر جلا دیا گیا اور وہ بچ رہیگئے اور دس لاکھ دینار کا خط اونسے لکھوا
لیا گیا اور اونپر مارنے سے اور لٹکانے سے اور سوے اوسکی بڑی بڑی شدتین ہوئین اور بڑے بڑے
امر اہم اس سالمین مخالفت اہل دولت کی یعنی امرا کی پیش آئے کہ وہ لوگ خلیفہ سے وزارت
اور دفاتر اوسکی طلب کرتے تھے الغرض امر خلافت بہت ضعیف ہوگیا اور راضی باللہ برائے نام خلیفہ رہے
راقم کہتا ہے ظاہرا امرا نے بغاوت کرکے بن مقلہ وزیر پر شدتین کین اور امر خلافت کو
ضعیف کردیا۔ پھر اوسی مراۃ الجنانمین یافعی نے بن مقلہ کے ذکر مین اوس خبر مجمل مذکورہ بالا کی زیادہ
شرح کی ہے لکھا ہے سنہ ۳۲۸ ہجری مین وزیر ابو علی محمد بن علی بن حسن بن مقلہ کاتب مشہور نے قضا کی
اونکی ابتدا یہ تھی کہ بعض اعمال مملکت فارس پر اوسکی تحصیل خراج کیواسطے مامور ہوے پھر یوما فیوما اونکے
حالات مین انقلاب ہوتا رہا یہانتک کہ مقتدر باللہ خلیفہ نے اونکو وزیر مقرر کیا اور خلعت عطا کیا دوبرس

دو مہینے وہ وزیر رہے اوسکی بدانتظامی سے بہت کچھ زر مصادرہ لیکر ممالک فارس کیطرف اونکو نکال دیا
بعد اوسکی قاہر باللہ خلیفہ نے اونکو حکومت فارس سے طلب کرکے اپنا وزیر مقرر کیا اور اونکی ایام غیبت
مین اونکیطرف سے منصب وزارت پر ایک نائب مامور کیا اور وہ ۳۲۲ھ کی عید الاضحیہ کی دن
مملکت فارس سے آئے اور منصب وزارت پر قایم ہوے اور برابر اونکی وزیر رہے یہانتک کہ اونپر
تہمت ہوئی کہ لوگون نے قاہر باللہ کے قتل کا ارادہ کیا اور اوسمین اونکی وزیر کی بھی شرکت ہے
سبب اس تہمت کی ابن مقلہ کو خبر پہنچی خدا جانے وہ نری تہمت تھی یا اوسکی کچھ اصل بھی تھی
تب ابن مقلہ دفتر وزارت چھوڑکر چھپ رہے جب راضی باللہ خلیفہ ہوے اونھون نے پھر ابن مقلہ کو
بلاکی وزیر مقرر کیا اور مظفر بن یاقوت ایک امیر کو راضی باللہ کی امور مین بڑا اختیار اور اقتدار تھا
اور اونکی اور ابن مقلہ کے درمیانمین صفائی نہ تھی بلکہ باہم معادات تھی ایکدن ابن یاقوت نے
سارے خدام اور غلامونکو اسپر آمادہ کیا کہ جب ابن مقلہ قصر خلافت مین آوین اونکو قید کرلو خلیفہ کو
مین سمجھالونگا وہ میری تجویز کے کبھی خلاف نکرینگے اس نظر سے جب ابن مقلہ قصر خلافت کی
ڈیوڑھی پر پہنچے سب غلامون نے ہجوم کیا اور ابن یاقوت بھی اونکی ہمراہ تھے اور ابن مقلہ کو پکڑکی
قید کردیا بعد اوسکی ابن یاقوت نے راضی باللہ سے جاکے بہت سی قصورات ابن مقلہ کے نقل کئے اور کہا
اس سبب سے ہمنے اونکو قید کرلیا ہے راضی باللہ نے کہا بہت مناسب کیا اور عبد الرحمن بن عیسیٰ
ابن داؤد الجراح پر سب ندما اور راضی باللہ کے آرا قرار پاے خلیفہ سے کہہ سنکے اونکو وزیر مقرر کروایا
اور ابن مقلہ اونکی سپرد ہوے تاکہ دفتر وزارت کی مواخذات اونسے کرین وزیر جدید نے ابن مقلہ پر
کوئی نہیج عقوبت اور عذاب کا نہین چھوڑا جو عمل مین نہ لاے ہون باندھا اور لٹکایا اور لاٹھیون سے
مارا یہانتک کہ اونسے دس لاکھ دینار کا خط حوالہ لکھوالیا پھر اونکو اونکی اپنے گھر مین نظر بند کیا

اس سانحے کے بعد ابن رائق ایک امیر تھا اوسنے بغاوت پر کمر باندہی مگر راضی باللہ نے بہت
مدارات اور استمالت اونکی ساتھہ کی مخاطب بہ امیر الامرا کرکے کل تدابیر ممالک خلافت کی
اونکو سپرد کی اور حکم کیا ممبر و سپر خطبو نمین اونکا نام داخل کیا جاے الغرض خلافت مین اونکو بہت بڑا
اقتدار حاصل ہوا اونھون نے سارے املاک ابن مقلہ کے اور اونکی بیٹی ابی الحسن کے ضبط کرلئے
اب ابن مقلہ نے مخفی سلسلہ جنبانی شروع کی اور راضی باللہ خلیفہ سے درخواست کی کہ اگر پھیروہ منصب
وزارت پر مامور ہون تو تیس لاکھہ دینار خزانہ خلافت مین داخل کرینگے راضی باللہ نے قبول کیا
جب بالا بالا سب امور خلیفہ سے طے ہوگئے جسکے متوسط ابن ہارون منجم ایک مصاحب خلیفہ کے تھے
تب ایکدن رمضان مین ایک رات باقی تھی ابن مقلہ اپنے گھر سے بہ ارادہ قصر خلافت کے سوار ہوا
اسواسطے کہ اوسدن قمر تحت الشعاع تھا اور وزارت کے امور کے واسطے وہ ساعت محمود قرار دیگئی
ہے لیکن اونکیواسطے نامحمود ہوئی یعنی جب وہ قصر خلافت کی ڈیوڑھی پر پہنچے لوگون نے اونکو خلیفہ تلک
جانے نہ دیا پھر مقید کئے گئے اور ابن رائق نے خلیفہ سے کہہ سنکے ابن مقلہ کے داہنے ہاتھہ کے کاٹنے کا حکم
لے لیا اور کٹوڈالا مگر بعد اوسکے راضی باللہ ابن مقلہ کے قطع ید کا حکم دیکے بہت نادم ہوے اور اطبا کو اونکی
معالجے کا حکم دیا بعد صحت کے راضی باللہ نے پھر ابن مقلہ کو وزیر مقرر کیا اور کہا قطع ید مانع وزارت کے کامونکا
نہین ہے لکھتے ہین پھر چندے اونھون نے وزارت کا کام انجام کیا اوسحالتمین وہ قلم بازو پر باندھکے
لکھا کرتے تھے۔ پھر ابن رائق کی سعی سے ابن مقلہ کی زبان کاٹ ڈالنے کا حکم ہوا اور پھر مقید ہوگئے ایکی
مرتبہ قید مین یہ نوبت پہنچی کہ کنوے سے پانی خود بھرتے تھے ایک ہاتھہ سے مشکل سے پانی بھرا جاتا تھا اسی
حالتمین اونھون نے قضا کی فاعتبروا یا اولی الابصار علی مصائب ہذا الدنیا الدنی المکار و انقلاب الاحوال
بالمذلۃ و المسکنۃ بعد الامارۃ و الوزارۃ بمشیۃ اللہ الواحد القہار۔ پھر یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہے

کہ سنہ ۳۲۹ ہجری مین راضی باللہ ابو اسحاق محمد اور بعضون نے کہا احمد بن مقتدر باللہ نے قضا کی اونکی
مان رومیہ لونڈی تھی اور وہ آخر خلیفہ خاندان عباسی کی تھی جو شاعر تھی اور آخر خلیفہ تھی جنہون نے
تدابیر ترتیب اور تہذیب فوج کی بذات خود کین اور آخر خلیفہ تھی جو ندماو مصاحبین کی ساتھ
مجالست کرتے تھے اور آخر خلیفہ تھی جنہون نے جمعے کے دن خطبہ پڑھا ہے بہ استثنا حاکم باللہ کے کہ اونہون
نے بھی دو مرتبہ جمعے کے دن خطبہ پڑھا ہے لیکن اپنی عورت کے مقہور تھی اور وہ بڑے فیاض اور کریم تھے
علما اور ادبا کو بہت دوست رکھتی تھی اور نبوی سے اونہون نے حدیث سماعت کی تھی اکتیس
برسکی عمر مین اونہون نے قضا کی - اکیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو اسحاق
ابراھیم المتقی للہ راضی باللہ کے بھائی یعنی مقتدر باللہ اٹھارھوین
خلیفہ کے بیٹے تھے - بروایت سبایک الذہب بعد راضی باللہ اونکی بھائی کی قضا کرنیکے
لوگون نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی جب اونکی عمر چونتیس برسکی تھی اونکی مان لونڈی تھی حلوب نام
اور بعضی کہتے ہین زہرہ اوسکا نام تھا اونہون نے خلافت کے امور مین کچھہ تغیر اور تبدل نہین کی یہان
تک کہ جو اونکی اپنی لونڈی متصرفہ تھی اوسکا بھی کچھہ رتبہ نہین بڑھایا وہ بہت کثرت سی روزے
رکھتی تھی اور ہمیشہ عبادت مین مشغول رہتے تھے اور کہتی تھی سوائے قرآن شریف کی مین کیسکو مصاحب
نہین بناتا الغرض وہ صرف نام کی خلیفہ تھی اور انتظام خلافت کا ابی عبداللہ احمد بن علی کوفی
جو اونکا منشی تھا اوسیکے ہاتھہ مین تھا اونکی عہد مین دشمنون نے ہر طرف غلبہ کیا اور ہمیشہ خلافت کے
امور مختل رہے یہانتک کہ سنہ ۳۳۳ مین توزون نے اونکو پکڑ کے آنکھون مین گرم سلائی پھروادی
اور خلافت سی معزول کرکے مستکفی کے ہاتھہ پر بیعت کی - اور مسامرہ مین لکھا ہے متقی للہ کی مان
رومیہ تھی حلوب نام اونکی بھائی راضی باللہ کے قضا کرنیسی سات دن کے بعد اونکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی

اونکی مہر مین تھا کفی باللہ معنیا وزیر اونکے محمد بن احمد بن ہیمون تھے اور قایم اونکی امر پر سعید بن شنکلی تھے ظاہرا قایم بہ امر سے مراد ہے کہ خلیفہ کے احکام ہر ایک کو وہ پہنچاتے تھے وہ نیا عہدہ انھین خلیفہ کے عہد مین صرف مسامرہ مین لکھا ہے یا اوسے مراد یہ ہے کہ خلافت کا کام خلیفہ کے بدلے وہی کرتے تھے اور حاجب اونکے سلامہ اخونج تھے بودون ترکی نے اونکو پکڑکے سلائی آنکھون مین پھیر دی کہ وہ اندھے ہوگئے اور خلافت سے اونکو چونتیس برس کی عمر مین معزول کیا گیارہ دن یا دو دن باختلاف روایت اونھون نے خلافت کی دس دن ربیع الاول ۳۲۹ھ مین باقی تھے چہار شنبے کے روز اونکی بیعت ہوئی تھی اور دس دن صفر ۳۳۳ھ مین باقی تھے سنیچر کے دن وہ خلافت سے معزول ہوے اور شعبان ۳۵۷ھ مین ساٹھ برس کی عمر مین مطیع للہ کی خلافت مین اونھون نے قضا کی اونکی قاضی یوسف بن عمر وغیرہ تھے - اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ جب راضی باللہ نے قضا کی اوسوقت تحکم نام اونکی امیر الامرا نے واسطے اپنے منشی کو بغداد مین بھیجا کہ ارباب حل و عقد کیکو عباسیون مین سے خلیفہ مقرر کرین چونکہ مسامرہ کی روایت سے لکھا گیا ہے کہ راضی باللہ بغداد مین دفن ہوے تو بغداد ہی مین ظاہرا اونھون نے قضا کی اور تحکم امیر الامرا جسکو راضی باللہ نے مختار کل امور خلافت مین کیا تھا اور پیشتر اونکو ابن رائق لکھا ہے اونھون نے واسطے سے گویا اجازت لکھبھیجی کہ بغداد مین سب بنی ہاشم اور آل عباس اور علما اور قضات اور اعیان اور اشراف جمع ہوکے عباسیون مین سے کسی شخص لایق کو خلیفہ مقرر کرین چنانچہ بموجب حکم اور اجازت امیر الامرا کے سب لوگ جمع ہوے اور باہم مشورت سے یہ قرار پایا کہ ابراھیم راضی باللہ کے بھائی مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ کے بیٹے کو خلیفہ کرین جب لوگ اونکے پاس بیعت کرنیکو گئے چونکہ اوسوقت تک قاہر باللہ خلیفہ معزول نابینا زندہ تھے اور اونھون نے اپنا خلع خلافت سے قبول نہین کیا تھا اسواسطے ابراہیم نے کہا کہ جب تلک قاہر باللہ کی رضامندی نہین ہوگی یعنے وہ اونکو اپنے عقد بیعت سے بری

نہ کرونگے تب تلک وہ خلافت نہین قبول کرینگے جب قاہر باللہ کو یہ خبر پہنچی اونھون نے متقی کی حق مین
دعاے خیر کی اور اونکی پاس یہ پیغام کہلا بھیجا کہ تمھارے بھائی راضی باللہ نے میرے اوپر بہت ظلم کیا
مگر اب مینے تمھاری خاطر سے اونکو بھی بخشا اور اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور تمکو اور سبکو اپنے عقد بیعت سے
بری کیا تب ابراہیم نے خلافت قبول کی اور اپنے تئین متقی للہ ملقب کیا اوس تحکم امیر الامرائی پہلے لوگ
بغداد مین بھیجکے اچھے اچھے گھوڑے اور عمدہ اونٹ اور سب اموال اور جواہرات گران بہا جو خاص خلیفہ
کا مال تھا وہ سب ضبط کرلیا اس بے ادبی کے تھوڑے دنون کے بعد وہ مقتول ہوا اوسکے مرنیکے بعد منصب
امیر الامرائی اور سپہ سرداری افواج کی ابو عبد اللہ پر قرار پائی اوسکو جب ناصر الدولہ ابن حمدان نے
قتل کیا تب توران ترک امیر الامرا ہوا اس ترک کا نام سبایک الذہب مین توزون یا نوزون
پڑھا جاتا ہی اور مسامرہ مین بودون لکھا ہی اور روضۃ الصفا مین توران ہی الغیب عند اللہ صحیح
کون لفظ ہی یہ ہمپر نہ کھلا ۔ بالجملہ تھوڑے عرصیکے بعد اس امیر الامرا سی اور خلیفہ سی منازعت واقع
ہوئی اوسنے بغاوت پر کمر باندہی خلیفہ مدافعت پر آمادہ ہوے باہم بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی
جسمین خلیفہ کو شکست ہوئی وہ بھاگ کر رقہ مین پہنچے وہانسی آخشید نام حاکم مصر سی استمداد
کی اوسنے درخواست کی کہ آپ مصر مین تشریف لائیے اونھون نے آخشید کو وہین رقہ مین
طلب کیا وہ بہت کچھہ تحائف اونکی نذر کیواسطے لیکے آیا اور بہت اصرار کیا کہ آپ مصر مین تشریف
لیچلیئے وہانسے باطمینان مدافعت اعدا کی کیجائیگی اور سب اونکی ہمراہیونکا اور خیر طلبونکا بھی وہی
مشورہ تھا مگر اونھون نے اپنی خود رائی اور خود پسندی سے اوسی توران کی ساتھہ مراسلات
شروع کئے اوس منافق نے بتکلف عہد کیا کہ امیر المومنین بغداد مین معاودت فرماوین مین تابعدار
رہونگا اور زنہار بغاوت اور نافرمانی نکرونگا متقی نے اوس منافق کے عہد پر اعتماد کرکے بغداد مین

معاودت

معاودت کی اوسنے عذر کیا اور اونکو اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا اور مستکفی کے ہاتھہ پر بیعت کی

بائیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو القاسم عبد اللہ المستکفی باللہ بیٹے ابو محمد علی المکتفی باللہ ستر ہوین خلیفہ کے تھے - سبایک الذہب مین مروی ہے مان اونکی ام ولد املح الناس نام تھی صفر سنہ ۳۳۳ ہجری مین بعد خلع متقی باللہ کے لوگون نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی جب اونکی اکتالیس برسکی عمر تھی اور تورون امیر الامرا اونکے عہد خلافت مین مرگیا اور احمد بن بویہ دیلمی جو عراق پر مسلط ہوگیا تھا بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کے روبرو جاکے کھڑا ہوا خلیفہ نے اوسکی بہت استمالت کی اور خطاب معز الدولہ اور اوسکے ساتھہ مکلف خلعت عطا کیا جب اوسکا خوب تسلط سارے ممالک خلافت پر ہوگیا تب اوسنے خلیفہ کیواسطے پانچ ہزار درہم روز مقرر کردیا اور حکومت خلافت اپنے قابو مین رکھی اوسنے خلیفہ کو بے تعلق کیا اور اپنا وظیفہ خوار بنا دیا اور بعد چند مدت کے اوسنے خلیفہ کو اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا اور فضل نام مقتدر باللہ کے بیٹے کو خلیفہ مقرر کیا اور مسامرہ مین منقول ہے مان مستکفی باللہ کی رومیہ تھی غضن نام وزیر اونکے ابو الفرج محمد بن علی السامری تھے حاجب اونکے احمد بن خاقان تھے مہر مین اونکے کھدا تھا عبد اللہ بن المکتفی اونکو چھیالیس برسکی عمر مین ظالمون نے اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا ایک برس چار مہینے چار دن وہ خلیفہ رہے دس دن صفر سنہ ۳۳۳ ہجری مین باقی تھے جب اونکی بیعت ہوئی تھی اور ربیع الثانی سنہ ۳۳۸ مین اونھون نے قضا کی - اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب ابو الوفا توزان بیوفا نے متقی للہ کو اندھا کیا اور مستکفی باللہ کے ہاتھہ پر بیعت کی بعضی بنی ہاشم جو لشکر گاہ مین حاضر تھے بیعت امیر الامرا کی اونھون نے بھی بیعت کی تب وہ خلیفہ ہوگئے لوگ اونکو امام الحق کہتے تھے تھوڑے دنون کے بعد امیر الامرا مرگیا کفران نعمت اور شامت نقض عہد نے اوسکو جلد آخر کردیا - اوسکے مرنے کے بعد

مستکفی نے باتفاق ارای اکابر اور اشراف کے ایک شخص کو جسکا لقب ابن شیرزاد تھا منصب
امیر الامرائی کا عطا کیا اور اسنے خلافت کے کام مین دخل پانے سے علی العموم ظلم وستم شروع کیا اہل حرف
کو نہایت تنگ کیا ساری رعیت نالان ہوئی بغداد مین بھر اندیشہ ہوگیا احمد بن بویہ دیلمی جو ممالک
عراق پر مسلط ہوگیا تھا اوسکے خیر خواہون مین ایک شخص تھا جسنے بغداد مین کچھ اعتبار پیدا کیا تھا
اور واسط کا عامل ہوگیا تھا اوسنے مخفی احمد بن بویہ کو ترغیب دی کہ یہ وقت ہے کہ تم بغداد کی
تسخیر کا ارادہ کرو وہ یہ خط پاکے پہلے واسط مین آیا چونکہ افواج خلافت کا مقر وہی واسط تھا معلوم
ہوتا ہے کہ کل افواج اوسی شخص کے ذریعے سے جو واسط کا عامل تھا احمد بن بویہ کے قابو مین ہوگئی
اوسنے خوب وہان اپنا اطمینان کرلیا اب بغداد مین یہ خبر پھیلی یہان بدعملی ہوگئی ابن شیرزاد
بھاگ گیا خلیفہ مستکفی باللہ بھی شہر چھوڑکے کہین نکل گئے ترک لوگ جتنے وہان تھے سب متفرق
ہوگئے احمد بن بویہ دیلمی بغداد مین داخل ہوا اور بغیر جنگ کے اوسپر مسلط ہوگیا اوسکی تسلط کے بعد بغداد
مین خلیفہ نے معاودت کی احمد بن بویہ دیلمی جب ملازمت کیواسطے حاضر ہوا خلیفہ نے اپنی بہت
مسرت خاطر اوسکے آنے سے ظاہر کی اور کہا ترکونسے مجھکو نہایت خوف تھا الحمد للہ کہ تمہارے
آنے سے میرا خوف دفع ہوگیا اوسنے بیعت کی معز الدولہ اوسکو خطاب دیا اور علی اور حسن دو بھائی
احمد کے تھے انپر بھی بہت مرحمت فرمائی علی کو عماد الدولہ اور حسن کو رکن الدولہ خطاب دیا اور حکم کیا
کہ اونکی خطاب سکونمین منقوش ہون -

راقم کہتا ہے ظاہرا صرف معز الدولہ کا نام سکونمین کندہ ہوا ہوگا اگرچہ روضۃ الصفا
کی عبارت مقتضی اسکی ہے کہ تینون بھائیونکا نام سکونمین مضروب ہوا تھا اور یافعی نے مراۃ الجنان مین
بھی تینون بھائیونکا نام سکے مین مضروب ہونیکو لکھا ہے - بالجملہ معز الدولہ نے پانچ ہزار دینار یومیہ خلیفہ کے

مصارف کیواسطے مقرر کردیا اور کل محصولات ممالک کی معزالدولہ کی نواب کے اختیار اور ضبط مین آئی
اور حکومت خلافت سی بھی خلیفہ کو کچھ علاقہ باقی نہ رہا - سبایک الذہب کی روایت سی جو اوپر مذکور
ہوچکی ہے اور اس اخیر روایت روضۃ الصفا سی یہ فرق ہے کہ اول روایت مین پانچہزار درہم
خلیفہ کے مصارف کیواسطے یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کا روپیہ تہا اور دوسری روایت مین
پانچہزار دینار یومیہ مقرر ہوا جو اوس زمانے کی اشرفی تھی غالباً دوسری روایت صحیح ہی اسواسطے
کہ دارالخلافت کی مصارف بہت بڑہے ہوے تھے دفعۃً اتنی تقلیل نہوئی ہوگی جیسی اول روایت
مین ہی بعد چندعرصے کے معزالدولہ کو خلیفہ کیطرف سی کچھ اشتباہ ہوا کہ اوسکی ساتھہ کچھ غدر منظور ہے
اس سبب سے مستکفی باللہ کو اندھا کرکے خلافت سی معزول کیا - پھر روضۃ الصفا مین لکھا ہی
کہ سبب وحشت اور مباغضت کا مابین مستکفی باللہ خلیفہ اور معزالدولہ دیلمی کے باختلاف روایت
مختلف ہے - مسعودی کی یہ روایت ہی کہ مستکفی باللہ کی عہد مین بنی حمدان ممالک شرقیہ بغداد مین
مسلط تھے اور معزالدولہ جنکی قابو اور اختیار مین خلیفہ تھے وہ ممالک غربیہ مین تھے اور دونو مین سخت
معرکے لڑائیون کی ہو رہے تھے معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ خلیفہ بنی حمدان کیطرف مائل
ہین اور اونکی اسرار سی وہ خوب واقف ہین - اور حافظ ابرونی اپنی تاریخ مین لکھا ہی کہ قہرمانہ
ایک عورت مستکفی باللہ کے محل مین بہت بڑی با اعتبار اور با اختیار خلیفہ کی اوپر تھی اوسنے
کسی اپنی تقریب کے سبب سے ایک بہت بڑا جشن کیا تھا جسمین سارے امراے دیلمی اور امراے ترک
کو اوسنے مدعو کیا تھا معزالدولہ کو غمازون نی خبر پہنچائی کہ اوس مجمع عظیم مین یہ قرار پایا ہی کہ اونکو
قتل کرین یا قید کرلین دیالمہ کی سرداروںمین سی ایک شخص تھا جسکو اوس مفسدہ منظورہ کی خبر پہنچی
وہ ساری جماعت مطلوبہ دعوت سے بہت پیشتر دارالخلافت مین داخل ہوا اور خلیفہ کی روبرو جاکے کھڑا ہوا

خلیفہ کو گمان ہوا کہ وہ دست بوس ہونیکو پاس چلا آتا ہی جب وہ تخت کے قریب پہنچا خلیفہ نے
اپنا ہاتھہ دراز کیا اس خیال پر کہ وہ بوسہ لیگا اوسنے کمال بے ادبی سے خلیفہ کا ہاتھہ پکڑ کے
تخت پر سے نیچے کھینچ لیا اور اپنی پگڑی یا خلیفہ کا عمامہ اونکی گلیمین ڈالکی مضبوط باندھ لیا معزالدولہ
بھی وہان پہنچے اور یہ دیکھکے کہ خلیفہ قابو مین آگئے ہین وہ تو اپنے گھر مین پلٹ آئے اور دارالخلافت
مین ایک بھرنڈ مچ گیا دیالمہ نے وہان لوٹ شروع کردی اور خلیفہ کو پکڑ کے معزالدولہ کے گھر مین
لے آئے یہان بیڑیان اونکی پانونمین ٹھونک دین اور قہرمانہ کو پکڑ کے اوسکی زبان کاٹ
ڈالی اور خلیفہ کے آنکھونمین گرم سلائیان پھروا کے اندھا کردیا۔

راقم کہتا ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی خلیفہ کو لوگ معظم
اور متبرک سمجھتے تھے کہ عظمت اور بزرگی اونکی قلوب مین غیبی بسبب نیابت انحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی تھی اور بلاشبہہ لوگونکو یقین تھا کہ اونکے ساتھہ کسی نہج کی بے ادبی حقیقت مین اونکے
منیب کے ساتھہ بے ادبی ہی جسپر وقوع قہر الہی کا ہوگا وہ خوف و خطر غیبی بسبب بغاوت اور خروج
کے خلیفہ ثالث حضرت امیرالمومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ پر دلونسے نکل گیا اسواسطے کہ
کوئی قہر الہی غیبی ایسا کہ بالتصریح جزا اور سزا اوس بے ادبی کی معلوم ہو جو اون خلیفہ مظلوم کی
ساتھہ ہوئی تھی واقع نہین ہوا پس وہ رعب اور ڈر غیبی دلونسے مٹ گیا حالانکہ اگر چشم بصیرت
ہوتی تو معلوم ہوتا کہ اوس بے ادبی کے عوضمین وہ زور کا قہر الہی نازل ہوا جسکی کچھہ انتہا
نہ تھی اسی اپنی کتاب کی شروع مین ہمنے کچھہ اوس قہر کی تشریح کی ہے اگر وہ بے ادبی اوس
خلیفہ مظلوم رضی اللہ عنہ کے ساتھہ نہوتی تو خلفاے اسلام کا رعب اور خوف غیبی ہمارا گمان
یہ ہی کہ کبھی دلونسے نہ نکلتا تو عجب نہین ہے کہ ہر خلیفہ اسلام کے ساتھہ بے ادبی کا گناہ اول خلیفہ

ثالث کے بنات کے نامۂ اعمال مین لکھا جائیگا بسطرحسے قتل انسان کا گناہ پہلے قابیل کے نامۂ اعمال مین ثبت ہوتا ہے جسنے ہابیل کو قتل کیا تھا جو بہ نص کلام الہی ثابت ہے اگرچہ کوئی ہماری اس تقریر کو اقناعی یا وہمی کہی کہا کرے ہمکو تو اوسیکا یقین ہے - اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین سنہ ۳۳۳ کے وقائع متقی للہ کے نسبت وہمی لکھے ہین جو اوپر مذکور ہوے کہ تورون نے بدعہدی کرکے اور اونکو اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا اور مستکفی باللہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اور تھوڑے دنونکے بعد وہ مرگیا بعد اوسکے سنہ ۳۳۴ ہجری کے وقائع نقل کئے ہین کہ اوس سال مین بغداد پر بہت بڑی تباہی نازل ہوی ایک شدت قحط اور گرانی سے اوسپر ہمراہ نبات کے تسلط کے جو فساد اور فتنے اور جور اور ظلم واقع ہوے اوسکی کچھہ انتہا نہ تھی اوسکی شرح وہی کی ہے جو دیالمہ کے داخل ہونے سے بغداد مین اوپر مذکور ہوچکی ہے کچھہ تھوڑیسی زیادتی کے ساتھہ - یعنے جب دیالمہ کا خوب تسلط خلافت پر ہوگیا تب بعضے شیعہ لوگون نے کچھہ فساد کا ارادہ کیا تھا اونکو خلیفہ نے سزا دیدی چونکہ معزالدولہ بھی شیعہ تھا اوسکو یہ امر ناگوار ہوا اسواسطے اوسی سال کی جمادی الثانی مین امراء دیالمہ کے جمع معزالدولہ خلیفہ کے پاس حاضر ہوے وونے اونمین خلیفہ سے اپنی تنخواہ طلب کی اور خلیفہ پاس جاکے کھڑے ہوے اونھون نے اپنا ہاتھہ دراز کیا اس گمان پر کہ دستبوس کو آئے ہین اون دونونے خلیفہ کا ہاتھہ پکڑکے تخت پر سے کھینچ لیا اور بہت بے ادبی کی پس سارے قصر خلافت مین شور اور غل مچگیا متسلطین نے سارے خلیفہ کے ملازمین اور خواص کو قید کرلیا اور خلیفہ کو پیادہ پا گھسیٹتے ہوے لیگئے اور اونکو اندھا کرڈالا اور خلافت سے معزول کیا صرف ایک برس چار مہینے وہ خلیفہ رہے تین خلیفونکو متصل ظالمون نے اندھا کیا اونکو اور جو اونسے پیشتر تھے اور قاہر باللہ کو - بعد اوسکی معزالدولہ نے ابوالقاسم فضل بن مقتدر بالله کو بلاکے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور مطیع للہ اونکا لقب مقرر ہوا اور معزالدولہ نے صرف ایکسو دینار یومیہ خلیفہ کے مصارف کیواسطے مقرر کیا خلیفہ کی اب یہ نوبت پہنچی بعد اوسکے کہ ساری دینا کی خزانے اونکی اختیار اور قابو مین تھی اس زمانہ شدت کے قحط مین سو دینار اونکی مصارف کیواسطے

رہگئے - اسی سالکی شعبان مین بغداد کی یہ کیفیت ہوئی کہ لوگ گھاس پوس غیر ماکول اور مردہ آدمیونکا گوشت کھاتے تھے اور سڑکون اور راہونپر برابر مردہ نظر آتے تھے مطیع للہ نے ایک کُرا تا دس ہزار درہم کو خرید کروایا چونکہ ایک کر چھ ہزار رطل بغداد کا ہوتا تھا اس حساب سے فی رطل دو درہم ایک ثلث کم ہوا

راقم کہتا ہے چونکہ ایک رطل کچھ کم آدھ سیر ہندی ہوتا ہے اور ایک درہم قریب چار آنے کے تھا اس حساب سے ایک سیر آٹا ایک روپے کا ہوا کوڑیونکی مول زمین اور ریاستین بکنے لگین پھر یافعی لکھتے ہین اگرچہ وہ بہت ہی بڑا قحط تھا لیکن مکہ معظمہ مین ۴۶۶ھ مین اوس شدت کی گرانی ہوئی کہ ایک ثمن رطل آٹے کا دو درہم کو بکتا تھا جو ہندوستانکا ایک چھٹانک سے کچھ کم ہوا وہ آٹھ آنے کا بکا اللّٰھم احفظنا وجمیع المسلمین بل عامۃ الناس من ھذا البلاء **تیئیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بیٹے جعفر المقتدر اٹھارھوین خلیفہ کے تھے** - سبایک الذہب مین مروی ہے مان اونکی ام ولد شعلہ نام تھی وہ ۳۰۱ھ مین پیدا ہوے تھے اور جبدن مستکفی کو خلافت سے خلع کیا اوسیدن اونکے ہاتھ پر بیعت ہوی مگر معزالدولہ نے صرف سو دینار روز اونکے واسطے مقرر کردئے بغداد مین مع اوسکے توابع کی تسلط اور حکومت دیالمہ کی تھی خلیفہ برائے نام تھے ۳۵۶ھ مین معزالدولہ نے قضا کی اونکا بیٹا بختیار نام سلطنت پر مسلط ہوا جسکو خلیفہ نے عزالدولہ خطاب دیا اور یافعی کی روایت جو آگے مذکور ہوگی یہ ہے کہ معزالدولہ نے ۳۵۸ھ مین قضا کی انھین دیالمہ کی حکومت کے زمانمین عبیدیون اسماعیلی کا پھر تسلط مصر پر قرار واقعی ہوگیا اور شام کے ممالک بھی اونھین کے قبضے مین ہوگئے اور وہان خطبونمین سے نام خلفاے عباسیہ کا نکال ڈالا اور دولت اور حکومت روافض اسماعلیہ کی قایم ہوئی -

راقم کہتا ہے اگرچہ دیالمہ بھی شیعہ تھے لیکن چونکہ بغداد اور اوسکے توابع مین خلیفہ کا نام سکہ نسی

خطبہ نسی نہین نکالا گیا تھا اِس سبب سے وہان حکومت روافض کی نہین لکھی گئی اور چونکہ دیالمہ ظاہرا
شیعہ امامیہ تھے اور اوس زمانے کے شیعہ امامیہ مین ایسا تعصب اور خلاف جیسا اسماعلیہ کو اہلسنت
وجماعت سے تھا نہ تھا اسواسطے مورخین نے اونکو روافض نہین لکھا ہے - سنہ ۳۶۳ مین مطیع للہ خلیفہ
کو فالج ہوگیا اور اونکی زبان پر ثقل آگیا تب سبکتگین نام غزالدولہ کے حاجب نے اونسے درخواست کی
کہ مناسب ہے کہ آپ اپنے تئین خلافت سے خلع کرکے اپنے بیٹے کو خلیفہ مقرر کیجئے چنانچہ اونھون نے وہ مشورہ
قبول کیا اور بموجب اوسکے عمل کیا - اور مسامرہ مین لکھا ہے جمادی الآخر سنہ ۳۶۳ مین آٹھ دن باقی تھے
جمیرات کے دن مطیع للہ کی بیعت ہوئی تھی مان اونکی سقلابیہ تھی مشعلہ نام باللہ المطیع للہ اونکی مہر کا
کندہ تھا وزیر اُنکا محمد بن یحیی بن شیراز تھا بھائی قایم بہ امر مملکت خلافت ابوالحسین احمد بن بویہ دیلمی
معزالدولہ اقطع کا - راقم کہتا ہے مسامرہ مین وزیر مطیع للہ کو باوصف اختلاف کے باپ کے نام مین
معزالدولہ کا بھائی لکھا ہے تو شاید اخیافی بھائی ہوگا بعد اوسکی مہلبی نے اونکی وزارت کی حاجب اونکا عبدالواحد
بن عمر والشرابی تھا انتیس برس چار مہینے گیارہ دن اونھون نے خلافت کی اُسکی بعد اُنکو فالج ہوگیا اس سبب سے
انھون نے اپنے تئین اپنی خوشی سے بدون کسیکے استکراہ اور جبر کے خلافت سے خلع کیا اور اپنے بیٹے عبدالکریم
ابابکر نام کو خلیفہ مقرر کیا جب محرم سنہ ۳۶۴ مین آٹھ دن باقی تھے اور تر سٹھ برس کی اونکی عمر تھی قاضی اونکی
محمد بن حسن بن ابی الشوارب وغیرہ تھے - اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے مطیع للہ سے اور مستکفی للہ سے کبوتر بازی کے
سبب سے باہم عداوت ہوگئی تھی اسواسطے جب مستکفی باللہ خلیفہ ہوئے تو وہ کہین مخفی ہوگئے تھے معزالدولہ کے حکم سے وہ تلاش
کرکے نکالے گئے اور جب مستکفی باللہ کے خلافت سے خلع کرنیکی گواہیان گذرین تب لوگون نے اونپر خلافت کا مجرا اور
سلام کیا اور اونکے ہاتھ پر بیعت ہوئی مگر معزالدولہ کی زمانے مین خلفاے عباسیہ کا کچھ اعتبار اور کچھ اونکی قدر اور
منزلت باقی نہین رہی تھی اور دیالمہ کا مذہب چونکہ شیعہ تھا انکا عقیدہ یہ تھا کہ خلافت علویونکا حق ہے اور

بنی عباس غاصب ہین اور معز الدولہ کو منظور تھا کہ سارے بنی عباس کو خلافت سے محروم کرکے ابو الحسن محمد بن یحیی زیدی کو جو کہ اجلہ سادات سے فضل اور ادب اور فراست اور شجاعت اور کرم اور تقوی مین بیمثل اور بے نظیر تھے خلیفہ مقرر کرین ابو جعفر محمد بیہری جو اس عرصہ مین وزارت کے منصب پر تھے اونھون نے معز الدولہ کا وہ ارادہ سنکے اسسے پوچھا اگر کوئی سید جو تمھارے نزدیک لایق خلافت کی ہو مقصدی اس امر خلافت کا ہوجائے تم اسکی تابعداری کروگے اونھون نے جواب دیا جہانتک ممکن ہوگا اسکی راضی رکھنے مین کوشش کرونگا وزیر نے کہا کہ گروہ کہین سلطنت اور حکومت سے باز آو صرف امارت پر اقتصار کرو تو قبول کروگے معز الدولہ نے کہا وہ ایسا امر مجھسے نہ کہین گے وزیر نے کہا مین فرض کرتا ہون اگر ایسا اونھون نے کہا تو کیا کروگے معز الدولہ نے کہا اگر نفس قبول کریگا تو بادشاہی چھوڑ دونگا والا گنہگار ہوکے مستحق دوزخ کا ہونگا وزیر نے کہا ایسی صورتمین [illegible] نہ خلیفہ کیجیے کہ صرف خلافت کے نام پر قناعت کرے اور تمسے متوقع بادشاہت چھڑانے کا ہو اور [illegible] بڑھجاے تو اسکو اٹھاکے دوسرے کو بٹھادیجیے علاوہ اسکے سارے بنی عباس کی محرومی کرنیمین ایک مفسدہ عظیم کا احتمال ہے کیا عجب ہے کل بنی عباس جو سارے عالم مین منتشر ہین بالخصوص وہ لوگ [illegible] اطراف عالم مین باقوت اور شوکت ہین ہر طرف غدر مچادین جسکا تدارک دشوار ہو معز الدولہ کو یہ مشورہ پسندیدہ ہوا بنی عباس کے محروم کرنیکا ارادہ خلافت سے دلسے نکال ڈالا اور فضل بن جعفر مقتدر باللہ کو بعد مستکفی کے اندھا کرنیکے اور خلافت سے قلع کرنیکے خلیفہ مقرر کیا جنھون نے اپنا لقب مطیع للہ قرار دیا اور جیسا اوپر مذکور ہوا مطیع للہ نے ۳۶۳ھ مین اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور اپنے بیٹے عبد الکریم کے ہاتھ پر بیعت کروائی مدت انکی خلافت کی انتیس برس پانچ مہینے تھی - یافعی نے مراۃ الجنان مین لکھا ہے کہ ۳۵۷ھ ہجریمین متقی للہ احمد بن موفق عباسی نے جنکو تورون نے اندھا کرکے خلافت سے معزول کیا تھا قید خانے مین قضا کی انکی خلافت

چار برس رہی وہ بڑے صالح تھی اور کثیر الصلواۃ والصوم اور شارب خمر نہ تھی اونکی عہد خلافت مین قبۂ خضراء جو بنی عباس کے بڑے مفاخرت کا باعث تھا منہدم ہوگیا اور ۳۵۸ھ مین سلطان معزالدولہ احمد بن بویہ دیلمی نے قضا کی وہ اپنے لڑکپن مین لکڑیان چنکے بیچا کرتے تھی اور اونکی باپ مچھوے تھی یعنی مچھلیان شکار کرکے بیچا کرتے تھی پھر بتدریج ترقی پاتے پاتے بغداد کے مالک ہوے بہانکی سلطنت اونھون نے کچھہ اوپر بتیس برس کی اور اندلس مین جاکے مرگئی وہ بڑے جازم امرا اور بڑے منتظم اور بارعب اور شوکت تھی لیکن رافضی تھی اور بعضون نے کہا ہی اونھون نے اپنے مرض موت مین رفض سے توبہ کی اور جو اونھون نے اپنے حیاتین ظلم کئے تھی اسپر بہت ندامت کا اظہار کیا اور وہ چچا عضدالدولہ اور عمادالدولہ اور رکن الدولہ کی تھی

راقم کہتا ہی ابتدا مین دیالمہ کی سلطنت جب بغداد مین ہوئی ہے اُسوقت معزالدولہ کے دو بھائیونکو بھی ایک علی کو عمادالدولہ کا اور دوسرے حسن کو رکن الدولہ کا خطاب خلیفہ نے دیا تھا اگرچہ روضۃ الصفا ہی وہ روایت اوپر لکھی گئی ہی لیکن یافعی نے بھی ۳۳۳ھ کے وقائع مین مراۃ الجنان مین بعینہ وہی لکھا ہی جو روضۃ الصفا مین ہے پس مراۃ الجنان جو بالفعل ہمارے زیر نظر نہایت غلط ہے اوسمین ۳۳۳ھ کی وقائع مین یہ عبارت ہی فلقبہ یومئذٍ معزالدولہ ولقب البویہ علیا عمادالدولہ والحسن رکن الدولہ وضربت لہم السکۃ اس عبارت مین البویہ کا لفظ محض بے معنے اور غلط ہے وہان خواہ مخواہ اخویہ ہے جسکو غلطی سے البویہ لکھا ہی یا یون ہوگا اخویہ من البویہ اور من چھوٹ گیا ہی اوسکا مطلب ہی کہ کہ وہ دونو حقیقی بھائی معزالدولہ کے تھی اور اس ۳۵۸ھ کے وقائع مین جو مراۃ الجنان سے اوپر نقل ہوے کہ معزالدولہ عضدالدولہ اور عمادالدولہ اور رکن الدولہ کے چچا تھی اس روایت سے ہمارا گمان یہ ہوتا ہی کہ وہ عمادالدولہ اور رکن الدولہ جو دونو بھائی معزالدولہ کے تھی وہ مرگئے تھی اونکی دونون کے بیٹونکو باپ کا خطاب ملا ہوگا جنکو ۳۵۸ھ کے وقائع مین لکھا ہی کہ معزالدولہ اونکی چچا تھی اور معزالدولہ کے بیٹے کو خطاب عزالدولہ کا ملا تھا جو باپ کے

بعہ سلطان ہوے - چوبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو بکر عبد الکریم الطائع للہ تھے مطیع للہ تیئسوین خلیفہ کے بیٹے سبایک الذہبی مین مروی ہے کہ طائع للہ کی بیعت بعد اونکے باپ کی خلافت چھوڑ دینے کے تیئسوین ذیقعدہ سنہ ۳۶۳ مین اونکی تینتالیس برسکی عمر مین ہوئی مگر اونکے عہد مین بغداد مین خطبو نمین اُنکا نام نہین پڑھا جاتا تھا بسبب بعضے وقائع طویلہ کے جسکا حال بڑی تاریخونسے معلوم ہوگا اور خلافت بہت ضعیف ہوگئی اور ترکون کا بالکل اختیار ہوگیا -

راقم کہتا ہی دیالمہ سے پیشتر البتہ ترک محیط تھے تو طائع للہ کے عہد مین شاید دیالمہ کا اقتدار ضعیف ہوگیا تھا یا دیالمہ بھی ترک تھے یا یہان غلطی ہی دیالمہ کی جگہہ ترکونکا اقتدار لکھا ہی یہ امر ابتلک ہمکو نہین معلوم ہوا مگر روضتہ الصفا کی روایت کی قرینے ہی جو آگے مذکور ہوگی معلوم ہوتا ہی کہ ترک پھر مسلط ہوگئے تھے اور دیالمہ کا تسلط ضعیف ہوگیا تھا بعد اوسکی سنہ ۳۸۱ مین وہ خلافت سی معزول ہوے اور مسامرہ مین لکھا ہے کہ مطیع للہ نے اپنی خوشی سے بدون کسیکے جبر کے اپنے تئین خلافت سے خلع کیا اور اپنی بیٹے کے ہاتھہ پر تیرھوین ذیقعدہ سنہ ۳۶۳ ہجری مین بیعت کروائی اور بہاء الدولہ ابو نصر بن عضد الدولہ نے انکو سنیچر کے دن جب شعبان سنہ ۳۸۱ مین بارہ راتین گذری تھین قید کرلیا انھون نے ظاہرا بجبر بغیر اپنی رضا کی خلافت ترک کی بعد قادر باللہ کے ہاتھہ پر بیعت ہونیکے انیس برس نو مہینے نو دن وہ خلیفہ رہی اور منگل کے دن سلخ رمضان سنہ ۳۹۳ ہجری مین انھون نے قضا کی اور رصافہ مین دفن ہوے - اور روضتہ الصفا مین مروی ہی کہ تیرھوین ذیقعدہ سنہ ۳۶۳ مین طائع للہ کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی اُسکی دو مہینے کے بعد انکی باپ مطیع للہ نے قضا کی انکی زمانہ خلافت مین ترکونسے اور عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ دیلمی سی بغداد مین محاربات شروع ہوے اور عزالدولہ اُن لڑائیونمین

بہت تنگ ہوے ظاہرا اونکی طرف ضعف پیدا ہوا اور ترک قوی ہوگئے تب اُنھون نے عضد دولہ اپنے
بنی عم سے جو عراق عجم مین مسلط تھے مدد طلب کی وہ وہان سے بہت بڑی جرار فوج لیکے بغداد مین داخل
ہوے اُنکی آمنے سے ترک لوگ متفرق ہوگئے اور چونکہ اُن تحاربات کی زمانے مین طائع للہ کے پاس ترکونکی
بہت مصاحبت رہتی تھی اُنکی متفرق ہوجانے سے طائع للہ کو عضد الدولہ کیطرف سے بہت خوف پیدا ہوا
اسواسطے وہ بغداد سے کیطرف چلے گئے مگر عضد الدولہ نے اُنکو پیغام تسلی اور اطمینان کا بھیجکے طلب کیا
جب انھون نے بغداد مین معاودت کی عضد الدولہ نے بہت اُنکی تعظیم اور تکریم خلافت کی رتبے کیموافق
کی اور چونکہ ترکونکی فتنہ تسلط مین خلافت کا سارا سامان اور اسباب ضائع ہوگیا تھا عضد الدولہ نے
فرش اور فروش اور برتن وغیرہ سارا سامان مایحتاج خلیفہ کا مہیا کردیا بالجملہ عضد الدولہ عراق عرب
پر ایک مدت تک مسلط رہے پھر وہ اپنی موت طبعی سے مرگئے اُنکی بعد صمصام الدولہ اور شرف الدولہ اپنے
اپنے عہد مین عراق عرب کے مالک رہے۔

راقم کہتا ہے ظاہرا وہ دونو عضد الدولہ کی عزیزونمین سے تھے جنکو روضۃ الصفا مین
لکھا ہے کہ اُن دونونے باامارت کی اُٹھا ڈالی اس عبارت سے سمجھمین نہین آیا کہ اُن دونونے
ازخود امارت چھوڑدی یا معزول ہوے یا مرگئے غالبا مرجانا مراد ہے۔ پھر اسی روضۃ الصفا مین لکھا ہے
انکی دونو کے بعد طائع للہ نے حکومت اور ریاست بغداد کی ابو نصر خسرو فیروزبن عضد الدولہ کو
سپرد کی انکو بہت بھاری خلعت دیا اور بہاء الدولہ خطاب عطا کیا مگر تھوڑے دنونکی بعد بہاء الدولہ
سے اور طائع للہ سے بگڑ گئی اس سبب سے کہ طائع باللہ اہتمام اور انتظام خلافت کا بغیر اُنکی مشورے
کرنے لگے پس بہاء الدولہ خلیفہ کی معزولی پر خلافت سے آمادہ ہوے اور بعضی کہتے ہین بہاء الدولہ کی خزانہ مین
روپیہ نہ رہا انکی لشکریون نے دندمچائی بہاء الدولہ نے اپنے وزیر پر بہت تشدد کیا جب کچھ ہاتھ نہ آیا تب

ابوالحسن بن معلم نے یہ مشورہ دیا کہ خلیفہ کو خلافت سے معزول کرکے جو کچھہ اُنکے گھر مین پائیے لیلیجئے
چونکہ بہاء الدولہ ابوالحسن کا قول کالوحی من السماء سمجھتے تھے اسواسطے خلیفہ کی معزولی پر آمادہ ہوگئے
راقم کہتا ہے ابوالحسن بن معلم روضۃ الصفا مین لکھا ہے اور یافعی نے مراۃ الجنان مین
بھی وہی لکھا ہے معلم کیسیکا نام آج تک سننے مین نہین آیا تو عجب نہین ہے کہ ابوالحسن بہاء الدولہ کے
معلم کے بیٹے ہون - بالجملہ ایکدن بہاء الدولہ نے درخواست حضوری کی خلیفہ کے پاس کی جب اجازت
ہوئی تب وہ دستور کیموافق قصر خلافت مین حاضر ہوے اور بموجب قاعدہ کے مجرا کرکے تخت کے نیچے
کرسی پر جاکے بیٹھے اور دو اور امیر دیالمہ کے تخت کی پاس مجرا کرکے کھڑے ہوے خلیفہ سمجھے دستبوس
ہونیکو قریب آئے ہین اپنا ہاتھہ دراز کیا اُن دونو نے ہاتھہ پکڑ کے تخت کی اوپر سے کھینچ لیا خلیفہ
ان للہ وانا الیہ راجعون کرتے ہوے نیچے گر پڑے تب اُنکو پکڑ کے قصر خلافت سے باہر لیگئے اور
قصر خلافت مین جو کچھہ پایا اٹھا لیگئے - اور یافعی نے مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ ۳۸۱ھ مین
طائع للہ نے بہاء الدولہ کو حکم دیا حسین بن معلم کے قید کرنیکا اور وہ بہاء الدولہ کی خواص ندماسے تھے
اس سبب سے وہ حکم انپر بہت شاق ہوا تب بہاء الدولہ ظاہر مین مطیعانہ خلیفہ کے حضور مین حاضر ہوے اور
موافق دستور کے زمین پر بوسہ دیکر کرسی پر بیٹھے اور ہمراہی بہاء الدولہ نے خلیفہ کو تخت پر سے کھینچ کے
زمین پر گرادیا اور ایک چادر مین لپیٹ کے قصر خلافت سے قصر سلطنت مین لیگئے اور وہان جو کچھہ
پایا سب لوٹ لیا اسی غل غپاڑے سے لوگ یہ سمجھے کہ خلیفہ نے بہاء الدولہ کو قید کرلیا اسی
عرصہ مین بہاء الدولہ نے قادر باللہ کی خلافت کا اشتہار دیا انکا نام احمد بن امیر اسحاق جو خلیفہ ہونے
سے بن مقتدر باللہ تھا کثیر التہجد اور صاحب خیر اور نیکی کے تھے جو انیس برس کی عمر مین اونکی
بیعت ہوئی اہل سنت وجماعت تھے - پھر یافعی نے ۳۸۲ھ کے واقعات مین لکھا ہے جو قاعدہ تیس

برس

برس سے روز عاشورا کو ماتم حضرت امام حسین سلام اللہ علیہ کا کرنیکا مقرر ہوگیا تھا ابوالحسن بن معلم نے
اُسکو موقوف اور بند کرادیا چونکہ اُنکو بہاء الدولہ کے مزاج پر بہت قابو اور زور ہوگیا تھا۔
راقم کہتا ہے اسکے بعد ایک ایسی عبارت غلط قاعدہ صرفی اور نحوی سے مراۃ الجنانین
لکھی ہے کہ مطلب اوسکا سمجھنا دشوار ہے اُس عبارت کی اخیر مین ایک لفظ کتاب مین لکھا ہے بالشناعات اور حاشیہ
پر سرخی سے اُسکا بدل لکھا ہے بالشفاعات ہمارے دانست مین بالشناعات کا لفظ صحیح ہونیکی صورتین
اُس عبارت کا مطلب یہ ہے، کہ اُس ماتم مین بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ کچھ سخت برے
امور کیا کرتے تھے وہ سب رستے سے گرا دیئے گئے اور غالباً وہی لفظ بالشناعات کا صحیح ہے اور اگر
بالشفاعات کا لفظ صحیح ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ بعضی بہت بڑے معتبر اور با اقتدار لوگ جنہون نے
اُس ماتم کے بدستور تیس برس پچھلے کے باقی رہنے کی سعی اور سفاعت کی اُنکا رتبہ گرا دیا گیا حقیقت
یہ ہے کہ وہ رسم مذموم ایجاد جہلا کی تھی جو سخت بدعت ہے قطع نظر اسسے ماتم کا عمداً دایم رکھنا کسقدر
خلاف عقل کے ہے اور شناعات اُسمین جو اکثر ایجاد اہل ایران کی ہے اور وہ نسبی ہندوستانین
آئی ہین مثل اسکے کہ چھاتی پر پیٹنے لگکے چھاتی کا پیٹنا اور اُسی قسم کے واہیات جو ظاہرا دیالمہ فی
بغداد مین جاری کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ ابن معلم بہت بڑے عالم تھے انھون نے وہ شناعات دیکھکے
وہ رسم ماتم کی موقوف کرادی اور گمان اسکا کہ ابن معلم اہل سنت وجماعت تھے ہمکو نہین ہے بلکہ وہ چونکہ
بہاء الدولہ کے غالباً استاد کی بیٹی تھے ممکن نہین معلوم ہوتا کہ انکی والدین جو شیعہ تھی اپنی بیٹی کی
تعلیم کیواسطے کسی اہلسنت کو مقرر کرتے اور خود بہاء الدولہ کے مزاج پر وہ اتنی محیط کیون ہوتی پھر
مراۃ الجنانین وہی موقوفی ماتم عاشورا کی حکایت لکھکے لکھا ہے کہ لشکریون نے اور اہل فوج نے
بہاء الدولہ پر بلوہ کردیا اور اُنسے ابوالحسن بن معلم کو طلب کیا اور اُس طلب مین بڑی شدت کی

یہانتک کہ انکی پیغام لیجانی والون نے بہاء الدولہ سے کہا یہا الملک اختر تقادہ او تقالک مطلب یہ ہے کہ آپ اگر اپنی زندگی چاہتے ہین تو انکی زندگی سے ہاتھ دھوئیے الغرض اہل فوج نے ابن معلم کو اور انکی اصحاب کو اپنے قابو مین لاکر اینہ پیسے بڑے شدائد کئے یہانتک کہ انکو قتل کیا یہ لکھکر مرآۃ الجنان مین لکھا ہے رحمہ اللہ وہ دعائیہ اگر مصنف کا ہے اور کاتب کا بڑھایا ہوا نہین ہے تو شاید وہ اہل سنت ہون۔ راقم کے نزدیک اہل فوج کا دفعۃً دشمن ابن معلم کا ہوجانا غالباً اسی ماتم عاشورا کی موقوف کرانے سے ہوا چونکہ اہل فوجین اکثر جہال اور عوام ہوتے ہین انپر استحسان عقلی اس معاملہ کا نہ کھلا اور اسکے مانع کو دشمن اہلبیت سمجھی۔ پچیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ ابو العباس احمد قادر باللہ تھے بن اسحاق جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن مقتدر باللہ اٹھارھوین خلیفہ۔ سبایک الذہب مین انکی خلافت کا صرف اسقدر حال لکھا ہے کہ بعد طائع للہ کی معزولی کے انکے ہاتھ پر بیعت ہوی وہ بہت بڑے عالم اور بڑے متقی اور پرہیزگار اور دیندار تھے کثرت سے عبادت کرتے تھے اور صدقات بہت دیتے تھے ۴۲۲ھ مین ستاسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس برس تین مہینے وہ خلیفہ رہے۔ اور مسامرہ مین منقول ہے کہ قادر باللہ طائع للہ کے چچا کے بیٹے تھے بارہ راتین رمضان ۳۸۱ھ کی گذری تھین جب انکی بیعت ہوئی سینچر کے دن اور گیارھوین ذی الحجہ ۴۲۲ھ مین اسی برسکی عمر مین انھون نے قضا کی اکتالیس برس تین مہینے خلیفہ رہے۔ اور روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ جب بہاء الدولہ نے طائع للہ کو خلافت سے معزول کیا تب ارکان دولت اور اعیان ملت سے مشورہ کیا کہ خلافت کے لائق کون شخص ہے لوگونکی رائے احمد بن اسحاق بن مقتدر باللہ پر قرار پائی وہ طائع باللہ کے خلیفہ ہونیسے بھاگ گئے تھے ظاہرا اونسے کچھ مناقشہ ہوگا اور طنجہ مین جاکے ٹھہرے تھے جہانکے والی اور حاکم مہذب الدولہ دیلمی تھے اونھون نے انکی حمایت کی اور اپنی پناہ مین رکھا

بہاء الدولہ

بہاء الدولہ نے لوگو کو بھیجکے انکو طلب کیا اور انکے ہاتھ پر بیعت کروائی - ہبیت اللہ بن یحییٰ مہذب الدولہ
کے منشی تھے وہ راوی ہین کہ ایکروز وہ طنجہ مین قادر باللہ کی مجلس مین قبل انکی خلافت کے حاضر تھے
وہ اسوقت نہایت خوشی مین جھوم رہے تھے انھون نے جرات کرکے سبب خوشی کا پوچھا قادر باللہ نے
جواب دیا کل شب کو مینے خواب مین دیکھا کہ یہ دریا جو طنجہ کی گرد ہے حد اعتدال سے بڑھگیا ہے اور اسکے اوپر
ایک پل باندھا گیا ہے مین تعجب سے کہتا ہون کہ اتنے بڑے دریا پر کسنے پل باندھا ہے اتنے مین
ایک بزرگ مقدس کو مینے دیکھا کہ پل کے اس پار وہ کھڑے ہین اور پکار کے مجھسے کہا کیا تمھارا
اس دریا سے پار ہونے کا قصد ہے مینے کہا ہان ان بزرگ نے اپنا ہاتھ اتنا لمبا کیا کہ میرے ہاتھ
تک پہنچ گیا اور میرا ہاتھ پکڑکے دریا سے پار کردیا میرے اوپر ایسی مقدس بزرگ کا ہیبت رعب چھا گیا
پھر مینے انسے پوچھا آپ کون ہین انھون نے کہا مین علی بن ابیطالب ہون تم خلیفہ ہوگے عمر
تمھاری بہت ہوگی اور بہت برسون خلافت کروگے جب تم خلیفہ ہو جاو تب میری اولاد پر
اور میرے شیعون پر مہربانی کی نظر رکھنا راوی کہتا ہے یہانتک قادر باللہ نے اپنے خواب کو
بیان کیا تھا کہ اتنے مین ملاحون وغیرہ کی آواز ہمارے کانون پہنچی کہ وہ بغداد سے جہاز
یا کشتی قادر باللہ کے لینے کو واسطے لائے ہین - الغرض مہذب الدولہ نے قادر باللہ کو بہت
تجمل اور حشمت کے ساتھ رخصت کیا جب وہ بغداد مین داخل ہوے بہاء الدولہ نے اور سارے
اکابر اور امرا اور اعیان اور اشراف نے استقبال کرکے دار الخلافت مین انکو اتارا اور تیرہوین
رمضان کو خطبہ بغداد مین انکے نام کا پڑھا گیا انکے ایام خلافت مین اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے
اقتدار خلافت کا بخلاف کئی پچھلے خلفا کے نہایت مستحکم ہوگیا رعب اور ہیبت اور شوکت
اونکی اور خوف انکی سیاست کا خود بخود قلوب پر طاری ہوگیا دیالمہ کو جو تسلط ہوگیا تھا وہ

جاتا رہا پھر کسیکو اُنمین سے طاقت تغلب اور خروج کی باقی نہ رہی -

راقم کہتا ہی عجب نہین ہے کہ اُسکا سبب یہ بھی ہوگا کہ دیالمہ مین کوئی شخص ایسا جسکی وجاہت اور اُسکا رعب مثل پچھلے اُنکی اہل تسلط کے ہو باقی نہ رہا - اور جب طائع للہ کو دیالمہ نے خلافت سے معزول کیا تو ممالک خراسان مین ایک مدت تک خطبہ اُنھین کے نام پڑھا گیا وہانکی حکام نے اور لوگون نے کہا کہ امام بے سبب کے معزول نہین ہوسکتا - مگر جب سلطان محمود سبکتگین اُنمالک پر مسلط ہوے چونکہ اُنکی تیئن تعارف اور اخلاص خاص قادر باللہ کے ساتھہ تھا انھون نے سکہ اور خطبہ قادر باللہ کا اونمالک مین بھی جاری کیا - قادر باللہ کے عہد خلافت مین سارے عالم مین انقلابات کثیرہ ہوے سب سے بڑے انقلاب مین ایک یہ تھا کہ ترکستان مین بعد ایلک خان کی طغاخان اُنکی بھائی مسندی سلطنت اور حکومت کے ہوے تھے وہ کسی عارضہ سخت مین مبتلا ہوے اس سبب سے خطا اور ختن کے کفار کو طمع تسخیر ترکستان کی ہوئی لکھتے ہین ایسی فوج کثیر وہانسے اسکے واسطے روانہ ہوئی کہ تعداد اور شمار سے باہر تھی حافظ آبرو نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ اُس جمعیت فوج مین تین لاکھہ خرگاہ تھا خرگاہ بہت بڑے خیمہ مدور کو کہتے ہین جب وہ لشکر آٹھہ روز کے فاصلے پر طغاخان کی سرحد سے پہنچا اونھون نے جناب باری تعالیٰ سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھہ دعا اپنے صحت کی مانگی وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور دفعۃً انکو صحت ہوگئی اُنھون نے بعد صحت کے جسقدر لشکر جمع ہوسکا اکٹھا کرکے خطائیونکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوے مخالفون پر وہ خبر سننے سے ایسا رعب چھاگیا کہ بغیر مقابلے کے رجعت قہقری اونھون نے شروع کی طغاخان نے تین مہینے برابر اُنکا تعاقب کیا بعد اس مدت کے دفعۃً اپنے لشکرون مارا جسکے سبب سے دو لاکھہ مشرکین بت پرست قتل ہوے اور ایک لاکھہ آدمی زندہ گرفتار ہوے اور لاکھون کا اموال

غنیمت ہاتھہ آیا اس فتح نمایان کے بعد لشکر اہل اسلام کا سالماً اور غانماً اپنے وطن مین مراجعت کر آیا - مورخین لکھتے ہین کہ قادر باللہ صایم الدہر اور قایم اللیل تھے اور نہایت عدل اور داد او لطف اور ترحم رعایا پر کرتے تھے منجملہ اُنکے صفات حمیدہ کے ایک یہ صفت تھی کہ طائع باللہ خلیفہ معزول کو اُنھون نے اپنا ندیم اور مصاحب مقرر کیا تھا اور اُنپر بہت طرحسے احسانات کرتے رہے وہ صفت اُنکی کمال شفقت اور ترحم پر دلالت کرتی ہے اسیطرح کی اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ سے اُنکی عمر اور خلافت مین بہت برکت ہوئی اور کئی پچھلی خلافتونسے جو اوسمین ضعف آگیا تھا وہ جاتا رہا اور اقتدار خلافت کا از سرنو قایم ہوا بڑے عیش و آرام سے اُنھون نے زندگانی کی اور سنہ ۴۲۲ مین انھون نے قضا کی باختلاف روایت اکتالیس برس تین مہینے گیارہ دن یا تینتالیس برس قادر باللہ نے خلافت کی اور عمر اُنکی ایک روایت مین چھیاسی برس کی ہوئی اور دوسری روایت مین ترانوے برس زندہ رہے - یافعی نے مراۃ الجنانمین صرف اسقدر لکھا ہے کہ قادر باللہ نے سنہ ۴۲۲ ہجریمین قضا کی اور اپنے بیٹے قایم بامر اللہ کی خلافت کیواسطے وصیت کی چنانچہ شریف مرتضی نے پہلے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی اور بعد اُسکے امیر حسن بن عیسی بن مقتدر باللہ نے بیعت کی اور ترکون نے جب بیعت کرنیکے واسطے آے تو جو رسم اور آئین بیعت کرنی کیوقت مقرر تھا اُسکی درخواست کی

راقم کہتا ہے ظاہرا نئے خلیفہ کے بیعت کیوقت تقسیم انعامات اور خلاع کا اہلفوج پر دستور ہوگا قایم بامر اللہ نے جواب دیا کہ قادر باللہ نے قصر خلافت مین کچھہ نہین چھوڑا حقیقت مین انھون نے سچ کہا اسواسطیکہ قادر باللہ سب خلفا مین مثل فقرا کے محتاج رہے آمدنی کم تھی اور مصارف اُنکی صدقات کے زیادہ تھی بعد اُسکے تین ہزار دینار پر انھون نے اہلفوج سے مصالحہ کیا لیکن اسکے واسطے اور اور مصارف خلافت کیواسطے املاک اور باغات کے بیچنے کی نوبت آئی خلافت کے ہاتھہ کی تنگی کی

یہ نوبت پہنچی خراج ممالک کے وصول ہونمین بہت کمی ہوگئی وزرا منتظمین مین کوئی لایق اور ذی وجاہت نرہا فتنون اور آشوب کا زمانہ تھا کوئی سردار باشوکت اور رعب نہ تھا سب لوگ گویا بے سر کے تھے اور اُسے پیشتر یافعی نے اسی سالکی وقایع مین لکھا ہے کہ ایک بزرگ مشہور بہ صوفی ملقب بہ منصور نے جہاد کا ارادہ کیا اور سلطان نے اُنکو فرمان اجازت جہاد کا لکھدیا - راقم کہتا ہے وہ سلطان ملقب بجلال الدولہ دیلمی تھے مگر اُنکی وجاہت اور انکا رعب مثل دیالمہ متقدمین کے نہ تھا خلیفہ کا اقتدار بسبب ضعف قوت دیالمہ کے ازغیب بڑھگیا تھا اور دیالمہ کے قوت اور زور کیوقت چونکہ خلیفہ کا اقتدار بہت ضعیف ہوگیا تھا اس سبب سے علی العموم لوگ اہل سنت بہت رنجیدہ تھے پس صوفی کا دانت ظاہرا رافض پر تھا جو دیالمہ کے تسلط سے بغداد مین اُنکے شناعات اور بدعات کی بڑی ترقی ہوئی تھی اور سلطان جلال الدولہ دیالمہ کے اگرچہ شیعہ تھے مگر ظاہرا وہ بھی اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ عوام روافض کی اجرا کو پسند نہین کرتے تھے یا بسبب قوت اقتدار خلیفہ کے اور علی العموم لوگون کی بسبب اپنے ضعف کی نہایت ڈرتے تھے اس سبب سے حکم اور اجازت جہاد کا فرمان انھون نے لکھدیا - بالجملہ صوفی وہ فرمان لیکے جامع مسجد مین گئے تاکہ اُس فرمان کو پڑھین اور علی العموم خلق کثیر مسلح انکی ہمراہ تھی اور حضرت شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر پکار پکار سب رضوان بھیجتے تھے گویا وہ دعائیہ اپنا نشان اور شعار غازی ہونے کا مقرر کیا تھا جسپر یافعی لکھتے ہین مین کہتا ہون کہ وہ شعار معاویہ بن سفیان کا تھا کہ شیخین کا ذکر بدون ذکر علی ابیطالب رضی اللہ عنہ کے کرتے تھے اسپر کرخ کے لوگون نے اُس جماعت پر پتھر پھینکنا شروع کئے -

راقم کہتا ہے کرخ ایک محلہ بغداد کا ہے جہان بالکل یا اکثر آبادی اور سکونت شیعہ لوگونکی ہے اس پتھر پھینکنے سے فتنہ اور فساد شروع ہوگیا عوام نے جاکے شریف مرتضی کا گھر

لوٹنا شروع کیا مگر ترک لوگ جو اُنکے ہمسایے مین تھے اونھون نے انکو بچایا پھر بھی اُنکا بہت نقصان ہوا
پھر شیعہ عوام لوگ مارنے کیواسطے آمادہ ہوے جنکے ساتھ کچھ ترک بھی تھے اور کرخ پر یورش کی اور
ہر طرف آگ لگانا اور لوٹ مار شروع کردی قریب تھا کہ سارے کرخ کے لوگ تباہ ہوجائین اِس
سبب سے وزیر خلافت کی فوج لیکے عوام کی مدافعت کیواسطے آمادہ ہوے ایک اینٹ وزیر کے سینے پر آکے لگی
اور انکا عمامہ گر پڑا ایک جماعت شیعونکی جن بچاروںکا اُس فتنہ بڑھانے مین قصور نہ تھا قتل ہوگئی اور
اُنھین کے گھر خوب لوٹے گئے اور اُس عوام کے فتنے مین کئی بازار کرخ کے جلاکے خاک کردیے گئے اور
سلطانکی طرف سے کسی نہج کا انکار یا مدافعت اُس غوغای عوام کی بسبب انکی اپنی ضعف اور عجز کے نہوئی
اور کئی دن تک رات اور دن اس عامیانہ فتنے کو ترقی رہی۔

راقم کہتا ہے وہ سب نتیجہ اُن شناعات اور بدعات جاہلانہ کا تھا جو عوام شیعہ کے
کرتے تھے جسکے معاوضے مین عوام اہلسنت کیطرف سے فساد برپا ہوا اور اُس فساد مین بچارے خواص
امامیہ مذہب کے لوگ بھی مبتلا ہوگئے اُسی فساد مین یا اُسکے بعد سپاہ نے سلطان پر اپنی تنخواہ ہونکی واسطے بلوہ
کردیا اور ارادہ کیا کہ خطبہ موقوف کرادین۔ راقم کہتا ہے معلوم نہین صرف سلطان کا نام خطبے سے نکالنے کا ارادہ
تھا یا خلیفہ کا بھی غالباً دونو کا نام نکالنا منظور ہوگا تب جلال الدولہ نے کچھ روپیہ دیکے اہلفوج کو راضی کیا مگر
تھوڑے دنونکے بعد پھر اہلفوج نے سلطان پر بلوہ کیا مگر اِس مقام پر اُسکا نتیجہ یافعی نے نہین لکھا وہ سب
وقایع ۴۲۲ھ ہجریکی لکھکے یافعی نے قادر باللہ کی وفات کا ذکر کیا جو اوپر مذکور ہوا اور مکرر اُنکی وفات کا
ذکر کرکے لکھتے ہین اکتالیس برس وہ خلیفہ رہے پھر خطیب ظاہراً کوئی مورخ ہے اُسکا قول نقل کیا ہے
کہ قادر باللہ دیانت مین اور تہجد گذاری مین اور کثرت صدقات مین معروف اور مشہور رہین اور انھون
نے ایک کتاب اصول مین تصنیف کی ہے جسمین تفضیل صحابہ کی اور تکفیر معتزلہ کی اور جو خلق قرآن کی قایل ہین

انکی لکھی ہے اور اُسکو ہر جمعے کے دن لوگونکی روبرو بعد نماز کے پڑھا کرتے تھے - **چھبیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر عبد اللہ ملقب بہ القایم بامر اللہ چھبیسوین خلیفہ قادر باللہ کے بیٹے تھے** - بروایت سابک الذہب وہ نصف ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ ہجریمین پیدا ہوے مان اُنکی ارمینیہ ام ولد تھی بدر الدجی نام اقتدار اور اختیار اُنکا روز بروز بڑھتا چلا گیا مگر سنہ ۴۵۰ ہجریمین وہ قید ہو گئے سبب اُسکا بڑی تاریخونسے معلوم ہوگا پھر چھوٹے اور با اختیار ہوے اور سنہ ۴۵۷ مین قضا کر گئے - اور مسامرہ مین لکھا ہے اُنکی مان بدر الدجی تھی اٹھارھوین ذیقعدہ سنہ ۳۹۱ مین وہ پیدا ہوے تھے اور ذی الحجہ سنہ ۴۲۲ مین انکی بیعت ہوئی جب وہ اکتیس برسکے تھے اُنکے باپ نے اپنی حیات مین اُنکو ولیعہد مقرر کیا تھا اور جمیرات کے دن بارھوین تاریخ اور بعضی کہتے ہین تیرھوین تاریخ شعبان سنہ ۴۶۷ مین انھون نے قضا کی چوانلیس برس آٹھ مہینے خلیفہ رہے - اور روضۃ الصفا مین مروی ہے قادر باللہ کی قضا کرنیکے روز انکے ہاتھ پر بیعت ہوئی تھی وہ صلحی خلفا سے تھے اُنکے عہد خلافت مین دیالمہ کی سلطنت اور دولت منقرض ہوئی اور اُنکی حکومت اور سلطنت طغرل بیک سلجوقی کیطرف منتقل ہوئی - اُنکے زمان خلافت مین بساسیری ایک سردار بغداد کے امراؤمین تھا نہایت شجاع اور دلیر اور عالی ہمت اصل اُسکی یہ تھی کہ وہ بہاء الدولہ دیلمی کا غلام تھا ارسلان نام اور کنیت اسکی ابو الحارث تھی اُسکے مولد اور مسکن کی نسبت سے اُسکو بساسیری کہتے تھے اُسنے بغداد مین بہت فتنہ اور فساد برپا کیا تھا رئیس الروسا قایم بامر اللہ کے وزیر تھے اُنسے اُسکو کچھ نزاع واقع ہوئی وہ بغداد سے باہر نکل گیا اور لوٹ مار شروع کردی اور ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے مصر مین بھیجا وہان عبیدیون کی قوم کا مستنصر لقب خلیفہ تھا اُسے مدد طلب کی -

راقم کہتا ہے چونکہ بساسیری خود شیعہ تھا اور خلفای عبیدیون رفض مین سخت

متعصب تھے ظاہر اُنکے پاس یہ پیغام بھیجا ہوگا کہ بغداد مین اہل سنت کا بہت زور اور تعصب ہے شیعان اہلبیت کو
اُنسے بہت زحمت اور تکلیف پہنچتی ہے اور غالباً ضعف تو مت فوجی کی بھی اطلاع دی ہوگی کہ تسخیر اون
ممالک کی اس سبب سے آسان ہی پس مستنصر بسبب تعصب مذہبی کے اور طمع تسخیر دار الخلافت سے فوراً اسکی اعانت
پر آمادہ ہوگیا جب یہ خبر قایم باللہ کو پہنچی انھون نے اپنے وزیر کے مشاورت سے قاضی ہبت اللہ ہاشمی کو
برسم رسالت طغرل بیگ سلجوقی کے پاس بھیجا جو ظاہرا ممالک ترکستان پر ماوراء النہر خراسان اور عراق عجم پر بھی
مسلط تھی اور اُنکو بغداد مین طلب کیا اور امیر الامرائی اور سلطنت جو دیالمہ کے نامزد تھی اُسکا اُنکو موعود کیا
طغرل بیگ فوراً اپنے مقر حکومت ہی روانہ ہوکی ہمدان مین پہنچی رئیس الروسا وزیر خلیفہ کی اور بہت
نقبا اور اشراف اور اکابر اُنکی استقبال کیواسطے گئے عبد الملک ماکندری طغرل بیگ کی وزیر نے بغداد مین
بہت دلجوئی اور تشفی کی اور مراسم تعظیم اور تکریم ہر ایک کے رتبے کیموافق بجالائے بعد اسکی طغرل بیگ نے عہد و پیمان
رئیس الروسا خلیفہ کے وزیر کے ساتھ مستحکم کیا کہ وہ کسیطرح کا تعرض خلیفہ کے امرا اور مصاحبین اور
ملازمین کی ساتھ نکرینگے بالخصوص ملک رحیم دیلمی کے ساتھ جنسے اس عرصہ مین امارت اور حکومت بغداد
کی متعلق تھی کچھ تعرض نہوگا ۔ راقم کہتا ہے اگر مطلب اس عدم تعرض کا یہ ہوگا کہ سارے پچھلے اہلکار
اپنے عہدہ پر بحال رہینگے تو جو شخص اعانت کیواسطے باقوت اور شوکت نیا آیا اگر وہ سب نوکرونکو بدستور
بحال رکھے تو وہ خود اور اُسکی ہمراہی کے امرا مثل صفر بین الاعداد کے رہے کہ اورونکا رتبہ بڑھایا اور خود
کچھ بھی نہین پس عجب نہین ہی کہ وہ فقرہ عدم تعرض کا خلیفہ کے امرا و غزہ کے ساتھ جو عہد نامہ مین
لکھا گیا ہو جیسا معاہدۂ قوی مین ضعیف کے ساتھ دستور ہی ذو معنیین لکھا گیا ہوگا یعنی بغدادیون نے
یہ سمجھا کہ اُنکی مناصب اور عہدون سے تعرض نہوگا اور معینون نے یہ معنے لگائے ہونگے کہ اونکی جان و مال
کے ساتھ تعرض نہوگا وگرنہ سمجھہ بغدادیونکی محض حماقت اور نادانی کی تھی اگر ایسا شخص جو راہ دراز سے

آکے دشمنان خلافت کی ساتھہ اپنے جان و مال کو تلف کرے وہ حکومت اور شوکت خلافت کی باقی رکھی
تو غنیمت ہی اپنے تئین خلیفہ کے نوکر و نمامطیع اور تابعدار بنا دے یہ کب ممکن تھا آخرش وہی ہوا کہ سارے
امرائے دیالمہ سی جنمین رئیس الرؤسا وزیر خلیفہ کے بھی شامل تھی کہ غالبًا وہ بھی دیالمہ کی قوم سے ہونگے اور
طغرل بیگ سی نزاع اور پرخاش واقع ہوگئی شرح اسکی یہ ہی کہ بعد تکمیل معاہدے کے مابین دیالمہ اور سلجوقیوں
اونکو اجازت موقف خلافت سی دارالخلافت مین داخل ہونیکی ہوئی اور بموجب قرارداد کی باب الشماسیہ
سلجوقیونکا مقیم قرار پایا جہان وہ اترے مگر ابتداہی مین ظاہرا طغرل بیگ کے باریابی کے بعد خلیفہ کے حضور مین
یا اسے پیشتر دیالمہ اور سلجوقیونمین ایسی بگڑی کہ ظاہرا جنگ و جدل کی نوبت پہنچی اور کئی جمعے تک مسجد
جامع مین لوگ نماز کیواسطے نہ جاسکے یا صرف طرفین سی آمادگی رہی اسکا حال مفصل نہین معلوم ہوا مگر کچھہ
فساد ضرور ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سلجوقیون نے رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کا گھر اور مقبرہ حنفا کا جہان
دیالمہ کا سب نقد و جنس جمع تھا لوٹ لیا اور سلجوقیون نے بلاشبہہ اس فساد کو سبب نقص عہد کا
قرار دیا ہوگا مگر تفصیل نہین معلوم ہوئی کہ وہ فساد کس جنس کا تھا اور طغرل بیگ نے نسبت شر اور
فساد کی ملک رحیم دیلمی کیطرف کرکے خلیفہ کے پاس پیغام بھیجا کہ برادرت ملک رحیم کی اس جرم سی
منحرف اسپر ہی کہ وہ بے عذر میرے پاس حاضر ہو خلیفہ نے اسکو ہمراہ چند اپنے امرا اور مصاحبین کے طغرل
بیگ کے پاس بھیجدیا انھون نے ملک رحیم کو قید کرلیا اور سب انکا نقد اور جنس لوٹ لیا - اب طغرل بیگ
بقیہ اقتدار دیالمہ کے مٹنے کے بعد اور اونکی طرف سے خاطر جمع کرکے باسیری کے مقابلے اور مدافعت
کیواسطے آمادہ ہوے چونکہ وہ اندنونمین مستنصر خلیفہ مصر کی مدد سی بہت قوی ہوگیا تھا اور رئیس بن صدقہ
ایک امرائے قدیم مین سے اور بنی اسد اور اعراب بنی کلاب اور بعضے ترک لوگ اور اکراد کی قوم اسکی ساتھہ
جمع تھی طغرل بیگ نے اپنی فوج کے مقدمے مین قتلمش بن اسرائیل اپنے چچا کے بیٹے کو مقرر کرکے روانہ کیا اور

قریش بن بدران عقیلی کو انکی مدد کیواسطے ہمراہ کیا عین حالت جنگ مین بساسیری کی فوج کے ساتھہ قریش کی ہمراہیون نے اپنے سردار کے ساتھہ غدر کیا اور سب جاکے بساسیری کے لشکر مین شامل ہوے اس سبب سے قتلمش کو ہزیمت ہوئی وہ طغرل بیگ کے پاس پلٹ آئے ۔

راقم کہتا ہے بساسیری سوے بہادر اور ذی ہمت ہونیکی ظاہر بڑا مدبر اور توڑجوڑ کا آدمی تھا حریف کی ہمراہیونکو توڑ لینے مین بڑا استاد تھا ۔ بالجملہ طغرل بیگ بذات خود اسکی مقابلی کیواسطے روانہ ہوے بڑے گھمسانکی باہم لڑائی ہوئی جسمین طغرل بیگ کو ظفر حاصل ہوی اور بساسیری میدان جنگ سے بھاگکے سنجار کیطرف چلا گیا اور وہان ایکجماعت متعلقین لشکر طغرل بیگ کی وارد تھی اُن سے سبکو لوٹ لیا ۔ اس عرصہمین شامیون نے بساسیری کے مشورے سے تیس ہزار دینار جو اشرفی مروجہ اُس زمانے کی تھی ابراھیم ینال جو طغرل بیگ کا اخیافی بھائی تھا اُسکو دی کہ طغرل بیگ سے علحدہ ہوکر فساد برپا کرے اور بالاستقلال شام مین امارت کرے ابراہیم نے اپنے بھائی کی ساتھہ غدر کیا اور اُنسے علحدہ ہوکے ہمدان کیطرف بھاگ گیا وہان پہنچکے بعضے ارکان دولت طغرل بیگ کو فریب دیکے اپنے ہمراہی کی دعوت کی اسواسطے طغرل بیگ معاملہ بساسیری کا مہمل اور غیر منفصل چھوڑکر ہمدان کیطرف کوچ کر گئے بساسیری نے جب میدان اپنے حریف سے خالی پایا فوراً بغداد کیطرف روانہ ہوا اور آٹھوین ذیقعدہ سنہ ۴۵۰ مین وہان پہنچا اور خلیفہ قایم بامراللہ کو قید کرلیا اور رئیس الرؤسا خلیفہ کے وزیر کو اور بعضے اور اونکی خواص امراکو اونٹوپر بٹھلاکی تمام شہر مین تشہیر کیا اور بعد اسکی سبکو قتل کر ڈالا اور خلیفہ کو مہارش عجلی نام ایک شخص کو اپنے ہمراہیونمین سے سپرد کیا اُسنے ایک مکان محفوظ مین خلیفہ کو مقید کیا اور بساسیری نے بغداد مین مستنصر خلیفہ مصر کے نام کا خطبہ پڑھوایا ۔ لکھتے ہین قایم بامراللہ نے قیدخانے سے ایک رقعہ طغرل بیگ کے نام پر مخفی اپنے کسی معتمد کے ہاتھہ

روانہ کیا مضمون اُسکا یہ تھا یہان قرامطہ کی رسوم جاری ہوے اور اسلام ضعیف ہوگیا اگر ممکن ہو جلد یہان پہنچو طغرل بیگ نے وہ رقعہ پڑھکے اپنے منشی کو دیا کہ چند سطر جواب مین لکھدو کہ مین بہت جلد پہنچتا ہون منشی نے رقعہ کی پشت پر یہ آیت لکھدی - ارجع الیھم فلنأتینھم بجنود لا قبل لھم بھا ولنخرجنھم اذلة وھم صاغرون - طغرل بیگ نے جواب بہت پسند کیا اور کہا مین امیدوار ہون کہ بموجب آیت شریفہ کے واقع ہوگا -

راقم کہتا ہے وہ آیت اُس مقام پر واقع ہے جب بلقیس نے تحایف حضرت سلیمان کی پاس اُنکی خط دعوت اسلام کے جواب مین بھیجتے تھے جو خط مشعر عدم قبول اسلام کا تھا اُسکا ترجمہ مولوی عبدالقادر قدس سرہ نے یون کیا ہے پھر جاؤ انکی پاس اب ہم بھیجتے ہین اُنپر ساتھہ لشکرونکی جسکا سامنا نہو سکے اُنسے اور نکالدینگے اُنکو وہانسے بے عزت کرکے اور وہ خوار ہونگے - الغرض طغرل بیگ نے ابراہیم کی مہم سے فراغت کرکے دارالسلام بغداد کا سفر شروع کیا جب قریب بغداد کے پہنچے مہارش عمیلی جسکی حفاظت مین بساسیری نے قایم باللہ کو سپرد کیا تھا وہ انکو ہمراہ لیکے طغرل بیگ کی پاس حاضر ہوا اونھون نے خلیفہ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور اونکی سامنے زمین پر بوسہ دیکے اُنکو سوار کیا اور خود اُنکی جلو مین پیادہ چلے روانہ ہوا خلیفہ نے اونسے فرمایا ارکب یا رکن الدین یعنی سوار ہو تو ای ستون دین کی اُسوقت سے یہ رسم ہوگئی کہ فرامین اور مناشیر مین انکا نام سلطان رکن الدین طغرل بیگ لکھنے لگے - بالجملہ سلطان مع خلیفہ معظم کے بغداد مین داخل ہوے اور انتظام ضروری شہر اور دیار سے فراغت کرکے ایک شخص کو اپنے امرا مین سے شام کے رستے پر مامور کیا تاکہ بساسیری اسطرف نجاسکے اور خود اُسکی تعاقب مین روانہ ہو جو بغداد سے اُنکی خبر آنے کی سنکے بھاگ گیا تھا ارباب مقدمہ لشکر سلطان نے بساسیری کو حوالی کوفے مین گرفتار کیا اور فوراً اُسکا سر کاٹ لیا ایک برس اور چار مہینے یہ فتنہ بساسیری کا قایم رہا - القصہ قایم بامر اللہ نے

سنہ ۴۶۷ مین قضا کی چوانلیس برس آٹھ مہینے وہ خلیفہ رہے جسمین غالباً فتنہ بساسیری کا داخل ہے
چھتہر برس تین مہینے پانچ دن کی اُنکی عمر ہوی - قایم باللہ بڑے فاضل اور شاعر اور باتحمل تھے اور نہایت خوبصورت
اور پاکیزہ سیرت خلیفہ گذرے ہین جب اُنکو اپنے قرب وفات کا یقین ہوا تب اُنھون نے اپنے بیٹے کو
جسکو ولیعہد مقرر کیا تھا بلا کے خلافت کے امور مین بہت کچھ سمجھایا اور وصایا کئے جو بلقب القتدی بامر اللہ
اُنکے بعد خلیفہ ہوے - راقم کہتا ہے مقتدی بامر اللہ کو روضۃ الصفا مین اور شیخ اکبر کی مسامرہ مین قایم بامر اللہ کا
بیٹا لکھا ہے مگر یافعی نے مراۃ الجنان اور سبایک الذہب مین انکا پوتا لکھا ہے وہی صحیح ہے چونکہ مقتدی
بامر اللہ کے باپ محمد بن قایم بامر اللہ اپنے باپ کے حیات مین قضا کر گئے اُسوقت مقتدی بامر اللہ اپنی
ماں کے پیٹ مین تھے اپنے باپ کی مرنے کے چھہ مہینے کے بعد پیدا ہوے اُسوقت قایم بامر اللہ نے اُنکو اپنا
متبنیٰ بیٹا بنایا اِس سبب سے وہ اونکے بیٹے مشہور ہوے اِسی سے بعضے مورخین نے اُنکو قایم بامر اللہ کا بیٹا لکھا ہے
اور یافعی نے سنہ ۴۶۷ ہجری کے وقایع مین مراۃ الجنان مین قایم بامر اللہ کا صرف اِسقدر حال لکھا ہے کہ
اُس سالمین انھون نے قضا کی چوانلیس برس کئی مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور پرہیزگار
تھے صدقات بہت کرتے تھے صاحب علم اور فضل تھے اور بہترین مخلوقات سے تھے خصوص جب اُنکی خلافت
کا اِعادہ ہوا - راقم کہتا ہے اِعادہ خلافت سے مراد ہے جب بساسیری کی قید سے چھوٹے اور
طغرل بیگ نے پھر اُنکو تخت خلافت پر بٹھلایا - اور اُنکے پوتے مقتدی بامر اللہ عبد اللہ بن محمد بن قایم بامر اللہ
اُنکے بعد خلیفہ ہوے - **ستایئسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کی ابو القاسم عبد اللہ المقتدی**
**بامر اللہ تھے بن محمد جنکو خلافت نہین نصیب ہوئی بن قایم بامر اللہ**
**چھبیسوین خلیفہ** - سبایک الذہب مین لکھا ہے اُنکو باپ محمد اپنے باپ کی حیات مین قضا کر گئے جب وہ اپنی ماں کے پیٹ
مین تھے اپنے باپ کے مرنیکے چھہ مہینے کے بعد وہ پیدا ہوے انکی ماں ام ولد تھی ارجوان نام خلافت کی بیعت اُنکی بعد

اُنکے دادا کے قضا کرنیکی ہوئی جب وہ اُنیس برس تین مہینے کے تھے اُنکے زمانۂ خلافت مین بہت سی نیک امور اور آثار حسنہ شہرون اور ملکون مین ظاہر ہوے اور قواعد خلافت کے اُنکی عہد مین بہت عزت اور حرمت سے مقرر ہوے جو اُنسے پیشتر جاری نہ تھے اور وہ انتالیس برسکی عمر مین مرگ مفاجات سے قضا کرگئے اور بعضے مورخین راوی ہین کہ اُنکی ایک لونڈی تھی شمس النہار نام اُسنے اُنکو زہر دیدیا۔

راقم کہتا ہے بڑے امرا اور عمدہ لوگونکی وفات خصوص سلاطین کی اگر دفعۃً واقع ہو تو اکثر شہرہ اُنکی مسموم ہونیکا ہوجاتا ہے کبھی وہ امر واقعی ہوتا ہے اور کبھی محض بے اصل اور نراشبہہ شیطانی ہوتا ہے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستظہر کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی۔ اور مسامرہ مین لکھا ہے خلافت مقتدی ابن القایم بامراللہ اُنکا نام مقتدی بامراللہ عبداللہ بن محمد بن قایم بامراللہ تھا اور کنیت اُنکی ابوالقاسم تھی تیرھوین شعبان ۴۶۷ھ ہجری کو جمیرات کے دن اُنکی بیعت ہوئی جب عمر اُنکی نو برس کی تھی۔

راقم کہتا ہے غالباً مسامرہ مین کاتب سے تسع کے بعد عشر کا لفظ چھوٹ گیا ہے اسواسطے کہ سبایک الذہب سے اوپر لکھا گیا ہے کہ جب اُنکی بیعت ہوئی تو اُنکی عمر انیس برس تین مہینے کی تھی اور ضعیف گمان ہے کہ شیخ اکبر کو اُنکی عمر کی روایت اُسیقدر پہنچی ہو۔ پھر مسامرہ مین لکھا ہے کہ اُنکے باپ ابوالعباس بن قایم بامراللہ نے اُنکی ولایت عہد کیواسطے وصیت کی تھی لیکن پیشتر سبایک الذہب سے لکھا ہے کہ باپ کے مرنے کے وقت وہ تین مہینے کے مانکے پیٹ مین تھے تو شاید باپ کی وصیت مشروط ہوگی کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو وہ ولیعہد ہو پھر اُسی مسامرہ مین ہے کہ وہ بغداد مین سنیچر کے دن محرم ۴۸۷ھ مین قضا کرگئے اِس حساب سے خلافت اُنکی بیس برس چار مہینے اٹھارہ دن رہی۔ اور روضۃ الصفا مین مردی ہے بعد قایم بامراللہ کے امرا و اعیان نے اُنکے بیٹے کے ہاتھہ پر بیعت کی اُنکے ابتدای ایام خلافت مین بغداد مین ایک آگ لگی تھی کہ اکثر شہر جلکے خاکستر ہوگیا تھا بعد چند سال کے اُنکے خلیفہ ہونیکی ملکشاہ سلجوقی کی

بیٹی کے ساتھ اُنکی نسبت قرار پائی اور ۴۸۸ھ مین وہ لڑکی بڑے تجمل اور احتشام کے ساتھ جو باپ نے ہمراہ کیا تھا بغداد مین داخل ہوئی اسباب جہیز مین مورخین لکھتے ہین اکیسو تیس اونٹ کہ سب پر دیبائے رومی کی جھولین تھین اور چاندی اور سونے کے اور اجناس قیمتی اور امتعہ نفیسہ سے لدے ہوئے تھے اُنکی ہمراہ آئے اور تین عماریان ظاہر اً دولھن کی اور اُنکی بعضی بیگمات مصاحبین کی سواری کی جنکو چوہتر اونٹ کھینچتے تھے اُنکی گردنون مین سونے کے گھنٹے اور قلاید لطیفہ اور نفیس مرصع اور کارچوبی جھولین تھین اور چھ اونٹون پر بارہ صندوق چاندی کے تھے ہر صندوق جواہر گران بہا سے مملو تھا اور تین تیس ۳۳ گھوڑے نفیس عربی اور ترکی گران بہا زیور مرصع و یاقوت والماس ونیلم وغیرہ اور زینہاے مرصع زرین سے آراستہ تھے اور اسباب نقد وجنس کو اسی پر قیاس کرنا چاہئے جب یہ لشکر عروس کا اور اُنکی امراے ہمراہی کا بغداد سے باہر پہنچا شہر سے سارے امرا اور غنی اور فقیر اور صغیر اور کبیر سوار اور پیادہ اور افواج جلوسی استقبال کی واسطے نکلی اور خلیفہ نے اپنے وزیر کو بہت تیاری اور تجمل کے ساتھ عروس کی مان کے پاس جو اپنی بیٹی کے ساتھ آئی تھین بھیجا اور یہ پیغام کہلا بھیجا کہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا یعنی بہ تحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہے تمپر کہ امانتونکو پہنچادو اُسکے مالک کے پاس۔

راقم کہتا ہے اس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ عروس کی مان نے قبل نکاح کے کچھ شرائط خلیفہ سے کئے ہونگے اور بانتظار قبول ہونے اُن شرائط کے عروس کے شہر مین لیجانے مین مکث کیا ہوگا آخرش بعد قبول ہونے اُن شرائط کے یا بغیر قبول ہونے شرائط کے عروس کی مان نے خلیفہ کے پیغام کا جواب کہلا بھیجا بالسمع والطاعۃ یعنے بسر وچشم امانت ادا کیجائگی اور بتقرر تاریخ سعید ایک رات کو عروس کا داخلا شہر مین ہوا۔ مگر معلوم نہین ہوا کہ نکاح قبل داخلے کے شہر مین ہوا

یا بعد داخلے کے عجب نہین ہے کہ نکاح بذریعۂ وکلا کے قبل روانگی عروس کے خراسان سے ہوگیا ہو پیغام خلیفہ کا اُنکی مان کو اسی پر دلالت کرتا ہی اور قبل نکاح کے عروس کا روانہ ہونا اپنے مان باپ کے گھر سے رسماً موجب توہین ہی وہ اتنے بڑے سلطان نے کب گوارا کی ہوگی - الغرض جس رات کو عروس بغداد مین داخل ہوئین نظام الملک وزیر سلطان ملکشاہ کے جو عروس کے ساتھ آے تھے اور اور اراکین اور امراے سلجوقی کے سب ہمراہ تھے اور اتنی روشنی شہر مین ظاہر اعروس کیطرف سے ہوئی تھی کہ سارا بغداد مثل روز روشن کے ہوگیا تھا عروس محفہ مرصع زر وجواہر پر سوار تھین تین سو خوبصورت لونڈیان ہمراہ تھین جنکو حور اور پری بغیرت دیکھین دو ہزار سوار آگے جلو مین تھے اور خواجہ سرا جو محفے کو گھیرے ہوے تھے شمار سے باہر تھے کہتے ہین مثل اُس شب کی بغداد مین کسینے کوئی رات نہین دیکھی دوسرے دن مقتدی بامر اللہ نے طعام ولیمہ کی ایسی تیاری کی جسمین چالیس ہزار من شکر صرف ہوئی تھی اور سامان کو اسی پر قیاس کرنا چاہیئے بعد اُسکے بہت بڑے جشن کا دربار ہوا جسمین سارے اراکین اور امراے سلجوقی کو ہر ایک کے رتبے کیموافق خلعتین اور انعامات عطا ہوے - آخر الامر بعد چندے یا بہت جلد جسکی تفصیل نہین معلوم ہوئی صحبت خلیفہ کی عروس کے ساتھ موافق نہوئی آپسمین بدمزگی ہوگئی عروس اپنے باپ کی مملکت مین معاودت کرگئین مگر اصفہان مین پہنچکے مرگئین -

راقم کہتا ہی ظاہرا عروس مقتدی بامر اللہ کی بڑی غیور تھین سیکڑون حرم محترم خلیفہ کی دیکھ نہ سکین یا خلیفہ کو وہ پسند نہوئین اور خلفاے عباسیہ مین باستثنا چند اوائل کے خلفا کے ہارون رشید تک کسی کی شادی اور نکاح کا حال بھی تواریخ مین نہین دیکھا اور جتنے خلفاے عباسیہ گذرے ہین سوا امین ہارون رشید کے بیٹے کے سب ام الولد لونڈیون کی اولاد سے تھے صرف مقتدی بامر اللہ کے نکاح اور شادی کا حال دیکھنے مین آیا اسسے معلوم ہوتا ہے کہ خلفا کو حرم ہی کیطرف بہت توجہ تھی

شادی

شادی اور نکاح کے راغب نہ تھے اور جنکی شادی ہوئی بھی وہ اپنی منظور نظر لونڈیونکو شادی کی بی بی کے برابر کردیتے تھے بلکہ اُنسے بھی بڑھا دیتے تھے یہ امر ملکشاہ سلجوقی کی بیٹی کو جنکو غرہ اپنی شاہزادگی کا تھا کب گوارا ہوتا - بالجملہ ایام خلافت مقتدی بامر اللہ مین کئی مرتبہ جنگ و جدل بغداد مین ہوئی جو کوائف بڑی تاریخونسے معلوم ہونگے - ۴۸۷ھ مین مقتدی بامر اللہ نے قضا کی اُنکے مرنے کی مورخین نے یہ کیفیت لکھی ہے کہ ایک شب کو انھون نے کھانا کھایا اسوقت انکے پاس سوائے قہرمانہ اور شمس النہار کے کوئی نہ تھا جونہین ہاتھ منہ دھوکے بیٹھے شمس النہار سے فرمایا یہ سب کون لوگ ہین جو بے اجازت چلے آتے ہین شمس النہار نے اِدھر اُدھر دیکھا وہان کوئی نہ تھا - قرب موت کیوقت متخیلہ مین صورتین جس مشترک مین کبھی منتقش ہوئی ہون وہ منعکس ہوتی ہین مثل خواب کے یا شاید ارواح میتہ اور ملائکہ اور شیاطین نظر آتے ہون - الغرض اسیقدر کہکے وہ چپکے ہورہے ہاتھ پانو سرد اور بے قابو ہوگئے اور روح نے مفارقت کی اُنکی مرگ مفاجات ہوئی کل انیس برس پانچ مہینے وہ خلیفہ رہے اور چھتیس برس آٹھ مہینے سات دنکی عمر ہوئی حقیقت مین وہ جوان صالح تھے سن کہولت اور پیری انھون نے نہ پایا - بہت سے احکام موافق شریعت غرا کے انھون نے صادر کئے - گانے والی عورتونکی مجلسین موقوف کرادین ظاہرا گانے والی عورتین اُس عہد مین ویسی ہی تھین جیسی ہندوستان مین کنچنیان اور طوائف ہین مگر شاید کھلے خزانے اُنمین فحش نہو مخفی ہوتو ہو - حکم عام دیا کہ حمامون مین کوئی شخص ننگا نہائے یہ جہالت عرب کے ملک مین مصر وغیرہ مین ابتک موجود ہے کہ ایک دوسرے سے اور حمامیو نسے پردہ نہین ہوتا حمام تو در کنار دریاؤنمین اور حوضونمین مرد علی العموم اور عوام کی عورتین بے تکلف ننگی ہوکے کنارہ پر نہایا کرتی ہین اور مطلق ایک دوسرے سے کچھ پردہ نہین ہوتا - کبوترخانے سب اجڑوا دیئے اور حکم عام ہوا کہ کوئی شرط اور بازی کبوتر اڑانے مین نہ کرے - ایک حکم یہ جاری ہوا کہ حامونمین دجلہ کا پانی نہ جانے پاوے

یہ حکم اخیر کسواسطے ہوا اسکا سبب نہین معلوم ہے چونکہ بغداد مین ہزارون حمام تھے تو سب مین دجلے کا پانی جانے سے شاید دریا مین پانی کم ہوجاتا ہوگا یا حماموں کا بند ہوجانا مدنظر ہو کہ وہان سوانگی نہانے کے اور بھی شناعات ہوتے ہون - ایک حکم ملاحونکو علی العموم ہوا کہ ایک کشتی پر مشترک مرد اور عورتین نہ سوار کرین - اور اکثر امور جو خلاف شرع کے جاری تھے وہ اُنکے عہد مین موقوف ہوگئے -

راقم کہتا ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ احکام خاص شہر بغداد مین جاری ہوے یا سارے ممالک محروسہ مین اُنکی تعمیل ہوئی - مرآۃ الجنانین یافعی نے ۴۶۸ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ اُس سالمین دمشق جو خلفاے عبیدیئین مصر کے تصرف اور قبضے مین تھا اُسکا محاصرہ ہوا شہر مین قحط ہوگیا کھانے پینے کی جنس معدوم ہوگئی آخرش محصورین نے حکم امان پاکے شہر سپرد کردیا اور وہان پھر خطبہ خلیفہ عباسیہ کا جاری ہوا اور شعار شیعہ کا اذان وغیرہ مین موقوف ہوا -

راقم کہتا ہے یافعی کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتدی بامر اللہ کے زمانہ خلافت مین بدستور سلجوقیونکا تسلط ممالک مین تھا لیکن خلیفہ سے اور سلطان ملکشاہ سے صفائی کلی نہ تھی اور سلطان خود تو اپنے ممالک عجم مین تھے مگر اُنکے اعوان اور انصار اور اقربا ممالک پر مسلط تھے اور جتنے حکام ممالک بیرونی مین تھے وہ بہت مستقل تھے گویا بالکل طوائف الملوکی کا زمانہ تھا مگر ظاہرا باستثنا اُن ممالک کے جہان عبیدیئین مصری کا تسلط تھا سب ممالک مین خطبہ اور سکہ خلیفہ کے نام کا جاری تھا غالبًا ہر مملکت سے بطور پیشکش کے دارالخلافت مین کچھ آتا ہوگا بعضے حکام آپسمین ایک دوسرے سے جنگ وجدل کرتے تھے جسکو غلبہ ہوتا تھا وہ برسرکار آتا تھا چنانچہ یافعی نے ۴۷۱ھ کے وقائع مین لکھا ہے کہ تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے بھائی اس سالمین مملکت شام مین داخل ہوے اور آپنے بہائی کیطرف سے حلب اور دمشق پر قبضہ کیا پہلے کوئی اور حاکم تھا جسنے ظاہرا ۴۶۸ھ مین عبیدیئین کے قبضے سے دمشق کو نکالا تھا - پھر اُنھین یافعی نے ۴۷۳ھ کے وقائع مین لکھا ہے

کہ اُس سال مین ایک شخص مکنی بہ ابوالحسن علی بن محمد بن علی الصلیحی مارا گیا جو یمن کا اور اسکی نواح کا بتدریج
مالک ہوگیا تھا اُسکی حال مین لکھا ہی کہ اُسکا باپ یمن کا قاضی سنی مذہب تھا اور وہ بڑا عیار اور ہوشیار
اور ذی عزیمت اور شجاع تھا اُسکے عجیب عجیب کو ائف لکھے ہین کہ بتدریج بڑھتے بڑھتے ۴۵۳ھ ہجریمن اُسنے
خلفاے مصری عبید مین اسماعیلی مذہب کیطرف سے یمن پر قبضہ کیا اور انکی مذہب کی دعوت شروع کی
اور مدت تک اُن بلاد کا مالک رہا یہانتک کہ ۴۷۳ھ مین جب حج کرنیکو مکہ معظمہ کیطرف جاتا تھا وہ
اور اسکا بھائی اور سب اُسکی ہمراہی کے لوگ قتل ہوگئے قاتل اُسکا سعید احول نام ایک شخص تھا
جسکا باپ صلحی کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اُسنے اپنے باپ کے قتل کا بدلا لیا اُسکا قصہ یافعی نے بہت
طویل نقل کیا ہے اور سارے کو ائف صلحی کے ذکر مین کچھ اختلاف مورخین کا بھی لکھا ہی - الغرض سارے
صلحی کے پانچہزار فوج کے لوگ جنکو اُسنے پیشتر روانہ کیا تھا صلحی کے قتل کی خبر سنکے سعید احول کے
مطیع ہوگئے اور اُسنے اُنکی اعانت سے صلحی کے مابقی لشکر کو مغلوب کیا اور سارے مقبوضات یمن وغیرہ
پر مسلط ہوگیا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ اوسنے اُن مقبوضات مین سکہ اور خطبہ عبیدئین مصری کا جاری رکھا یا
خلفاے عباسیہ کی اطاعت کی - پھر یافعی لکھتے ہین ۴۷۴ھ مین تاج الدولہ سلطان ملکشاہ کے
بھائی نے طرطوس پر قبضہ کیا اور ۴۷۶ھ مین حران کے لوگون نے اور وہانکے قاضی نے ارادہ کیا کہ
شہر حران ترکمان کے امیر کو سپرد کرین جو ظاہرا تاج الدولہ سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بھائی کی
تحت تھا سو اسطیکہ وہ امیر اہلسنت کی مذہب پر تھا اور حاکم موصل کا جسکے قبضے مین شہر حران تھا وہ
رافضی تھا اِس سبب سے وہانکے لوگ اُسے ناراض تھے حاکم موصل نے یہ خبر سنکے فوراً جاکے حران کا محاصرہ کیا
اور منجنیق یعنے گوپھنو سے شہر پر آگ اور پتھر برساکے شہر پر قبضہ کیا اور قاضی کو اور اوسکے بیٹے کو قید کر
کر ڈالا - پھر یافعی نے ۴۸۷ھ کے وقائع مین صرف اسیقدر لکھا ہی کہ اِس سال مین مقتدی بامر اللہ مرگیا

مفاجات سے قضا کر گئے - پہلے تقلید اور حکومت برکیا روق سلطان ملکشاہ سلجوقی کے بیٹی کی انھون نے
شادی پھر جب اُنسے ملاقات ہوئی تب اُنکو خطاب رکن الدولہ کا دیا اور خطبے مین انکا نام داخل
کروایا اسیکے دوسرے دن وہ قضا کر گئے بعد اُنکے دادا کے ۴۶۷ھ مین اُنکی بیعت ہوی تھی اُنکی
انیس برس کے سن مین تین مہینے اوپر اور محرم مین انتالیس برسکی عمر مین فجاۃً قضا کر گئے
اور بعضے کہتے ہین اُنکی لونڈی نے اُنکو زہر دیا وہ بڑے متدین اور دیندار تھے فواحش اور گانے والی
عورتون کو بغداد سے انھون نے نکلوا دیا خلافت انکے ایام مین مرفہ تھی اور صنائع اور حرفین کے
خوب ترقی ہوئی تھی انکے بعد مستظہر باللہ احمد کی بیعت ہوی نام مقتدی کا یافعی نے یون لکھا ہے
مقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن ذخیرۃ الدین محمد بن قایم بامر اللہ عباسی - **اٹھائیسوین**
**خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو العباس احمد المستظہر باللہ تھے**
**مقتدی بامر اللہ ستائیسوین خلیفہ کے بیٹے** - بروایت سیوطی
الذھب شوال ۴۷۰ھ مین وہ پیدا ہوے تھے باپ کے مرنے کے بعد سولہ برسکی عمر مین اُنکی بیعت
ہوئی مان اُنکی ام ولد ترکیہ تھی اور وہ بہت نرم مزاج اور کریم الاخلاق تھے نیک کامونمین بہت
جلدی کرتے تھے اُنکا عہد خلافت رعایا کیواسطے بہت خوشی اور مسرت کا تھا بدھ کے دن تیئیسوین
ربیع الاول ۵۱۲ھ ہجریمین قضا کی پچیس برس وہ خلیفہ رہے - اور مسامرہ مین لکھا ہے
کہ نیت مستظہر کی ابو العباس تھی اُنکے خلافت کی بیعت منگل کے دن محرم ۴۸۷ھ مین ہوئی باین
ظہر اور عصر کے انھون نے لوگون کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی بعد اُسکے اپنے باپ مقتدی بامر اللہ
کی نماز جنازہ کی پڑھائی انکی عمر جبدن انکی بیعت ہوئی اور اُنکا باپ دفن ہوے سولہ برس دو مہینے
اُنیس دن کی تھی اسواسطے کہ سنیچر کے دن بیسوین شوال ۴۷۰ھ مین پیدا ہوے تھے - اور

روضۃ الصفا مین مذکور ہے باختلاف روایت اُسیدن جسدن مقتدی بامر اللہ نے قضا کی برکیارق بن ملکشاہ سلجوقی نے جو بغداد مین موجود تھا مستظہر کے ہاتھ پر بیعت کی - اور ایک روایت مین مستظہر کی تین دن باپ کا مرنا مخفی رکھا اس عرصہ مین برکیارق کو خلعت اور ہدایا بھیجکے راضی کیا بعد اسکی باپکا قضا کرنا ظاہر کیا تب اسنے آکے بیعت کی - مستظہر کے ایام خلافت مین حسن صباح اسمٰعیلی نے بہت قوت پکڑی اور بعض عراق اور شام اور روذبار کے مستحکم قلعونپر اُسکا قبضہ ہوگیا اور انھین مستظہر کے عہد مین منجمون نے ایک سال مین حکم کیا کہ طوفان نوح کیطرح سے اس سالمین طوفان ہوگا مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم سے اسکی کیفیت پوچھی انھون نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین سبعہ سیارہ کا اجتماع اور قران برج حوت مین ہوا تھا اس سال اُسی برج مین چھ سیارے جمع ہوے ہین مگر زحل اُسے خارج ہے اگر زحل بھی اسمین ہوتا تو طوفان عالمگیر واقع ہوتا مگر ابن عیسی نے اپنی رائے یہ بیان کی کہ کسی جگہہ اس عالم مین جہان ہر طرف کے لوگ بکثرت جمع ہونگے شاید ایک سیل عظیم آوے اور مجمع کثیر کو ہلاک کرے اس جمعیت سے بہت کم لوگ بچین اتفاقات سے اُس سالکی حجاج جو قریب دو لاکھہ آدمی کی تھی حج سے فراغت کرکے ایک خشک ندی پر اُترے جسمین برسون سے پانی کبھی نہین آیا تھا دفعتہً ایک سیل عظیم نے آکے سارے اُس مجمع کو چارون طرف سے گھیر لیا کسیطرف بھاگنے کا کسیکو رستہ نملا اُس مجمع سے بہت قلیل لوگ جو جھٹ پٹ اونچے درختونپر اور پہاڑونپر چڑھ گئے وہ تو بچے اور باقی سب ہلاک ہوگئے - اور مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کا وہ حکم سنکے اس تصور سے کہ مبادا جلے کا سیل بغداد کو تباہ کرے جن مقامونسے شہر مین سیل آنیکا احتمال تھا وہان بہت مستحکم بند بندھوا دیئے تھے جب یہ حادثہ حجاج پر واقع ہوا تب مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کو نظر اُنکے استخراج صحیح حکم نجومی کے خلاع فاخرہ اور انعام کثیرہ عطا کیا - اس روایت کو صاحب روضۃ الصفا نے نقل کرکے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام

عہد مین قران سبعہ سیارہ کا بموجب روایت مورخین کے برج سرطان مین ہوا تھا جسکو منجمین طالع عالم کہتے ہین نہ کہ برج حوت مین جیسا روایت مذکورہ بالا مین لکھا ہی - بالجملہ مستظہر باللہ ۵۱۲ھ مین مرض موت مین مبتلا ہوکے قضا کرگئے کچھ اوپر پچیس برس انھون نے خلافت کی اور اکتالیس برس چھ مہینے چھ دن انکی عمر ہوئی - رعایا انکے عہد مین بہت رفاہ اور فلاح مین رہی وہ نہایت اخلاق کریمانہ کے متصف تھے بیفعل خورونکی بات مطلق نہین سنتے تھے اور شریر اور بدگویونکے قول پر ہرگز عمل نہین کرتے تھے ایسے لوگونکو وہ خوب پہچانتے تھے بہت بڑے خوش نویس تھے اور بڑے شاعر تھے عمدہ اشعار اور قصائد انھون نے یادگار چھوڑے ہین - یافعی مرآۃ الجنانین ۴۸۷ھ کے وقائع مین مستنصر عبیدی کا ذکر کرتے ہین کہ اسی سالمین اسنے قضا کی اور اسکا نام یون لکھتے ہین المستنصر باللہ ابوتمیم معد بن ظاہر علی بن الحاکم العبیدی صاحب مصر اسکا تسلط اور غلبہ یہانتک پہنچا کہ بغداد مین بھی اسکا نام خطبے مین بسا سیری ذی پڑھوایا اور قایم بامر اللہ عباسی کا نام نکلوا ڈالا الغرض اسنے اتنی ترقی کی کہ اسکے ابا اور اجداد مین سے کوی اس رتبے کو نہین پہنچا تھا ساٹھ برس اسنے سلطنت کی اتنی مدت تک نہ کوئی خلفاے عبیدیین مین سے کسی نے خلافت کی نہ خلفاے عباسی فی اسی سالمین صلحی کا بیٹا پھر بلاد یمن مین مسلط ہوا اور تجدید خطبے اور سکے کی مستنصر کے نام کی اسنے کی وہی مستنصر سات برس کا تھا جب خلیفہ مصر کا مقرر کیا گیا اور اسکے نو برس کی عمر مین حرمین شرفین مین اسکا نام اور اسکے ابا کا خطبے سے نکالڈالا گیا اور خلفاے عباسیہ کے نام کی تجدید ہوئی اسی مستنصر کے عہد خلافت مین مصر مین ایک ایسا قحط عظیم واقع ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد سے کبھی اس شدت کا قحط نہین ہوا تھا سات برس تک متصل وہ قحط قایم رہا آدمی ایک دوسرے کو کھانے لگے ایک روٹی پچاس دینار تک کی بکی اس مدت قحط مین مستنصر تن تنہا سوار ہوکے باہر نکلتا تھا اسکے خواص اور امرا کے پاس سواری باقی نہین تھی سب پیادہ پا ہمراہ ہوتے تھے راہ مین ہزاردن عورتین اور بچے

الجوع الجوع پکارتے پھرتے تھے اور مستنصر اپنی عادت کیموافق ہر روز اپنے خچر پر سوار پھرتا تھا آخرش یہ نوبت پہنچی کہ مستنصر کی ماں اور بیٹیان بھوک کی شدت سے مصر سے بغداد مین چلی گئین - سنہ ۴۹۰ کے وقائع مین یافعی لکھتے ہین رضوان ایک شخص نے حلب پر قبضہ کیا اور مستعلی باطنی کے نام کا جو خلفاے عبیدیین سے تھا خطبہ پڑہوایا مگر چند مہینے کے بعد حاکم انطاکیہ نے اُسکو وہان سے نکالا اور پھر تجدید خطبہ خلفاے عباسیہ کے نام کی ہوئی اور سنہ ۴۹۱ کے وقائع مین لکھتے ہین کہ فرنگیون نے انطاکیہ پر بزور شمشیر قبضہ کیا اور وہانکی مسلمانو نپر بڑی مصیبت نازل ہوئی - اور سنہ ۴۹۲ مین انھین فرنگیون نے بیت المقدس پر قبضہ کیا اور اُسی سالمین دعوت باطنیہ کی اصفہان اور اُسکے نواح مین پہنچی -

راقم کہتا ہے باطنیہ وہی روافض اسماعیلیہ حسن صباح کے مطیع کہلاتے ہین جو ظاہر اُنھین عبیدیین سے منتسب ہوے تھے - اور سنہ ۴۹۳ مین انھین یافعی کی روایت سے مسلمانو نسے اور فرنگیو نسے قریب مالطہ کے بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی جسمین تین لاکھ فرنگیونکی فوج تھی اُس لڑائی مین اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کو مظفر اور منصور کیا بادشاہ فرنگیو نکا مقید کر لیا گیا اور اُسکے تین لاکھ آدمیو نسے کل تین ہزار آدمی رات کیوقت بھاگ کے بچے باقی سب مقتول اور مقید ہوے اور سنہ ۴۹۴ مین باطنیہ کی عراق مین اور کوہستان مین کثرت ہوئی جنکا سردار حسن بن صباح نہایت سے قلعونپر وہ قابض ہو گئے اور رستے لوٹنا شروع کئے اِس سبب سے کہ اولاد ملکشاہ سلجوقی کی اپنے آپس کے قتال اور جدال مین مصروف تھی اُنکے مدافعت کی فکر سے غافل ہو گئے تھے اُسی سالمین فرنگیون نے بعضے بلاد شام پر قبضہ کر لیا منجملہ اُن بلاد کے سروج اور قنسارین تھا اور سنہ ۴۹۵ مین خلفاے عبیدیین کا تسلط ممالک شام پر سے جاتا رہا بعضے بلاد پر ترک مسلط ہوے اور بعضے فرنگیونکی اختیار مین گئے فرنگیون نے بیت المقدس پر پھر قبضہ کیا مسجد اقصیٰ مین ستر ہزار مسلمان قتل ہوے اور سونا

اور چاندی بے انتہا فرنگیونکے قبضے مین گئی - اور ۱۱۰۰ء مین سلطان محمد بن ملکشاہ نے باطنیہ کی تصرف سے اصفہان کا ایک قلعہ نکال لیا جسکے بنا مین سلطان ملکشاہ نے دس لاکھ دینار خرچ کئے تھے اور بڑے اونچے پہاڑ پر بنایا تھا وہ سلاطین کی غفلت سے باطنیہ کے تصرف مین آگیا تھا جسپر احمد بن عبدالملک بارہ برس سے قابض تھا آخرش سلطان محمد نے اسپر قبضہ کیا اور احمد بن عبدالملک کو قتل کیا -

اسی سالمین باختلاف روایت یوسف بن یاسفین امیر المسلمین سلطان مغرب ابو یعقوب بربری نے قضا کی جو اپنے زمانے مین اکبر ملوک دنیا سے تھا بڑا شجاع اور عادل اور حلیم اور مدبر تھا کچھ اوپر تیس برس اُسنے ممالک مغربیہ مین سلطنت کی اور اپنے امیر عظیم اُسنے وکلا عراق مین بھیجے اور خلیفہ مستظہر باللہ سے عہد اپنی حکومت کا طلب کیا یعنے اپنی سلطنت کو اُنکی خلافت کے تحت کرکے اظہار بیعت اور استجازت اپنی سلطنت کی کی خلیفہ نے خلعتین اور نشان اور جو امور عطاے سلطنت پر دال تھے روانہ کئے اور اُنکی سلطنت تحت خلافت خلفاے عباسیہ کے داخل ہوئی - اُنمین یوسف بن یاسفین کے خصائل مین لکھا ہے اہلعلم اور دیندار لوگونکی اُنکو بہت صحبت رہتی تھی اور عفو اور اغماض بڑے بڑے جرائم سے اُنکی جبلت مین تھا لکھتے ہین ایکدن باخفا شان سلطنت وہ سیر کرتے تھے ایک مقام پر گذرے جہان تین آدمی بیٹھے ہوے اپنی خیالی آرزوئین بیان کر رہے تھے ایک نے کہا کاش ہزار دینار ہمکو ملتے جسکے ذریعے سے ہم تجارت کرتے دوسرے نے کہا کاش ہمکو کوئی خدمت امارت مسلمین کی ملتی تیسرے نے کہا کاش ملکہ بادشاہ کی ہماری زوجہ ہوتی دوسرے دن یوسف بن یاسفین نے تینون کو طلب کیا اول کو ہزار دینار دیئے اور کہا جاؤ تجارت کرو اور دوسرے کو اُسکی آرزو کے موافق امارت کی حکومت عطا کی اور تیسرے کو بلا کے کہا ای جاہل کیون ایسی آرزو تو نے کی جو تجھ کو حاصل نہین ہوسکتی بعد اُسکے اُسکو اپنی ملکہ کے پاس بھیجدیا انھون نے ایک خیمے مین اُسکو عقد دی گویا قید کیا تین دن

وہان رکھا اور روز ایک قسم کا کھانا اُسکو کھلوایا تیسرے دن اُسکو بلا کے پوچھا کھانا کیسا تھا اُسنے کہا ایکہی ذائقے کا کھانا تینون دن ملا ملکہ نے کہا سب عورتونسے ایکہی لذت حاصل ہوتی ہے کیون حماقت سے ایسی آرزو کی جو تجھکو مل نہین سکتی بعد اُسکے کچھہ لباس اور کچھہ نقد اُسکو دیکے قید سے رہائی دی - سنہ ۵۱۲ کے وقائع مین یافعی لکھتے ہین اس سال مین امام مستظہر باللہ ابو العباس احمد بن المقتدی باللہ عباسی نے قضا کی بیالیس برسکی سن مین اور پچیس برس انھون نے خلافت کی وہ بڑے خوش نویس اور بڑے ادیب اور صاحب فضیلت اور کریم الاخلاق تھے نیک امورمین بہت سرعت کرتے تھے -

**انتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ احمد المستظہر باللہ اٹھائیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے** - بروایت سیوطی الذہب وہ بعد اپنے باپ کے مرنے کے خلیفہ ہوے لوگون نے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی وہ بڑے عالی ہمت اور شجاع اور نہایت باہیبت تھے رعب انکا قلوب پر نہایت طاری تھا مہالک اور شدایدپر بذات خود اقدام کرتے تھے اُنھون نے امور خلافت کو نہایت منتظم اور ضبط کیا اور اُسکے رسوم زائلہ کو از سر نو قایم کیا تھا اور شریعت کے احکام کو بھی بہت رونق دی تھی اور بذات خود سلاطین بغات کے ساتھہ جنگ وجدل مین شریک رہتے تھے یہانتک کہ بسبب کثرت فسادات بغات کے اور تشاویش محاربات سے اُنکو ارام اور راحت اپنی ایام خلافت مین نہین نصیب ہوی اور چونکہ ہمیشہ محاربات کے واسطے مخالفین کے ساتھہ بذات خود اُٹھہ کھڑے ہوتے تھے ایک اخیر محاربے مین اُنکو شکست ہوی جسمین اللہ تعالی نے اُنکو شہادت نصیب کی اور مسامرہ مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ مسترشد باللہ جنکا نام فضل بن احمد تھا اور کنیت اُنکی ابو المنصور تھی جمیرات کے دن چودھوین ربیع الاول سنہ ۵۱۲ مین اُنکی بیعت ہوی جب اُنکی ستائیس برسکی عمر تھی اسواسطیکہ بدھ کی شبکو چوتھی ربیع الاول سنہ ۴۸۵ مین وہ پیدا ہوے تھے اُنکے بعد اُنکے بیٹے راشد باللہ خلیفہ ہوے - اور روضۃ الصفا مین

مروی ہے کہ بروز وفات مستظہر باللہ کے اُنکے بیٹے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کے ہاتھہ پر بیعت ہوی وہ خلیفہ باہیبت اور رعب تھی سلاطین سلجوقی سے اُنکا اقتدار اور اختیار بڑھگیا تھا مگر مآل اُسکا اچھا نہوا - اُنکی شروع خلافت مین ایک اُنکے بھائی ابو الحسن نام نے کچھہ فساد برپا کیا تھا مگر وہ گرفتار ہوکے خلیفہ کے پاس آیا خلیفہ نے اُنپر مہربانی کی اور اُنکو امان دی اور بعضے لکھتے ہین بہت ذلت سے اُنکو اونٹ پر سوار کرکے شہر پھروایا اور ایک شخص کو اُسی اونٹ پر اُنکا ردیف کرکے حکم دیا تھا کہ پیچھے سے کوڑے مارتا جاتا تھا -

راقم کہتا ہے تطابق دونو روایتونکا اسسے ہوسکتا ہے کہ بعد خلیفہ کے پاس آنے کے اُنپر مہربانی ہوی اور انکو امان دیگئی - سنہ ۵۲۹ مین بعضے امرا سلطان مسعود سلجوقی کے اُنسے منحرف ہوکے بغداد مین چلے آئے خلیفہ نے اُن سبکی بہت دلجوئی کی اور ہر ایک کیواسطے مناصب اور عطایاے کثیرہ مقرر کئے انھون نے خلیفہ کو اتنا ورغلایا کہ خطبے سے سلطان مسعود نام خلیفہ نے نکلوا ڈالا اور اُنکی ساتھ محاربے پر آمادہ ہوے اور تیاری کرکے بغداد سے روانہ ہوے راستے مین والی بصرہ نے ہمراہی سے تخلف اور تقاعد کیا اس سبب سے خلیفہ اپنی عزیمت مین متردد ہوگئے مگر اُن امراے سلجوقی نے بالحاح اور اصرار خلیفہ کے تردد کو اُنکے دلسے نکلوا ڈالا کہ پھر اُس عزیمت کے اتمام پر آمادہ ہوگئی اُدھر سلطان مسعود نے خلیفہ کی آمادگی اپنے محاربے پر سنکے ساری اپنی افواج متفرقہ جمع کی اور اپنے مقر حکومت سے روانہ ہوے جب تقابل فئتین اور تلاقی فریقین ہوئی تب بڑے گھمسانکی لڑائی ہوئی مگر خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی باوصف اسکے کہ بہت سے ہمراہی اُنکے قتل ہوے اور بہت سے مقید ہوگئے اور باقیماندہ نے فرار اختیار کیا مگر خلیفہ بذات خود ایک ہاتھہ مین مصحف شریف اور دوسرے ہاتھہ مین تلوار لئے ہوے جہان کھڑے تھے وہانسے جنبش نکی اور منہزمین کو پکارتے تھے کہ عار فرار سے شرم نہین آتی بہادری کرو اور پھرو اور خلیفہ کے وزیر علی بن طراز جو دانشمندی اور کفایت شعاری مین بے نظیر تھے ہمراہی بالقلم اور ایک گروہ مصاحبین خاص اور خواص اور خدم کا خلیفہ کے ہمراہ تھا کہ اُنھون نے بھی

جنبش اپنے مقاموں سے نہین کی یہانتک کہ سلطان مسعود اور اُنکے ہمراہی کے لوگ خلیفہ کا دبدبہ و وقار اور تمکین دیکھکے بہت متعجب تھے - آخرش سلطان نے ایک جمعیت مامور کی اُسنے خلیفہ کو اور اُنکے وزیر کو اور قاضی القضات کو اور ارباب مخزن کو گھیر کے مقید کرلیا اور خلیفہ کو ایک خیمہ مین اُتار کے اُسپر محافظین مقرر کئے اور خود سلطان مسعود ہمدان کیطرف روانہ ہوئے ظاہر اخلیفہ کو بھی ہمراہ لیگئے - جب سلطان مسعود مراغہ مین پہنچے تب خلیفہ کے ساتھ گفتگوئی مصالحہ پیش ہوئی اور یہ قرار پایا کہ خلیفہ کسیقدر روپیہ ہر سال سلطان کو بھیجا کرین اور پھر بغداد سے کبھی نہ اٹھین خلیفہ اِس صلح پر راضی ہوئے اور سلطان آمادہ تھے کہ خلیفہ کو بغداد کیطرف روانہ کرین - اِتنے مین خبر پہنچی کہ قزان نام ایک شخص سلطان سنجر کیطرف سے برسم رسالت آتا ہے سلطان مسعود اُسکے استقبال کیواسطے روانہ ہوئے اور ظاہر اِسبب مصالحہ ہوجانے کے خلیفہ کے حفاظت کی کچھ فکر نرہی کہ چند ملاحدہ باطنیہ کے فدائی جنکا رئیس حسن صباح تھا خلیفہ کے خیمے مین گھس گئے اور اونکو شہید کرڈالا - اُسکے فدائی اور ہمراہیونکی یہی عادت تھی کہ ایک یا دو شخص اپنے مخالفین نامور کے مکانات یا خیمونمین کسی حیلے اور تدبیر سے گھس جاتے تھے اور اسکا کام تمام کرتے تھے یا مدت تک نوکری سے یا کسی اور حیلے سے اُسے صحبت رکھتے تھے اور فرصت پاکر اُسکو قتل کرتے تھے سیکڑون کے ساتھ یہ تدبیر غدری حسن صباح نے کروائی اور اُنکو تمام کیا - اور ایک روایت یہ ہے کہ اُن ملاحدہ باطنیہ نے باغوا اور ایما سلطان مسعود کے وہ حرکت ناشایستہ کی تھی سبب اُسکا یہ تھا کہ سلطان سنجر نے سلطان مسعود کو لکھا تھا کہ جو کچھ اُنھون نے خلیفہ کا اموال ضبط کیا ہے وہ سب واپس کرین اور بہت معذرت اور استغفا کرکے اُنکو بغداد کیطرف روانہ کرین چونکہ سلطان مسعود سلطان سنجر کے خلاف رائی کے کوئی امر نہین کرتے تھے ظاہر مین تو اسپر آمادہ ہوئے کہ سلطان سنجر کی نصیحت کے بموجب خلیفہ کو بہ تجمل اور احتشام تمام اور تکریم اور تعظیم سے رخصت کرین مگر مخفی بعضے باطنیہ کو اِسپر آمادہ کیا جو اُنسے ظہور مین آیا خدا جانے یہ روایت نری بدگمانی کی ہے یا واقفیت رکھتے ہی

بعد اُس حادثے کے جو امر اُنسے ظہور مین آیا یعنی نہایت جزع اور فزع خلیفہ کے شہید ہونے پر اور قاتلین کو تلاش کرکے قصاصاً اُنکو قتل کرنا وہ اُس بدگمانی کے خلاف ہی بالجملہ سلطان مسعود نے بہت ماتم اور رشیون کیا اور خواص اور خدم ہمراہی خلیفہ مرحوم کے ننگے سر روتے پیٹتے جنازے کے ہمراہ تھے اور سارے علما اور ایمہ اور قضات نے خلیفہ کے تابوت کو اپنے کندھون پر اُٹھا کے ایک مدرسے مین جو وہان ایک امیر اتابک نے جاری کیا تھا لیجا کے دفن کیا ستزہ برس چھ مہینے مسترشد باللہ خلیفہ رہے اور تینتالیس برسکی انکی عمر ہوی - اور یافعی نے مراۃ الجنانین لکھا ہے سنہ ۵۲۹ کے وقایع مین کہ خلیفہ مسترشد باللہ سات ہزار فوجکی جمعیت سے سلطان مسعود کے ساتھ محاربے کیواسطے اُٹھ کھڑے ہوے جو ہمدان مین تھی وہ بھی وہانسے روانہ ہوے بہرام ہی کچھ اوپر دس ہزار فوج کے چنانچہ اسی سالکی رمضانمین دونو جمعیتونسے باہم جنگ ہوی جسمین خلیفہ کی فوج کو شکست ہوئی حریف نے خلیفہ کو اور اُنکے خواص کو گھیر لیا اور خلیفہ کا خزانہ جو خچرون پر چالیس لاکھ دینار کا لدا تھا وہ سب سلطان مسعود کے قبضے مین اور پانچ ہزار آدمیونسے زیادہ کسیکو قتل نہین کیا

راقم کہتا ہے ظاہر امر ادیہ ہے کہ سلطان مسعود نے بعد لڑائی کے اس محاصرہ مین پانچ آدمیونسے زیادہ کسیکو قتل نہین کیا اور سلطان خلیفہ کو ہمراہ لیکے مراغہ مین چلے گئے جہانکا حاکم داؤد بن محمود تھا اس عرصہ مین سلطان سنجر نے بڑی تہدید اور تخویف سے سلطان مسعود کو لکھا کہ فوراً خلیفہ سے اپنا قصور معاف کرواؤ اور جو زیادتی اُنکے اوپر ہوی ہے اسکا معقول تدارک کرو اور خلیفہ کو سوار کرکے اُنکی رکاب مین پیادہ پا دوڑو ورنہ عنقریب مین تمکو قرار واقعی سزا دونگا -

راقم کہتا ہے چونکہ سلطان سنجر سلطان مسعود کے چچا تھے وہ انکا بہت ادب اور لحاظ کرتے تھے بموجب اُنکے حکم کے انھون نے فوراً عمل کیا مگر اتفاقات سے سلطان مسعود اپنے لشکر مین تھے کہ ستزہ آدمی ملاحدہ باطنیہ کے خلیفہ کے سراوق پین گھس گئے اور اونکو شہید کیا پس سلطان مجلس ماتم مین

بیٹھے اور رونا پیٹنا شروع ہوا اور جب خبر بغداد مین پہنچی وہان لوگون نے ایسا ماتم کیا کہ مثل اوسکے
کبھی بغداد مین نہین ہوا تھا اور راشد باللہ مسترشد باللہ کے بیٹے کے ہاتھہ پر لوگون نے بیعت کی مسترشد باللہ
کی خلافت سارہے سترہ برس رہی اور اونکی ستر برس کی عمر تھی جب بعد اونکے باپ کے اونکی بیعت ہوئی تھی
پھر یافعی نے بلفظ قیل لکھا ہے جو لفظ دلالت کرتا ہے ضعف روایت پر کہ باطنیہ ملاحدہ نے باغوا اور ایما
سلطان مسعود کے مسترشد باللہ کو شہید کیا پھر یافعی لکھتے ہین بعد مقتضد باللہ کے جو سولھوین خلیفہ خاندان عباسیہ
کے تھے کوئی خلیفہ ایسا بہادر اور شجاع اور متہور اور شدید الہیبت اور صاحب عقل اور بیدار اور ذی ہمت
عالیہ مثل مسترشد باللہ کے نہین گذرا۔ **تیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ ابو جعفر راشد باللہ مسترشد باللہ انتیسوین خلیفہ کے بیٹے تھے** سیوطی الذہب مین اونکے عہد کے
کوائف بہت ہی مختصر لکھے ہین کہ وہ ۵۱۲ سنہ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ام ولد تھی بعد باپ کی
شہادت کے ذی القعدہ ۵۲۹ سنہ مین اونکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی پھر اونکو خلافت سے معزول کرکے
مقتضی لامر اللہ کو لوگون نے خلیفہ کیا اور سامرہ مین اوس سے بھی مختصر ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے
کہ مسترشد باللہ نے ایک برس پیشتر اپنے مقتول ہونے سے راشد باللہ کو ولیعہد مقرر کیا تھا
جب خبر اونکے مقتول ہونیکی بغداد مین پہنچی وہانکے اعیان اور اشراف نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی اور
مسعود سلجوقی نے اپنے گماشتے کو جو بغداد مین تھا لکھہ بھیجا کہ راشد باللہ کی اطاعت مین بغدادیون کے
ساتھہ متفق رہے بعد اوسکے سلطان مسعود نے ایک امیر کو اپنے امرائے نمین سے بھیجا اور راشد باللہ سے
وہ روپیہ پیشکش کا طلب کیا جسکے ادا کا مسترشد باللہ نے وعدہ لکھہ دیا تھا راشد باللہ نے
کہا کہ باپ کے وعدہ کرنے سے میرے اوپر ایفا اوسکا لازم نہین ہے پس منتسبان سلطان مسعود سے
اور خلیفہ راشد باللہ سے باہم محاربہ ہوگیا سارے بغداد کے لوگ خلیفہ کے شریک ہوگئے لوٹ مار

سلطان مسعود کو ہزیمت ہوئی داؤد بن محمود بن ملک شاہ آذربیجان سے آکے خلیفہ کے شریک ہوئے اور عماد الدین زنگی موصل سے آکے خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پس راشد اُن لوگونکی شرکت سے قوی العزم ہوگئے اور سلطان مسعود کا نام خطبے سے نکلوا دیا سلطان وہ خبر سنکے بہراہی افواج کثیرہ خلیفہ کے ساتھ جنگ کرنیکو روانہ ہوئے داؤد سلجوقی اور اتابک زنگی سلطان کی فوج کا راستہ روکنے کے لئے چلے کچھ قلیل زود محمود باہم ہوئے مگر خلیفہ انیوں نے اپنے تئین مقابل اور مساہم فوج سلطان کا نہ دیکھا اس سبب اُنھوں نے بغداد کیطرف مراجعت کی اور سلطان مسعود نے آکے بغداد کا محاصرہ کیا پچاس دن کے محاصرے کے بعد خلیفہ بہراہی اتابک زنگی وصل کیطرف بھاگ گئے اور داؤد بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی آذربیجان کیطرف جو اُنکا مقر حکومت تہا چلے گئے اور سلطان مسعود بغداد پر قابض ہوگئے پھر خلیفہ اتابک زنگی سے علیحدہ ہوکے مراغہ مین پہنچے وہان پھر وہی داؤد بن محمود اور بعضے اور امرا اُس لواح کے جو سلطان مسعود سے منحرف تھے آکے خلیفہ کے شریک ہوئے اور سب لوگون نے عزم مصمم کیا کہ پھر خلیفہ کو لیجاکے تخت خلافت پر بٹہلائین سلطان مسعود خبر اتفاق اُس جماعت کی سنکے اُسکی مدافعت کیواسطے روانہ ہوئے اُنکے مراغہ مین پہنچنے ہوئے خلیفہ اور داؤد اور اور سارے امرا جو اُنکے شریک ہوئے تھے ممالک خوزستان کیطرف چلے گئے اور وہانسے بجمعیت ایک فوج کے اصفہان مین داخل ہوئے اور سلطان مسعود نے مراغہ سے بغداد کیطرف مراجعت کی اصفہان مین ایک شخص نے ملاحدہ باطنیہ مین سے جو مدت سے کسی فرقے مین خلیفہ کے خواص کے نوکر تہا اور فرصت وقت کا منتظر تہا قابو پاکے خلیفہ کو ایک چھری سے قتل کر ڈالا لوگون نے اُس قاتل کو پکڑ کے قتل کیا اور شہر اصفہان کے باہر خلیفہ کی لاش کو دفن کیا راشد باللہ کی خلافت بروایت ابن جوزی اور صبی کے ایک برس رہی اور رافع نے مراۃ الجنان مین ۵۳۰ھ کے وقایع مین لکہا ہے کہ سلطان مسعود ایک امیر کو خلیفہ راشد باللہ کے پاس بہیجا اور سات لاکہ دینار اُنسے طلب کئے خلیفہ نے لوگون سے مشورہ کیا

آرا اسپر قرار پائی کہ وہ روپیہ خلیفہ کو گونسے تحصیل کرکے بھیجدین وہ روپیہ تحصیل ہوا اور سلطان کے پاس
روانہ کیا گیا مگر اُسکی تحصیل مین ایسے مظالم ہوے کہ لوگون نے ہتھیار اوٹھائے اور بغداد مین کیفیت
غدر کی پیدا ہوئی اتنے مین سلطان مسعود کی فوج بغداد مین پہنچی اور اتابک زنگی موصل سے آکے خلیفہ کا سیر
ہوا بغداد کے لوگون نے سلطان کی فوج کے ساتھہ قتال شروع کیا تھوڑے دنونکے بعد سلطان
مسعود نے اپنے وکلا خلیفہ کے پاس بھیجے اور درخواست مصالحے کی لکھی خلیفہ نے لوگون سے اُس امر
مین مشورہ کیا سب امرا نے قبول مصالحے سے انکار کیا اور کہا سوا قتال کے کچھہ چارہ نہین ہے جب
یہ جواب سلطان کو پہنچا اُنھون نے پانچہزار سوار سے آکے بغداد کا محاصرہ کیا اور فوج خلیفہ کی نہایت
پریشان اور مضطرب ہوگئی اور ایسے امور واقع ہوے کہ اُنکا ذکر بہت طوالت چاہتا ہے بعد اُسکے
سلطان مسعود نے اتابک زنگی کو بہت کچھہ تہدید اور تخویف لکھی اور سب امراؤنکو اطلاع کی کہ جو کوئی
اتابک زنگی کو قتل کرے سارے ممالک جو اُسکے قبضے مین ہین وہ سب اُسکے قاتل کو سپرد کردیے
جائینگے اتابک زنگی نے یہہ خبر سنکے خلیفہ کو ہمراہ لیکے موصل کی طرف چلا گیا اور سلطان مسعود بغداد
مین داخل ہوئے اور اُسپر قبضہ کیا اور احکام بہت عدالت اور انصاف کے اُنھون نے جاری کیے
اس سبب سے سارے اعیان اور اشراف اور علما سلطان کے پاس مجتمع ہوئے اور راشد باللہ
پر سب نے طعن اور تشنیع شروع کی اور بعضون نے روایت کی ہے کہ سلطان نے سبکو تہدید
اور تخویف کی اور ہر ایک کو وعید شدید کی اور گر راشد باللہ کو سب لوگ خلافت سے خلع نکرین پس
سب لوگون نے ایک محضر لکھا اور اُسمین وہ امور ذکر کیے جو راشد باللہ کے خلافت سے معزول کرنیکے
باعث ہوے اور محمد بن مستظہر باللہ کو بلاکے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی اور مقتضی لامر اللہ اُنکا لقب قرار پایا
بعد اُسکے سلطان مسعود جو کچھہ اموال خلفا کا دار الخلافت مین تھا سبکو ضبط کیا اور بجز چار گھوڑونکے

وہان کچھہ نہین چھوڑا پھر یافعی ۵۳۱ھ کے وقایع مین لکھتے ہین کہ زنگی نے راشد باللہ خلیفہ معزول کو موصل سے نکالدیا اور سب اُنکے ہمراہیون نے اُنکا ساتھہ چھوڑ دیا وہ حیران اور پریشان ہمراغہ مین چلے گئے اور اپنے باپ کی قبر پر جاکے خوب روئے اور سر پیٹا اور سر پر خاک اُڑای اُنکے اس ماتم اور شیون سے وہانکے لوگونکو اُنپر بہت رحم آیا اور سلطان داؤد بن محمود سلجوقی بن ملک شاہ اُنکے ہمراہ ہوئے اور سلطان مسعود کے ساتھہ اُنہون نے جنگ کی جس مین سلطان مسعود کے بہت لوگ مارے گئے اور سلطان مسعود نے بغداد کی رعایا سے بہت کچھہ زر مصادرہ اُسی سالمین لیا پھر ۵۳۲ھ کے وقایع مین اُنھین یافعی نے فراہم کیا ہے کہ شرکت راشد باللہ کی قوی ہوگئی اور اُنکے ساتھہ بہت جمعیت ہوگئی اور اُسی سالمین وہ قتل ہوگئے پھر اُسی سالمین لکھتے ہین راشد ابوجعفر بن مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ باپکے اکثر عہد خلافت مین بسبب ولیعہد ہونیکے خطبہ پڑہا گئے اور باپ کے بعد اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی تہی اور وہ نوجوان سفید رنگ نمکین تام الشکل شدید البطش شجاع النفس حسن السیرت جواد شاعر فصیح تھے مگر اونکی دولت خلافت کی دراز نہین ہوئی جھوٹے گناہونکی اُنپر تہمت کرکے لوگون نے اُنکو خلافت سے معزول کیا پھر وہ اصفہان مین چلے گئے اور اُنکے ساتھہ سلطان داؤد بن محمود بن ملک شاہ سلجوقی تہے وہان جاکے وہ کسی عارضہ مین بیمار ہوگئے اُسی اثنا مین اونکے اوپر ایک جماعت باطنیہ کی کودی اور اونکو اُن ملاحدہ نے قتل کرڈالا۔

راقم کہتا ہے طرز تحریر یافعی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جماعت ملاحدہ کی بطور رجوع اُنکے بچارے راشد باللہ پر ڈہکا ڈالکے اونکو قتل کیا مگر تعجب ہے باوصف ہمراہی جماعت کثیر کے اونکی حفاظت نہوئی۔ اکتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابوعبداللہ محمد المقتفی لامر اللہ بیٹے المستظہر باللہ اٹھائیسوین خلیفہ کے تھے۔ سبایک الذہبی مین لکھا ہے

وہ راشد باللہ کے چچا تھے اونکی معزولی کے بعد چچا کے ہاتھہ پر بیعت ہوئی وقت بیعت کے مقتضی لامراللہ کی چالیس برس کی عمر تھی ابن جوزی راوی ہین کہ مقتضی کے عہد مین بغداد اور عراق خلفا کے اختیار مین آیا وہان کوئی اُنکا منازع اور مخالف نہ رہا اور اُسنے پیشتر مقتدر باللہ کے اظہار ہوین خلیفہ کے عہد سے وہانکی حکومت سلاطین متغلبین کے ہاتھہ مین تھی اور خلیفہ واسطے صرف نام خلافت کا تھا اور مقتضی لامراللہ ربیع الاول کے چاند رات کے دن قضا کر گئے ۵۵۵ھ ہجری مین چوبیس برس تین مہینے اکیس دن خلیفہ رہے اور سامرہ مین صرف اسقدر لکھا ہے کہ مقتضی لامراللہ جو راشد باللہ کے چچا تھے اونکے ہاتھہ پر بدھ کے دن اظہار ہوین ذی القعدہ ۵۵۳ھ مین بیعت ہوئی اور روضۃ الصفا مین مروی ہے راشد باللہ بغداد سے چلے گئے مرکز خلافت خلیفہ سے خالی ہوگیا وہان سلطان مسعود کا تسلط ہوگیا اُنکی تحریک سے راشد باللہ کو ہر قسم کی بدیونین اور معایب مین لوگون نے منتسب کیا اور سلطان مسعود نے اُن معایب اور سیئات کا اشتہار دیکے علما سے اُنکے باب مین استفتا کیا علما نے جواب مین لکھا جو شخص متصف ایسے صفات بد کا ہے وہ لایق خلافت اور امارت کے نہین ہے۔

راقم کہتا ہے کچھہ شبہہ نہین ہے کہ علما نے صرف سلطان مسعود کی تخویف اور تہدید سے وہ فتوی لکھا ہے جیسا یافعی کی روایت سے اوپر مذکور ہوا ہے اور اُن معایب کی صرف اُنپر تہمت تھی اسواسطیکہ اگر وہ پیشتر خلافت سے اُن معایب سے معیوب ہوتے تو اونکے ہاتھہ پر بیعت کاہیکو ہوتی اور بفرض محال اگر بعد خلافت کے وہ اُن سیئات متہم مین گرفتار ہوئے تو یہہ مسئلہ فقہی ہے کہ امام کا عزل بسبب فاسق ہو جانیکے جایز نہین ہے بالجملہ بعد مشورہ کے محمد بن احمد المستظہر باللہ خلافت کے لایق قرار پائے اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی اور مقتضی لامراللہ

اُنکا لقب قرار پایا بعد اُسکے سلطان نے اُنسے پونچہہ بھیجا کہ آپ کا اور آپکے متعلقین کا مصارف
روزمرہ کیا ہے مفصل ارشاد ہو کہ بموجب اسکے روزانہ پیشکش کیا جاوے خلیفہ نے اُسکے
جواب مین کہلا بھیجا کہ ہر روز چالیس اونٹ قصر الخلافت مین پانی پہنچاتے ہین اسی سبب مصارف
کو قیاس کر لو سلطان نے یہہ جواب سنکے کہا ہمنے ایک شخص عظیم القدر کو خلیفہ مقرر کیا ہے
اللہ تعالے اُسکے شر سے محفوظ رکھے اور ہماری عزت بچاوے الغرض جب تک سلطان مسعود زندہ
رہا خلافت کو کچہہ رونق نہوئی اُنکے مرنیکے بعد مقتضی لامر اللہ کا اقتدار اور اختیار خلافت مین
قایم ہوگیا پھر سلاطین سلجوقی کو اُنہون نے بغداد مین دخل نہ دیا بعد سلطان مسعود کے مرنے کے
محمد بن محمود ملک شاہ سلجوقی جو ممالک عجم پر مسلط تھا اُسنے بغداد مین اپنا وکیل بھیجا
اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اسکا نام خطبہ مین داخل کیا جائے خلیفہ نے وہ درخواست
نامنظور کی سلطان محمد نے لشکر کشی کی اور بغداد کا آکے محاصرہ کیا خلیفہ نے استحکام شہر کے
حصار کا برج و بارو سے کر کے بقوت تمام مدافعت پر آمادگی کی اور شہر کے عام اور خاص سب
لوگون نے خلیفہ اسلام کی تائید پر کمر باندہی یہانتک کہ بعضے عوام کشتیون پر چڑہ چڑہ کے اور
اور بعضے دریا مین پیر کے پار جاتے تھے اور سلطان کی فوج سے قتال کرتے تھے اس عرصہ
مین سلطان محمد کو خبر پہنچی کہ بعضے اُنکے مخالفین نے عراق عجم مین بغاوت کی ہے وہ فتنہ
بغداد کا محاصرہ چہوڑ کے معاودت کر گیا اور مقتضی لامر اللہ بجمیعت خاطر بذات خود سیاہ اور
سفید امور خلافت کے مختار رہو گئے بروایت صحیح منقول ہے مقتضی لامر اللہ نے دروازہ بیت
کا نیا برسے تکلف کا بنوایا اور بہ کعبہ شریفہ مین بھیجکے وہان نصب کروایا اور پرانا دروازہ مکہ
معظمہ سے بغداد مین آیا اُسکا اُنہون نے اپنے واسطے تابوت بنوایا بعد اُنکی وفات کے لوگون نے

اُسی تابوت مین اُنکی لاش رکھکے دفن کی ۵۵۵ھ ہجری مین اُنہون نے قضا کی مدت اُنکی خلافت کی
روضۃ الصفا مین بعینہ وہی لکھی ہے جو اوپر سبایک الذہب کی روایت سے مرقوم ہوئی ہے
پھر لکھا ہے چونسٹھہ برس کی اُنکی عمر ہوئی اور وہ مرد حکیم و کریم اور عادل نیک سیرت اور پاکیزہ
سیرت تھے بغداد مین ابتدے اظہور دیالمہ سے کسی خلیفہ نے بجز اونکے حکومت بالاستقلال
نہین کی تھی جو اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مقتضی لامر اللہ کو عطا کی اخیار اور ابرار
بہت خدمت کرتے تھے اور اُنپر بہت روپیہ صرف کرتے تھے اور کلیات اور جزئیات امور انتظام
سے وہ باخبر رہتے تھے اُنکے ایام خلافت کے حوادث مین ایک ظہور وبائے شدید کا بغداد مین
بعد سلطان محمد کے محاصرہ چھوڑنے کے ہوا جسمین کثرت سے لوگ مرگئے اور شام کے
شہرونمین زلزلونکی کثرت ہوئی یہانتک کہ ایک شہر حماہ مین مکانات کے انہدام سے بیس ہزار
آدمی مرگئے دجلے کا پانی ایک مرتبہ اتنا بڑھگیا کہ کئی محلے بغداد کے اُسمین غرق ہوگئے جہان کی
عمارات کا نشان باقی نہ رہا یافعی نے مراۃ الجنان مین ۵۵۵ھ کے وقایع مین لکھا ہے اُس سال مین
مقتضی لامر اللہ محمد بن المستظہر باللہ بن المقتدی باللہ العباسی نے قضا کی بعد اُسکے اُنکے صفات
متوالیہ مذکورہ شمار کئے ہین وہ تھے عالم فاضل نرم مزاج حلیم شجاع مہیب خلیق امارت کیواسطے
مہتری مین کامل تھے کوئی امر چھوٹے سے چھوٹا بھی اُنکے عہد مین بغیر اُنکے اپنی توقیع اور فرمان کے
جاری نہین ہوتا تھا علی بن طراد نے اُنکی وزارت کے بعد اُنکے ابو نصر بن جہر نے بعد اُنکے علی
بن صدقہ نے بعد اُنکے ابن عبیرہ نے اور حاجب اُنکے ابو المعالی بن صاحب تھے اور بعد اُنکے
ایک جماعت نے اُنکی حجابت کی اور ربیع الشبیہ اور عظیم الہیبت تھے پچیس برس اُنہون نے
خلافت کی دروازہ کعبہ معظمہ کا اُنہون نے نیا بنوایا اور پرانے دروازیکا اپنے واسطے تابوت

بنوایا جسمین وہ دفن ہوے اوسکے بعد اونکے بیٹے مستنجد باللہ خلیفہ ہوے ✣
بتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ تھے
اکتیسوین خلیفہ مقتفی لامر اللہ کے بیٹے سیاہ رنگ الذہب مین تھے کہ وہ ۱۸ سنہ ۱۵۳۰ء
پیدا ہوے تھے مان اونکی ام ولد گرجیہ تھی جسدن اونکے باپ کی وفات ہوئی اوسیدن اونکے
ہاتھہ پر بیعت ہوئی وہ بہت عادل اور حلیم اور سلیم تھے محصولات غیر واجبی سب چھوڑ دیے
یہان تک کہ عراق مین کوئی غیر واجبی محصول باقی نہین رہا شریر اور مفسد لوگونپر نہایت سختی کیے
ربیع الاول سنہ ۱۱۶۶ء مین اونہون نی قضا کی اور سامرہ مین لکہا ہی دوشنبہ کو تیسری ربیع الاول
سنہ ۵۵۵ھ مین اونکی بیعت ہوی بعد اوسکے شیخ اکبر لکہتی ہین کہ عبد الرحمن بن علی نے بذریعہ تحریر
ہمسے روایت کی کہ ابو المظفر وزیر نی اونسے کہا کہ امیر المومنین مستضی باللہ مستنجد باللہ کے
بیٹے اونسے کہتے تھے کہ پندرہ برس ہوے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکہا کہ اونسے فرمایا کہ تمہارے باپ پندرہ برس اور خلیفہ رہینگے وہی واقع ہوا
راقم کہتا ہے وہ ارشاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
مستضی باللہ سے خبر مغیب اونکی اپنی زمان خلافت کی تہی مطلب اسکا یہہ تہا کہ پندرہ برس کے
بعد تم خلیفہ ہوگے ظاہرا مستضی باللہ عابد اور مرتاض تھے اور قلب صافی غیر مکدر رکہتے تھے
پھر اسکے بعد شیخ اکبر لکہتے ہین کہ وہ نمود اونہین مستنجد باللہ خلیفہ کی عہد مین شہر رشید مین
جو توابع اندلس سے تہا پیدا ہوے تھے جب سلطان ابی عبد اللہ محمد بن سعد بن مردنیش اندلس کے
بادشاہ تھے لکہتے ہین مین سنتا تہا کہ خطیب مسجد مین جمعہ کی دن مستنجد باللہ کا نام خطبہ مین
پڑہا کرتا تہا اونکے بعد اونکے بیٹے مستضی باللہ خلیفہ ہوے

راقم کہتا ہے شیخ اکبر کی اس خبر سے اور جو الناصر لدین اللہ المستضیئ باللہ کے بیٹے
کی خلافت مین اُنہون نے لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بعد بنی امیہ کے خلفا کے جنہون نے اندلس مین
خلافت کا دعوی کیا تھا بعضے اُن ممالک کے سلاطین نے خطبہ اور سکہ خلفاے عباسیہ کا قایم کیا تہا
اور روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ مقتضی لامر اللہ کا سوا مستنجد باللہ کے ایک اور بیٹا تہا ابو علی نام
جب مقتضی لامر اللہ مرض موت مین مبتلا ہوئے تب ابو علی کی مان نے سب امرا کو وعدہ رشوت دینے کا
کرکے یا رشوت دیکے درخواست کی کہ ابو علی کے ہاتہہ پر بیعت کرین امرا نے جواب دیا کہ باپ مستنجد باللہ کو
ولیعہد کرچکے ہین اُسپر عمل نکرنیکی کیا تدبیر ہے ابو علی کی مان نے کہا وہ جب باپ کے دیکہنے کو محل مین
آوینگے تب وہ یہان قتل ہوجاینگے اُسکے واسطے کئی لونڈیونکو چھریان ہاتہہ مین دیکے اُسنے کہین
مین بٹہلایا کہ جب مستنجد باللہ محل مین آوین تو وہ دفعۃ اُنپر حملہ کرکے اُنکا کام تمام کرین ایک خواجہ
اس زار پر مطلع ہوگیا اور اُسنے عضد الدین نام ایک شخص سے بیان کیا جسکو روضۃ الصفا مین
استاد الدار لکہا ہے اُنہون نے جاکے اُس عزم شرارت مخفیہ کا حال مستنجد سے بیان کردیا اور
اُن مقامات کا نشان بیان کردیا جہان وہ لونڈیان بٹہلائی گئی تہین مستنجد باللہ بہت ہوشیاری
اور احتیاط سے باپ کے دیکہنے کو گئے جسکے سبب سے ابو علی کی مانکی شرارت اور اُسکا عذر
پیش رفت نہوا اور جب وہ تخت خلافت پر بیٹہے تب ابو علی اپنے بہائی کو اور اُنکی مانکو قید
کیا اور سب لونڈیونکو جو اُنکے کہین مین بٹہلائی گئی تہین دریاے دجلہ مین ڈبوادیا اور جو حال
زلزلونکے آنیکا ممالک شام مین مقتضی باللہ کے عہد مین لکہا گیا ہے بعضے مورخین ناقل ہین کہ اُنمین
مستنجد باللہ کے عہد مین وہ زلزلے آئے تہے کہ چند روز ممالک شام اور جزیرۂ عرب اور
عراق عرب مین حادث ہوا کیے شہر دمشق کی اکثر عمارات منہدم ہوگئین اور اکثر آدمی مکان

اُن عمارات کے نیچے دب مرے شہر بعلبک کے سارے سکان شہر چھوڑ کر جنگلو نمین جا رہے اور عجیب امر یہ تہا کہ جو لوگ اُن زلزلو نسے بہاگ کے دوسرے جگہہ پر گئے وہان بہی زلزلے آئے مگر ابن جوزی نے تلقیح مین لکہا ہے کہ وہ حوادث مقتضی لامر اللہ کے عہد مین پیش آے تھے مستنجد باللہ کی فراست اور دانشمندی کے بہت سے حکایات مشہور ہین منجملہ اُنکے ایک یہ حکایت ہے کہ ایکدن بہت رات گئے ایک خواص کو جو قریب اُنکے تھا بلا کے کہا کہ اسوقت کسی سنار کے کام کرنیکی اور کوٹنے کی آواز میرے کانمین آتی ہے ایسے موسم مین چہت کے نیچے ایسا کام کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔

راقم کہتا ہے ظاہرًا موسم برسات کا ہوگا اور پانی برستا ہوگا اس سبب سے تفرس اُنکا ہوا کہ وہ کام چہت کے نیچے کرتا ہے اور خلاف احتیاط اسواسطے کہا کہ برسات کی موسم مین در و دیوار اور چہت وغیرہ بہیگ کے ضعیف ہو جاتی ہین دہمے کی آواز سے احتمال جنبش کا در و دیوار مین زیادہ ہے اور انکا تفرس یہ ہوا کہ وہ قلب روپیہ بنا رہا ہے جس گھر سے وہ آواز آتی تھی وہان لوگ مقرر کئے کہ جب دروازہ اُس گھر کا کھلے وہانکے رہنے والیکو معہ اسباب صناعت کے یہان لے آؤ خلیفہ کا تفرس ٹھیک تھا اُس آدمی کو جو اُس گھر مین تھا معہ اُن روپیونکے جو اُسنے بنائی تھے خلیفہ کے حضور مین لائے مگر امتحان کے بعد معلوم ہوا کہ روپے اُسنے قلب نہین بنائے تھے بعینہ ویسے ہی روپے تھے جیسے دار الضرب مین بنتے تہے اُسنے عذر کیا کہ بسبب مفلسی کے مین نے یہ جرات کی کچہہ نفع اُس سے زاید جو دار الضرب مین مزدوری کرنیسے ملیگا مجہے نہین ہے مستنجد باللہ کو اُسپر رحم آیا اوسکو حکم دیا جو کام وہ مخفی اپنے گہر کرتا تھا وہ دار الضرب مین بیٹہکے علانیہ کیا کرے اور کچہہ اُس سے محصول وغیرہ نہ لیا جاوے۔

راقم کا تفرس یہ ہے جیسا اوپر ہمنے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب دیکھنے کی حکایت مین انہین مستضیٔ باللہ کو لکھا ہے کہ وہ ظاہر اقلب صافی مکاشفی کا رکھتے ہونگے اسی طرح سے کیا عجب ہے کہ اُنکے والد مستنجد باللہ بھی ارباب مکاشفات سے ہون اور اُنکا تفرس بمکاشفہ ہوتا ہو ۵۶۶ھ مین مستنجد باللہ نے قضا کی گیارہ برس ایک مہینا وہ خلیفہ رہے خلفاء عباسیہ مین بہت وہ نیک کردار خلیفہ تھے رفاہ اور فلاح رعایا کے وہ بڑے خواہشمند تھے بہت سی بدعتین اُنہون نے موقوف کروادین چغل خورونکے وہ بڑے دشمن تھے ہرگز کسیکی چغلی وہ نہین سنتے تھے اور جو کوئی کسیکی چغلی کھاتا تھا اُسکو وہ قید کردیتے تھے ایک شخص کو اُنہون نے اسی جرم مین مقید کیا تھا اور مدت سے قید تھا اُسکے کسی دوست نے درخواست کی کہ عوض اُسکے جرم کے مین دس ہزار روپیہ جریمانہ داخل کرتا ہون اُسکی رہائیکا حکم صادر فرمائیے اُسکے جواب مین اُنہون نے فرمایا تم کسی شخص کو جو اُس سے زیادہ شریر اور بدنفس ہو میرے پاس لاؤ کہ اُسکو مقید کرکے خلق اللہ کو اُسکے شر سے بچاؤن تب اُسکو مین چھوڑدونگا اور دس ہزار روپے تمکو اُسکے شکرانہ مین عطا کرونگا یعنے وہ جریمانہ تمکو معاف کردونگا مطلب اُنکا یہہ تھا کہ سعایت اور نمامی سے زیادہ عالم مین کوئی شرارت موذی خلائق کی نہین ہے۔ تینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو محمد الحسن المستنجد باللہ تھے بیٹے مستنجد باللہ کے چونتیسوین خلیفہ کے یافعی کی مرآۃ الجنان مین اور سیابک الذہب مین اُنکو مستضیٔ باللہ لکھا ہے اور مسارہ من المستضیٔ باللہ ہے اور روضۃ الصفا مین المستضیٔ بنور اللہ ہے پس سیابک الذہب کی روایت سے وہ ۵۳۶ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ام ولد ارمینیہ تھی مسمات غضیہ بروز وفات اُنکے باپ کے اُنکی بیعت ہوئی ابن جوزی سے سیابک الذہب مین روایت ہے کہ اُنہون نے بمجرد اجلاس کے تخت خلافت پر تحصیل ملوس کی

یعنے محصولات خلاف شرع کے موقوف کردئے اور رد مظالم پر کمر باندھی اور اسطرح عدل کیا کہ ہمنے
اور ہمارے اقران نے اپنی عمر مین نہین دیکھا تھا اور سلخ شوال ۵۷۵ھ مین اُنہون نے قضا کی مادہ مین
صرف اسقدر لکھا ہے اُنکی بیعت التوار کے دن نوین ربیع الاول ۵۶۶ھ مین ہوئی اور شہر مرسیہ متعلقہ
اندلس مین وہانکے سلطان نے اُنکے نام کا خطبہ پڑھوایا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بجز
امیر المومنین حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور مستضیئ بنور اللہ کے کسی خلیفہ کا حسن نام نہ تھا اور کنیت
حضرت سبط اکبر سلام اللہ علیہ کے ابو محمد تھی جب وہ خلیفہ ہوئے سارے ممالک اور شہرونمین لوگونکو
بھیجا کہ پیغام اُنکی خلافت کا پہنچاوین چونکہ علی العموم لوگ اُنکے حسن معاش اور مکارم اخلاق سے
مطلع تھے سب لوگ بہت خوش ہوئے لیکن ایک شخص قطب الدین قیمار نام مخاطب بہ امیر الامرا نہایت
محیط ہوگیا تھا اور بڑا ظالم تھا جسکو چاہتا تھا پکڑ کے قتل کر ڈالتا تھا اور مستضیئ بامر اللہ مظلوم کی داد
رسی نہین کر سکتے تھے ایکدن ظہیر الدین عطار جو خلیفہ کے خزینہ دار تھے اور مورد الطاف اور عنایت
خلیفہ کے تھے اُنکی گرفتاری کیواسطے لوگ مامور کئے وہ بھاگ کے خلیفہ کے پاس پہنچگئے قیمار نے سارا
اُنکا گھر لوٹ لیا اور اُسمین آگ لگادی اور سب اوراق کو اپنے ساتھہ متفق کر کے خلیفہ کے پاس خزینہ
دار کی گرفتاری کیواسطے گیا اس امر عجیب کے سبب سے ایک جم غفیر بغداد کے عوام کا اُنکے ساتھہ بطور
تماشائی کے تھے جنکا بہت غل اور شور تھا خلیفہ وہ غل اور شور سنکے قصر خلافت کی چھت پر چڑھکے
اُن عوام اور اوباش کے سامنے ہوئے جو تماشائی تھے اور آواز بلند قیمار کی شکایت کیطرف کرکے فرمایا کہ خلق اللہ سے
داد رسی چاہتا ہون تاکہ مجھکو اور میری رعایا کو اس ظالم کے ہاتھہ سے نجات دے اُسکا خون ہدر ہے
اُسکے قاتل سے کچھہ باز پرس نہوگی اور مال اور اسباب اُسکا خلق اللہ کو حلال ہے سب لوٹ
لو یہ آواز خلیفہ کی سنتے ہی ہزارون آدمی قیمار کے گھر مین گھس پڑے اور لوٹنا شروع کیا وہ

انہایت

نہایت دشواری سے اپنے گھر تک پہنچا ادہر چند کوشش کی مگر نہب و غارت سے کچھہ بچا نہ سکا صرف اپنی جان بچانے کیواسطے گھر کی دیوار کسیطرف سے توڑکے بغداد سے موصل کیطرف بھاگا اسواسطے کہ عوام کی یورش آنا فانا بڑھتی جاتی تھی کوئی صورت جان بچنے کی اُسنے نہ دیکھی رستے مین شدت تشنگی سے اور حرارت آفتاب سے اور ایسی مصیبت کے غم اور غصے سے جو دفعۃ بعد اقتدار اور اختیار کے پیش آئی مرگیا اُسکا مال اموال عوام نے اتنا لوٹا کہ حد اور حصر سے باہر ہے بالجملہ مستضیئ بنور اللہ شجاعت اور عدالت اور سخاوت مین ممتاز تھے عفو اور اغماض کو بہت دوست رکھتے تھے سزا اور تعزیرات مین مبالغہ نہین کرتے تھے فعاش حمیدا و مات سعیدا ۱۲ برس اور آٹھہ مہینے اُنہون نے خلافت کی اور ۵۷۵ھ مین اُنہون نے قضا کی اور یافعی مراۃ الجنان مین ۵۶۷ھ کے وقایع مین لکھا ہے کہ اُس سالمین مصر مین سلطان صلاح الدین نے عیدین کا خطبہ موقوف کرکے مستضیئ امیر المومنین عباسی کا خطبہ پڑھا جو دو سو برس سے موقوف تھا اور مستضیئ لامر اللہ نے صلاح الدین سلطان مصر اور سلطان نورالدین کیواسطے بہت مکلف خلعتین بھیجین سلطان نورالدین اصل سلطان شام اور مصر کے تھے اور سلطان صلاح الدین اُنکے طرف سے مصر مین نائب تھے اس خلیفہ کے خلعت مین سلطان نورالدین کیواسطے منجملہ اور اشیا کے دو تلوارین تھین جس سے ایما تھی اس بھر کی کہ ممالک شام اور مصر اُنکی حکومت کے تحت جمع ہوئے پھر بموجب تحریر یافعی کے اُس سالمین سلطان نورالدین اور سلطان صلاح الدین کے مابین کچھہ نقاض واقع ہوا جس سے سلطان نورالدین نے سلطان صلاح الدین کی عزل کا حکم مصر کی حکومت سے لکھا جسپر سلطان صلاح الدین آمادہ مدافعت پر اس حکم کے ہوئے اُنکے مشیرون نے صلاح جنگ و پیکار کی دی مگر سلطان صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب نے بیٹے کو روکا اور صلاح معذرت کی سلطان نورالدین کی نافرمانی سے دی جو بموجب نقاض کے ہوئی تھی اور باہم مصالحہ اور رفع نقاض

ہوگیا پھر یافعی ۵۷۵ھ کے وقایع مین لکھتے ہین اس سال مین مستضیئ بامر اللہ نے قضا کی وہ بڑے دیندار اور حلیم اور صاحب کرم اور رافت اور معروف بے انتہا کے تھے ابن جوزی نے کہا ہے کہ انہون نے ایسا عدل کیا کہ ہم لوگون نے اپنی عمر مین نہین دیکھا تھا کثرت سے روپیہ بنی ہاشم پر اور رعیت سونکے مصارف مین انہون نے خرچ کیا اونکے نزدیک روپے کی کچھ وقعت یا قدر نہ تھی یافعی یہہ روایت ابن جوزی کی لیکے لکھتے ہین ابن واصل نے لکھا ہے کہ مستضیئ باللہ ابن جوزیکو بلا کے حکم دیتے تھے کہ مجلس وعظ کی قایم کرین جب وہ مجلس قایم ہوتی تھی تو خود ایسی جگہہ پر بیٹھتے تھے کہ وعظ سنین اور لوگ انکو نہ دیکھین پھر یافعی لکھتے ہین کہ اونکے عہد مین بدعات رفض کی بعد اسکے دفع ہوگئی تھی مگر مصر اور شام مین بدستور باقی رہین اور تسلط عبیدیین کا موقوف ہوا اور اونکے نام کا خطبہ مصر مین اور یمن مین اور بعض بلاد مغرب مین پڑھنا شروع ہوا اونکے بعد اونکے بیٹے احمد الناصر لدین اللہ کی بیعت ہوئی چونتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ ابو العباس احمد الناصر لدین اللہ تھے بیٹے ابو محمد حسن المستضیئ باللہ تینتیسوین خلیفہ کے سبایک الذہب مین مروی ہے کہ وہ دوشنبے کے دن دسوین رجب ۵۵۳ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اونکی ترکیہ ام ولد نام تھی باپ کی مرنے کے بعد اونکی بیعت ہوئی ذی القعدہ کے چاندرات کو دن اور ساری اونکی مدت حیات عزت اور بزرگی مین اور دشمنونکے قلع اور قمع مین اور بادشاہونپر تسلط اور قوت اور عظمت مین کٹی کسیطرح کا وبال اونکا انپر وارد نہین ہوا جس نے اونکی مخالفت پر سر اٹھایا وہ منکوب اور مخذول ہوا جسکو وہ کہلاتے تھے اسکا پیٹ بھر دیتے تھے اور جسکو وہ مارتے تھے اسکو ابد الدہر رنج اور بلا مین مبتلا کرتے تھے یعنے دوستونپر مہربان اور دشمنونپر سخت تھے عطا اور بخشش جسپر وہ کرتے تھے وہ کبھی محتاج نہین ہوتا تھا قلوب پر اونکی ہیبت اور رعب حد سے زیادہ تھا بغداد کے اور مصر کے لوگ اونسے اسیطرح سے ڈرتے تھے جیسے بغداد کے

لوگ خلافت کا رعب اُنکے سبب سے نئے سر سے زندہ ہوا جو معتصم آنہوین خلیفہ کے قضا
کرنے سے سلاطین دور و دراز کے قلوب سے بالکل جاتا رہا تھا اور پھر اُنکے قضا کرنے سے وہ
رعب اور جبروت اور سطوت خلافت کی باقی نرہی التوا کے دن سلخ رمضان سنہ ۶۲۲ مین اُنہون نے
قضا کی اور سامرہ مین جو شیخ اکبر نے اُنکے بابت لکہا ہے اسکا ہم بعینہ ترجمہ کرتے ہین سیدنا و مولانا
الناصر لدین اللہ امیر المومنین امام احمد بن امام حسن بن امام یوسف بن امام محمد کی بیعت پچیسوین ذیقعدہ
سنہ ۵۷۵ مین ہوئی یہ ہم آج لکہتے ہین شوال سنہ ۶۲۱ مین باقی رکہے اللہ عمر ہماری سید اور مولانا امیر المومنین
کی اُنہون نے اپنے بیٹے ابو نصر محمد کو ولیعہد کیا تہا مگر ولیعہد نے تہوڑے دنون کے بعد خود ولایت
عہد سے استعفا کیا اور اپنا عجز خلافت کا بوجہہ اوٹہانے سی ظاہر کیا چنانچہ اُنکا نام خطبہ سے
سنہ ۶۰۱ مین نکال ڈالا گیا یہ بہ ہمکو ثقہ لوگون نے موصل مین دی اور بعد ولیعہد کے استعفا کی سارے
ممالک مین خطبون سے اُنکا نام نکالڈالا گیا مگر یونان کے بلاد مین سال بہر تک بعد ولیعہد کے
استعفا کے اُنکا نام خطبہ سے نہین نکالا گیا اسواسطے کہ سلطان کیخسرو بن فتح ارسلان بن مسعود جو
وہانکے بادشاہ تھے اُنہون نے کہا صرف عوام کے شہرے پر ہم نام ولیعہد کا نہین نکالین گے جب
تلک حکم خاص اس بابت دیوان سے ہمارے نام پر نہین آویگا جب اونکو حکم پہنچا تب ولیعہد کا نام
اُنہون نے خطبون سے نکلوایا باقی رکہے اللہ عمر ہمارے سید امیر المومنین کی اور مدد کرے
اللہ اُنکی اور رشد دیوے اُنکو واسطے مصالح اپنی ذات کے اور واسطے مصالح مسلمانونکے اور رعیت کے
کہ سب مامون رہین اُنکی عزت سے اور قضا کی اُنہون نے آخر شہر رمضان سنہ ۶۲۲ مین تب اُنکے
بیٹے محمد ظاہر فی امر اللہ خلیفہ ہوئے جنہون نے ولایت عہد سے استعفا دیا تہا اور وہ بہی جب
سنہ ۶۲۳ مین قضا کر گئے تو مہینے صرف وہ خلیفہ رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر ابو جعفر منصور خلیفہ

ہوئے جو قاضی مشہور تھے اور وہی اب خلیفہ ہین جب مین یہ لکھتا ہون دایم کرے اللہ تعالے
اُنکی بقا کو روضۃ الصفا مین لکھا ہے جب ناصر الدین اللہ خلیفہ ہوئے اُنہون نے سارے بغداد سے شراب کا
پینا موقوف کروایا جہان شراب ملی پھینک دی گئی مزامیر ہر قسم کے توڑوا ڈالے شریعت کے
رواج مین بہت اُنہون نے کوشش کی اطراف وجوانب سے بلاد اسلام کے لوگ دار السلام
بغداد مین آئے اور دار الخلافت کو معمور کیا اور ولایت بھی اُنکے عہد مین معمور ہوئین نئے شہر
اور قصبے آباد ہوئے روایت صحیح سے ثابت ہوا ہے کہ ناصر خلیفہ نہایت شجاع اور حاضر جواب
اور تیز خاطر یعنے ذہین اور عاقل اور بڑے فاضل تھے مباحثے اور جدل مین علما سے کم نہ تھے
امور ملکی کے دقایق کو خوب پہنچتے تھے اور ہمت اُنکی اسیطرف مصروف رہتی تہی کہ کلیات
اور جزئیات احوال ارکان دولت اور سپاہی اور رعیت سے باخبر رہین یہانتک کہ راتونکو بغداد
کے محلون اور گلیونمین پھرا کرتے تھے جو لوگ اپنے گھرونمین اپنی جورو ونکے ساتھہ سوتے
تھے اُنکو آپسمین بات چیت کرنے سے خوف ہوتا تہا کہ کہین خلیفہ کان رکھکے نہ سنتے ہون اُنکے
جاسوس سب ممالک دور دراز سارے عالم مین پھرتے تھے اور بادشاہونکے اور حاکمونکے
حالات سے مطلع کرتے تھے ہر جگہہ تمام عالم مین اُنکے معتمد خبر رسان مامور تھے کہ کوئی اُنکو
پہچانتا نہ تہا مسجدون اور خانقاہون مین جابجا کثرت سے اُنہون نے بنوائین بغداد مین کئی دار الضیافت
اونکی طرف سے جاری تہین تاج الدین علی بغدادی اپنی تاریخ مین روایت کرتے ہین کہ جب
خلیفہ ناصر الدین اللہ نے عمارت رباط خلافیہ جانب غربی بغداد مین تیار کروائی اُسکے اتمام پر ایک
بہت بڑی دعوت عام کی اُسکے جشن مین پندرہ ہزار بکریان اور تیس ہزار مرغ ذبح ہوئے
تھے اور کھانے اور مٹھائیان اور فواکہ اور مشروبات کو اسی پر قیاس کرنا چاہیئے اور

جلال الدین

جمال الدین ابوالقاسم کاشی کی روایت ہے کہ خلیفہ ناصر لدین اللہ کو خبر پہنچی کہ مدرسہ نظامیہ کے طالبعلم اکثر شراب پیتے ہین اور زنا لواطت مین مبتلا رہتے ہین اُس مدرسہ سے سب لوگون کو نکلوا دیا اور مدرسہ کو اصطبل بنوایا گھوڑے اور خچر اُسمین بندہوئے بعد اوسکے ایک شبکو خلیفہ نے بجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ نظام الملک طوسی رحمہ اللہ بانی مدرسۂ نظامیہ آنحضرت کے حضور مین حاضر اور مورد لطف و کرم ہین جب ناصر سامنے ہوئے اور سلام کرنیکا ارادہ کیا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طرف سے منہ پھیر لیا تب ناصر لدین اللہ آنحضرت کے پاؤنپر گر پڑے اور عرض کیا کہ مجھسے کیا قصور اور گناہ صادر ہوا ہے کہ آنحضرت نے میری طرف سے اعراض کیا آنحضرت نے خواجہ نظام الملک کی طرف اشارہ کیا کہ جب تلک وہ تم سے راضی نہونگے میری رضامندی ممکن نہین ہے اور تمہارے سلام کا جواب نہین ملیگا ناصر نے نظام الملک سے پوچھا کہ آپ کسواسطے مجھسے ناراض ہوئے ہین اُنہون نے جواب دیا کہ مین نے مدرسہ تحصیل علم کے واسطے بنایا تھا کہ لوگ وہان سے افادہ اور استفادہ حاصل کرین آپ نے تھوڑے لوگون کے جرم پر سارے مدرسہ کو ویران کرکے اُسکو اصطبل اور دواب کا مربط بنایا تب ناصر نے نظام الملک کے پاؤنپر سر رکھدیا اور معذرت کی اور کہا مین پھر بدستور مدرسہ جاری کرونگا اور اُس مین بہت عمدہ کتب خانہ قایم کرونگا الغرض جب نظام الملک راضی ہوے تب اُنکو سعادت دست بوس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی اور خواب سے بہت خوش اور مسرور بیدار ہوئے اور اُسی وقت حکم دیا کہ سارے دواب وہان سے نکالے گئے اور ایک کتب خانہ وہان بنوانا شروع کیا اور کثرت سے عمدہ عمدہ کتابین وہان جمع کروائین اور وہان ارباب فضل و کمال جمع ہوے اور مدرسہ بدستور نہایت انتظام سے جاری ہوا اور ۶۱۴ھ مین سلطان قطب الدین محمد بن تکش خوارزم شاہ نے سید علاء الملک ترمذی

جو جبل اہلبیت بنوت سے تھے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کرکے اُنکو خلیفہ بنایا اور بغداد پر چڑھائی کی مورخین نے سلطان کے مخالفت کی وجہ ناصرلدین اللہ سے کئی لکھی ہین جو اپنے محل پر مذکور ہونگی۔

راقم کہتا ہے محل سے مراد صاحب روضۃ الصفا کی خوارزم شاہ کی سلطنت کا ذکر ہے القصہ جب خبر خوارزم شاہ کے تیاری کی بغداد مین پہنچی خلیفہ ناصرلدین اللہ نے قدوۂ ارباب کشف و کرامات شیخ شہاب الدین سہروردی کو برسم رسالت خوارزم شاہ کے پاس بھیجا کہ اُنکو اُس عزیمت سے باز رکھین شیخ وہان تشریف لیگئے بہت بہ اسامان چڑھائی کا بغداد پر دیکھا تین لاکھہ سوار جرار سلطان کی فوج مین تھے اور سارے سلاطین اور اُمرا اور اکابر عراق عجم اور خراسان اور ماوراالنہر کے خوارزم شاہ کے ساتھہ متفق اور اُنکے ہمراہ تھے بارے شیخ کو اجازت حضوری سلطان کے پاس حاصل ہوئی خود خوارزم شاہ کو شیخ نے دیکھا کہ نہایت عمدہ پوشاک پہنے ہوئے نہایت غرور اور تبختر کے ساتھہ ایک گدی پر بیٹھے تھے شیخ فضا مین جاکے موافق سنت اسلام کے سلام کیا سلطان نے کمال نخوت اور غرور سے سلام کا جواب نہ دیا اور نہ شیخ کو بیٹھنے کی اجازت دی شیخ نے اسیطرح سے کھڑے کھڑے ایک خطبہ عربی زبان مین پڑھا جسمین بالکل فضائل آل عباس کے نقل کئے تھے اور بالتخصیص صفات حمیدہ خلیفہ ناصرلدین اللہ کے بہت تفصیل سے بیان کئے اور ایک حدیث نقل کی جسمین ممانعت ایذا رسانی آل عباس کی تھی مترجم نے بالکل ترجمہ شیخ کے خطبہ کا خوارزم شاہ کے روبرو نقل کیا اُسکے جواب مین سلطان نے کہا اس شخص نے یعنے شیخ نے جو صفات ناصر کے بیان کئے وہ صحیح اور واقعی نہین ہین مین جب بغداد مین پہنچونگا تو ایسے ایک دولتمند کو تخت خلافت پر بٹھلاؤنگا جو حقیقت مین صفات حمیدہ کے ساتھہ آراستہ ہے اور جو اس شخص نے بیان کیا

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آل عباس کی ایذا رسانی سے ممانعت کی ہے اُس قوم کو اُسی نے
اذیت دی ہے جو اُنہین مین کا ہے اسواسطیکہ اکثر اولاد عباس کی محبس مین پیدا ہوئی ہے
یہہ سخن سلطان نے اسواسطے کہا کہ اُس عرصہ مین بہت سے لوگ پچھلے خلفا کی اولاد مین سے
محبس مین مقید تھے الغرض شیخ شہاب الدین سہروردی نے بغداد مین مراجعت فرمائی اور جو
خوارزم شاہ سے سنا تہا خلیفہ کے حضور مین بیان کیا خلیفہ کو اور سارے بغداد کے لوگونکو بہت
خوف اور ہراس پیدا ہوا سامان استحکام حصار کا اور قلعہ بندی کا شروع ہوا اور خوارزم شاہ اور
جو سلاطین اور اُمرا اُنکے ہمراہ تھے معہ افواج جرار کے اپنے اپنے محل حکومت سے روانہ ہوکے
فصل خریف مین عقبہ حلوان مین پہنچے بتائید اقبال ناصر لدین اللہ کے خوارزم شاہ کے لشکر مین بجلی
گری جسکے سبب سے اکثر دواب اور چارپائے ضایع ہوے اور ہاتھہ پاؤن اکثر لشکر کے لوگون کے
بسبب شدت سرما کے بیکار ہوگئے اس مجبوری سے خوارزم شاہ نے اپنے دار السلطنت کیطرف
مراجعت کی اور مہم تسخیر بغداد کو آیندہ پر رکھا کہ پھر نئے اور بہت سامان سے اُسکی تیاری کریگا
لیکن بے شبہہ ناصر لدین اللہ کے اقبال نے ایسی گردش فلکی مین مبتلا کیا کہ تاتاریونکی مدافعت مین
خوارزم شاہ ایسا مشغول ہوا کہ اُسکو اُس ارادہ بد تسخیر بغداد کی فرصت نملی۔

راقم کہتا ہے عجب نہین ہے کہ تصرف حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ
کا غالب ہوا اور اُنکی دعا نے خوارزم شاہ کو اُس عزیمت بد مین منکوب اور مخذول کیا اور چونکہ اُو نے
ایسے خدا رسیدہ کی تعظیم اور تکریم مین قصور کیا تہا اگر غیبت اللہ بغیر اُنکی دعا کے بھی منتقم ہوئی ہو
تو کچھہ تعجب نہین ہے اور روضۃ الصفا مین کی تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ خوارزم شاہ کے اپنے ممالک
تحت حکومت مین خطبہ اور سکہ اُنہین حضرت علاء الملک ترمذی کا جاری کیا تہا یا اس امر کو

بغداد کی تسخیر پر منحصر رکھا تھا اور بعد عدم ظہور اس امر کے پھر ناصر لدین اللہ کا خطبہ اور سکہ جاری ہوا یا وہ بالکل موقوف ہو گیا جو ممالک کہ خوارزم شاہ کے تسلط سے علیحدہ تھے مثل ہندوستان وغیرہ کے وہاں تو غالباً انہیں کا سکہ اور خطبہ جاری تھا پھر روضۃ الصفا میں مذکور ہے کہ سنہ ۶۲۲ ہجری میں ناصر لدین اللہ نے قضا کی چھیالیس برس اکیس روز وہ خلیفہ رہے بعضے روایت میں کچھ مہینے اُس سے بڑھ گئے اور مختصر برس کی اُنکی عمر ہوئی اور باوصف اسکے کہ عام عوالناس اور تعمیرات منافع عامہ میں ناصر لدین نے بہت روپیہ صرف کیا وہ روپیہ کے جمع کرنے میں بہت حریص تھے اُنکے ایام خلافت میں جو سوداگر مال آرمجاتا تھا سارا اُسکا متروکہ ضبط ہو کے بیت المال میں داخل ہوتا تھا اور اُسکے ورثہ اپنے مورث کی وراثت سے محروم کئے جاتے تھے بہت سے بغداد کے متمول لوگوں کے اموال بے سبب خلاف شریعت کے ضبط کر لئے۔

راقم کہتا ہے باوصف اسکے کہ مورخین نے ناصر لدین اللہ کے بہت سے صفات حمیدہ نقل کئے ہیں ایسے مظالم شدیدہ کا ارتکاب اُنسے محل تعجب ہے جب تلک بروایات متواتر اُن مظالم کے روایت کی تائید نہو ہمارے نزدیک وہ روایت مشتبہ اُنکے اعدا کی ہوگی ہمارا حسن ظن ناصر لدین اللہ رحمہ اللہ کیطرف مقتضی اسی امر کا ہے یافعی نے مرآۃ الجنان میں وقایع ۶۲۲ میں صرف اسقدر لکھا ہے کہ اُس سال میں الناصر لدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضیئ بامر اللہ نے قضا کی وہ بڑے عاقل اور ذی شہامت اور بزرگی کے تھے سنہ ۵۷۵ میں وہ خلیفہ ہوئے تھے جب اُنکی عمر تئیس برس کی تھی اور خلفائے عباسیہ میں زمانہ اُنکی خلافت کا بہت طویل ہوا وہ عراق میں مستقل خلیفہ رہے اور بذات خود امور انتظام میں مصروف رہتے تھے اکثر راتوں کو بغداد کی گلیوں میں اور محلوں میں پھرا کرتے تھے اور لوگ اُنکی اس جاسوسی دانی سے

بہت ڈرتے تھے برابر اپنے عہد خلافت مین اُنہون نے عزت اور جلالت اور بزرگی اور سعادت
دنیوی مین بسر کی ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے اُسیطرح سے اُنکو سعادت اخروی عطا کرے
پینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو النصر محمد الظاہر بامر اللہ تھے
بیٹے احمد ابو العباس الناصر لدین اللہ چونتیسوین خلیفہ کے بروایت سبائک الذہب
وہ ۵۷۱ھ مین پیدا ہوئے تھے اور اُنکے باپ کے روز وفات کو اُنکے ہاتھہ بیعت ہوئی اور جب وہ
خلیفہ ہوئے رعایا کے ساتھہ اُنہون نے بہت نیک سلوک کیا مکوس یعنے محصولات خلاف شرع
سب موقوف کر دیئے اور پچیلے مظالم سب دور کئے ابن اثیر نے کامل مین روایت کی ہے کہ جب
ظاہر لامر اللہ خلیفہ ہوئے وہ عمر بن کی سنت اور طریقے پر چلے یعنے سنت عمر بن الخطاب اور
عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما پر پس اگر کوئی کہے کہ عمر بن عبد العزیز کے بعد مثل الظاہر لامر اللہ کے
کوئی خلیفہ نہین ہوا تو وہ صادق القول ہے اسواسطے کہ اُنہون نے بہت سے اموال لوگونکے
جو اُنکے باپ نے اور اُنکے باپ سے پہلے خلفا نے ضبط کئے تھے وہ سب پھیر دیئے اور
محصولات خلاف شرع سارے ممالک کے معاف کر دئے اور تیرہوین رجب سنہ ۶۲۳ھ مین اُنہون نے
قضا کی صرف نو مہینے کئی دن وہ خلیفہ رہے رحمہ اللہ اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ ظاہر لامر اللہ
اگرچہ اپنے باپ کے ولیعہد تھے مگر اکثر عمر اُنکی قید مین کٹی اور جب اُنکی بیعت ہوئی تب وہ
باون برس کی عمر مین تھے۔

راقم کہتا ہے اس روایت سے روضۃ الصفا کی معلوم ہوا کہ ظاہر لامر اللہ
سے اور اُنکے اپنے باپ سے باہم نقاض تھا پس وہ روایت مسامحہ سے جو اوپر لکھی گئی
ہے کہ اُنہون نے اپنے باپ کے عہد مین ولایت عہد سے استعفا کیا تھا باظہار اس

امر کے کہ تجھے لیاقت خلافت کا بوجہ اُنہا نیکی نہین ہے ظاہر اوہ استعفا جبری تہا باپ کے جبر سے
اپنی عدم لیاقت خلافت کا اقرار کیا تہا اور بڑا قرینہ اُنکے استعفائے جبری کا یہ ہے کہ اگر حقیقت
مین اُنہون نے اپنی خوشی سے استعفا دیا تہا اور اپنی عدم لیاقت کا اقرار کیا ہوتا تو پھر خلافت
قبول نکرتے اور لوگ اُنکے ہاتہہ پر بیعت نکرتے پھر روضۃ الصفا مین مروی ہے کہ ظاہر لامر اللہ
اکثر فرماتے تھے جو دوکاندار عصر کی نماز کی بعد دوکان کھولیگا ظاہر ہے کہ کیا معاملہ کریگا
اور کیا نفع حاصل کریگا مطلب اُسکا یہ تہا کہ ہم آخر کین خلیفہ ہوے معاملات خلافت کے
ہمسے کیا ہوسکین گے اور وہ نہایت عاقل اور ہوشیار اور بڑے دیندار تھے رعایا پر بہت شفقت
اُنکو ملحوظ تہی حتی الامکان بہت سے رد مظالم اُنہون نے کئے اوجود یہ عتین اُنکے باپ نے ایجاد
کی تہین وہ سب موقوف کردین عمر بن عبد العزیز کے بعد کوئی خلیفہ ایسا عادل نہین ہوا جیسے
ظاہر لامر اللہ تھے ناصر لدین اللہ اُنکے باپ نے بغداد کے ہر محلے مین جاسوس مقرر کئے تھے ہر روز
صبح کو ہر محلے کا جاسوس وہانکے سکان کے حالات نیک اور بد سے خلیفہ کو اطلاع کیا کرتے تھے
ظاہر لامر اللہ نے وہ سب جاسوس موقوف کردیئے اور فرمایا رعایا کے حالات کے کشف مین
اور اُنکے مخفی امور نیک اور بد کے شہر مین چندان منفعت نہین ہے بعضے لوگون نے عرض کیا
کہ اس رسم کی موقوفی سے فساد حال رعایا کا احتمال ہے اُسکے جواب مین اُنہون نے کہا مین
جناب باری تعالے جلشانہ سے دعا مانگونگا کہ میری رعایا کو زہد اور صلاح روزی کرے اور بنظر
مطالبہ دیوان خلافت کے جو لوگ مقید تھے سب کو چھوڑ دیا اور دس ہزار دینار یعنے اشرفی
رائج اُس زمانہ کی دار القضا مین سپرد کین اور قاضی کو حکم دیا کہ جتنے آدمی بعلت مطالبہ لوگونکے
قرض کے قید ہین اسیقدر پر سارے قرض خواہون کو راضی کرکے اُنکو چھوڑ دو بعضے

دون ہمت لوگون نے اسکے طرف اسراف کی نسبت کی اسکے جواب مین اُنہون نے فرمایا
قریب غروب آفتاب کے یعنے آخر عمر مین مین نے وہ کان غلافت کی کھولی ہے اس جنس کے
اعتراضات نکرو اور مجھکو کچھہ اعمال خیر کرنے دو میری زندگی کے دن بہت تھوڑے باقی ہین
الغرض وہ ۶۲۳ھ مین قضا کر گئے نو مہینے چودہ دن خلیفہ رہے مورخین لکھتے ہین کہ کئی مرتبہ
بعضے عرایض سربمہر لوگون نے اُنکے پاے تخت پر ڈالدیے اُنہون نے بغیر اُسکے کھولنے
اور پڑھنے کی سبکو دھلوا ڈالا اور فرمایا غالبًا اسمین کسی کی سعایت اور شکایت ہوگی عیب اور
نقصان لوگونکا مخفی رہنا بہتر ہے کیا ضرورت ہے کہ کسی کی بدنامی شایع اور عام ہو اور
یافعی نے مراۃ الجنانمین صرف اسقدر لکھا ہے کہ ۶۲۳ھ مین الظاہر لامر اللہ بن الناصر لدین اللہ
بن المستضیئ بامر اللہ نے قضا کی ساڑھے نو مہینے وہ خلیفہ رہے وہ بڑے دیندار اور نیک
اور عادل تھے یہانتک کہ ابن اثیر نے مبالغہ کیا ہے کہ ایسا عدل اور احسان رعایا پر
اُنہون نے کیا جسکے سبب سے سنت عمر بن کی یعنے عمر ابن الخطاب اور عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہما کی نئے سر سے قایم ہوئی تھی اور ابو شامہ نے لکھا ہے بعضون نے عرض کیا
آپ قلب کو منشرح اور خوشی مین رکھیے۔

راقم کہتا ہے ظاہر اوہ ہمیشہ مکدر اور ملول رہتے تھے اس سبب سے
لوگون نے یہ عرض کیا ہو فرمایا کیونکر انشراح قلب ہو کھیتی خشک ہوگئی یعنے عمر آخر ہوئی
کچھہ انتفاع نہین حاصل ہوسکتا لوگون نے عرض کیا اللہ تعالے عمر مین برکت دیگا فرمایا جو
شخص بعد عصر کے دوکان کھولے وہ کیا نفع حاصل کریگا بالجملہ اُنہون نے لوگونکے ساتھہ
بہت نکوئی کی عطایا کثرت سے کیے اور محصولات خلاف شرع معاف کردیئے جہان تک

ممکن ہوا رعایا مظالم کرتے رہے اُنکے بعد اُنکے بیٹے مستنصر باللہ خلیفہ ہوئے چھتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے ابو جعفر منصور المستنصر باللہ تھے ظاہر باامر اللہ پینتیسوین خلیفہ کے بیٹے سبایک المذہب مین مروی ہے کہ وہ صفر ۵۸۸ھ مین پیدا ہوئے تھے مان اُنکی ترکیہ لونڈی تہی باپ کے قضا کرنے کے بعد لوگون نے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی اُنہون نے عدالت اور انصاف رعایا پر کرنا شروع کیا اور اہل علم اور دیانت لوگون کی صحبت اختیار کی اور متمردین کا قلع اور قمع کرتے رہے اور لوگونکو راہ راست پر رکھا اور جہاد کے بہت درپے رہے اور نصرت اسلام کیواسطے لشکر جمع کیا طرق اور شوارع حسن انتظام سے مامون کئے اور بہت سخت اور مستحکم قلعی متمردین کے قبضے سے نکالے اور دین اسلام کی بہت تقویت اور تائید کی الغرض مناقب اور مآثر حسنہ اونکے بے انتہا ہین جمعہ کے دن دسوین جمادی الثانی سنہ ۶۴۰ھ مین اُنہون نے قضا کی رحمۃ اللہ اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ مستنصر بھی مثل باپ کے بہت خصایل پسندیدہ رکھتے تھے [illegible] کے دن جب خطبے مین اُنکے نام کا پڑھا گیا روپیہ اور اشرفیان بے انتہا لوگو[illegible] رعایا کے حالات [illegible] ہے [illegible] لیکن شعرا نے قصاید اُنکی مدح مین اور اُنکے باپ کے مرثیے کہکے گذرانے [illegible] خلعتین قیمتی اور نقد کثرت سے صلے مین عطا ہوا اور ضیافت خانونکی دعوتین جو اُنکے باپ نے جاری کی تہین بہت کچھہ اضافہ کر دیا عیدونمین علما اور مشایخ پر اور سب مساجد کے امامون پر بے انتہا انعامات اور صدقات صرف کرتے تھے ارباب احتیاج کو مالا مال کر دیتے تھے ایک بہت بڑا مدرسہ بغداد مین اُنہون نے بنوایا اور جاری کیا تہا اور بہت عمدہ کتب خانہ وہان مقرر کیا جسمین ہر جنس کے علوم کی کتابین جمع کی گئین تہین اور چار مدرس چار مذہب اہل سنت اور جماعت کے یعنے

حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی تعلیم کے واسطے معین کئے ہر مدرس کے پاس حکم کہ اکسٹھ طالبعلم
ہمیشہ حاضر رہین اور تعلیم پاوین مدرسین اور طلبہ کیواسطے عمدہ کھانا تقسیم ہوتا تھا سو گوشت
اور روٹی کے اقسام طرحکے فواکہ اور مٹھائیان تقسیم ہوتی تہین اور سب چیز سب کو پہنچتی تہی
اُسیطرح سے اُسی مدرسہ مین یا وہان سے الگ ایک دار القرارت بنایا تھا جسمین اچھے قاری مقرر
کئے اور تعلیم قرآن شریف کی اور علم قرارت کی وہان ہوتی تہی اور ایک دار الشفا جاری کیا تھا
جہان ہزارون بیمارونکی دوا ہوتی تہی اور دوا اور غذا بیمارونکو وہان سے ملتی تھی اور ہر طرح کی
بیمار داری کا وہان سے تکفل ہوتا تھا اُن سب مصارف کیواسطے بہت اچھی دیہات معمور اور آمدنیان
مستقلہ وقف کی گئی تہین عیب صرف یہ تھا کہ تولیت اُن سب اوقات کی اور اہتمام مصارف کا
مویدالدین ابوطالب علقمی رافضی کو سپرد کی تھی جو اُنکے بیٹے مستعصم کیوقت مین وزیر مقرر
ہوا تھا اور اُس منافق بے حیا نے خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کفار ہا تہہ سے تباہ اور
برباد کروادی اور سارے عالم مین روسیاہ ہوا اور عقبے مین اپنے کردار بد کی قرار واقعی سزا پاویگا جسکی
شرح اور تفصیل آیندہ ہوگی اور بغداد کے ہر محلہ مین ایک دار الضیافت مقرر کیا تھا کہ وہان اقسام
طرح کے کھانے مہیا رہتے تھے اور سب کو کھلائے جاتے تھے خصوص ماہ مبارک رمضان مین
وہان بہت تیاریان ہوتی تہین اور بہت مصارف ہوتے تھے الغرض اُنکے عہد خلافت
مین عراق عرب رشک بہشت ہوگیا تھا ایک روز قریب عید کے خلیفہ قصر خلافت کے کوٹھے پر
ٹہلتے تھے اُنہون نے دیکھا جہان تک مد نظر تہی اکثر کوٹھون پر لوگونکے کپڑے دہوکے پھیلائے گئے
تہے ایک خواص جو قریب اُس سے پوچھا یہ کیسے کپڑے ہین کسواسطے پھیلائے گئے ہین اُسنے
تحقیق کرکے عرض کیا کہ بغداد کے باشندون نے عید کیواسطے اپنے اپنے کپڑے دہوکے

پھیلائے ہین اُنہون نے فرمایا بغداد کے لوگ ایسے مفلس ہو گئے کہ عید کیواسطے کسیکو نئے کپڑے نہین میسر ہوئے اُسیوقت حکم دیا بہت سے سونے کی گولیان بنائی گئین اور اُنکو غلیلو نمین رکھکے بغداد کے کوہ و نیر پہنکواتے تھے۔

راقم کہتا ہی اس امر سے شاید خلیفہ کی غرض یہ ہو معطی کا نام نہ معلوم ہو لیکن خلیفہ کا اِس جنس کا کام کب مخفی رہسکتا ہے ہمارے نزدیک وہ امر عاقلانہ فیاضی نہین شمار ہوسکتی اسواسطیکہ اُسمین گولیونکے ضایع ہونیکا بھی احتمال ہے اور دور دراز کے حاجتمند اُس فیاضی سے محروم بھی ہوتے ہونگے جہان تک غلیلون سے گولیان پھینچ سکتی ہونگی صرف وہین کے لوگ منتفع ہوئے ہونگے ایک دن خلیفہ مستنصر بعضے اپنے مقربونکے ساتھہ عرض خزاین خلافت کی لیتے تھے ایک حوض روپے اور اشرفیونسے بھرا ہوا نظر آیا اُسکو دیکھکے فرمایا اللہ تعالے مجھکو اتنی عمر عطا کرے کہ سارا یہ روپیہ خرچ کرون کھاؤن اور کھلاؤن وہ مقرب جو ساتھہ تھا بے اختیار ہنس پڑا خلیفہ نے پوچھا تم کیون ہنسے اُسنے کہا مجھکو ایک قصہ یاد آیا کہ ایکدن آپ کے جد امجد ناصر لدین اللہ مغفور اسی حوض پر گذرے مین ہمراہ تھا اور اُسوقت دس بالشت بھرنے سے یہ باقی تہا اُنہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے مجھکو اتنی عمر عطا کرے کہ اس حوض کو مین روپے سے بھر کردون چونکہ اُنہون نے خزانہ جمع کرنیکی آرزو کی اور آپ نے اُسکے خرچ کرنیکی آرزو کی اِس سے مجھکو ہنسی آئی مستنصر باللہ کے مقربون اور مصاحبونمین ایک شخص تہا اُسکو اقبال شرابی کہتے تھے روضۃ الصفا مین لکہا ہے اُسکے جود اور عطا کے نسبت سے حاتم طائی اور معن زایدہ اور آل برمک چاہئے کہ بخیلونمین شمار کئے جاوین اگر شرح اُسکے عطا اور بخشش کی کیجاوے تو لوگ گزاف کیطرف نسبت کرینگے اور معمول اغراق اور مبالغہ

پر ہوگا القصہ مستنصر باللہ نے ۶۴۰ھ مین قضا کی سولہ برس دو مہینے سات دن وہ خلیفہ رہی یافعی نے
مراۃ الجنان مین صرف اسقدر لکھا ہے مستنصر باللہ ابوجعفر منصور بن الظاہر باللہ محمد العباسی نے ۶۴۰ھ مین
قضا کی اور وہ بڑے محمود السیرۃ تھے بعد اُنکے معتصم باللہ اُنکے بیٹے کے ہاتھہ پر لوگون نے
بیعت کی سینتیسوین خلیفہ خاندان عباسیہ کے جنپر خلافت اُس خاندان
کی ختم ہوگئی ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ تھے چھتیسوین خلیفہ المستنصر باللہ
کے بیٹے کیفیت مشرح خلافت اِس خاندان کے ختم ہونیکو لکھنے کی نہ قلم مین طاقت
ہے کہ لکھے نہ کسی مسلمان کی زبان کو حوصلہ بیان کا ہے نہ کسیکے کان کو قدرت سننے کی ہے
جس حادثے نے ایک منافق نمکحرام کی سعی اور کوشش سے اسلام کی شوکت اور عظمت
کو خاک مین ملادیا اُس حادثے کے بعد امت خاتم نبوت علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو پھر
وہ دن عظمت اور بزرگی کا نہ نصیب ہوا صرف بانتظار مہدی آخر الزمان علے آبادہ الماضیین
الف الف تحیتہ والسلام بامید اعادہ معدوم اگر کسیکو تسکین ہو تو ہو الغرض جو صدمہ اور
مصیبت اہل اسلام پر اُس حادثہ جانکاہ سے بالخصوص سبکی اور مذلت خاندان نبوت کی ایک
رافضی منافق کی تحریک اور سعی سے کفار تاتار کے ہاتھہ سے واقع ہوئی مقتضی اُس حیرت اور
تعجب کا ہی جو ایک شاعر عجمی کے قلم سے قطعہ مذکورہ ذیل مین مندرج کیا گیا ہی قطعہ
باچنین سنگدلیہا کہ ازان قوم آمد ۔ از ہوا سنگ نہ بارید زہے مستنکر ۔ این چنین واقعۂ حادث
وانگاہ عجب ۔ چرخ گردان و فلک دشمن و خورشید انور ۔ بالجملہ سارے کوائف اُس مصیبت عظمی کے
اہل اسلام کے اوپر بڑی تاریخون مفصل اور مشرح ہین یہان ہم باختصار غیر مخل پہلے سبائک
الذہب سے بعد اُسکے روضۃ الصفا سے نقل کرینگے سبائک الذہب مین لکھا ہی مستعصم باللہ

سنہ ۶۰۹ مین پیدا ہوئے مان اُنکی ام ولد ماجرہ نام تھی وہ آخر خلفاے عراقیین مین ہین اُنکے باپ کے
قضا کرنیکے بعد اُنکے ہاتھہ پر بیعت ہوئی وہ بڑے کریم اور حلیم اور سلیم الطبع اور صاف
باطن تھے نیک دیانت اور متمسک بالسنۃ مثل اپنے باپ اور دادا کے رہے مگر بیداری
اور دور اندیشی اور علو ہمت مین اُنکے مثل نہ تھے بلکہ اُنکی طبیعت مین نرمی غیر معتدل اور ناتجربہ
کاری اور کم دانشی تھی جب وہ خلیفہ ہوے سارا کاروبار خلافت کا اپنے وزیر ابن علقمی رافضی
منافق اور نکحرام پر ڈال دیا اور خود عیش و طرب اور لذایذ دنیاے فانی مین منہمک ہو گئے اُس
وزیر ملحد اور نکحرام نے ملک اور دولت اور مال اور ملت سب خاک مین ملادی خلیفہ کو ایک
کھلونا بنا کے جسطرح سے چاہا رکھا اور ہلاکو تاتاری علیہ اللعنت کے ساتھہ خفیہ نامہ اور پیغام
کرکے اُسکو طمع دی کہ بغداد مین آکے اپنا عمل دخل کرے ظاہرا غرض اس وزیر نامعقول اور
منافق کی یہ تھی کہ ہلاکو بغداد مین آکے اور اپنا غلبہ اور سطوت بٹھلا کے معاودت کر جائیگا جیسے
پچھلے سلاطین سلجوقی وغیرہ کرتے رہے اور بموجب اُس عہدنامہ مخفیہ کے جو خود اُسنے
تحریری یا بموا عید زبانی ہلاکو کے ساتھہ کیا تھا امیدوار تھا کہ ہلاکو خلافت خاندان عباسیہ
کی سیٹ کے بموجب اُسی وزیر نکحرام کی تجویز کے سادات علویہ بنی فاطمہ کے زمرہ سے
ایک کٹھہ پتلی تخت خلافت پر بٹھلاوے گا اور زمام اختیار خلافت کی اُسی ابن علقمی وزیر
نکحرام کے ہاتھہ مین چھوڑیگا تو وہ گویا مثل سلاطین دیالمہ اور سلجوقی وغیرہ کے سلطان منتظم
خلافت مقرر ہو جائیگا مگر تقدیر الہی نے ایسے وزیر عاقل اور ہوشیار کی آنکھہ بسبب خود غرضی
کے بند کردی کہ اُس نے ایک بادشاہ کافر اور بے دینکے وعدہ کو سچا سمجھا اور ایسے انقلاب
عظیم کے مآل کو نہ سوچا اور یہہ عاقبت بینی اُسنے نہ کی کہ اُس بیدین بادشاہ ظالم کو اسلام

کی شوکت بالکل مٹانا منظور ہی وہ بعد ایک خاندان کے خلافت مٹانے کے کب روادار ہوگا
کہ دوسرے خاندانکو قایم اور برپا کرے آخر شش خود بن علقمی اپنی اُس نمکحرامی کی سزا مین خاسر
فی الدنیا والاخرہ ہوا کوئی ذلت اور بیکسی دنیا مین اُسکے واسطے اٹھہ نہین رہی اور عقبیٰ مین
کچھہ شبہہ نہین ہے کہ اشد عذاب مین فی النار والسقر مبتلا ہوگا القصہ ابن علقمی بنظر اُسی عظیمت
بدنمکحرامی کے اور بنظر اُن مواعید کے جو مخفی اُس نے ہلاکو سے کئے تھے برابر اخبار اور حالات
خلیفہ سے اُسکو مطلع کرتا رہا اور ہلاکو کے سارے حالات اور اُسکی عظیمت تسخیر بغداد کی جب
تلک وہ قریب تر بغداد سے نہین پہنچا خلیفہ سے مخفی کرتا رہا کہ سارے بلاد اور انصار اسلام کے
ہلاکو ملعون لوٹتا ہوا اور ویران کرتا ہوا بغداد کیطرف بھرا ہی لشکر جرار چلا آتا ہے اور وزیر منافق
نمکحرام اور بیدین نے مطلق خلیفہ کو اُسکی خبر ندی اور اُس نامعقول وزیر بیتدبیر کا خلیفہ کے
اوپر ایسا احاطہ تھا کہ اور کسی دوسرے راہ سے بھی خلیفہ از خود مدہوش کو ہلاکو کے استیلا کی
خبر نہین ہوتی تھی جو بلاد اسلام پر اُسکو ہوتا جاتا تھا اور چونکہ مرضی الٰہی نجو اسے وقلنا
یا مرنا ۲ ولھا بین الناس ۵ وقوع اُس حادثہ عظیمہ کی باعث تھی خلیفہ تو وزیر منافق نمکحرام کے
ہاتھہ مین تھی علی العموم سارے اہل اسلام کے کانو مین تیل بہر گیا تھا کہ سب بیخبر ہلاکو کے فساد
اور استیلا سے بیٹھے ہوئے تھے اگر وزیر منافق کے نفاق اور شقاق کی لوگونکو اطلاع
ہوتی تو کیا دشواری تھی خلیفہ راضی ہوتے یا نہوتے ابن علقمی نمکحرام کو قتل کرکے وہ فساد مٹا
دیتے اہل اسلام سب غافل تھے وزیر نے سب راہین ہلاکو کے استیلا کی سہل کردین خلیفہ
اپنے لذایذ اور تعیش مین منہمک مطالح خلافت کی نہ اُنکو کچھہ خبر نہ اُنکو کچھہ غرض وزیر نے پہلے خلیفہ
سے کہا فوج بہت کثیر ہوگئی ہی مصارف سے بڑی زبردستی ہوتی ہے کچھہ احتیاج اتنی فوج کی

نہین ہے بہت سے لوگ اُس نے خلیفہ کا حکم حاصل کرکے برطرف کردئے جو بڑے بڑے
سپہ سردار عرب اور عجم کے شجاع اور دلیر دارالخلافت مین موجود تھے اُنکو وہ دور از ممالک
مین متعین کردیا اور دارالخلافت کو بالکل کمزور کردیا اور جب تاتاریونکا استیلا بلاد اسلام پر
خوب ہوگیا تب خلیفہ کو یہ سمجھا کے اُسنے تسکین دی کہ مین تدبیر مصالحے کی ہلاکو کے ساتھہ کررہا
ہون آپ اُسکی تعظیم اور توقیر ملحوظ رکھین اور خفیہ اُس سے عہد و پیمان کرلیا کہ وہ بغداد مین بھیجکے
اُسی بے حیا نمکحرام کو اپنا نائب بغداد مین مقرر کرے ظاہرا ہلاکو نے بھی منافقانہ وعدہ اپنی
نیابت دینے کا ایسے کیا ہوگا الغرض ہلاکو باوصف کسیطرح کی مدافعت اوسکی راہ مین بغداد تک نہوے
وہ لائقہ فوج کی جمعیت سے ۶۵۶ھ مین بغداد کے دروازہ نہر دا خل ہوگیا جو فوج بغداد مین باقی رہی تھی
وہ مدافعت کے واسطے باہر نکلی بعد مقابلہ اور مقاتلے شدید کے اُسکو شکست ہوئی اُسمین سے جو
قتل اور جراح سے بچی وہ متفرق اور منتشر ہوگئے تب وہ منافق دغاباز وزیر خلیفہ سے اجازت
لیکے خود ہلاکو کے پاس گیا اور خلیفہ از خود رفتہ کو مطمئن کرگیا کہ مین جاتا ہون بخوبی صلح کروا
دونگا اور وہان جاکے اپنی دانست مین اپنے ذاتی امور کی بیخکنی کرآیا اور خلیفہ کو اور سارے
امراؤنکو اور تمام اہل اسلام کے علما اور شرفا کو فریب دیکے ہلاکو کے پاس حاضر کرنیکا وعدہ کرآیا
بموجب اُس وعدیکے خلیفہ سے ظاہر کیا کہ مین یہ ٹھہرا آیا ہون کہ ہلاکو کی بیٹی کا عقد نکاح خلیفہ کے
بڑے بیٹے امیر ابی بکر کے ساتھہ ہو اور ہلاکو آپ کو بدستور یہان رکھین گے جیسا روم کے
بادشاہ کو بھی بعد فتح کرلینے اُنکے مملکت کے وہانکا بادشاہ قایم رکھا اور جسطرح سے آپکے
اجداد ملوک سلجوقیہ کے مطیع رہے اُسیطرح سے آپ ہلاکو کا مطیع رہنا پڑے گا اور وہ معہ اپنے
لشکر کے یہان سے معاودت کرجائینگے اس مصالحہ سے مسلمانونمین خونریزی نہوگی اسلئے

مناسب

مناسب اور ضرور ہے کہ آپ معہ سب اراکین خلافت کے ہلاکو کے پاس تشریف لیجائیے اسواسطیکہ اخلاق کریمانہ کا مقتضی یہی ہے کہ القاد مریزادہ اس حیلے سے وہ منافق احمق خلیفہ کو معہ اراکین خلافت کے ہلاکو کے لشکر مین لے گیا اور وہان انکو بدون کسی نہج کے تعظیم اور استقبال کے ہلاکو کی طرف سے ایک خیمہ جو وہان کھڑا کیا گیا تہا اُسمین خلیفہ کو اُتار دیا بعد اُسکے وہ مردود بغداد مین پھر آیا اور سارے فقہا اور علما اور قضات کو اور معتبر معتبر بغداد کے رئیسونکو اس حیلے سے لیگیا کہ آج خلیفہ کے بیٹے کا ہلاکو کی بیٹی کے ساتہہ عقد نکاح ہے سب چلکے اُس مجلس سرور مین شریک ہو ایک جسم غفیر بطلب اور بے طلب اُس بے حیا منافق کے ساتہہ دشمن اسلام کے لشکر مین گیا بمجرد وہان پہنچنے کے سب کے سب ہلاکو کے حکم سے قتل ہوگئے اسیطرح سے مکرر اور سہ کرر ایک ایک جماعت اعیان اور اشراف بغداد کی اُسی حیلے سے جو پہلی جماعت کے ساتہہ کرکے لیگیا تہا ہلاکو کے لشکر مین لیگیا اور وہان پہنچتے ہوئے وہ ساری جماعت قتل ہوگئی بالجملہ بغداد کے سارے فقہا اور علما اور امرا اور روسا اور وجاہ سب مقتول ہوگئے اور خود خلیفہ اور اُنکے اراکین اور اُنکی اولاد اور اُنکے اعمام اور بنی اعمام سب شہید اور مقتول ہوئے ذہبی نے لکہا ہے کہ خلیفہ کی لاش دفن بہی نہین ہوئی سب مقتولین کے زمرے مین پھینک دی گئی۔

راقم کہتا ہے ہمکو نہایت تعجب ہے کہ اُس وزیر منافق مکار اور غدار نے ابتدا سے انتہا تک مکر اور غدر اور نفاق کا جال پھیلائے رہا اور خلیفہ اور اُنکے اراکین اور اقربا اور علی العموم سارے اہل اسلام کے روسا مین سے کوئی اُسکے تدابیر منافقانہ سے آگاہ نہوا اور سبہون نے مفت اپنی جانین ضایع کین اقل قلیل خلیفہ کی اولاد مین سے اور اولاد خلفائے متقدمین

سے بعضے کسی ضرورت سے جو دشمنون نے تصور کی ہو بچ رہے جو مقید ہو گئے اور بعضے شاید بھاگ کے بچ رہون یا جو اُنمین سے ممالک بیرونی مین ہون وہ اُس آفت سے محفوظ رہے ہون بالجملہ اُن مصائب کے بعد ہنوز ہوس ظلم وستم ہلاکو ملعون کی پوری نہین ہوئی وہ خود معہ سارے لشکر کے بغداد مین داخل ہوا اور چالیس دن تک برابر دست تطاول قتل وخون اور نہب وغارت کا دراز رکھا مورخین لکھتے ہین دس لاکھ آدمی سے زیادہ بدون وقوع مدافعت کے اُنکی طرف سے اُن کافرون نے قتل کئے پس اہل اسلام پر وہ یورش ہلاکو ملعون کی ایسی مصیبت اور بلاے عظمی تھی کہ مثل اُسکے نہ کبھی ہوئی تھی اور نہ ان شاء اللہ کبھی ایسی ہوگی آخر شش وہ وزیر منافق اور مرتد بھی ہلاکو کے ہاتھ سے ذلیل اور رسوا ہوا ہلاکو نے جان سے تو اُسکو نہین مارا مگر کوئی مذلت اور خواری اُسکے واسطے اُٹھہ نہین رہی اور جو ہلاکو نے منافقانہ اُس سے وعدے کئے تھے اُسمین ایک بھی پورا نہ کیا ایسے سلاطین ظلمہ اور بیدار مغز نمکحرام آدمی کو کب اُبھرنے دیتے ہین ایفاے عہد وپیمان جو لازمۂ دیانت اور امانت ہے کفار بیدین کو اسکے خلف سے کیا پروا ہے اُسی غم اور غصے مین وہ نمکحرام فی النار والسقر ہوا یہان تک خلاصہ سبایک الذہب کی عبارت کا تھا اور یافعی نے مراۃ الجنان مین سنہ ۶۵۶ کے وقایع مین بہت باختصار قریب قریب اسی کے جو سبایک الذہب سے منقول ہوا لکھا ہے اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ مدینۃ السلام بغداد بنی عباس کے عہد خلافت مین فلک کجرفتار کے آسیب سے محفوظ اور مامون رہا اور محمود ومغبوط سارے بلدان وامصار مقبوضہ سلاطین گردون وقار کا تھا اُسکے عمارات کی بلندی فلک البروج سے دم تساوی رکھتی تھی اور اُسکے باغونکے چمن ریاض رضوان کے محسود تھے پاکیزگی اور لطافت فرات کے پانی کی ماء معین کے جگر کو افسردہ کرتی تھی اور اُسکے نہرونکی روانی نے

بجز زخار کے جزر و مد کو رسوا کر رکھا تھا ہر جنس کے آدمی اکابر اور اشراف اور علما اور ارباب
ہنر اور صناع اور پیشہ ور وہان مجتمع تھے وہانکے سارے سکان ایسے تنعم اور ترفہ مین محفوظ
اور مصئون نظر بد عین الکمال سے بسر کرتے تھے کہ سارے معمورات عالم کے باشندونکے
محسود تھے امیر المومنین مستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ بن المستنصر باللہ مغفورین جو تخت خلافت پر
جلوہ گر تھے نہایت عیش و طرب مین مشغول اور کثرت اموال اور نفایس اور ذخایر سے اور
اجتماع ہر جنس اسباب عیش و عشرت اور کامرانی اور مسرت سے متفرد اور ممتاز تھے اُنکی عظمت
اور جلالت شان اور تکبر اور تبختر فرحت آوان کا عالم مین ڈنکا بجتا تھا بڑے بڑے سلاطین اولوالعزم
اور روساے باوقار اور اشراف و اعیان اور صنادید اقطار و امطار بامید قدمبوسی خلیفہ زمان
جو دار الخلافت مین حاضر ہوتے تھے وہ دیدار فلک کردار سے محروم رہتے تھے اور حضوری
دربار کا اُنکو بار نہین ملتا تھا بارگاہ سے باہر ایک کھڑکی سے اطلس کی ایک آستین لٹکتی تھی
جو ایک پتھر کی چوکی پر پڑی رہتی تھی جو کوئی امراے عظام اور خواقین ذوی الاحتشام سے
بامید ملازمت خلیفہ زمان کے حاضر ہوتا تھا یہی اُسکی ملازمت تھی کہ اُس آستین کو بوسہ دیتا تھا
اور باقی اُسکے معروضات وزرا اور حجاب اور دیوانیونکے ذریعے سے ملے ہوتے تھے اور
اونہین ذرایع سے اُسکو جواب ملتا تھا بعضے مورخین نے نقل کیا ہے کہ اتابک سعد مظفر الدین
ابو بکر غفر اللہ لہ کیطرف سے فاضل جلیل القدر مولانا مجد الدین اسماعیل فالی جو بڑے عالم متورع تھے
برسم رسالت و سفارت شیراز سے بغداد مین آئے تھے جب وہ مامور دربار مین اُس آستین
پر بوسہ دینے کے ہوئے بسبب کمال ورع اور تقوی کے وہ امر اُنپر بہت شاق ہوا کہ کپڑے
پر اور پتھر پر بوسہ دیوین وہ ایسی بدعت پر ضلالت کو امارات کفر اور شرک سے سمجھتے تھے

لیکن بسبب رسم ورواج کے اُسکے ادا کرنے پر بھی مجبور تھے اسواسطے ایک حمایل کلام اللہ العظیم کی جو اُنکے جیب مین تھی یا اُس بدعت کے رواج کو سنکے وہ بہ تخصیص ہمراہ لگے تھے اُس آستین اور چوغی پر رکھکے اُسکو اُنھون نے بوسہ دیا بعضے مورخون نے لکھا ہے کہ اعیاد مین اور بعضے اور ایام متبرکہ مین خلیفہ سوار ہوکے باہر نکلتے تھے ظاہر اعید گاہ یا جامع مسجد تک جاتے تھے اسواسطے لوگ سر راہ کے برآمدونپر نشست گاہ کرایہ سے لیکر بامید زیارت خلیفہ کے بیٹھتے تھے ایک مرتبہ حساب کیا گیا تھا تیس ہزار دینار جو اشرفی اُس زمانیکی تھی برآمدونکے مالکونکو کرایہ ملا تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار سوار ذات خاص خلیفہ کی حفاظت کیواسطے معین تھے اور بغداد مین مقیم رہتے تھے جنکی تنخواہ خزانہ عامرہ خلافت سے ادا ہوتی تھی اور حشم اور خدم اور امرا اور ارکین و کارکنان و مستحفظان ممالک بیرونی اور افواج متعینہ سرحدات اور قلعون اور شہرونکو انکی قیاس کرنا چاہیے الغرض کثرت جاہ وحشم مستعصم باللہ کی اگر مفصل لکھی جائے تو ایک جلد ضخیم ہوجائے سلیمان شاہ نام ایک امیر سپہ سردار کل افواج کے تھے اُنکو اور بعضے اور لوگونکو خلیفہ کے حضور مین بہت تقرب تھا اور منصب وزارت کا اُس مہدین کو سپرد تھا جسکا نام برعکس نہند نام زنگی کافور مؤید الدین محمد بن عبد الملک علقمی تھا وہ نہایت بدباطن اور بددیانت اور نمکحرام تھا جس یحیا اور بے ایمان نے خلافت جاندان عباسیکی بالعمد اور بالقصد خاک مین ملادی روضۃ الصفا والے نے اُسکی مدح مین لکھا ہے جو خود شیعہ یا مایل بہ تشیع تھے کہ وہ کرم جبلی اور سخاوت طبیعی رکھتا تھا اور علم اور حکمت اور شرع اور عربیت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا۔

راقم کہتا ہے اُسکے حرکات بدنمکحرامی کے تجربے سے معلوم ہوا کہ وہ

مدح محض اغراق اور مبالغے کی ہے اسواسطے جو مکر اور تزویر اور خدع اور نفاق تمام اہل اسلام کے ساتھہ بالخصوص اپنے خداوند نعمت کے ساتھہ جسکے بدولت وہ نامور تہا اور منصب عالی پر مفتخر ہوا اُس نے کیا سراسر علم اور حکمت اور شرع اور عقل کے خلاف تہا صرف شاید یہ کہنا ممکن ہو کہ اُس زمانے مین لوگونکی نظر مین منتظم ملک اور دولت کا اُسکے مثل کوئی نہ تہا پھر وہی روضۃ الصفا والا لکہتا ہے کہ ہرچند وہ انتظام اور رتق وفتق ممالک مین مختار کل اور مستقل تہا اُسکی کارگذاری منصب وزارت کا کوئی مانع اور عایق نہ تہا لیکن جو لوگ مقرب بارگاہ خلافت کے تھے اُنکی آنکہونمین اُسکی وقعت جیسی چاہیئے وہ نہ تہی اور جس ادب اور آداب کا اُنکیطرف سے وہ امیدوار تھا اُسکا ظہور نہین ہوتا تہا کینہ اُسکے دل خباثت منزل مین ایسا جاگزین تہا کہ آخرش منجر اُسکی کورنمکی اور نمکحرامی کیطرف اپنے ولی نعمت کے ساتھہ ہوا جسکی شرح آیندہ ہوگی پھر اُسی روضۃ الصفا مین ظاہر اس نظر سے کہ ایسا جرم شدید اُس خبیث الباطن کا جو خلاف علم اور عقل اور شرافت اور دیانت کے اُس سے صادر ہوا وہ مجوز یا معفو تصور کیا جائے ایک حکایت نقل ہوی ہے جسکو اُسمین لکہا ہے کہ وہ معاملہ سبب قوی اُسکی بدعہدی اور کورنمکی کا اپنے ولی نعمت کے ساتھہ ہوا یعنے خلیفہ کے بڑے بیٹے امیر ابوبکر اعتقادات اہل سنت اور جماعت مین ایسے متعصب تھے کہ تعصب اُنکا حد اعتدال سے بڑھگیا تہا اُنہون نے ایک جمعیت لشکری کرخ کے نہب اور غارت کے واسطے مامور کردی جو ایک محلہ بغداد کا خاص مسکن شیعہ مذہب کے لوگونکا بالخصوص اکثر بنی ہاشم اور علویونکا تہا اُس جمعیت نے اُس محلے کو خوب لوٹا اور وہانکے عمدہ سکان کو خصوص بنی ہاشم کو قید کیا اور اُنکے لڑکے بالونکو اُلٹا گھوڑونپر یعنے دم کیطرف منہ

کروا کے بٹھلایا اور سارے شہر مین تشہیر کیا چونکہ بن علقمی مذہب تشیع کا رکھتا تہا اور اُس مذہب مین وہ بڑا متعصب تہا اُسکو خلیفہ کے بیٹے کی اس حرکت سے نہایت رنج اور طیش ہوا وہی اُسکا رنج اور طیش موجب اُسکی اُس حرکت نمکحرامی اور نفاق کا ہوا جو اُسنے اپنے خداوند نعمت کے ساتھہ اور جمیع اہل اسلام کے ساتھہ کی اور الحق اسکی گنجایش ہے کہ خلیفہ کے بیٹے کی اُس حرکت بد کے سبب سے اہل سنت اور جماعت بہی خلیفہ کے بیٹے پر لعن اور نفرین کرین انتہی۔

راقم کہتا ہے عصبیت مذہب مین اگر حد اعتدال سے نہ بڑھے عین مقتضائے دیانت اور امانت ہے اور تجاوز اعتدال سے کسی حرکت خیر اور شر کا عقل سلیم اور ذہن مستقیم ہرگز تجویز نہ کریگا منجملہ اور بے اعتدالیونکے ایک بڑی بے اعتدالی یہ بہی ہے کہ کوئی مصنف کسی کتاب کا جسے انتفاع عام مقصود ہو اور مذہب سے اُسکو علاقہ نہو اور مناظرے کی کتاب نہو اُسمین ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جس سے عام سبکی کسی مذہب کی یا خاص کسی مذہب والے کی سبکی ہو وہ بہی تعصب غیر معتدل پر دلالت کرتا ہے مگر ہمنے اس خاتم خلافت خلفائے بنی عباس کے ذکر مین بن علقمی پر بہت لعن اور نفرین کی ہے سو ہم اپنے والست مین بالیقین یہہ سمجہتے ہین کہ ابن علقمی کی اُس حرکت نالایق نفاق اور کینے پر جو اُسنے علی العموم سارے اہل اسلام کے ساتھہ کی اور بالخصوص اپنے ولی نعمت کے ساتھہ مکر اور غدر کرکے اُنکو تباہ کیا تہا تمہ فریق اہل اسلام کے بہی اُسکو ملعون اور مرتد سمجہین گے بلکہ سارے بنی نوع انسان اُسکو خارج از آدمیت اور قابل نفرین اور تنفر کے جانین گے ایسے شخص کے حقمین جو کلمہ بد کسی نہج کا مشتمل ہو وہ ہرگز کسیکی

جائے گرفت کا نہو گا مذہب اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفاق اور کینے سے بڑی
ممانعت کی ہے ہمارے دانست مین عوام کالانعام کا تو اعتبار نہین ہے ارباب تمیز اور
علماء شیعہ مذہب کے ہرگز تجویز نہ کرینگے کہ کوئی شخص ساری عمر ایک ولی نعمت کا نمکخوار رہے اور
اُسکی بدولت نامور ہو اور مذہبا مجاز اسکا ہو کہ مخفی غدر اور مکر سے اُسکو تباہ کرے اگر کسی مذہب
اور ملت مین یہ امر جایز تصور کیا جاتا ہے تو اُسکی حقیقت کو ہمارا اسلام ہے پس صرف اہلسنت
جماعت ہی کو ایسے مذہب والے لوگون سے احتیاط کرنیکو میل وجول مین ہم نہ کہینگے بلکہ سارے
مخالفین اُس مذہب کو لازم ہے کہ ایسے لوگون سے جنہون نے اپنی مذہب کا خبر بلکہ کل مذہب کو
نفاق اور کینہ کشی پر مخالفین سے مبنی کیا ہے کہ ساری عمر غلامی اور نوکری کرین اور دوستی اور
خلوص جتاوین اور مکر اور غدر مخفی کرکے جسکا ہمیشہ انمک کھایا کئے اور اُس سے دوستی کا برتاؤ
کرتے رہے جب قابو پاوین اُسکو تباہ کردین اور ہمیشہ اُسکی بیخ کنی کی فکر مین رہین بہت ہوشیار
رہین بلکہ ہرگز اُسکی نوکری اور غلامی اور دوستی کو قبول نہ کرین لیکن ہمارا زعم قریب بہ یقین ہے
کہ عالم مین بنی نوع انسان مین کوئی ایسا مذہب نہین ہے کہ اسنے نفاق اور کینہ کشی مخفی کو
عین اپنا مذہب مقرر کیا ہو بعضے عوام اور جہال نے ناحق مذہب شیعہ کو ایسے عیب سخت کی
بدنامی کا داغ لگایا ہے اسواسطے ابن علقمی کو ہم عوام کے زمرے سے سمجھتے ہین کیونکہ اگر
عصبیت مذہبی جسکو علم اور حکمت جایز تصور کرے وہ رکھتا ہوتا تو وہ وزارت مستعصم باللہ سے
مستعفی ہوکے اور اُنکی حفاظت اور امنیت سے باہر نکل کے اور خم ٹھونک کے کہدیتا کہ ہم
تمہارے دشمن ہین اور تمہارے بیخ کنی کی فکر مین ہین نہ یہہ کی ظاہر مین غلامی کرتا رہا اور مکر اور
غدر مخفی سے اُس خاندان عالیشان کو تباہ کیا اور اگر حقیقت پوچھئے تو بنظر انصاف کے ہمارے

نزدیک وہ عصبیت بھی جسکو ابھی ہم نے جایز قرار دیا ہی ایسے شخص کو جو اُس خاندان عالیشان کے
بدولت احادناس سے ایک رتبۂ عالی کو پہنچا اور گوشت اور پوست اُسکا پلا ہوا اُسی خاندان کے آب و
دانے سے تہا آدمیت ہرگز جایز نہ تصور کریگی کہ کسی تاویل سے نمکحرامی کرکے اُس خاندان کو
تباہ کرے اب ہم جواب روضۃ الصفا والیکے اُس زعم باطل کا لکہتے ہین جسے اُسنے ابن علقمی کی
اُس کرخ کی کو جایز تصور کیا ہے یعنی امیر ابوبکر مستعصم باللہ کے بیٹے جو ظالم اور ستم پیشہ ہاشم
سکان کرخ پر کیا تہا وہ نمکحرامی ابن علقمی کی اُسکا معاوضہ تہا اول تو یہ ہے کہ اُس مورخ نے
وہ حکایت کرخ کے تاخت تاراج کی ایسی مجمل اور مختصر نقل کی ہے کہ اُسپر کوی عاقل کچہہ رائے
صحیح نہین بیان کر سکتا یعنی سبب ایسے ظلم شدید کا نہین لکہا کہ کیا تہا نہ صاف یہ لکہا ہے کہ محض
بے وجہ اور بے سبب اور امیر ابوبکر کی وہ حرکت ناشایستہ مجنونانہ تہی اگر اُس ظلم شدید کا
کوئی سبب محرک تہا تو لامحالہ یہی سبب خیال آتا ہے کہ کرخ مین اکثر شیعہ مذہب کے لوگ رہتے تھے
اور اُس مذہب کے متعصبونکا شیوہ اور دستور ہے کہ حرکات لعن اور طعن کے خلاف مذہب
اہل سنت اور جماعت کے اُنسے وقوع مین آیا کرتے ہین چنانچہ پچہلے خلفا کے عہد مین بکرر
اور سہ کرر عوام اہل سنت وجماعت نے بلوا کرکے اُسی کرخ کو اُسی وجہ سے تاخت و
تاراج کیا ہے اور کئی مرتبہ خلیفہ کی طرف سے وہانکے لوگونکو اُسی جرم کے سبب سے سزا دی
گئی ہے ایک مرتبہ خلیفہ قادر باللہ کے عہد مین سلطان جلال الدولہ دیلمی نے جسکا خود مذہب
شیعہ کا تہا سب شیعہ کی قوم پر جہاد کرنے کا حکم لکہدیا تہا جس کا تذکرہ ہم نے پیشتر کیا ہے
اُسپر جسے عجب نہین ہے کہ کرخ مین سب و لعن کی شورش ہوئی ہوگی اُسکے تدارک کے
واسطے خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے وہ مظلمہ ہوا ہوگا اور چونکہ دستور ہے کہ تنقیہ عام مین ہوا دفا

کے ساتھہ مواد صالح بہی دفع ہوجاتا ہے پس ایک مغلے کی پاداش مین اگر دوسرا مغلہ ہو تو
اُسکے حد سے بڑہ جانیکا کچھہ تعجب نہین ہے یا ہمنے فرض کیا کہ خلیفہ کے بیٹے کی طرف سے محض
بے سبب چند اکابر پر ظلم وستم واقع ہوا ایسی صورتمین چونکہ ابن علقمی وزیر با اختیار خلافت کا تہا
اور خلیفہ کے مزاج مین اُسکو نہایت مداخلت تہی کہ کبہی کوئی اُسکی تجویز رد نہین کرتے تھے کچھہ
ایسا مکر اور حیلہ پیدا کرتا اور خلیفہ کو کسی نوع سے تخویف کرکے امیر ابی بکر کو کچھہ سزا دلوا دیتا
اور جن اکابر پر ظلم اور ستم ہوا تہا خلیفہ کیطرف سے معذرت کروا کے یا انعامات اور صلات گرانمایہ راضی
کروا تا نہ یہ کہ ایک شخص کے ظلم کے پاداش مین ساری خلافت رسول اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام
کی وہ ریاست اور شوکت جسکی نظیر پھر عالم مین پیدا نہوئی یک لخت کفار کے ہاتھہ سے لٹوا
دینا اور خاندان نبوت کی ہتک اور سبکی ملاعنہ بیدین کے ہاتھون سے کروانا جسمین دس لاکھہ
آدمی کا خون بدون جنگ کے اُن کافرونکے ہاتھہ سے ہوا کونسی جایز رکھے گا کیا اس مصیبت
عام مین بچا سے بنی ہاشم کرخ کے بچ رہے ہونگے ہمارے زعم یقینی مین وہ بھی نہین بچے
الغرض ایک بادشاہ جبار کافر اور بیدین کو اغوا کرکے بغداد مین طلب کرنا اور برابر اُسکے
ساتھہ تحریرات مخفی کرکے اُسکو مدافعت نکرنے پر مطمئن کرنا اور کورنمکی اور بے ایمانی اور بد
دیانتی سے سارے سامان اُسکی مدافعت کے بند کر رکھنا بجز ملحد اور کافر اور بے ایمان کے
دوسرا نہین تجویز کریگا جسکی شرح اور تفصیل اور نتیجہ بد اُسکا اور خود اُسی ابن علقمی کا خسران دنیا
اور آخرت مین مبتلا ہونا اُسی روضۃ الصفا سے ہم نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہے جب ایلخان عرف ہلاکو
خان چنگیز خان کا پوتا عراق عجم مین ضبط اور تسخیر مسلمانونکی مملکت سے اور فتح اور قلع ملاحدہ
اسمعیلیہ سے فارغ ہوا اور تمام عالم مین غل اور شور اُسکی ممالک ستانی کا اور فتح اور فیروزی کا بلند ہوا تب

ابن علقمی نے مخفی وکلا اپنے اُس بادشاہ بیدین کے پاس بھیجے اور اُنکے ذریعے سے اپنی عبودیت اور تابعداری ظاہر کرکے اُسکے اثبات کے واسطے ایما کی کہ اگر بادشاہ گیتی ستان بغداد کی تسخیر کا ارادہ فرماوین بدون اِسکے کہ نوبت جنگ اور محاربے کی پہنچے سارے ممالک اس خلافت عظمی کے معہد الخلافت بغداد کے بادشاہ قبض وتصرف مین مفوض ہوجاوینگے اور اِس دعوے کے دلایل اور شواہد مین اپنے تدابیر مخفیہ اور تزویر یہ نکمرامی کے جو کر چکا تہا اور جنکا کرنیکا ارادہ تہا اُن سب کا اظہار کیا جس سے بادشاہ کی یورش بغداد بیربدون عایق اور مانع کے سہل مین ہوجاے لیکن ایلخان نے صرف اسکے پیغام زبانی پر اعتماد نکیا اور بغداد کی تسخیر کے ارادے مین اُسکو تذبذب اور تامل تہا اسواسطیکہ اُس عرصہ مین دارالخلافت کے فوج کی کثرت کا اور فراوانی اور وفور سامان حرب وپیکار کا تمام عالم مین شہرہ تہا۔

راقم کہتا ہے چونکہ کسی عاقل کی عقل اگرچہ کافر اور بیدین ہو ہرگز تجویز نہین کرتی کہ ایسا وزیر باختیار دفعتہ اپنے خاوند کا نکمرام ہوجاے ظاہر اکمال دوراندیشی سے ابن علقمی کو اُسکی درخواست کو خدع اور فریب پر اپنے ساتہہ محمول کیا ہوگا اور چونکہ پیشتر اوکتائی خان نے اُنھین چنگیز یون مین سے بہت بڑا لشکر جرار بغداد کی تسخیر کے واسطے بھیجا تہا اور وہ لشکر خایب وخاسر ہوا اور شکست کہاکے پھر گیا وہ زیادہ تر سبب ایلخان کے تردد اور تذبذب کا بغداد کی تسخیر سے تہا باینہمہ ایلخان نے ابن علقمی کے وکلا پر شفقت ومرحمت شاہانہ کرکے رخصت کیا اور اُس نکمرام کے صداقت اور خلوص دعاوی پر شواہد موثقہ طلب کئے اور اُس بیدین اور بیوفا نے اپنے حتی المقدور بار سال عرایض متوالی اور متواتر اپنے عزایم نکمرامی سے اپنے خاوند کے ساتہہ اُس بادشاہ جبار کو بخوبی مطمئن کردیا اسکے ساتہہ بہی ایلخان کا تذبذب دل سے نہین

نکلتا تہا

نکلتا تہا کہ ایک اور سرگروہ مذہب شیعہ کا جو ایلخان کی مصاحبت مین ممتاز تہا اور اپنے اقران
مین نامور ہو گیا تہا یعنے نصیر طوسی اوسے علم نجوم کے قواعد سے نتیجہ عزم تسخیر بغداد کا پونچہا
اُسنے زائچہ اُس سوال کا بنا کے استخراج کیا کہ بہت محنت اور مشقت سے اور زحمت اور
مصیبت سخت تحمل کے بعد تسخیر بغداد کی ہلاکو خان کی سعی اور کوشش سے ممکن معلوم ہوتی ہے
اسواسطیکہ زمانہ خلافت اور امامت عباسیہ کے خاندان کا تمام ہو گیا ہے ہلاکو خانکو نصیر طوسی کے
اس استخراج کا یقین ہو گیا اور سامان یورش کا بغداد پر جمع کرنا شروع کیا اور عزم اُسکی تسخیر کا
اُسکے دلمین بالجزم ہو گیا۔

راقم کہتا ہے پس وہ مصیبت عظمی اہلاسلام پر بہ نتیجہ سعی اور کوشش ایک شیعہ
مذہب کے شروع ہوئی جسکو ایک اور سرگروہ اُس فرقے نے ختم کر دیا یعنے زوال شوکت اسلامی
اُن بدباطن لوگونکے ہاتہہ سے ہوئی جو خود مدعی اسلام تھے جو شوکت پھر اُس قوم کو نصیب
نہوی ہمارے نزدیک تو یہان وہی بھدی مثل ہندی صادق آئی کہ کسی نے اپنے ہمسایے بدشگونی
کے واسطے اپنی ناک کاٹ ڈالی تھی اس سبب سے کہ شیعہ کے قوم مین بھی وہ غضب اور
برتری جو خلافت اسلامی کے بقا کے عہد مین تہی وہ بھی لاریب زایل ہو گئی تھی القصہ ہلاکو
خان نے ایک شخص اپنے امراؤ نمین سے جسکا نام سونجاق نویان تہا مقدمہ لشکر مین مقرر کیا
اور اُسکو حکم دیا کہ دریاے جلہ سے عبور کر کے اور تا بجو نویان جو پیشتر روانہ ہوا تہا اُسکے
ساتہہ ملحق ہو کے بغداد کے پیہم کیطرف اپنا معسکر اور مخیم مقرر کرے اب اور کیفیت نکمرامی
اور غداری ابن علقمی کی سنیے جب اُسنے دیکہا کہ تیر اُسکے مکر اور تزویر کا اُسکے مقصود نامحمود
پر پہنچ گیا تب اُسنے بارگاہ خلافت مین ایک اور رجال نکمرامی اور باطنی کا پہیلایا یعنے خلیفہ

از خود مدہوش کے حضور مین عرض کیا کہ آج اللہ تعالے کے فضل و کرم سے سارے سلاطین گردون اقتدار عالم کے داغ بندگی اور فرمانبرداری امیرالمومنین کا اپنی اپنی پیشانیون پر رکھتے ہین اور آوازہ انفاذ احکام و بسطت ممالک اور کثرت خزاین کا جو عالم مین مچ رہا ہے وہ برید صبا اور شمال سے بھی تیز روان ہی حساد اور اعدا اس دولت خلافت لازوال کو طاقت اور قدرت ایک قدم بھی جادہ اعتدال سے بڑھانے کی باقی نہین رہی جتنے لوگ طالب اور قاصد اپنی حکومت اور ممالک بڑھانے کے ہین اُنکے دلونمین آگ حسد اور کینے کی بھر گئی ہی لیکن صرف رعب اور سطوت بارگاہ خلافت کی اُس آگ کے شعلے اُٹھنے نہین دیتی وہ سب معترف ہین کہ اگر ایک اُنگل بھی جادہ اعتدال سی بڑھینگے اپنی آگ مین آپ ہی جل مرینگے ایسی حالت مین ہر سال کرورون روپیہ افواج کی تنخواہونمین صرف کرنا محض اُسکا ضایع کرنا ہے مقتضاے عقل دوراندیش یہ ہے کہ اگر امیرالمومنین اجازت دیوین تو بڑے بڑے امراے عظام اور سپہ سردارون کو ممالک بیرونی کے نظم و نسق کیواسطے متعین اور مامور کرکے سپاہ زاید حاجت سے برطرف کردیجاے اس صورتمین لاکھون روپے کی بچت خزانہ عامرہ خلافت مین ہوجائے گی خلیفہ نے اس راے ناصواب وزیر تدبیر اور بداندیش کو اُسکے اختیار پر محول کردی اور خود اپنے ملاہی اور ملاعب اور استیفاذ لذات دنیاوی مین منہمک رہا آخرش اُس نمکحرام نے وہ اختیار حاصل کرکے بڑے بڑے امراؤن اور سپہ سردارونکو جو بڑے شجاع اور بہادر اور محافظ ذات خلیفہ اور بارگاہ خلافت تھے بہت سے بنائے ہوئے مکر اور حیلون سے دور و دراز ممالک مین متعین کرکے روانہ کردیا اور بہت سی سپاہ بیقلم ہر طرفی جاری کیا اس حیلے اور مکر سے دارالخلافت کی حفاظت کو اُس کور نمک نے بالکل ضعیف کردیا اُدھر ہلاکو خان بمعیت افواج جرار مثل مور و ملخ کے اپنے مقر حکومت سے خود بغداد

کیطرف روانہ ہوا راہ مین پہلے بعضے قلاع مستحکم اسماعیلیونکے اُسنے فتح کئے اور وہانسے کلا
اور ایلچی اپنے مستعصم باللہ خلیفہ کے بھیجے اور ظاہر اپیشتر اُسے اِس نظر سے کہ اقوام اسماعیلی
دشمن اور معاند بارگاہ خلافت کے تھے دار الخلافت سے استمداد افواج اور آلات حرب قلعہ کشائی
کی کی تھی اب بذریعہ اُن وکلا کے اُس اعانت نہ کرنے پر بہت توبیخ اور سرزنش خلیفہ کے مشاورین
کی زبانی یا تحریری کی گئی اور شدت کی تخویف اور تہدید باظہار اپنے نخوت اور غرور کے لکھکے
ایما کی کہ مضی ما مضی اب بھی اگر برج اور بارہ بغداد کا مسمار کرو اور خندق گرد شہر کی پر کرو اسکے
یعنے تمام سامان مدافعت دور کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا قایمقام بغداد مین مقرر کرکے خود میرے
پاس چلے آؤ اور اگر خود نہ آسکو اپنے وزیر کو اور سلیمانشاہ سپہ سردار کو اور دوات دار کو میرے
پاس بھیجدو تاکہ وہ میرا پیغام تمکو لفظ بلفظ پہنچاوین اور کچھہ اُسمین کمی اور زیادتی نکرین اگر اِس میرے
پیغام تمنی عمل نہ کیا تو مین بعزم تسخیر بغداد آتا ہون جہان تک کرسکو میرے مدافعت کی فکر
کرو لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر تم آسمان پر چڑہ جاؤ گے یا تحت الثری زمین مین گھس جاؤ گے
ز گردون گردان بزیر آرمت ۱۲ ز پستی ببالا چو شیر آرمت ۱۲ نہ ماند کسے زندہ از شکرت ۱۲
در آتش نہم شہر و بوم و برت ۱۲ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا خاندان قدیم بحال اور برقرار رہے میرے
حکم و ایما سے تجاوز نکرو اور اگر تم نے میرے ایما پر عمل نہ کیا تو مآل تمہارے خاندان کا کیا ہوگا
اسکو خدا ہی جانتا ہے خلیفہ نے ابن جوزی اور مدبر الدین محمد نخجوانی کو جو اُنکی مصاحبت مین تھے
اپنی طرف سے وکیل مقرر کرکے ہلاکو کے ایلچیونکے ساتھہ برسالت روانہ کیا اور اُسکی تحریر
کے جواب مین لکھا ایجوان نورسیدہ جس نے گرم و سرد زمانے کا نہین دیکھا و دونکے زور
اقبال پر کیون اپنے تئین بھولا جاتا ہے مجھے جو تجھکو نہین مل سکتا اُسکا خواستگار ہے

کیا شاہزادیکو نہین معلوم ہے کہ آسمان سے زمین تک جو خدا اور رسول سے آگاہ ہے وہ مطیع
اور فرمانبردار اس درگاہ کا ہے جب ساری فوج اور سارا لشکر جو ممالک دور و دراز مین منتشر
ہے جمع ہوجائیگا پہلے مین ایران پر چڑھائی کرونگا وہانسے توران کی خبر لونگا اور ہر ایک کو گرفتار
کو سیدھی راہ پر لگاؤنگا براہ دوستی وہی خواہی اس دولت باصولت کے لازم ہے تم کو
کہ خراسان کی طرف معاودت کرجاؤ اور اگر نا تجربہ کاری سے لڑائی کا ارادہ کیا ہے تو کچھہ غم
نہین ہے اس درگاہ فلک پایگاہ کے ادنا ترین غلمان بھی کو گرفتار کرنیکے
واسطے کافی ہین ۔

راقم کہتا ہے اس تحریر مین مخاطب یعنے ہلاکو کو بلفظ شاہزادہ تعبیر کیا گیا
وہ ایما ہے اسطرف کہ اسکے جد و پدر چونکہ بارگاہ خلافت کے طرفسے سید ھے تھے وہ البتہ
معبر بسلطان تھے ہلاکو کو بسبب گرفتاری کے بہ سلطنت نہین قبول کیا بالجملہ ہلاکو کے
ایلچی جب بغداد مین داخل ہوئے شہر کے عوام الناس کا اُنکے دیکھنے کے واسطے ایک مجمع
عظیم ہوگیا اور ہر ایک نے خلاف تہذیب کے جو عوام سے ہر قوم کے اکثر مفقود ہوتی ہے اُنکے
ساتھہ بہت ناہمواری کی یہانتک کہ بعضون نے قریب جاکے اُنکے منہ پر تھوک یا اس ارادے سے
کہ اگر انکیطرف سے اُسکے مداخت مین کچھہ تیزی ہو تو وہ اور کچھہ بے تمیزیان کرین اور وہ اُس مجمع پرشور
مین ایسے گھر گئے کہ اُس سے نکلنا دشوار ہوگیا ابن علقمی وزیر کو جب وہ خبر پہنچی اُسنے ایک جمعیت
خواص اور غلامون خلافت کی بھیجی اُسنے ایلچیونکو اُس مجمع بے تمیز سے بچا کے باہر نکالا اور عوام
کو بہت سرزنش کی الغرض ایلچی جب مراجعت کرکے ہلاکو کے پاس پہنچے اُنہون نے جو دیکھا اور
سنا تھا اور جو انپر گذرا تھا مفصل بیان کیا ہلاکو وہ سنکے بہت ہی غیظ و غضب مین آیا اور

کہنے لگا معلوم ہوا خلیفہ عقل سے خالی ہین اور ہمارے ساتھہ مثل کمانکے تیر ٹھہے ہین اگر خدا
ازلی نے چاہا اور میری مدد کی تو مثل تیر کے اُنکو سیدھا کرونگا پھر جب وکلاے خلافت
ہلاکو کے دربار مین پہنچے اور بارگاہ خلافت کی رسالت اُنہون نے ادا کی تب وہ بادشاہ بیدین
اور برہم ہوا اور کھا خواہش ایزدی اُس قوم کے ساتھہ کچھہ اور ہی ہے جو اس جنس کے
امور ہمارے ساتھہ اُنکے متخیلہ مین جمع ہین اور ۶۵۵ھ مین وکلاے خلافت کو مقام پنج انگشت
سے رخصت کیا اور خلیفہ کو پیغام دیا کہ جب جاہ اور دوستی مال کی آپکے دلمین ایسی مستولی
ہے کہ ناصح نیک اندیشونکی بات آپکے دلمین اثر نہین کرتی خیر آمادہ جنگ و پیکار ہوجیے کہ
مین بالشکر فراوان مثل مور و ملخ کے عنقریب بغداد مین پہنچتا ہون اب اس مقام پر روایات
مختلفہ مشورت اور گفتگو خلیفہ کی اپنے وزیر بے تدبیر اور بد اندیش کے ساتھہ اور اور مقربان بارگاہ
خلافت کے ساتھہ جو مخالف وزیر کے تھی روضۃ الصفا مین بطوالت نقل کرکے لکھا ہی کہ سارے
مقربان خلیفہ نے بتاکید عرض کیا کہ افواج منتشرہ ممالک دور و دراز کو جمع کرنیکا حکم صادر کیجیے
اور زنہار وزیر نمکحرام سے اس امر مین مشورہ نہ کیجیے اسواسطیکہ وہ فکر مین ہے کہ خدانخواستہ
خلافت اس خاندان کی زایل اور معدوم ہوجاے مگر خلیفہ بخواہش تقدیر ازخود مدہوش ظاہرا ناصحان
مشفق کے اقوال کو حسد اور عداوت پیر وزیر کے ساتھہ محمول کرتے تھی ہرگز اسکی بددیانتی اور
نمکحرامی کا اُنکو یقین نہوا اور ابتدا سے انتہا تک اُسی بدباطن نمکحرام سے مشورہ کرتے رہے جسنے
اُنکو اور اُنکے خاندانکو تباہ اور برباد کیا اور ہر امر مین منافقانہ مشورہ دیتا رہا اخیر مین اُس وزیر مکار
اور منافق اور پیر تزویر نے احمق خلیفہ کو یہ بیہودہ صلاح دی کہ ہلاکو و غیر مغول مجمع عقول کی کیا طاقت
اور قدرت ہی کہ بغداد کے شیرونکے ساتھہ مقابلہ کرے اگر یہانکے لڑیگے اور عورتین کو ٹھونپیرے

انیٹ اور پتھر پھینکے گئے اُسی سے اُنکا کام تمام ہوجائیگا اس سے احمق خلیفہ کا غرہ اور تمبختر
اور دونا ہوگیا اور ناصحان مشفق کی صلاح کے بموجب اس سیاہ جرار اور سپہ سرداران بہادر اور
تجربہ کار کارزار کے اکٹھا اور جمع کرنیکا بغداد مین حکم ندیا جسکو وزیر پیر تزویر اور نکمرام نے
اسی مدافعت کے روکنے کیواسطے ممالک و رود ارزین منتشر اور پراگندہ کردیا تھا اور وہ مکار
غدار برابر سامان تسہیل یورش دشمن کا کرتا جاتا تہا اس عرصہ مین خبر پہنچی سولجاق نویان اور
تاجو نویان جنکو ہلاکو خان نے مقدمہ لشکر مین مامور کرکے حکم دیا تہا کہ جانب غربی بغداد کے
جاکے خیمہ زن ہون وہ اپنے مقام ماموریہ مین پہنچگئے خلیفہ نے دو امیرونکو اپنے مصاحبین سے
بہمراہی دس ہزار سوار کے اُنکی مدافعت پر مامور کیا ایک کا نام فتح الدین تہا وہ بڑے تجربہ کار تھے
اور دوسریکو مجاہد الدین بن ایبک دوانی کہتے تھے وہ بہی بڑے بہادر اور دلیر تھے مگر سخت ناتجربہ
کار اور خودرائے القصہ ان دونو امیرون نے مقدمہ لشکر مغول پر بہادرانہ یورش کی کہ اول حملے مین
دشمن کے پانو اُکھڑ گئے اور عار فرار اُنھون نے اختیار کی فتح الدین نے اپنی ناتجربہ کاری سے تعاقب
اُنکا مناسب نجانا اور دشمن کے معسکر پر قبضہ کرنیکو فتح اور ظفر کیواسطے کافی سمجھا مگر بن ایبک
دوانی نے اپنی خودرائی سے اُنکے تعاقب پر اصرار کیا جب اُن بہادرونکا لشکر شہر بغداد
سے کچھ فاصلے پر ہوگیا تب لشکر منہزم مغول کا پھر پڑا اور تمام روز لڑائی کی آگ بہادران
طرفین کی کوشش سے شعلہ زن رہی جب رات ہوگئی تب دونون محاربین نے اپنے اپنے مقامونپر
استراحت کی مگر دشمن نے ایک ایسی تدبیر حکیمانہ کی کہ دریائے فرات کا پانی کاٹ کے اہل اسلام
کے لشکر کیطرف روان کردیا جسکا معسکر جانب نشیب دریائے فرات تہا دفعۃ سارا لشکر
اُس سیلاب مین غرق ہوگیا اسحالتمین اُنپر یورش کی جو غرق سے اور دشمن کے حملے سے

بچے وہ مملکت شام کیطرف بھاگے بجائے فتح الدین بہادرانہ مقتول اور شہید ہوئے
اور مجاہد الدین ایبک صرف تین آدمیونکی معیت سے ہزار مصیبت بغداد مین پہنچگئے الغرض ذی الحجہ
۶۵۵ھ مین ہلاکو خان معہ افواج جرار کے زیر دیوار بغداد کے پہنچ گیا جو سپاہ بہادر اور نامدار
اور سپہ سروران شجاع اور تجربہ کار بغداد مین باقی تھی دشمن کے مدافعت پر آمادہ ہوئے برو ایتے
پچاس دن تک ہر روز صبح سے شام تک سخت لڑائی رہی اور طرفین سے ہزارون بہادر
مقتول اور مجروح ہوا کئے اسی عرصے مین مقام حلہ کے سادات مین سے مثل مجد الدین محمد
بن حسن طاوسی اور سید بدر الدین یوسف وغیرہ نے معرفت ایک وکیل ہوشیار اور سخندان
کے ہلاکو خانکے پاس پیغام بھیجا کہ ہمکو اپنے اجداد سے بالخصوص حضرت امیر المومنین
علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے بطنا بعد بطن یہ خبر غیب کی پہنچی ہے کہ آپ عراق عرب
پر مستولی ہونگے اور حاکم اس ملک کا آپکے قبضہ اقتدار مین آویگا اس سبب سے ہم لوگ
بخوبی خاطر آپ کے اور امر انواہی کے مطیع ہین جو احکام ہمپر صادر ہون اُسکی ہم تعمیل
کرین یہ خبر ہلاکو سنکے بہت خوش اور لوگ متعین کئے تاکہ اُن لوگونکو دربار مین حاضر کرین اور
ایک شخص کو اُن لوگونکی شحنگی کے واسطے بھیجا اس سبب سے سارے حلے کے لوگ آفات اور
صدمات فوج فتحیاب سے محفوظ رہے اور اپنے گھرونمین امن و امان سے رہے پھر روضۃ الصفا
والا لکھتا ہے کہ مین کیفیت تسخیر بغداد کی بروایات مختلفہ جو تاریخونمین دیکھی ہے لکھتا ہون
اگر اُن روایات مین کچھ تناقض ہو تو عقلا اور فہمیدہ لوگ اُسکے اسباب مین غور اور فکر کرین اور
امر صحیح اُسے استخراج کرین بعضے مورخین نے لکھا ہے جب چند روز بغداد کے محاصرے کے
گذرے اور خلیفہ کو اُس سے بہت تردد اور تشویش ہوئی تب بھی وہ سادہ لوح وزیر کی نیکخواہی اور

غداریکا بدستور سابق متصرف نہوا اور مگھر کے بھیدی دشمن مخفی ظاہر کے دوست کیطرف متنبہ ہوکے دل اوٹھایا اُسی نمکحرام ملعون سے پہر تدبیر اُس مصیبت سے نجات کی پوچھی اس کور نمک بدباطن اور منافق نے اب یہ صلاح دی کہ بغداد مین فوج لایق مدافعت اور مقابلت لشکر جرار مغول کے باقی نہین ہے مناسب بلکہ لازم ہے کہ امیرالمومنین عزم مدافعت اور جنگ کا دشمن کے ساتھہ دل نکال ڈالین اور زر وجواہر اور مال وافر خود لیکے دشمن کے معسکر مین تشریف لیجاوین اور تصدق اپنی جان اور آبرو کا اُسکو حوالہ فرمائین اور مین یہ تدبیر اور فکر کرونگا کہ ایک بیٹی ماہ پیکر خلیفہ زادی کے عقد مین آوے اور کوئی لڑکی آپ کی اُسکے بیٹے کے عقد مین جاوے تاکہ اتحاد اور ارتباط بقرب قرابت اور بڑھجاوے اور احمق خلیفہ کو اُسپر راضی کیا۔

راقم کہتا ہے کہ وہ ساری صلاح وزیر منافق کی محض منافقانہ تہی کہ اُسکے عدم وقوع کا اسکو خوب یقین تھا لیکن عجب نہین ہے کہ جملہ اخیر اُس صلاح کا کہ خلیفہ کی بیٹی ہلاکو کافر اور بیدین کے بیٹے کے ساتھہ منکوحہ ہوتا کہ عزت اور آبرو خلیفہ کی بالکل خاک مین ملجائے عین اُسکا مدعا ہو اور اگر وہ بھی صلاح منافقانہ تہی تب بھی اُس نمکحرام کے مرتد اور بیدین ہونے پر صریح دلالت کرتی ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کے نکاح کافر اور بیدین کے ساتھہ صلاح دینا تہا جبکہ خلیفہ زادی خاندان عباس علیہ السلام کی کہ ذریت خاندان نبوت کی تہی بالجملہ وضع الصفا مین خلیفہ کا سا امرائے خلافت کا ہلاکو کے معسکر مین جاکے قتل ہونا اور نہب غارت بغداد کی کیفیت بہت مشرح اور مفصل لکہی ہے جو کچھہ کہ ہمنے بیشتر باجمال سربایک الذہب سے نقل کی ہے اسواسطے اب اُسکے مشرح لکہنے کی ہمکو ضرورت نہین معلوم ہوئی مگر بعضے کوائف خلیفہ کے قتل کے بایمین نقل کرنا مناسب معلوم ہوا جس کا تذکرہ اُوپر نہین ہوا ہے یعنے ہلاکو

سکاوئین

کے دلمین خلیفہ کے زندہ رکھنے مین یا قتل کرنے مین تذبذب اور تردد تھا اسواسطے اُسنے
اپنے مقربین سے اُس امر مین مشورہ پوچھا اکثرونکا اتفاق خلیفہ کے قتل کرنے پر ہوا سب نے اپنے
اُس برائی کی یہ وجہ بیان کی کہ سارے اہلاسلام خلیفہ کو امام برحق اور خلیفہ مطلق جانتے ہین اور
اپنے اپنے نفوس اور اموال پر حاکم سمجھتے ہین اگر وہ زندہ رہیگئے جائینگے ممکن ہے کہ اطراف
وجوانب سے سارے مسلمان لشکر اور فوج جمع کرکے اُنکی اعانت پر آمادہ ہوجائین اور بادشاہ کو
پھر از سر نو حاجت یورش کی ہو اور محنت اور مشقت جو اب ہوچکی ہے اُس سے زیادہ زحمت اور مشقت
پیش آوے اس سبب سے ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کرنیکا مصمم ہوگیا اور اُنکو اور اُنکے بیٹے
اور سارے عباسیہ کے خاندان اور اولاد ذکور کو جو کچھ رتبہ اور اعتبار رکھتے تھے سبکو قتل کرڈالا
مورخین نے لکھا ہے کہ جب ہلاکو کا ارادہ خلیفہ کے قتل کا مصمم ہوگیا تب حسام الدین منجم نے جنکو
ہلاکو کے پاس بہت تقرب تھا اُنسے جاکے عرض کیا اگر آپ خلیفہ کو قتل کرینگے تو سارے عالم مین
ظلمت اور تاریکی چھاجائیگی اور آثار قیامت کے نمودار ہونگے اُنکے اس بیان سے ہلاکو
کے دلمین کچھ تذبذب پیدا ہوا اُسنے نصیر طوسی سے حسام الدین منجم کی تقریر بیان کرکے
استشارہ کیا اُسنے جواب دیا کہ لوگون نے زکریا یحیی کو اور اُنکے بیٹے یحیی معصوم کو قتل
کیا نہ آفتاب مین گہن لگا نہ مہتاب مین نہ قیامت آئی بنی عباس کے قتل سے قیامت کا واقع
ہونا جو حسام الدین بیان کرتے ہین ہرگز قابل قبول نہین ہے بالجملہ ہلاکو کے مقربونکی یہہ
تجویز ہوئی کہ خون خلیفہ کا نہ بہایا جاوے ایک چٹائی مین اُنکو لپیٹ کے ہاتون سے مل ڈالا کہ
ساری ہڈیان اُنکی چور چور ہوگئین اور جس دم سے اُنہون نے قضا کی اور شہید ہوئے ۔
راقم کہتا ہے ہمارے دانست مین حسام الدین منجم نے جوش اسلام سے

وہ تخویف کی تہی اور نصیر طوسی نے جو سرگروہ فرقہ شیعہ کا تہا اُسنے وادنفاق اور عداوت کی
خلیفۂ اسلام کے ساتہہ بلکہ علی العموم اہل اسلام کے ساتہہ دی اسواسطیکہ ہمنے اوپر ذکر کیا
ہے کہ اُس حادثہ قیامت زا اور مصیبت اعلی مین شیعہ کی قوم بھی محفوظ نہین رہی موجودہ سب
تباہ ہوئے اور آیندہ نسلونمین افلاس اور بے مائگی چھاگئی چنانچہ اُسی رونضۃ الصفا مین منقول ہے
کہ بعضے ایمہ اثنا عشر مین سے جو بغداد مین مدفون تھے اُنکے مقابر اور روضے کھود کے پھینک دیئے
گئے خدا جانے اجساد شریف کے ساتہہ کیا کیا بے ادبیان ہوئین انا للہ وانا الیہ راجعون ہمنے بہت
کم سنی مین اپنے والد ماجد مرحوم مغفور کی زبان سے ایک حکایت سنی تہی جسکا ذکر اسمقام پر
ہمکو مناسب معلوم ہوا کہ ایک بہت بڑا عالم سیکڑون علوم کا ایک کسی بادشاہ کے پاس گیا اور
اپنے جمیع علوم کو فرداً فرداً اس بادشاہ کے حضور مین اسنے عرض کیا اور ہر علم کے کوائف جدا
جدا بیان کرتا گیا بادشاہ ہر علم کے کوائف سنکے اُس سے کہتے تھے افسوس کہ علم ہو ریاضہ آموختی
مطلب بادشاہ کا یہ تہا کہ ایسا بڑا عالم ہو کے وہ دنیا طلب ہے مقتضا اُس علم اور حکمت کا یہ
تہا کہ بوریا پے فقر اختیار کرتا اور اسی سبب سے اُسکو کچھ صلہ اور انعام نہ دیا جسکا وہ متمنی تھا وہ نہ کیا
وہ عالم بادشاہ کی مجلس سے نہایت رنجیدہ اور نا امید ہو کے باہر نکلا اور علم نجوم سے اس سوال کا
زائچہ بنایا کہ اس بادشاہ کے بعد کون بادشاہ ہوگا اور اُس سے استنباط کیا کہ ایک گڈریا جو بکریان
چرا رہا تھا وہ بادشاہ ہوگا وہ عالم اُس گڈریے کے پاس اور اُس سے کہ تم اس مملکت کے
بادشاہ ہو جاؤ گے بشرطیکہ جو مین کہتا جاؤن اُسپر عمل کرتے رہو اُسنے قبول کیا پہلی صلاح
اُنہون نے یہ دی کہ سب بکریان بیچکے ایک گھوڑا مول لو اور قضاقی اور راہزنی شروع کرو گڈریے
نے وہی کیا اور اُس سے کچھ روپیہ پیدا کر کے ایک اور سوار تیار کیا الغرض رفتہ رفتہ بتدریج

دس بیس سوار کا حاکم ہوا دو ایک گانو لوٹے آخرش کسیقدر مملکت اور وہ ایک شہرون پر
حاکم ہوا جو جمعیت فوج کی حکام کیطرف اُسکے مدافعت پر مامور ہوتی وہی ذات شریف عالم
اسلئے افسرونکو ترغیب اور تحریص کرکے اُسی گڑبڑیے کی معین اور مددگار کر دیتے تھے اس
تدبیر سے بہت سے ممالک پر وہ حاکم اور قابض ہو گیا یہان تک کہ خود بادشاہ اُسکی مدافعت
کیواسطے اُٹھ کھڑے ہوے اور بڑی فوج کے ساتھہ اُسکو لڑنے کی نوبت آئی اُس لڑائی مین
بھی بہت سی جمعیت اُسی عالم نے توڑ لی اور باقی ماندہ کو ہزیمت نصیب ہوئی اور بادشاہ خود قید ہو گیا
اور وہ گڑبڑیا سارے مملکت کا بادشاہ ہو گیا جب یہہ نوبت آئی تب اُن عالم نے اپنے بنائے ہوے بادشاہ سے
کہا کہ اس بادشاہ معزول کو ہمارے سپرد کرو اُنہون نے بے تکلف بادشاہ مقید اور معزول کو اُن عالم کے
حوالے کر دیا اُنہون نے اُنکو ایک چٹائی مین لپیٹا اور اُنسے کہا اکنون علم بوریا آموختہ آمدہ ام اور
ھاتھون اور پاؤن سے ملکے اونکو آخر کر دیا انتہی۔

راقم نے یہ قصہ کسی تاریخ مین نہین دیکھا اور بسبب انقضاے زمان دراز کے چونکہ بہت
کم سنی مین وہ قصہ سنا تہا بادشاہ معزول اور بادشاہ فاتح اور مملکت مفتوحہ اور اُن عالم کا نام یاد
نہین رہا اب یہہ تصور ہوتا ہے شاید بادشاہ معزول وہی خلیفہ مستعصم باللہ مرحوم اور بادشاہ فاتح
ہلاکو خان اور وہ عالم نصیر طوسی ہون اگرچہ بعضے کوالیف جو اس قصے مین لکہے گئے وہ ھلاکو خان
پر منطبق نہین ہین مثل بکریون کے چرانے وغیرہ کے اسواسطے کہ وہ خود شاہزادہ تھا اور باپ
اور دادا اُسکے بڑے شوکت کے بادشاہ تھے مگر ممکن ہے کہ بسبب غلبہ اور دعویداران سلطنت کے
اُسکے اعمام اور بنی اعمام اور اخوان سے جنکے آپسمین بڑے معرکے کے جنگ وجدل رہے ہے
کسیوقت مین وہ مفلس ہو گیا ہو اور وہ نوبت اُسکی آئی ہو جو کچھہ کوالیف نہب و غارت بغداد کے بعد وجود فتنہ الصفا

مین مذکور ہین باجمال اُسکا ذکر بھی مناسب معلوم ہوا اُسمین منقول ہے کہ مغول اور تاتاریون نے
ہلاکو خان کے لشکر کے سامان اور ظروف زرنگار بلکہ خوانچے اور طبق اور جام اور کاسے سونے
اور چاندی کے اسقدر خلیفہ کے باورچیخانے اور شراب خانے سے نکلے کہ اُسکا حساب
خود وہی نہین کر سکے یعنے شناخت چاندی اور سونے کی کرنیکی اُنکو فرصت نہین ملی اور سیسے
اور رانگ کی قیمت ہیرا نکو مینجا اُس سبب سے بہت سے اہل فقر وفاقہ بغداد کے صاحب جمل وناقہ ہوگئے
قماش واجناس مصر اور چین اور سارے ممالک کے اور گھوڑے عربی اور خچر قیمتی اور رومی اور رسی
اور آلانی اور قبچاقی غلام اور لونڈیان ماہ پیکر اسقدر فتحیا بونکو ملین کہ ہرگز اُنکے امرا اور وزرا کے
وہم وخیال مین بھی نہ تھین کثرت زرناب اور جواہر ثمین اور امتعہ نفیسہ اور اقمشہ لطیفہ گران بہا
اور رخوت سنگین سے جو خلیفہ کے مخزن سے اور اُنکے نواب اور خواص کے گھرونسے اور بغداد
کے متمول لوگونکے یہانسے نکلے ہو بہو شہر بغداد کی زمین پر یہ قول باریتعالے کا صادق آتا تھا
واخرجت الارض اثقالها الغرض سارا بغداد خراب اور ویران ہوا اور تمام عالم کے بلدان
اور امصار وہانکے مال ومنال سے متمول اور آباد ان ہوئے پھر لکھا ہے کہ ہلاکو خان نوین صفر
جمعے کے دن ۶۵۶ھ کو بغداد مین داخل ہوا اور خلیفہ کو سامنے بلا کے منافقانہ اُسسے کہا تم میرے مہمان
ہو اور ہم مہمان ہین جو تمہارے پاس ہمارے لایق موجود ہے وہ پیش کرو خلیفہ نے وہ قول
اُسکا بخلوص سمجھکے ایک کسی مخزنکو کھلوایا اُسمین سے دس ہزار جامہ وار اور دس ہزار دینار یعنے
اشرفی مروجہ اُس عہد کی پیش کی ہلاکو خان نے وہ سب اپنے امرا پر تقسیم کرکے کہا جو
مخزن ظاہر ہین وہ تو ہمارے غلاموں کے ہین تمہارے دینے کی اُسمین احتیاج نہین ہے مخزن مخفیہ بتلاؤ
خلیفہ نے ایک زمین کے کھودنیکا اشارہ کیا اُسکے نیچے سے ایک حوض نکلا جو سونیکے

سکونسے پر تہا ہر سکے وزن سو سو مثقال کا تہا اب کیفیت ابن علقمی نمکحرام خسر زبان الدنیا والاخرۃ
ہونیکی اُسی روضۃ الصفا سے ہم نقل کرتے ہین اُسمین لکہا ہے جب خلیفہ خاندان عباسیہ
ہلاکو خان کے ظلم وستم سے شہید کئے گئے ابن علقمی منافق اور کور نمک کو یقین تہا کہ
بعوض حسن خدمت ہلاکو خان کے جو تباہی اور بربادی خاندان عباسیہ سے اُسنے کی تہی حکومت
بغداد اور جمیع ممالک خلافت کی اُسکو مفوض ہوگی لیکن اُس بادشاہ عاقل اور ہوشیار نے بسبب
اُسکے کفران نعمت اور نمکحرامی کے مطلق اُسکیطرف التفات نکیا اور سمجہا کہ جو شخص اپنے ولی نعمت
کے ساتہہ بیوفائی کرے اُس سے ہرگز توقع وفاداری کی نہین ہے اور علی بہادر ایک امیر اُسکے امرا مین
سے جو سب سے پہلے بغداد مین داخل ہوا تہا حکومت اور امارت ممالک خلافت کی اُسکو سپرد
ہوئی اور حکومت خاص شہر بغداد کی ابن عمران نام ایک شخص کو بغداد یون سے سپرد کی جسنے
وقت محاصرہ بغداد کے ہلاکو خان کے لشکر کی یعقوبیہ سے بہت سی رسد ما یحتاج لشکر مہیا
کردی تہی حکومت یعقوبیہ کی اُسی ابن عمران کے نامزد ہوئی اُسی یعقوبیہ سے متعلق حکومت شہر
بغداد کی قرار پائی اس سبب سے ابن عمران بدون کسی منازع کے مدینۃ السلام بغداد کے حکومت
پر فرمانروا ہوا چونکہ قصہ ابن عمران کا نہایت غرابت رکھتا ہے اسواسطے مفصل مذکور ہوتا ہے
وہی ابن عمران عوام سے ایک شخص کچہہ تھوڑا سا لکھنا پڑہنا بھی جانتا تہا اور یعقوبیہ کے
عامل کی خدمتگاری مین نوکر تہا ہلاکو خانکی یورش سے ایک سال پیشتر الکدن وہی عامل سوتا تہا
اور وہی ابن عمران اُسکے پانو داب رہا تہا کہ اُسکو نیند آئی سو گیا عامل نے متنبہ کرکے پوچہا کیون
پانو دابنے سے ہاتہہ کھینچا اُسنے جواب دیا مجہے نیند آئی اور ایک خواب دیکہنے لگا عامل نے
پوچہا کیا خواب دیکہا اُسنے کہا مین نے یہ خواب دیکہا کہ دولت اور حکومت مستعصم خلیفہ کی مٹ گئی

اور حکومت بغداد کی مع اُسکی سرحدوں کے مجھکو ملی اُس عامل نے یہ قول ابن عمران کا تمسخر اور
استہزا پر حمل کیا خود ہنسا اور ابن عمران کو ایک لات ماری کہ وہ پلنگ پر سے نیچے گر پڑا الغرض
جب ہلاکو نے بغداد کا محاصرہ کیا تب اُسی ابن عمران نے ایک کاغذ پر لکھا اگر بادشاہ مجھکو خلیفہ
کے پاس سے طلب کر لیوین تو بیت عدہ خدمت بادشاہ کی کرونگا اور اُس کاغذ کو ایک تیر مین
لپیٹ کے ہلاکو خان کے لشکر مین وہ تیر کمان سے پھینکا وہ تیر کسی شخص نے پایا اور وہ کاغذ جو اُسپر
لپیٹا تھا رفتہ رفتہ ہلاکو خان کے پاس پہنچا بادشاہ کے دل مین اُس تحریر کا بہت اثر ہوا فوراً وکیل بغداد مین
ابن عمران کی طلب کے واسطے بھیجا بغداد یونکہ ایسے آدمانس کے بھیجدینے مین کچھ عذر نہوا اُسکو
ہلاکو کے وکیل کے ہمراہ کر دیا ابن عمران نے ہلاکو خان کے سامنے جاکے عرض کیا کہ محل سامان رسد
اور مایحتاج بادشاہ کے لشکر کا مین مہیا کرونگا اگرچہ ظاہر مین یہ امر خلاف قیاس اور محال معلوم ہوتا
تھا مگر ہلاکو خان نے بسبب ابن عمران کے دعوے کے اُسکو ہتمین رسد لشکر کے سپرد کیا اب سامان
غیبی بھلا کو خان کے اقبال کا اور خلیفہ اسلام کے ادبار کا تھا کہ یعقوبیہ اور اُسکے نواح مجمع اور مخزن
مخفی غلے وغیرہ کے مکتفونکا تھا جو کسی وقت مین افواج اسلام کو درکار ہو جو ظاہر عامل یعقوبیہ
کے اہتمام مین سب کھتے سپرد تھے اور ابن عمران چونکہ خدمت گار معتمد اس بادشاہ کا تھا وہ
اُن مقامات پر بخوبی مطلع تھا اس سبب سے پندرہ روز برابر سارا اسباب رسد اور مایحتاج لشکر
ہلاکو خان کا اُسنے بہ آسانی پہنچا دیا اس حسن خدمت مین کے عوض مین ہلاکو خان نے بعد فتح
بغداد ابن عمران کو حکومت یعقوبیہ اور بغداد کی عطا کی اور لطف یہ ہوا کہ ابن علقمی کو حکم ہوا کہ
مطیع اور فرمانبردار ابن عمران کا رہے اس مذلت اور خواری کے حکم سے نکیجوا نے اُس وزیر بلند
بہت دور دھوپ کی امرا اور اعیان اور خواص ہلاکو خان کے جتنے تھے فرداً فرداً اُسکی خوشامد

اور منت اور سماجت کرتا رہا مگر جسکے پاس وہ جاتا تہا وہ اُسکو مسخرا بناتا تہا اور استہزا
اور تمسخر سے اُسکی اہانت اور سبکی کرتا تہا آخرش وہ ملعون اپنی نمکحرامی اور بیوفائی سے
دنیا مین بہی پشیمان ہوا اور اُسی چند روز کے عرصہ مین اُس خواری اور ذلت کے غم و غصے
سے بقول صاحب روضۃ الصفا کے اپنے اصلی پر پہنچا اور پشیمانی ازلی اور ابدی مین مبتلا
رہیگا یہ حکایت لکہکے روضۃ الصفا مین لکہا ہے حکما کا قول ہے کہ پانچ آدمی اعتماد کرنیکے لایق
نہین ہین رومی زخم رسیدہ اور بادشاہ ستم پیشہ اور دشمن جو زیادہ فروتنی اور تملق کرتا ہو
اور عورت جو اظہار وفاداری کیا کرتی ہو اور چغل خور جو اپنے مصلحت کے واسطے اورونکے
عیوب فاش کرے۔

راقم کہتا ہے کہ روضۃ الصفا والے نے ابن علقمی نمکحرام کو پانچوے عیب مین
شامل کیا ہے ہمارے دانست مین چھٹا عیب دار جو اُن پانچو سے بڑہا ہوا ہے نوکر
بیوفا اور نمکحرام ہے جو اپنے خاوند کے بدولت احاد ناس سے وزارت کے رتبے کو پہنچے
اور اُسی خاوند کو تباہ اور برباد کرے اب اس مقام پر ایک حکایت جو نہایت کم سنی مین ہمنے
اپنے والد ماجد مغفور سے سنی تہی اسکا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا یعنے بعد فتح بغداد کے ایک
شب کو ہلاکو خان کی مجلس خلوت مین ایک خاتون نہایت حسین جو مستعصم باللہ کی منکوحہ یا بیٹی
تہی یہ امر راقم کو سہو ہوا ہے حاضر کی گئی اور اُسوقت ہلاکو شراب پی رہا تہا اور چونکہ وہ خاتون
نہایت مقربہ اور معتمدہ مستعصم باللہ مرحوم کی تہی ہلاکو نے قبل اسکے کہ ہوا و ہوس کی حرکت
بد اُسکے ساتہہ کرے اُس سے پوچہا کہ عجائب اشیا خلیفہ مین سے جو تمہارے علم اور اختیار
مین سے ہو اسکو بیان کرو اُنہون نے جواب دیا کہ اشیائے عجیبہ سے خلیفہ کی میری تحویل

اور اختیار مین ایک پتھر کا ٹکڑا ہے وہ جسکے ہاتھہ مین ہوگا کوئی تلوار یا مثل اُسکے اور کوئی ہتھیار
مطلق اسپر اثر نکریگا اور ایک تلوار ہے کہ اگر سنگ خارا پر اُسکو مارے دو ٹکڑے ہو جائینگے
وہ دونو چیزین اُس خاتون نے حاضر کرکے پتھر اپنے ہاتھہ مین لیا اور تلوار ہلاکو دی کہ آپ
مجھپر امتحان کر لیجئے یہ تلوار مجھپر اثر نکریگی ہلاکو نے تلوار لیکے ایک وار اُس خاتون جھپوڑ جس سے
سر سے پانوتک وہ دو ٹکڑی ہوگئی جس مورخ نے یہ حکایت نقل کی ہے اُسنے لکھا ہے کہ ایسی
تدبیر عاقلانہ سے اُس خاتون باعصمت نے اپنی عفت اور عصمت بچا لی اور خاندان نبوت کی
ہتک حرمت ہونے نہی اور خود درجہ شہادت کو پہنچی واضح ہو اگرچہ خلافت خاندان عباسیہ
کی مستعصم باللہ مرحوم پر ختم ہوگئی مگر مملکت مصر اور شام وغیرہ جن سلاطین کے قبض و تصرف
مین تھی اُنہون نے تبرکا بہ اسے نام چند اکابر خاندان عباسیہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اس
سبب سے شاید ۹۲۳ھ تک نام خلافت کا قایم رہا اسکے بعد جب سلطنت عثمانیہ ترکون
کی ہوئی تو وہ نام بھی معدوم ہوگیا ہم یہان نام اُن خلفائے بنی عباس کے نام کا سبابک الذہب
سے لکھتے ہین خاندان عباسیہ کے خلفا جو بعد واقعہ ہایلہ ہلاکو خان کے مصر وغیرہ
کے ممالک مین تبرکا بہ اسے نام یعنے بدون اختیار ملک داری کے مقرر
ہوئے اُنمین اول ابو القاسم احمد ملقب بہ المستنصر باللہ تھے وہ پینتیسوین
خلیفہ ابو النصر محمد الظاہر بامر اللہ کے بیٹے تھے جب واقعہ خاتم خلافت مستعصم باللہ مرحوم
کا واقع ہوا وہ مقید تھے قید سے رہائی پاکے بھاگے عراق عرب مین آئے اور جب مصر مین
ملک ظاہر سیبرس بادشاہ تھے اُسی سال واقعہ ہایلہ کے رجب کے مہینے مین مصر مین
داخل ہوئے سو آدمی اور شرفاے بنی عباس سے اُنکے ہمراہ تھے ملک ظاہر نے ہمراہی

قاضی القضات مصر کے اور امرا اور عہدا دولت کے بڑے عظم اور شان سے انکا استقبال
کر کے قاہرہ مصر مین انکو داخل کیا بعد اسکے قاضی القضات تاج الدین بن بنت الاعز کے پاس
اُنکے ثبوت نسب پر گواہیان گذرین اُسوقت اُنکے ماتھہ پر خلافت کی بیعت ہوئی وہ مستنصر باللہ
خلیفہ اول مصر کے بڑے عالی ہمت اور غیور اور شجاع تھے وہ اپنی بیعت ہوتی ہی تاتاریونکے
سانھہ محاربے کے واسطے اُٹھہ کھڑے ہوے فوج کثیر اُنکے ہمراہ جمع ہو گئی
اور عراق کی طرف جہان مجمع تاتاریونکا تھا اُنھون نے کوچ کیا دونو فوج کا مقابلہ ہوا بڑے
گھمسان کی لڑائی ہوئی طرفین سے بڑے بڑے بہادر کام آئے اور بہت سے نامور
مسلمان شہید ہوے اور خود خلیفہ مستنصر مفقود الخبر ہو گئے بعضے کہتے ہین کہ وہ
کسیطرف نکل گئے مگر پھر کہین اُنکا پتہ نہ لگا غالبًا وہ بھی شہید معرکۂ جنگ کے تھے
یہ واقعہ شکست فوج اسلام ہمراہی مستنصر باللہ تیسرے محرم سنہ ۶۶۰ مین پیش آیا پانچ مہینے
وہ بنام خلیفہ رہے دوسرے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابوا
لعباس احمد الحاکم بامر اللہ مقرر ہوے وہ اُنتیسوین خلیفہ خلفاے بغداد
مین سے ابو المنصور الفضل المسترشد باللہ کی اولاد سے تھے نسب صحیح اُنکا جو شہود
معتبر کی شہادت سے ثابت ہوا یہ تھا احمد بن محمد بن حسن بن علی بن ابی
بکر بن ابو المنصور المسترشد باللہ وہ بھی واقعہ ہایلہ بغداد مین مختفی وہان سے نکل بھاگے
تباہ اور پریشان ہوتے ہوتے سنہ ۶۶۰ مین جمیرات کے دن قاہرۂ مصر مین پہنچے ملک
ظاہر سیبرس نے جو صالحی نجمی بندق داری مشہور ہین اُنھون نے اُنکو قلعۃ الجبل
مین جو مکان بہ برج کبیر مشہور تھا وہان اُنکو اُتارا بعد اسکے ایوان قلعہ مین ایک

مجلس قرار پائی جہان سلطان یعنے ملک ظاہر اور اُنکے وزیر اور قاضی القضات معہ ارکان
دولت اور امرا اور اکابر اور شرفا جمع ہوے اور قاضی القضات کے روبرو وہ نسب نامہ پڑھا
گیا اور اُسپر شہود معتبر گذرے جنہون نے اُسکی تصدیق کی تب پہلے قاضی القضات
نے اُنکے ہاتھہ پر بیعت کی اُنکے بعد سلطان نے پھر اُنکے وزیر نے پھر علی العموم
لوگون نے بیعت کی پھر اُسیوقت جب لقب اُنکا الحاکم قرار پایا اُنھون نے سلطان کو
مدار المہام انتظام ملکت غالبًا باختیار وکالت مطلق مقرر کیا جس کا موضوع یہ ہے کہ امور عظام
مین وکیل مطلق کو حاجت اطلاع کی موکل کو اور استجاحت کی اُسے ضرور نہین ہے ۶۶۳ھ
تک معاملہ یون رہا بعد اُسکے سلطان نے آمد و رفت لوگونکی خلیفہ کے پاس موقوف
کروادی ایک مدت تک تنہا بسر کرتے رہے گویا نظر بند رہے شب جمعہ اٹھارھوین
جمادی الاول ۶۶۱ھ مین اُنھون نے قضا کی قلعہ کے نیچے اُنکی نماز جنازے کی پڑھی گئی
سارے ارکان دولت خاص اور عام پیادہ پا مشایعت جنازے کی کرکے لیگئے
اور قریب مرقد مطہرہ حضرت سیدہ نفیسہ رضی اللہ عنہا کے جو پرولی حضرت سبط
اکبر امام حسن علیہ السلام کی اور اولیاء اللہ مشاہیر اُس دیار سے تھین مدفون ہوے مرقد
مطہرہ حضرت نفیسہ ممدوحہ سے خاص و عام کے اعتقاد مین لوگ اُسی طرح سے
مستفیض ہوتے ہین جیسے اولیاء اللہ احیا سے فیض پاتے ہین اور اُنکے حالت حیات
کے کرامات متواتر مشہور ہین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت سیدہ کے ہمعصر تھے
اور نہایت معتقد تھے اور جب اُنھون نے قضا کی تو وصیت کی تھی کہ جب حضرت
سیدہ نماز اُنکے جنازہ کی پڑھلیوین تب مدفون کرنا چنانچہ اُنکا جنازہ وہان گیا اور حضرت

سیدہ نے اپنے محل مین جنازہ طلب کیا اور نماز پڑھی اور وہ جو اوپر لکھا گیا ہے کہ بعد
۶۶۳ھ کے سلطان نے لوگونکی آمد و رفت حاکم بامر اللہ خلیفہ کے پاس موقوف کر دی
تھی باعث اُسکا یہ تھا کہ اُنہون نے اپنے ایک بیٹے محمد نام کو ولیعہد اپنا اور ملقب
بہ مستمسک باللہ مقرر کیا تھا وہ محمد باپ کی حیات مین قضا کر گئے اس سبب سے
محمد کے ایک بیٹے ابراہیم نام تھے اُنکو ولیعہد مقرر کیا بعد چند مدت کے حاکم بامر اللہ
پر ثابت ہوا کہ وہ ابراہیم نہایت نالایق ہین رات دن لہو و لعب مین اور صحبت
ارذال مین بسر کرتے ہین اس واسطے اُنکو ولایت عہد سے معزول کر کے اپنے دوسرے
بیٹے کو جن کا سلمان نام تھا ولیعہد مقرر کیا جو تیسرے خلیفہ مصری قرار پائے وہ ابراہیم
سخت مفسد اور بدمعاش تھے بسبب معزولی کے خلافت سے دادا کے
دشمن ہو گئے اور سلطان سے جا کے اُنکی شکایتین کین کہ وہ بالکل خانہ کی طرف سے
غیر مطمئن ہو گئے پہلے لوگونکی آمد و رفت اُنکے پاس موقوف کر کے وہین قلعہ کے
برج کبیر کے مکانین مقید رکھا بعد تھوڑے دنونکے قلعے سے خلیفہ کو نکالکے باہر کیا اور
قوص کوئی قاہرہ کے پاس ہے وہان اُنکی جائے اقامت مقرر ہوئی وہ معہ اپنے اہل و عیال کے
قریب ایک سو آدمی کے وہان رہے کچھ اُنکے مصارف کیواسطے مقرر کر دیا بعد خلافت
بہت کم قدر رہو گئی تیسرے خلیفہ خلفاے عباسیہ مصریہ سے ابو الربیع
سلمان المستکفی باللہ حاکم بامر اللہ دوسرے خلیفہ مصری کے بیٹے
مقرر ہوے باپ کی وصیت سے اُسی قوص کے مکانین جہان اُنکے باپ قلعہ
الجبل سے نکال کے نظربند رہے تھے اُنکی بیعت ہوئی وہ بھی بجاے نام تبرکا مدت

دراز تک خلیفہ رہے اور شعبان ۷۴۲ھ مین اُنہون نے قضا کی اُنہون نے اپنے بیٹے
کو جن کا احمد نام تہا ولیعہد مقرر کیا تہا مگر سلطان نے خلیفہ برائے نام کے تقرر لیعہدی
کا کچہہ پاس و لحاظ نکیا اور اُنھین ابراہیم حاکم بامر اللہ کے پوتے کو جن کا تقرب سلطان کے
پاس دادا کی سعایت اور شکایت سے ہو گیا تہا جو تہا خلیفہ مصری مقرر کیا وہ دو برس
خلیفہ رہے لیکن ملک ظاہر سیبرس سلطان جب مرض موت مین مبتلا ہوئے تب
تیسرے خلیفہ کی وصیت پر عمل نکرنے سے اُنکو بہت ندامت ہوئی اور اوس دو برس کے
عرصے مین ابراہیم کی بدمعاشی اور عدم لیاقت خلافت متبرکہ کی بھی ظاہر ثابت ہو گئی ہوگی
اسواسطے اُنکو خلافت سے معزول کر کے بموجب وصیت تیسرے خلیفہ کے اُنکے بیٹے
کو خلیفہ مقرر کیا جو پانچوے خلیفہ عباسیہ مصریہ ہوے جیسا آیندہ مذکور ہوگا چوتھے
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے وہی ابراہیم بن محمد بن حاکم بامر اللہ
دوسرے خلیفہ مصریہ تھے اُنکا لقب واثق باللہ قرار پایا مگر جیسا اوپر مذکور ہوا
وہ صرف دو برس خلیفہ رہے پھر خلافت سے معزول ہوئے پانچوے خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو العباس احمد الحاکم بامر اللہ مسمی اور ملقب
مثل اپنے دادا کے بن مستکفی باللہ خلیفہ سیوم مصریہ بن حاکم بامر اللہ خلیفہ
دوم مصریہ مقرر ہوئے یکم محرم ۷۴۲ھ مین اُنکی بیعت خلافت ہوئی اور ۷۵۴ھ مین اُنہون
نے قضا کی چھٹے خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو بکر المعتضد باللہ
بھی تیسرے خلیفہ مصریہ مستکفی باللہ کے بیٹے مقرر ہوے بہائی کے
قضا کرنے کے بعد اُنکے ہاتھہ بیعت ہوئی وہ بہت نیک آدمی تھے ارباب علم کی بہت

تعظیم اور تکریم کرتے تھے اور اُنکے ساتھہ نہایت متواضع رہتے تھے جمادی الاول ۶۶۲ھ
مین اُنہون نے قضا کی قریب نو برس کے تخت خلافت پر متمکن رہے ساتوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ چھٹے
خلیفہ مصریہ کے بیٹے مقرر ہوے اُنکا زمانہ خلافت بہت دراز ہوا پینتالیس
برس خلیفہ رہے لیکن چندے خلافت سے خلع ہوکر مقید رہے سبایک الذہب
مین شرح اُس واقعے کی نہین لکھی ہے لکھا ہے وہ حال بڑی تاریخون سے معلوم ہوگا
اور ایک عجیب امر اُنکی ذات کے واسطے واقع ہوا کہ کبھی کسی خلیفہ کے واسطے نہ خلفاے
بغداد مین کے واسطے ہوا تھا نہ خلفاے مصر مین کے واسطے یعنے پانچ بیٹے صلبی
اُنکے متصل ایک کے بعد ایک خلیفہ ہوے اور اُنکے پانچوے بیٹے کی خلافت کے
بعد مصر سے خلافت کالعدم ہوگئی اور وہ متوکل علی اللہ سلطان ناصر کے زمانہ سلطنت
مین شب سہ شنبہ بیسوین رجب ۷۰۱ھ ہجریمین قضا کر گئے آٹھوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابو الفضل العباس المستعین باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوے مگر وہ ۷۴۱ھ تک خلیفہ رہے پھر خلافت
سے خلع کیے گئے ہگی قریب دو برس کے وہ خلیفہ رہے نوین خلیفہ
خاندان عباسیہ مصریہ کے ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوے وہ تا یوم مرگ خلیفہ رہے اور چوتھی
ربیع الاول ۷۴۵ھ مین اُنھون نے قضا کی قریب پینتیس برس کے اُنکا
زمانہ خلافت قایم رہا دسوین خلیفہ خاندان عباسیہ

مصریہ کے ابوالربیع سلیمان المستکفی باللہ متوکل علی اللہ کے
بیٹے مقرر ہوئے وہ اپنے بھائی معتضد باللہ کی وصیت سے مقرر ہوئے
تھے وہ بھی تادم مرگ خلیفہ رہے اور سلطان ظاہر کی سلطنت مین
جمعے کے دن دوسری محرم ۸۵۵ھ مین اُنھون نے قضا کی قریب دس
برس کے وہ تخت خلافت پر متمکن رہے گیارہوین خلیفہ خاندان
عباسیہ مصریہ کے ابوالبقا حمزۃ القایم بامر اللہ متوکل علی اللہ
ساتوین خلیفہ کے بیٹے مقرر ہوئے اپنے بھائی کے مرنے
کے بعد وہ خلیفہ ہوئے تھے مگر ۸۵۹ھ مین خلافت سے خلع کئے گئے اور
اسکندریہ مین مقید ہوکے رہے اور ۸۶۳ھ مین اُنھون نے قضا کی بارہوین
خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ ابوالمحاسن یوسف المستنجد باللہ متوکل
علی اللہ کے بیٹے مقرر ہوئے وہ اپنے بھائی قایم بامر اللہ کے خلع کے
بعد سلطان اشرف کی سلطنت مین خلیفہ ہوئے تھے اور چوتھی محرم روز شنبہ
۹۰۲ھ مین اُنھون نے قضا کی قریب پچیس برس کے وہ خلیفہ رہے مصر کی خلافت
برائے نام تبرکاً تو نہی ہی اُنکے قضا کرنے سے بالکل قدر و منزلت خلافت کی
جاتی رہی اگرچہ اُنکے بعد تیرہوین خلیفہ خاندان عباسیہ مصریہ کے
ابوالثنا محمود العزیز المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن متوکل علی اللہ ساتوین
خلیفہ تک رہے مگر امر خلافت بہت ہی ضعیف اور بے وقر ہوگیا اُنکے بعد بھی شاذ
اُسمیں جسے بے وقر کوئی شخص نامزد بخلیفہ رہا ہو مگر بعد ۹۲۳ھ کے بالکل نام خلافت کا بھی مٹ گیا

## ذکر سلاطین عثمانیہ ترکیہ جنہون نے ۶۹۹ھ سے ہندوفرنگستان وغیرہ مین سلطنت اسلام کو قایم کیا ہے

واضح ہو کہ سلیمان شاہ ابن قیا الب بلدہ ماہان مین جو قریب بلخ کے واقعہ ہے بادشاہ تھے جب چنگیز خان نے ھند و بلخ و جلا کے خاک سیاہ کر دیا اور سلطان علاء الدین خوارزم شاہ کو وہان سے نکال دیا و اونکے چھوٹے چھوٹے سلاطین اور حکام مین ایک پراگندگی اور تفرقہ پڑ گیا اوسوقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کے پچاس ہزار آدمیون کو ساتھہ لیکے بلدہ ماہان سے ارض روم مین آئے اور وہان سے حلب ہوتے ہوئے دریائے فرات سے عبور کا ارادہ کیا سب ہمراہیون نے دفعتہً گھوڑے دریا مین ڈالدیے تاکہ پیر کے پار ہو جائین لیکن باتفاق تقدیر سلیمان شاہ اپنے گھوڑے سمیت آبمین غرق ہو گئے اور بڑی تلاش سے اونکی لاش دریا سے نکالی گئی اور قلعہ جعبر کے سامنے مدفون ہوئے جتنے ترکمان اونکے ہمراہ تھے وہ چار و نظرف منتشر اور پراگندہ ہو گئی جسکو جہان موقع ملا سکونت و بود و باش اختیار کی چنانچہ اون سب کی اولاد ابتک اون اطراف مین موجود ہے۔

سلیمان شاہ کے چار بیٹے تھے سنقرود اور یقدار تو بلاد عجم کو لوٹ گئے مگر ارطغرل اور ڈوندا بلاد روم مین آئے اور سلطان علاء الدین سلجوقی سے ملے جو بلاد قرمان کے بادشاہ تھے اور شہر قونیہ کو اُنہون نے اپنا دار السلطنت بنایا تھا سلطان نے اُنکی نہایت تعظیم و توقیر کی اور یہ دونون بھائی قرہ حصار و بیلجک کے

درمیان اقامت گزین ہوئے چونکہ آدمی سپاہی پیشہ تھے اکثر جنگ وجدال مین
مصروف رہے ارطغرل نے ۶۸۰ھ مین وفات پائی اور اونکے بیٹے عثمان جو ۶۵۸ھ
مین پیدا ہوئے تھے شاہ علاء الدین سلجوقی کے ملازم ہوئے پہلے وہ فوج کی سرداری
پر مامور ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطنت کے جبڑی وکلی امور کا اختیار اونکے سپرد
ہوگیا اور وہ اپنے آقا وولی نعمت کے ساتھہ بہت بڑے بڑے معرکون مین
ثابت قدم ومستقل رہے اور اپنی شجاعت ووفاداری وقابلیت سے روز بروز
سلطان کے منظور نظر ہوتے گئے اور عثمان غازی کے خطاب سے سرفراز ہوئے
۶۹۹ھ مین علاء الدین سلجوقی نے تاتاریون سے شکست کہائی اور اُسی زمانہ مین
وہ راہی آخرت ہوئے چونکہ سلطان کا کوئی ولیعہد نہ تہا اور کل رعایا اور سپاہ عثمان
غازی سے نہایت رضامند تھے سب نے بالاتفاق اُنکو تخت سلطنت پر بٹہا
دیا اور اُنہون نے تخت پر بیٹہتے ہی سلطان کی بیٹی سے شادی بہی کرلی جس نے اونکی
بنیاد سلطنت کو اور زیادہ مستحکم اور پایدار بنادیا۔

## ذکر سلطنت عثمان خان ارطغرل بانی سلطنت عثمانیہ سلطان اول

یہہ سلاطین عثمانیہ کے پہلے سلطان ہین جو ۶۹۹ھ مین تخت پر بیٹہے چونکہ الپ الغ
اور صاحب ہمت تھے تخت پر بیٹہتے ہی بہت سے ملک فتح کئے پہلے قرہ حصار کو
فتح کیا اور اپنا دارالسلطنت بنایا اور اپنی بوڑہی نودسالہ چچا دندا کو قتل کرڈالا
۷۰۰ھ مین حاکم برصہ سے مقابلہ کیا اور اُسکے بہت سے ملک کو فتح کرلیا سلاطین عباسیہ
کو دین اسلام کی دعوت دی بعض نے اسلام قبول کیا اور کچہہ لوگون نے جزیہ دینا

کوار الکیا

گوارا کیا اور بعضے لڑائی مین گرفتار ہوئے یہہ تو ادہر جہاد اور کشور ستانی مین مشغول تھے اودہر تاتاریون نے اُنکے ملک پر یورش کی لیکن اورخان سلطان کے بیٹے نے اونسے مقابلہ کیا اور تاتاریونکو مار کے بہگادیا بعد اوسکے اورخان نے قلعہ برصہ کی طرف توجہہ کی جس کا محاصرہ سلطان نے بہت اہتمام اور زیادتی سے کر رکہا تہا اور فتح نہین ہوا تہا آخر کار اورخان کی بہادری اور استقلال سے اہل برصہ تنگ ہوگیا اور قیصر روم کے بیٹے اندرنیکوس کی صلاح سے ۷۲۶ھ مین اُسنے یہہ قلعہ اورخان کے حوالہ کردیا اور خود اپنی جان لیکے چلا گیا اس قلعہ مین علاوہ مال و اسباب کے تیس ہزار اشرفیان اورخان کو ملین اسی عرصہ مین اوسکو سلطان عثمان اپنے باپ کی علالت کی خبر ملی اور وہ برصہ سے قرہ حصار مین آیا اور باپ کو چراغ سحری پایا آخر ۱۰ رمضان ۷۲۶ھ کو سلطان عثمان نے اوہتر برس کی عمر مین وفات پائی اورخان نے باپ کی لاش قلعہ برصہ مین لاکے دفن کی اور ایک عالیشان مقبرہ اوپر بنایا مدت سلطنت اُنکی ستائیس برس تہی یہہ سلطان نہایت سخی اور سپاہ دوست تہا ایک حبہ اپنے پاس نہین رکہا جو پایا فوج کو تقسیم کردیا کہتے ہین کہ مرنے کے بعد اس بادشاہ کے پاس سے سوا زرہ و کمر بند و تلوار کے کوئی بیش قیمت نقد و جنس سے نہین نکلی۔

## ذکر سلطنت اورخان سلطان ۲

سلطان اورخان باپ کے وفات کے بعد ۷۲۶ھ مین تخت پر بیٹہا اور اپنا دارالسلطنت برصہ کو مقرر کیا اور تہوڑے ہی دنونمین سلاطین فرنگ سے لڑ بہڑ کے

بڑے نامی نامی قلعہ وشہر عنکولہ کندرہ ایدس سمندرہ وغیرہ کو فتح کرلیا
پہلے اسنے اپنے بھائی علاء الدین نامی کو اپنا وزیر مقرر کیا جب وہ مرگیا تو سلیمان پاشاہ کو
جنہوں نے قلعہ کملک کو فتح کیا تہا وزیر بنایا مدرسہ اور مسجدین بہت سی اپنے ملک مین تعمیر کرائین
قلعہ اخنیک کو بہی فتح کرلیا جس سے رومیون کی قوت بالکل ضعیف ہوگئی ۷۵۸ھ مین بیزنطیہ
کو فتح کیا اور شہر کالی پولی کو بہی جو قسطنطنیہ کی سرحد پر واقع ہے لے لیا ۷۶۰ھ مین سلیمان
پادشاہ گہوڑے سے گر کے مرگیا جس کا اثر وصدمہ عظیم اورخان کو ہوا اور بعد ایک سال
کے اورخان نے پینتیس برس بادشاہت کرکے اور اکاسی برس کی عمر ۷۶۱ھ مین اس
جہان فانی سے رحلت کی یہہ بادشاہ نہایت شجاع وسخی وبردبار عادل تہا۔

## ذکر سلطنت سلطان مراد خان اول سلطان ۳

یہہ بادشاہ اپنے باپ اورخان کے مرنے کے بعد ۷۶۱ھ مین تخت پر بیٹہا اور ہمہ تن
اپنی فکر وکوشش کو ملک کے بڑہانے اور ترقی دینے مین متوجہ کیا لالاشاہین اپنی
سپہ سالار کے ساتہہ ترکونکا ایک جرار وخونخوار لشکر اطراف وجوانب کے ملکون کو
تسخیر کرنے کے لئے روانہ کیا جس نے بہت تہوڑی مدت مین بہت سے شہر وبلاد کو کوہ بلقان
تک مسخر کرلیا بادشاہ یونان نے رعب وخوف لشکر اسلام سے صلح کرلی - جان
بالالوغ قیصر روم والی قسطنطنیہ نے پوپ روم سے رجوع کی اور اعانت چاہی اور تمام
شاہان فرنگ نے قیصر کے ساتہہ شریک ہوکے سلطان پر چڑہائی کی سلطان نے
اپنی سپہ سالار لالاشاہین وتیمورتاش بیگ کو فوج کے ساتہہ مقابلہ کو بہیجا اور باہمدگر
خوب لڑائی ہوئی آخرکار سلطان کی فوج غالب ہوئی اور قیصر نے شکست کہائی

اورہان

اور نہایت ذلت کے ساتھہ صلح قبول کی پانچ سال مین بہت سے شہر و ملک عیسائیونکے مسلمانون کے قبضہ مین آئی والی قرمیان نے جو ایک عیسائی بادشاہ تہا اپنی حفظ آبرو کے لئے اپنی ایک لڑکی سے شادی سلطان مراد خان کے بیٹے بایزید کے ساتھہ کردی اور اس وجہ سے وہ دست برد لشکر اسلام سے بچ گیا سلطان مراد خان نے دوبارہ تیمورتاش کو ملکونکے فتح کرنے پر مامور کیا جس نے ارنبوط کے حدود تک قبضہ کرلیا اور شہر منستر کو نہایت جلادت کے ساتھہ فتح کیا۔

سنہ ۷۹۱ مطابق سنہ ۱۳۸۹ع مین قرال نامی عیسائی بادشاہ سرب نے اپنے ہم مذہبون کے اتفاق سے کئی لاکھ فوج جمع کرکے سلطان پر لشکر کشی کی سلطان نے بہی بڑے استقلال و بہادری سے مقابلہ کیا اور اگرچہ سلطانی فوج عیسائی لشکر کی چوتہائی مقدار پر بہی نہ تہی لیکن سلطان نے باستمساک و کم من فیئۃ قلیلۃ غلبت فیئۃ کثیرۃ بلاخوف و ہراس لڑائی پر آمادگی و توجہ کی بایزید ولیعہد سلطان اپنی ہمراہی فوج لیکے اکبارگی دشمنون پر ٹوٹ پڑا اور خوب لڑائی ہوئی قرال زندہ گرفتار ہوا لاکھون آدمی مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بہاگ گئے سلطان نے فتح کے بعد نقارہ خوشی کا بجوایا اور میدان جنگ مین غنیم کی لاشون اور مجروحین کی تنقیح کررہا تہا کہ غنیم کے مجروحین مین سے ایک شخص نے جو نیم جان پڑا ہوا تہا خنجر سلطان کے پیٹ مین مارا جس سے کام سلطان کا تمام ہوگیا محافظین سلطانی نے قاتل کو اوسیوقت قیمہ کرڈالا اور قرال کو بہی وہان لاکے قتل کیا بایزید نے اپنی باپ کی نعش بروصہ مین لاکے دفن کی اس بادشاہ کی عمر ۴۵ سال کی تہی ۱۲ برس سلطنت

کی یہہ بادشاہ نہایت عقیل والوالعزم صوفی مشرب درویش سیرت وپرہیزگار تہا اور اسنے شہر برصہ سے اوسنہ پر اپنا دارالسلطنت منتقل کیا اس بادشاہ نے ایک نئی قسم کی فوج مرتب کی تہی کم عمر لڑکونکو فوج مین نوکر رکھکے فنون لڑائی سکہاتا اور ایک خاص قسم کی زردوزی ٹوپی اونکے لئے موضوع کی اور اس لشکر کا نام ینیچری رکھا تہا جس کے معنے ترکی زبان مین قوج جدید ہین۔

## ذکر سلطنت سلطان بایزید یلدرم سلطان ۴

باپ کے مرنے کے بعد ۷۹۱ھ مین سلطان بایزید یلدرم بادشاہ ہوا اور اپنے بہائی یعقوب کو جس نے خروج اور لڑائی کا ارادہ کیا تہا قتل کرڈالا آغاز تخت نشینی مین ملک سرب پر فوج کشی کی اور شہر ویدن وسکوپ کو فتح کرلیا سرب کے والی لازار نامی نے مال اندیشی سے اپنی بہن کی شادی سلطان کے ساتہہ کردی اور اپنا بیچہا چہوڑدیا انہین ایام مین اندرونیکوس اور اوسکے دونون بیٹون نے اتفاق کرکے چاہا کہ جان بالالوغ اپنے باپ اور مانویل بہائیکو قید کرکے تخت قسطنطنیہ پر مسلط ہون مگر جان بالالوغ کو اس سازش کی خبر ملگئی اور اوسنے بیٹے اور پوتون کو قید کرلیا اندرونیکوس نے سلطان بایزید یلدرم کو مخفی عرضی لکہی اور قسطنطنیہ کے مسخر کرنے کی ترغیب دی سلطان نے اس امر کو فوز عظیم خیال کرکے فوراً قسطنطنیہ کا قصد کیا چونکہ کل فوج اندرونیکوس سے ملی ہوئی تہی سلطان نے بے لڑائی جہگڑے کے جان بالالوغ اور اسکے بیٹے مانویل کو قید کرلیا اور اندرونیکوس سے خراج مقرر کرکے اوسکو تخت پر بٹہلادیا جان بالالوغ اور اسکا بیٹا کسی طرح سے قید سے

نکل بہاگے اور سلطان کے پاس حاضر ہوئے اور یہ معاہدہ کیا کہ سوائے اوس جزیہ
کے جو اندرنیکوس دیتا ہے بارہ ہزار فوج وہی سلطان کے ہمراہ رہے گی جس کا
خرچہ سلطنت روم ادا کرتے رہی گی سلطان نے اوسکی درخواست قبول کرلی اور
اندرونیکوس اور اوسکے بیٹے کو سلطنت سے معزول کرکے جزیرہ سفید مین
مقید کیا اور جان بالالوغ کو پھر تخت پر بٹھایا سلطان کے حکم کے موافق والی سرب نے
اپنے ملک مین مسجدین و مدرسہ کی تعمیر کی اور مسلمانونکو رہنے کی اجازت دی -

چونکہ بایزید کو بیت المال کی حفاظت و ترقی دینے کی طرف نہایت اور خاص
توجہ تہی اور کل روپیہ فوجی مصارف مین صرف کرتا تہا لہذا اُسنے چاہا کہ شہر اشہر کے
باشندون سے روپیہ لیکے مسجدین و مدرسہ سرب مین تیار کرے مگر اشہر کے
عیسائی باشندون نے انکار کیا اور اس مطالبہ پر ناراض ہوکے لڑائی و غدر پر
آمادگی کی بایزید یہہ سنکے آگ بہبوکا ہوگیا اور اوسیوقت قیصر روم جان بالالوغ کو لکہا
کہ فوراً اشہر کے قلعہ کی دیوارین و برج مسمار کردے قیصر نے اوسی وقت شہر اشہر
سلطان کے حوالہ کردیا سلطان نے کئی لاکھ اشرفیان وہان کے باشندون سے
وصول کین اور اوس روپیہ سے ملک سرب مین نہایت عمدہ اور عالیشان عمارتین
تعمیر کرائین اور خاص شہر سرب مین مسجد جامع بہت روپیہ لگاکے بنائی حاکم
ایدن نے جو اشہر کے متصل تہا اپنا دارالخلافت سلطان کے حوالہ کردیا اور اُسی
حیلہ مین سلطان سے دوستی پیدا کی اور سکہ و خطبہ بایزید کا اپنے ملک مین جاری کیا
اور خود اُسنے اپنی سکونت شہر تیرہ مین اختیار کی

بایزید ان سب باتون سے جب فارغ ہوچکا تو اُسنے مجدداً پھر جہاد کا تہیہ کیا
اور بارہ ہزار فوج کنسٹنٹ قیصر روم سے طلب کی جسکو قیصر نے سپہ سالاری مانویل
اپنے بیٹے کے سلطان کے خدمت مین بھیجدیا سلطان نے یہہ لشکر لیکے ممالک
فرنگستان پر چڑہائی کی اور جزیرہ اوبوس وغیرہ کو فتح کیا اسی عرصہ مین بایزید کو معلوم ہوا
کہ جان بالالوغ قسطنطنیہ مین نیا قلعہ تیار کرتا ہے اور سامان جنگ فراہم کر رہا ہے
سلطان یہہ خبر سنتے ہی جان کو لکھا کہ فوراً قلعہ کے دیوارین گرادے ورنہ مانویل
اوسکے بیٹے کی آنکھین نکال لیجائینگی جان نے فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور کل
نئی دیوارین قلعہ کی گرادین مگر اس غم و غصہ مین وہ بیمار ہوکے چندروز مین مرگیا
مانویل کو جب اپنے باپ کے مرنے کی خبر ملی وہ سلطان کے بغیر اجازت
قسطنطنیہ کو چلا گیا اور اپنی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا بایزید نے جب سنا کہ
مانویل بغیر اجازت بھاگ گیا اوسنے قسطنطنیہ پر چڑہائی کا حکم دیا اور ایک لشکر
ملک بلغار پر بھیجا اس عرصہ مین علاء الدین نے جو ایک فوجی سردار تہا بغاوت
اختیار کی اور تیمورتاش کو قید کرلیا بایزید بسبیل ایلغار وہان پہونچا اور علاء الدین
کے جمعیت کو پراگندہ و متفرق کردیا اور اُسکو اور اوسکے دو بیٹون کو گرفتار
کرکے قلعہ برصہ مین مقید کیا اور تیمورتاش کے حوالہ کیا تیمورتاش نے چندروز
کے بعد بے اذن سلطان کے علاء الدین کا کام ختم کردیا جب بایزید خانگی
جھگڑون سے مطمئن ہوگیا تو اوسنے پھر کشورستانی کیطرف توجہ کی اور بہت
سی لڑائیونکے بعد ملک بہران الدین کا چھین لیا اور بہت سے قلعہ اور شہر

عیسائیون کے فتح کئے بعض اشخاص بایزید کے خوف سے سمرقند بھاگ گئے
اور امیر تیمور کورکان کے پاس پناہ گزین ہوئے

سنہ ۹۶ مین بایزید نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی قیصر نے پوپ روم اور دوسرے شاہان فرنگ سے مدد لیکے اسی ہزار فوج جمع کی اور شہر نکوپولی کے سوادمین دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا اور بایزید نے فتح پائی اور قیصر کا لشکر بھاگ گیا دس ہزار عیسائی زندہ سلطان کے روبرو لائے گئے اور اوسکے حکم سے اونکے سر اونکے جسم سے علحدہ کئے گئے اگرچہ قیصر نے امیر تیمور سے مدد چاہی مگر امیر کچھہ متوجہ نہین ہوا لاچار قیصر نے سلطان سے جسطرح ہوسکا صلح کرلی بایزید اس فتح کے بعد اپنی دارالسلطنت کو واپس آیا یہان اوسکو امیر تیمور کا ایلچی اور نامہ ملا جس مین امیر احمد جلایر والی عراق کو جس نے بایزید کے پاس پناہ لی تھی طلب کیا تھا اور دوستانہ یہہ بھی لکھا تھا کہ تمکو غافل بیٹھنا مناسب نہین ہے عیسائی جو تمہارے دین وجان کے دشمن ہین موقع کے متجسس ہین بایزید کو یہہ پیام نہایت گران معلوم ہوا اور ایلچی کو نہایت ذلت وسبکی کے ساتھہ اپنے دربار سے نکالدیا اور نامہ کا بہت سخت جواب دیا اور جب بایزید نے سنا کہ قیصر نے امیر تیمور سے امداد کی تھی اور یہ بھی غضبناک ہوا اور قسطنطنیہ پر بہت جرار لشکر لیکے چڑھ دوڑا امیر تیمور اپنی خطا کا جواب نالایم پاکے اور اپنے سفیر کی بے حرمتی سنکے جو درحقیقت اوسکی سبکی تھی نہایت جوش مین آیا اور ایک عظیم الشان لشکر فراہم کرکے بایزید کے مقابلہ کو روانہ ہوا شہر سیواس مین پہونچکر یہ قول ارمان پیر ہے بایزید کے ایک بیٹے اور چند سردارون نے امیر تیمور کو دکا

اور بڑی لڑائی ہوئی آخر کار بایزید کا بیٹا اور کل سرداران نامی مارے گئے اور امیر تیمور نے فتح پائی بایزید نے جب یہہ خبر سنی قسطنطنیہ کا محاصرہ چھوڑ کے بکمال اضطراب امیر تیمور کے مقابلہ کو روانہ ہوا ۱۹ ذیحجہ ۸۰۴ھ مین قصبہ انگورہ مین دونون لشکر کا مقابلہ ہوا بایزید اپنے پانچون بیٹون موسے[۱] سلیمان[۲] محمد[۳] عیسے[۴] مصطفے[۵] کو میمنہ ومیسرہ وغیرہ مین مقرر کر کے خود بہ نفس نفیس امیر کا مقابل ہوا صبح سے شام تک بہت سخت لڑائی رہی آخر بایزید کی فوج کو شکست ہوئی اور بایزید بہاگا اتفاقاً اوسکے گھوڑے نے ٹھوکر لی اور بایزید گر پڑا امیر کے ایک سپاہی نے جو وہان موجود تہا بایزید کو گرفتار کیا اور امیر کے پاس لیگیا بایزید کا ایک بیٹا موسے نامی بہی گرفتار ہوا اور مصطفے کا پتہ نہ لگا شاید لڑائی مین مارا گیا باقی تینون بیٹے بہت تباہ اور خراب حال ادہر ادہر چلے گئے جب بایزید کو امیر تیمور صاحبقران کے سامنے لائے امیر نے تعظیم کی اور اپنے برابر بٹہایا اور نہایت دلجوئی اور اخلاق کیا اور حسن برلاس کو بایزید پر متعین کیا کہ وہ سلطان کو براحت وآرام مقید رکھے بایزید چونکہ نہایت غیور تہا اس شکست وقید کا اوسکے دل پر سخت اثر پڑا جسکی وجہ سے وہ بیمار ہو گیا اور بہت کچہہ علاج معالجہ ہوتا رہا مگر کچہہ سودمند نہ ہوا آخر کار اوسنے ۱۴ شعبان ۸۰۵ھ کو اس ذلیل وبے ثبات دنیا سے رحلت کی امیر نے بایزید کی لاش اوسکے بیٹے موسے کو حوالہ کی اور اوسکو رخصت دی موسے نے اپنے باپ کی لاش برصہ مین لا کے دفن کی بعضون نے لکہا ہے کہ امیر نے سلطان کو لوہے کے پنجرے مین قید کیا تہا اس سبب سے بایزید نے خودکشی کر لی صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے کہ بایزید یلدرم نے خناق وضیق النفس کے عارضہ

مین بلدہ آق شہر مین وفات پائی امیر تیمور نے اس واقعہ کو سنکے نہایت حسرت کی کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ کل ملک روم کو مسخر کرکے بایزید کو وہانکا تاج و تخت دیکے معاودت کرے آخر کار موسے کو گہوڑے مع ساز و سامان اور فرمان آل تمغا اور بیش بہا خلعت اور مرصع و قیمتی ہتہیار دیکے رخصت کیا اور یہی حکم دیا کہ بایزید کی نعش کو بطوس شاہانہ اپنی دارالسلطنت مین لیجائے۔

معتبر مورخین کا بیان ہے کہ جب امیر تیمور نے لڑائی کا ارادہ کیا اور اردو بیل مین آیا تو حضرت خواجہ علی خلف مولانا ضدالدین اور نبیرہ جناب سید شاہ صفی الدین علیہم الرحمہ کی خدمت مین تنہا حاضر ہوا حضرت صبح کی نماز پڑہ کے مراقبہ مین مشغول تھے اور اونکے گرد تمام مرید حلقہ کئے ہوئے مراقبہ کر رہے تہے جسوقت امیر پہونچا حضرت نے تعظیم دی اور معانقہ کرکے اپنے برابر بٹہالیا امیر تیمور کو خطرہ گذرا کہ آیا مجھے بایزید پر فتح ملیگی یا نہین آپ نے اوسی وقت خطرہ پر مشرف ہو کے فرمایا جاتیرا مطلب حاصل ہوگا اور اپنے ملبوس خاص سے ٹوپی عنایت کی اور رخصت کیا جب امیر نے بعد فتح معاودت کی اور اردو بیل پہونچا ظہر کے وقت تنہا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور جواہرات و سیاہ و نقد و جنس نذر کیا مگر آپ نے کچہہ بہی قبول نہین کیا اور یہہ فرمایا کہ یہہ چیزین میرے کام کی نہین ہین امیر نے بہت اصرار کیا کہ آپ میری نظر قبول فرمائین کہ میرے لئے سعادت و برکت کا باعث ہے حضرت نے جواب دیا کہ ان چیزونکی تو مجھے کوئی حاجت نہین ہے ہان بایزید کے لشکر کے جو قیدی تمہارے ساتہہ آئے ہین اُنمین سے جسقدر میرے حجرہ مین آسکین اُنکو بہیجدیدو امیر نے بمنت و خوشی تمام قیدیونکو

بلایا جو تعداد مین کئی ہزار تھے وہ سب کے سب آپ کے حجرہ مین آگئے امیر یہہ کرامات دیکھکر
اور بہی معتقد ہوگیا اور سب قیدیونکو آزاد کرکے حضرت کی خدمت مین چھوڑ گیا اور خود
رخصت ہوا حضرت نے سب قیدیونکو حجرہ سے نکال کے فرمایا کہ اب تم آزاد ہو اپنے
اپنے وطن کو چلے جاؤ وہ سب آپ کے مرید ہوئے اور عرض کی کہ ہم لوگ جانا نہین
چاہتے ہین آپکی خدمت مین رہینگے حضرت نے قبول فرمایا یہہ بہی کہا جاتا ہی کہ جب شاہ
اسمعیل صفوی اپنے آبائی تخت پر بیٹہے تو انہین قیدیونکے اولاد اور حضرت کے دوسرے
مریدون کے اولاد نے جو نہایت بیشمار وسیاہی تھے شاہ اسمعیل اول کو کشورستانی کی
ترغیب دی اور ملک ایران کا مسخر کیا اور اسی گروہ کو قزلباش کہتے ہین۔

یہہ بادشاہ نہایت الوالعزم وغیور وسیاہ دوست تہا ۸۷۶ھ مین پیدا ہوا ۱۳ برس سلطنت
کی ۷۵ برس کی عمر مین انتقال کیا

## ذکر سلطنت محمد خان اول سلطان

جب سلطان بایزید کو امیر تیمور نے قید کرلیا تو اونکے بیٹے بھاگ کے اپنے ملک مین
چلے آئے اور آپس مین خوب جدال وقتال وخانہ جنگی رہی جسکی تفصیل کے لئے ایک دفتر
چاہیئے الغرض گیارہ بارہ برس یون ہی گذرے سلیمان کو سپاہ نیک چری نے اس وجہ
سے قتل کرڈالا کہ اوس نے فوج کے ایک سردار کی ڈاڑہی مونڈ ڈالی تھی موسےٰ نے اپنے
بہائی کے انتقام لینے کا قصد کیا اور بہت سی سپاہ نیک چری کو زندہ گرفتار کرکے
آگ مین جلادیا

۸۱۶ھ مین محمد نے اپنے بہائی موسےٰ کو قتل کرڈالا اور خود تخت سلطنت پر بیٹہا اور انتظام

ملک

مملکت کیطرف جو آپس کی خانہ جنگیون سے بہت کچھ محتاج اصلاح ہو رہا تہا متوجہ ہوا
سلاطین فرنگ و یونان سے دوستانہ نامہ و پیام جاری کیا حاکم قرمان نے جسکو قدیمی کینہ
سلطان بایزید سے تہا موقع پاکے بایزید کی قبر کہود کے لاش کو جلادیا محمد خان نے اس
فساد کے دفع کرنیکا قصد کیا اور دشمن کو بہگادیا حاکم قرمان کا بیٹا مصطفےٰ بیگ گرفتار ہوا
جب سامنے آیا تو اوسنے اپنے سینہ کے مقابل ایک کبوتر اپنے جبہ مین چہپا لیا تہا
اوسپر ہاتہہ رکہہ کے بقسم کہا کہ جب تک یہہ برقع میرے جسم مین ہے بادشاہ سے
بیوفائی نکرونگا سلطان نے بہی قسم کہائی اور اُسکے قصور معاف کئے مصطفےٰ بیگ نے
پادشاہی محل سے نکلتے ہی کبوتر کو تو مار ڈالا اور فوراً پادشاہی بکریونکے گلہ کو لوٹنا شروع
کردیا جب بادشاہ کو خبر ہوئی سوارونکو بہیجا اور اوسے پہر پکڑ بلا کے کہا کہ میری اہلیت و
شرافت اسکی مقتضی نہین ہے کہ تجہہ ایسے کینہ عہد شکن کو سزا دون اسلئے کہ مین نے
امان دی ہے تو اگر اپنی قسم سے پہرا پہر امیری شان وہ نہین ہے کہ اپنے عہد سے

پہرون مین تیری جان بخشی کی جہان تیرا جی چاہے چلا جا

انہین دنونمین ایک شخص نے خروج کیا اور لوگون پر یہہ اظہار کیا کہ مین وہی مصطفےٰ
بایزید کا بیٹا ہون جو امیر تیمور کی لڑائی مین روپوش ہوگیا تہا پادشاہ نے اوسپر لشکر
کشی کی اور وہ بہاگ کے قیصر روم کے کسی عامل پاس پناہ گزین ہوا محمد خان نے عامل
سے اوسکو مانگا مگر اوسنے قیصر کی اجازت کا عذر پیش کیا اور قیصر نے سلطان کو لکہہ
بہیجا کہ جو کسی پادشاہ کی پناہ مین آئے اوسکو اوسکے دشمن کے حوالہ کرنا نہایت بیحمیتی
ہے مگر آپ مطمئن رہین کہ مین اوسکو اوسکی زندگی تک نظر بند و قید رکہونگا سلطان

سنے اس بات کو قبول کرلیا اور اوسکی لئے کچھ ماہوار مقرر کردی اس بادشاہ کے وقایع لڑائیونکے بہت ہین مگر ذکر اسکا یہان خالی از طوالت نہین صرف ضروری امور پر اکتفا کی جاتی ہے اسنے اپنا تختگاہ ادرنہ مین مقرر کیا اور سلاطین عثمانیہ مین یہی پہلا بادشاہ ہے جس نے جہازات جنگی و سپاہ دریا و توپخانہ کو سلطنت عثمانیہ مین ایجاد کیا ۸۲۴ھ مین خونی اسہال کے عارضہ مین وفات پائی جب مرض سے روز بروز اُسکی حالت تباہ ہونے لگی تو اپنے بیٹے مراد کو اماسیا سے طلب کیا لیکن قبل اسکے کہ بیٹا پہونچے پیام اجل پہونچگیا وزیرون نے اوسکے مرنیکا حال مخفی رکہا جب اکتالیسوین دن مراد خان تخت نشین ہوا اوسوقت سلطان کے مرنیکی خبر لوگونکو معلوم ہوئی بہت سی مسجدین سلطنت عثمانیہ مین اس بادشاہ کی یادگار ہین آدمی ذہین و عقیل مستقل مزاج عادل کریم دوستی کا سچا اور بے کینہ تہا ظاہری شان و شوکت و تزک و احتشام کو بہت پسند کرتا تہا مشایخ صوفیہ سے دلی محبت کرتا تہا اور یہی پہلا بادشاہ سلاطین عثمانیہ کا ہے جس نے مکہ معظمہ کے محتاجونکے لئے سالانہ روپیہ مقرر کیا اوسکی مدت سلطنت آٹہ سال ہے

## ذکر سلطان مراد خان ثانی سلطان ۶

محمد خان کے بعد اوسکا بیٹا مراد خان ثانی تخت نشین ہوا یہ بادشاہ ۸۰۴ھ مین پیدا ہوا اور بیس برس کی عمر مین بادشاہ ہوا مانویل قیصر روم نے اوسکو لکہا کہ تم اپنا بیٹا یہان پاس رہن رکہ دو ورنہ مین مصطفے کو جو بایزید یلدرم کا بیٹا اور میرے پاس محبوس ہے رہا کر دونگا مگر مراد خان نے اس درخواست پر کچھ اعتنا نکی قیصر نے مصطفے کو رہا کر کے بسر جنگی جہاز کی افسریت پر مراد خان کی مقابلہ کو بہیجا اور مصطفے نے شہر کالی بولی پر

قبضہ

قبضہ کرلیا مراد خان نے بایزید پاشا کو تیس ہزار فوج کے ساتھہ مصطفے کے مقابلہ
کو روانہ کیا مگر بایزید پاشا مارا گیا اور اوسکے فوج نے شکست کہائی اب مراد خان نے
بہ نفس نفیس چڑہائی کی جب سلطانی لشکر کالی بولی کے قریب پہونچا مصطفے کے اکثر
فوج سلطان سے مل گئی مصطفے یہہ حالت دیکہہ کے مضطر کالی بولی سے بہاگا راہ
مین اوسکے نوکرون نے اوسکو مار ڈالا سلطان نے وہان سے قسطنطنیہ کی طرف رخ
کیا اور ایک لاکہہ فوج سے وہان جاگرا اور خون و لوٹ سے سپاہیون کو معاف کردی اگرچہ
قسطنطنیہ فتح نہین ہوئی مگر مانویل نے نہایت عاجزی و ذلت سے صلح کرلی اور جزیہ
قبول کیا مراد خان نے وہان سے مظفر و منصور مراجعت کی مگر چند مہینہ مین قیصر اس
شکست کے صدمہ و رنج سے بیمار ہوکے مرگیا

مراد خان نے پہر جہاد کا تہیہ کیا اور بہت سے شہر و بلاد جو [illegible]
واقع تہے فتح کرلئے مگر بلغار پر اوسکو سخت شکست ملی جس مین بیس ہزار فوج [illegible]
آئی اور سلطان وہان سے ناکام پہرا مگر پہر اوسنے شہاب الدین بادشاہ [illegible]
فوج کے ساتہہ بلغار کے فتح پر متعین کیا جو پان سو آدمیون کے ساتہہ [illegible]
مین آگیا سلطان نے اوسپر بہی تیسری مرتبہ چڑہائی کی اور شکست کہائی [illegible]
کے اقرار پر باہمد گر صلح ہوگئی مراد خان نے اپنے بیٹے محمد خان کو اپنی جگہہ [illegible]
کیا اور خود گوشہ نشین ہوگیا جب حاکم بلغار نے یہہ سنا تو اوسنے عہد شکنی کی اور
سلطان پر لشکر کشی کی بہت سی لڑائیان خشکی اور تری مین ہوئین اور دو سو پینتالیس
جہاز سلطانی کو توپون سے اوڑا دیا اور خشکی کی لڑائی مین بہی فتحیاب رہا بہت سلطانی

شہر اوسکے تصرف مین آگئے جب سرداروں نے یہہ حال دیکہا تو مرادخان کو گوشہ سے نکالا اور چالیس ہزار فوج کے ساتہہ دشمن کا مقابلہ کرایا اس مرتبہ بہی بلغار والون نے شکست دی اور سلطان کے خیمہ تک پہونچگئی تہی اور سلطان چاہتا تہا کہ بہاگے مگر فوج کے افسرون نے سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اس عرصہ مین شاہ بلغار سامنے آگیا سلطان مرادخان نے کہ فن تیراندازی مین بے مثل تہا ایسا ایک تیر پہینکا کہ شاہ بلغار کے سینہ کو توڑکے پیہہ کے پار نکل گیا فوج ہمراہی نے جو اوسوقت سلطان کے پاس تہی اُسکا سر کاٹ ڈالا اس واقعہ سے ایک تہلکہ دشمن کے لشکر مین پڑگیا اور ساری فوج کے پانون اوکہڑ گئے مرادخان نے بامراد اپنی دارالسلطنت کا راستہ لیا ۸۵۵ھ مطابق ۱۴۵۰ء مین سلطان نے اکہاسی برس کی عمر مین انتقال کیا اور اکتیس برس سلطنت کی

اور برصہ مین دفن ہوا

## ذکر سلطان محمد خان ثانی سلطان

یہہ بادشاہ سلطان مراد ثانی کا بیٹا ہے ۸۲۹ھ مین پیدا ہوا اور اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت پر بیٹہا اسکا بہائی اورخان قیصر روم کے پاس نظربند تہا قیصر نے لکہا کہ اوسکی معمولی ماہوار جلد بہیجدو ورنہ اورخان کو مین رہا کردونگا سلطان اس خط کو پڑہ کر نہایت غصہ ہوا اور فوج کے جمع کرنے کے لئے حکم دیا چند مدت مین تقریباً ڈہائی لاکھ فوج جمع ہوگئی اودہر قیصر نے بہی خبر پاکے لشکر کی آراستگی کا حکم دیا اور تمام سلاطین یوروپ اور یوپ روم سے اوسنے استمداد چاہی اور ہر ایک نے بقدر اپنی حیثیت کے فوجین بہیجین ۸۵۷ھ مین سلطان محمد خان روانہ ہوا اور قسطنطنیہ کے متصل پہونچکے شہر کا محاصرہ کرلیا

پچاس شبانہ روز تک لڑائی ہوتی رہی چار برج قلعہ کے ٹوٹ گئے اور جابجا دیوار وئین بہی رخنہ پڑ گئے بیسوین جمادی الاولی ۸۵۷ھ کو سلطان کی فوج نے یورش کی اور ٹوٹی دیوارون کی طرف سے قلعہ مین گہس پڑے اور غنیم بہی خوب دل کھولکے لڑے ہزارہا آدمی مارے گئے قسطنطین ایم برادر اطوس قیصر روم بہی سپاہ نیک چری کے ہاتہہ سے مارا گیا اور اوسکا سر نیزہ پر رکھکے تمام شہر مین پہرایا گیا تین روز تک قتل عام اور لوٹ ہوتی رہی چوتہے دن حکم امان کا جاری ہوا بہت سے کنیسون کی مسجدین بنائین کچہہ کنیسے عیسائیون کے لئے چہوڑ دئے گئے تاریخون سے پایا جاتا ہے کہ یہہ شہر قسطنطین الکبر کے زمانہ سے اس واقعہ تک ۹۲ مرتبہ محصور ہوا اور سات مرتبہ فتح ہوا قیصران روم پہلے فلسفی مذہب تہے بعد ظہور حضرت عیسے علی نبینا و علیہ الف الف صلواۃ والسلام مذہب عیسائی اختیار کیا اور تمام فرنگستانین قیصر روم شہنشاہ کہلاتے تہے سلطان نے اس فتح کے بعد تمامی شاہان مصر و شریف مکہ و شاہ ایران کو نامہ بہیجے اور اس فتح نمایان کی خوشخبری دی عیسائیونپر خراج مقرر کیا اور مسجد جامع جو بنام زوسمجا یوب ابتک موجود ہے تعمیر کرائی جب اوسکی تعمیر تمام ہوچکی جمعہ کے دن سلطان نے انہین نماز جمعہ پڑہی اور شیخ الاسلام قاضی القضاۃ شیخ شمس الدین نے سلطان کی کمر مین تلوار باندہی جب سے شاہان آل عثمانیہ مین یہہ رسم ہوگیا ہے کہ جب کوئی پادشاہ تخت نشین ہوتا ہے جمعہ کے دن اوس مسجد مین جمعہ پڑہتا ہے اور شیخ الاسلام اوسکی کمر مین تلوار باندہتے ہین بعد اس فتح کے سلطان نے ڈیڑہ لاکھ فوج اور تین سو توپین لیکے قلعہ بلغراد کا محاصرہ کیا اور مدتون محاصرہ رہا سلطان کے بہی اس محاصرہ مین خفیف زخم آیا

مگر قلعہ فتح نہوا بالآخر سلطان نے محاصرہ اوٹھا کے اورنتہ کی طرف معاودت کی چند دنون
بعد سلطان نے پھر ملک ستانی کی غرمیت کی اور بہت سے شہر یونان اور ملک
صرب یعنے سرویہ و طراب زون اور ولایت سنیوب و جزیرہ نسبوسہ و کشور صقالیہ اور
بلاد ارنبوط کے فتح کیے ۸۰۵ھ مین بیش طش کے سپہ سالاری مین جو قیصر کے عزیزون
مین تہا لاکھ فوج جزیرہ رودس کے فتح کو روانہ کی اور تین مہینہ تک جزیرہ کا محاصرہ رہا
آخر کو جزیرہ فتح نہوا اور فوج واپس گئی بعد اوسکے سلطان نے دو لشکر جرار ایک کو
جزیرہ قبرس اور دوسرے کو ایران کے فتح کے لئے تیاری کا حکم دیا ہنوز یہہ لشکر
مرتب و تکمیل نہین ہوا تہا کہ سلطان نے جمادی الاول ۸۰۶ھ موافق ۱۴۰۳ء مین انتقال
کیا اور بلدۂ ازنیک مین مدفون ہوئے عمر اس سلطان کی ۵۲ برس تہی اور مدت
سلطنت ۱۳ برس بارہ سلاطین کے ملکون کو اسنے فتح کیا اور دو سو سے زیادہ
قلعہ مسخر کئے عالمون کو نہایت دوست رکھتا علم کی بہت قدر کرتا تہا اور خود بہی علم
سے بے بہرہ نہ تہا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اس بادشاہ کے ہم عصر ہین اس بادشاہ کی

صفحے تھی بایزید و جمشید

## ذکر سلطان بایزید ثانی سلطان

محمد خان کے وفات کے بعد محمد پادشاہ وزیر چاہتا تہا کہ جمشید سلطان کے چہوٹے
بیٹے کو تخت پر بٹہاے مگر فوج نیک چری نے وزیر کو قتل کر ڈالا اور اوسکی جگہہ
اسحق پادشاہ کو مقرر کیا اس عرصہ مین بایزید چار ہزار سوار کے ساتہہ آماسیا
مین آیا اور باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا جمشید نے برصہ مین جا کے بغاوت شروع

کردی بایزید نے اوسکے مقابلہ کو لشکر روانہ کیا لیکن سلطانی لشکر نے شکست کہائی
اور بایزید بذات خود متوجہ ہوا اور جمشید کو بہگا دیا راہ مین قوم ترکمان نے جمشید سے
ہتیار و کپڑے چہین لئے اور جمشید مصر کے طرف چلا گیا جہان قاید بیگ قوم چرکس کے
سردار نے اوسکی نہایت تعظیم و تکریم کی اور اپنے پاس رکھا ترکمانون نے جمشید کا لباس
و ہتیار جو چہین لیا تہا بایزید کے پاس بغرض انعام لے گئے مگر اُوسنے بجائے اسکے
کہ اون لوگون کو کچہہ انعام دے اون سبکو پہانسی دیدی اور یہہ کہا کہ جو غلام و نوکر اپنے مالک
سے بیوفائی و نمک حرامی کرین اونکی یہی سزا ہے چار مہینہ کے بعد جمشید قاید بیگ
سے رخصت ہوکے مکہ معظمہ کو چلا گیا اور حج کے بعد پھر لڑائی کا سامان فراہم کیا
بایزید نے جمشید کو لکہا کہ خدا کے حکم سے یہہ ملک میرے حصہ مین تہا اب تمکو
بھی خدا کی مرضی و تقدیر پر راضی ہونا چاہیئے مگر جمشید نے نمانا اور پھر آپس مین لڑائی
ہوئی مگر جمشید شکست کہاکے طالش ایلی کی طرف بہاگ گیا اور قوم صفالیہ نے
اوسکی حمایت کی بایزید نے حاکم رودس کو خط لکہا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے پاس
روانہ کرو اور خرچ بھی بہیجو مگر رودس نے نمانا اور جمشید کو بایزید کے خوف سے
شہر نیس علاقہ اٹالی مین بہیجدیا جمشید وہان بھی نہ ٹہرا اور شہر روسیلون علاقہ
فرانس مین اور دوسرے ملکون اور شہرون مین سات برس تک پھرتا رہا آخرش
شاہ فرانس نے اوسکو قید کیا جب پاندسویس ایم براطوس مرگیا جمشید قید سے
بھاگ کے پوپ سلیسوس کے پاس گیا اور اپنا حال بیان کیا پوپ نے اوسکو
بڑے اعزاز سے اپنے پاس رکھا جب پوپ مرگیا اور اوسکا بیٹا اسکندر ششم

جانشین ہوا تو بایزید نے پوپ کو جمشید کے شر دفع کرنیکی ترغیب دی اور پوپ نے روپیہ کی طمع مین جمشید کو زہر دیدیا بایزید اپنے عہد مین بہت سی لڑائیان لڑا بہت سے ملک فتح کئے ایک مرتبہ وہ بقصد تسخیر ملک ارنبوط جاتا تہا اثنائے راہ مین ایک فقیر سلطان سے پاس آیا اور چاہتا تہا کہ اوسکو ہلاک کرے محافظین سلطانی نے اوسیوقت اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اوس روز سے یہہ دستور ہوگیا کہ کوئی شخص ہتیار بند سلطان کے پاس نہین جاسکتا ۸۹۳ھ مین سلطان نے بلاد بولونیا پر حملہ کیا اور دس ہزار عیسائی کو قید کرلایا اور بولونیا کو خوب لوٹا ۹۰۶ھ مین قسطنطنیہ مین ایک زلزلہ آیا جس سے ایک ہزار ستر گھر اور ایک سو نو مسجدین اور ایک ٹکڑا قصر سلطانی کا گر پڑا اور بیالیس دن تک زلزلہ بار بار آتا تہا سلطان نے پندرہ ہزار معمار و مزدوراون سب مہندمہ عمارت کی درستی کو مامور کئے اور سب کو ترمیم کرادیا ۹۱۸ھ مین سلطان نے بعارضہ نقرس بیمار ہوکے وفات پائی عمر اسکی ۶۶ سال کی تھی اور ۳۲ برس بادشاہت کی یہہ بادشاہ جسیم قوی ہیکل ظریف ادیب عابد پرہیزگار تیر انداز اور شعر و سخن کا بھی مذاق درست رکھتا تہا ہر سال زر خطیر مکہ معظمہ کو بہیجا کرتا تہا انکے بیٹون مین جو جابجا بادشاہ ہوے سلطان جہاندار سلطان احمد سلطان فورقود سلطان محمود سلطان عبداللہ اور سلطان علم شاہ تھے ان سب کے بہی نامی اولاد ہوئی مگر سلطان بایزید خان کے ارشد و امجد بیٹون مین سلیم خان تھے

## ذکر سلطان سلیم خان اول سلطان ۹

بایزید کے مرنیکے بعد اُسکا بیٹا سلیم خان جانشین ہوا ولادت اوسکی ۸۷۲ھ مطابق

سنہ ۹۱۷ھ مین ہوی اوسکی تخت نشینی کے بعد اوسکے بہتیجی علاء الدین نے شہر برصہ مین بغاوت
شروع کردی سلطان دار السلطنت مین اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا قایم مقام کرکے
ستر ہزار فوج لیکے براہ خشکی علاء الدین پر چڑہ دوڑا اور ایک سو بیس جہاز جنگی
دریا کے راہ سے روانہ کئے علاء الدین کے باپ احمد نے بھی شہر آماسیا مین بغاوت
شروع کردی اور اوسکا دوسرا بہائی مصطفے اوسکا وزیر شہ یک ہوگیا سلیم نے راہ مین
سنا کہ مصطفے کی عورتین اوس پاس جاتی ہین اسلئے اوس نے سوارونکو دوڑایا کہ اون سب کو
گرفتار کرلائین مگر احمد یہہ خبر پاتے ہی وہان آپہونچا اور سوارونکو متفرق کرکے عورتون
کو بچا لیگیا آخر کو سلیم نے سردارونکی سازش سے مصطفے کو گرفتار کرلیا اور گلا گھونٹ
کے مارڈالا اور بعد اوسکے بہت سے امرا اور وزرا و بہائی بہتیجون کو قتل کیا سلیم کے
پاس سوائے شاہ اسمعیل صفوی کے سب بادشاہون نے تحایف و نامہ بہیجی سلطان سلیم
سنی حنفی المذہب تھا تعصب مذہبی بھی اوسکے مزاج مین بہت تہا مراد خان کا ایک
بہتیجا شاہ اسمعیل کے پاس شاہ گزین ہوا اس سبب سے سلطان نے اوسپر
چڑہائی کی اور ڈیڑہ لاکھ فوج جرار اور ساٹھہ ہزار اونٹ محمولہ سامان جنگ لیکے ایران
پر حملہ کیا چونکہ شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تھی چند منزل تک تمام دیہات کو اپنے ملک کے
جلادیا جس سے سلیم کے لشکر کو بوجہ نایابی خوراک و چارہ وغیرہ بڑی سخت تکلیف ہوئی
صمدان پادشاہ نے سلطان سے شکایت کی کہ اس ملک مین سیاہیونکو بہت نقصان پہونچا
سلطان نے خفا ہوکر اوسکو قتل کیا اور شاہ اسمعیل کے پاس زنانہ لباس بہیجا اگرچہ
شاہ مین مقابلہ کی طاقت نہ تہی مگر غیرت و حمیت نے جوش کیا اور غرہ رجب سنہ ۹۲۰ھ مین

دونون لشکرونمین خوب لڑائی ہوئی اس معرکہ مین شاہ اسمعیل زخمی ہوکر گھوڑے سے گر پڑا سلطانی سوار چاہتے تھے کہ اوسکو گرفتار کرلین مگر ایک ایرانی سوار اپنی جان پر کھیل کے وہان پہونچا اور اپنا گھوڑا شاہ کو دیا شاہ موقع پاکر گھوڑے پر سوار ہوکے اوس معرکہ سے تبریز کیجانب نکل گیا اور وہ ایرانی سوار وہان مارا گیا سلیم نے شاہ کے خیمہ گاہ کو لوٹا اور وہان سے شاہ کے تعاقب مین تبریز کو روانہ ہوا یہان سلیم نے مرزا بدیع الزمان سے جو امیر تیمور گورکان کی اولاد مین تھے بہت اعزاز و احترام سے ملاقات کی اور شاہ اسمعیل کا جس قدر مال و اسباب پایا اوسکو ضبط کیا لاچار شاہ نے تحفہ و ہدیہ بہیج کے سلطان سے صلح کرلی ۔

سنہ ۹۲۱ مین سلیم نے کوماخ کا قصد کیا اور علاء الدولہ سردار ترکمان پر چڑہائی کی سینان پادشاہ قیصر کے سپہ سالار نے علاء الدولہ کو قتل کرکے سر اوسکا سلطان کے پاس بہیجا اور اُس نے عبرتاً عزیز مصر کے پاس روانہ کیا اسی عرصہ مین خبر ملی کہ قسطنطنیہ مین قوم ینکچری نے صدر اعظم کا گھر لوٹ لیا اور غدر مچا رکھا ہے سلیم فوراً اسلامبول مین آیا اور مجرمین کو قتل کیا اوسکے بعد دیار بکر و باردین و سنجار و موصول وغیرہ کو فتح کیا سنہ ۹۲۲ مین قانصوہ والی مصر سے ناخوش ہوا اور اوسکے استیصال کا قصد کیا مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگر یونس بادشاہ کی سفارش سے خون تو معاف کردیا مگر اوسکی ڈاڑھی مونڈوا کے ایک خارشتی گدھے پر سوار کرکے تمام شہر مین تشہیر کی اور نکلوادیا عزیز کو یہہ ذلت سن کے جوش آگیا اور مقابلہ کے لئے نکلا چونکہ وہ بہت معمر آدمی تہا عین معرکہ مین گھوڑے سے گر پڑا

اور مارا گیا

اور مارا گیا سلیم نے وہان سے کوچ کرکے حلب وحمص ودمشق وشام کو فتح کیا اور چار مہینہ وہان مقیم رہا امرائے عرب سے ملاقاتین کین کوہ لبنان پر متبرک مقامات کی زیارتونکا شرف حاصل کیا دمشق کی جامع امیہ مین خطیب کو خلعت اور پچاس ہزار قرش انعام عطا کیا یہہ مسجد بہت بڑی ہے طول اوسکا ساڈھے پانسو قدم اور عرض ڈیڑھ سو قدم ہے ستون اوسکے سنگ سماق اور رخام کے مختلف رنگ کے ہین چھت سے قندیلین چاندی سونے کی زنجیرون مین لٹک رہی تھین رمضان کے مہینہ مین بارہ ہزار قندیلین اس مسجد مین روشن کیجاتی تھین چار محرابین اور چار امام اہل سنت وجماعت جیسے کہ مکہ معظمہ مین ہین یہان بھی ہین اور تین منارہ بہت بلند بنے ہوئے ہین تیہتر موذن نوکر تھے اور اس عمارت کی تعمیر مین تین لاکھہ اشرفی صرف ہوئی تھین اور بانی اسکے ابوالعباس ولید بن عبدالملک خلیفہ ششم بنی امیہ ہین۔

ان فتوحات کے بعد طومان والی مصر کے نام جو قانصوہ بیٹا تھا اطاعت کے لئے لکھا طومان نے سلیم کے وکیل کو مروا ڈالا اور نواحی شہر غزہ مین سلیم سے لڑائی ہوئی اور رومی غالب آئے اور شہر غزہ کو لے لیا اور جنگل کے راستہ سے مصر کا قصد کیا حسین بادشاہ نے راہ کی خرابی سے منع کیا کہ یہہ راستہ نہایت دشوار گذار ہے اسپر سلطان کا مزاج برہم ہوگیا اور حسین بادشاہ کو قتل کر ڈالا ۲۹ ذیحجہ ۹۲۲ھ مین طومان اور سلیم سے سخت لڑائی ہوئی پہلے ہی لڑائی مین سینان پاشا سپہ سالار رومی مارا گیا آخر چند لڑائیونکے بعد مصر فتح ہوا شہر کے باشندے گھر چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے سلیم شاہ نے اونکو امان دیکے شہر مین بلا لیا اور جب وہ لوگ اپنے مکانون مین آکے آباد ہوئے

اونکے ساتھہ عہد شکنی کی گئی اور اسی ہزار مصری کی گردنین ماری گئین طومان نے
ایک بہاری فوج صحرای عرب سے جمع کرکے پھر مقابلہ کیا اور سلیم کو شکست دی مصر
پھر چھین لیا سلیم نے مصطفےٰ بادشاہ کو طومان پاس بہیجا اور صلح کی درخواست کی طومان
نے مصطفےٰ کو مار ڈالا اور پھر لڑائی کو تیار ہوا مگر اب اوسنے شکست کہائی اور بہاگ
کے اپنے ایک ہمسایہ سردار کے پاس پناہ لی اوسنے طومان کو پکڑکے سلیم کے
حوالہ کردیا اور سلیم نے فی الفور طومان کی گردن اوڑادی اسی سال حرمین شریفین
زادہا اللہ شرفا سلطان کے قبضہ مین آئے اس واقعہ کے بعد سلیم نے ۹۲۵ھ مین
مین قسطنطنیہ کو مراجعت کی اور ڈیڑہ سو جنگی جہاز کا بیڑہ تیار کیا اور ساٹھہ ہزار فوج
نئی بہرتی کی ۸ شوال ۹۲۶ھ مین اور چون سال کی عمر مین انتقال کیا نو برس بادشاہی کی
یہہ بادشاہ طویل القامت جسیم سرخ رنگ غصہ ور و ظالم تھا داڑہی مونڈاتا تھا اور
شکار کا بہت شوقین تہا شاعری کا بھی شوق تہا اور اوسکے اشعار عربی و فارسی و ترکی
روم مین بہت مشہور ہین

## ذکر سلطان سلیمان خان اول سلطان ۱۰

سلیم خان کے بعد اوسکا بیٹا سلیمان خان ۹۲۶ھ مین تخت پر بیٹہا اس بادشاہ کے زمانہ مین
سلطنت عثمانیہ مین حشمت و شوکت کو بہت ترقی ہوئی تیرہ لڑائیان بذات خود اوسنے
کین اور اپنے ملک مین بہت سے عمارتین بنائین اور اپنی مدت سلطنت مین بڑے
بڑے اہم کام کئے پہلے بلغراد کو بذات خود فتح کیا اور مستقر خلافت پر لوٹ آیا اس معاودت
کے دس دن کے اندر تین بیٹے اسکے مرگئے بعد اوسکے فرانس اور دوسرے

قومون سے بارہا لڑا اور مظفر و منصور رہا ابراہیم پاشاہ سلطان کا بھتوئی بھی عیسائیون
کی لڑائی پر مامور ہوا جس نے دو لاکھ عیسائی قتل اور ایک لاکھ گرفتار کئے اور خزانہ
سلطانی کو زر و جواہر سے بھر دیا اور پھر ایک مرتبہ عیسائیون پر حملہ کیا اور پانچ ہزار
سر اونکے لے آیا اور سلطان کے خیمہ کے پاس برج کی طرح چن دئے سات مہینہ مین یہہ
مہم اوسنے انجام کو پہونچائی

شعبان سنہ ۹۳۱ مین جامع مسجد حلب مین وہان کے لوگون نے قاضی کو شہید کیا
پادشاہ فوراً وہان پہونچا اور مفسدین کو گرفتار کر کے قتل کیا اسی سال مین شاہ نمسا کا وکیل
مع نامہ حاضر ہوا مگر چونکہ نامہ مین مضمون خلاف طبع تہا سلطان نے نو مہینہ سفیر کو قید رکھا
اور بعد اوسکے رہا فرما کے جواب دیا کہ مین خود آکے ان امور کا جواب دیتا ہون اور سنہ ۹۲۹ھ
مین ایک لاکھ پچاس ہزار فوج اور تین سو توپین لیکے نمسا پر چڑہائی کی راستہ مین ایک جگہہ
پانی بہت برسا اور دریا نے اسقدر طغیانی کی کہ تمام خیمہ و سیاہ دریا برد ہو گیا اور سلطان
اور لشکر کو سخت تکلیف و زحمت ہوئی دو روز کے بعد سلطان یہان سے روانہ ہوا راستہ
مین شاہ موہگز نے ملاقات کی سلطان اوسکے ساتہہ باخلاق و اعزاز پیش آیا اور خلعت
قیمتی اور گھوڑے مع ساز و سامان مرصع انعام مین دیکے رخصت کیا یہان سے بودکرسی
کیطرف روانہ ہوا وہانکے پادشاہ نے مقابلہ کیا بہت سے عیسائی مارے گئے اور
یہہ ملک بھی سلطان کے تخت و تصرف مین آگیا ان سب فتوحات کے بعد سلطان
نے بڑے کروفر کے ساتہہ اسلامبول کو معاودت کی

محرم سنہ ۹۳۵ مین شاہ فرانس نے درخواست کی کہ کنیسہ عیسائیان جو بیت المقدس

مین سے عیسائیونکو دیدیا جائے سلطان نے جواب لکھا کہ یہہ کنیسہ مدت سے اہل اسلام
کی مسجد ہوگیا ہے اب خلاف عمل درآمد قدیم اوسکا قبضہ نہین اوٹھہ سکتا چونکہ یہہ امر مذہب
سے متعلق ہے بافسوس یہہ درخواست قبول نہین ہوسکتی اگر جاگیر یا مال ومتاع طلب
کرتے تو دریغ نہ کیا جاتا ۹ ارمضان سنہ مذکورہ مین سلطان دو لاکھہ فوج لیکر قسطنطنیہ
سے نکلا اور ولایت سرب پر چڑہائی کی ۱۴ قلعہ فتح کئے اور شہر بلغراد مین نہایت شان
وشوکت سے داخل ہوا اور فوج کو انعام ومال غنیمت تقسیم کیا ۹۴۱ھ مین عجم کیطرف
متوجہ ہوا اور بغداد کو فتح کرلیا اور امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور براہ تبریز
قسطنطنیہ کو لوٹ آیا یہان اُسنے ابراہیم پاشاہ کو کسی جرم مین معطل اور قتل کرکے اوسکی
جگہہ خیرالدین پاشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا جس نے بحکم سلطان ۹۴۵ھ مین شہر
ٹونس کو فتح کرلیا مگر شاہ ٹونس نے شاہ اسپین کی مدد سے پھر اپنا ملک واپس لے لیا
۹۴۸ھ مین سلطان پھر بعزم ملک ستانی اسلام بول سے نکلا اور خیرالدین پاشاہ کو علحدہ
لشکر کے ساتھہ فتح وتسخیر ممالک پر مامور کیا پاشاہ وزیر نے بہت سے جزایر ونبادر
اور شہرونکو فتح کرکے اپنے ملک مین داخل کیا ۹۴۷ھ مین پھر عجم کیطرف گیا راہ مین سلطان
علاءالدین شاہ ہند کا ایلچی حاضر ہوا اور نامہ گذرانا جسکا جواب مع تحایف وخلعت سلیمانخان
ایلچی کے ہاتھہ بھیجا گیا بعد اوسکے ایرانیون سے مقابلہ ہوا اور سلطان نے فتح پائی
عثمان پاشاہ کو جس نے اس مہم مین کارنمایان کئے تھے حلب کا حاکم کردیا اور شاہ
ایران سے صلح کرکے واپس ہوا ۹۵۳ھ مین سلیمان کے بیٹے مصطفےٰ نے بغاوت
کی اور گرفتار ہوکے قتل کیا گیا ۹۵۷ھ مین مسجد سلیمانیہ تیار ہوئی اسی سال شاہ ایران کا

نامہ آیا اور جواب لکھا گیا اور سلیمان کے دوسرے بیٹے بایزید نے بغاوت کی اور شکست پائی
اور ۹۶۵ھ مین ملک عجم مین بھاگ گیا شاہ طہماسپ صفوی نے اوسکی نہایت عزت و لحاظ داری
کی سلیمان کو جب یہہ خبر ملی تو اوسنے شاہ سے اپنے بیٹے بایزید کو طلب کیا اور شاہ نے
سلطان کے معتمدین کے ہمراہ بایزید کو بھیجدیا جنہون نے بایزید کا کام راستہی مین تمام کر ڈالا
سلطان شاہ کے اس تعمیل حکم سے نہایت خوش ہوا اور شکریہ مین بہت دوستانہ خط
لکھا اور چار لاکھ اشرفیان شاہ کو بھیجین ۹۷۰ھ مین سلیمان نے ملک افریقہ کو فتح کیا اسی سال مین
شاہ اسپین نے سلطان کے ملک پر حملہ کیا اور بعضے قلعہ لے لئے سلیمان نے اکہتر
جہاز و نکابیڑہ تیار کر کے مصطفے پادشاہ کے سپہ سالاری سے بغرض مقابلہ شاہ اسپین بھیجدیا
روانہ کیا مصطفے نے اس مہم کو بفتح و کامیابی انجام کو پہونچایا اور کئی ہزار قیدی اسپین کے
گرفتار کر لایا پھر سلطان نے بہ نفس نفیس جہاد کا ارادہ کیا اور بلغراد مین آیا اور رعیہ الیو
بہت سے ملک فتح کئے ۹۷۴ھ مین قلعہ زیجات کا محاصرہ کئے پڑا تہا کہ وجع مفاصل کے
عارضہ مین اوسنے انتقال کیا محمد صقلی سپہ سالار نے سلیمان کی مرگ کو مخفی رکھا اور
محاصرہ اور لڑائی کو بدستور قایم رہنے دیا یہان تک کہ قلعہ فتح ہو گیا اور سلطان کی وفات کے
اکیسوین دن اوسکا بیٹا بلدہ بلغراد سے یہان پہونچگیا اوسوقت سپہ سالار نے پادشاہ
کے وفات کی خبر فوج پر ظاہر کی یہہ پادشاہ سرخ رنگ بلند پیشانی ترشرو عالی ہمت تہا

۴۸ سال پادشاہی کی اور ۷۴ سال زندہ رہا

## ذکر سلطنت سلیم خان ثانی سلطان ۱۱

یہہ بادشاہ ۹۲۹ھ مطابق ۱۵۲۴ء مین پیدا ہوا اور ۹۷۴ھ مطابق ۱۵۶۶ء مین اپنے باپ کے

جگہہ تخت نشین ہوا اور باپ کی نعش قسطنطنیہ مین لاکے دفن کی اسکے ابتداعہد مین قوم نیک چری نے عذر کیا جسکو اوسنے بتالیف قلوب وانعام واکرام فرو کیا اور ایلچی شاہ ایران کا نامہ تعزیت وتہنیت اور دو دانہ موتی کے بوزن چالیس درہم اور ایک دانہ یاقوت کا بقدر نخود لیکے حاضر ہوا سلطان نے تحفہ دوستانہ قبول کیا اور جواب وشکریہ مع ہدایائے روم کے ایلچی کو حوالہ کرکے رخصت کیا انہین دنون سلطان نے امام وولی صنعائی یمن سے مقابلہ کیا اور والی صنعا کو شکست دی۔

زوستفانس یہودی نے جو سلطان کا عہد شاہزادگی سے نہایت مصاحب وعزیز تہا بہت عروج پایا اور سلطان اوسکے کہنے کو بہت مانتا تہا اوسکی تحریک سے جزیرہ قبرس (سایپرس) پر چڑہائی کی اور تین سو ساٹہہ جہاز جنگی بسپہ سالاری مصطفےٰ پاشا روانہ کئے جسنے بہت لڑائیون کے بعد جزیرہ کو فتح کیا اور بہت سا نقد وجنس اور دو ہزار لونڈی وغلام سلطان کیخدمت مین پیش کئے اس لڑائی مین پچاس ہزار سلطانی فوج کام آئی بعد اس واقعہ کے شاہ اسپین اور پوپ روم نے باتفاق سلطان پر چڑہائی کی اور دریائی لڑائی مدتون رہی سلطان کا اس ہنگامہ مین بہت نقصان ہوا اور ۲۲۴ جہاز قیصری تباہ وبرباد ہوئے اس فتح کے یادگار مین شاہ اسپین اور پوپ ہر سال ایک معین دن مین خوشیان کرتے ہین اور عید مناتے ہین بعد اوسکے انہین ایام مین سلطان اور عیسائیون سے مصالحہ ہوگیا

۲۴ شعبان سنہ ۹۸۲ مطابق سنہ ۱۵۷۴ع سلطان نے بعارضہ تپ محرقہ وفات پائی مدت سلطنت کی اور پچاس سال زندہ رہا یہہ پادشاہ شراب بہت پیتا تہا اور عیش دوست اور راگ ورنگ کا نہایت شوقین تہا مگر محمد سقلی وزیر کے حسن انتظام وخوش لیاقتی سے

اسکی مملکت مین کوئی فتور نہین ہوا۔

## ذکر سلطنت مراد خان ثالث سلطان ۱۲

سلطان مراد خان ۹۸۲ھ مین اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت پر بیٹہا اور اپنے پانچ بہائیون کو قتل کیا اور مسجد ایا صوفیہ مین باپ کے برابر اونکو مدفون کیا چار سو عیسائیونکو جو قید تھے رہا کر دیا بہت سے امرا اور عمایدکو خدمات سے برطرف اور معزول کیا ۱۵۷۶ء مین ٹفلس پر لشکر کشی کی اور گرجستان کو فتح کر لیا ۱۰۰۳ھ مین انتقال کیا ۲۱ برس سلطنت کی یہہ سلطان متوسط القامت زرد رنگ چہوٹی ڈاڑہی اور چہوٹی آنکہین رکھتا تھا نہایت عیش دوست تھا اور اوسکے محل مین پانسو لونڈیان و حرم تھین۔

## ذکر سلطان محمد خان ثالث سلطان ۱۳

سلطان محمد باپ کے وفات کے وقت شہر مانیسہ مین تھا صفیہ سلطان اوسکی ماں نے مخفی طور پر اوسکو باپ کے مرنے کی اطلاع دی اور سلطان کے مرنے کو بالکل مشتہر نہین کیا جب سلطان محمد خبر سنتے ہی بارہوین دن پہونچا اور تخت پر بیٹہہ گیا اوسکے باپ شاہ کے مرنیکی خبر مشتہر ہوئی تخت پر بیٹہتی ہی کل اختیارات سلطنت اپنی ران ہی کے سپرد کر دئے اور انیس بہائیون کو قتل کیا اور باپ کے برابر اونکو مدفون کیا باپ کی دس عورتیں کہ جو حاملہ تھین دریا مین غرق کر دیا بادشاہ نمسا نے سلطان کے لشکر کے مقابلہ اور اوسکو مغلوب کیا محمد خان نے اپنے سپہ سالار فرہاد پاشا کو قتل کر کے اوسکی جگہہ سینان پاشا کو کہ اسی برس کا بڈہا تھا لڑائی پر روانہ کیا مگر وہ بھی مغلوب ہوا آخر ۲۴ شوال ۱۰۰۳ھ کو محمد خان بنفس نفیس متوجہ ہوا اور شہر ارلو کو سات دن مین فتح کر لیا

اور شاہ نمسا کو بھگا دیا بہت سے عیسائیونکو قتل کیا سنہ ۱۶۰۳ء مین سلطان اور شاہ ایران سے مقابلہ ہوا سنہ ۱۶۰۴ء مین سلطان نے علیل ہوکے وفات پائی عمر اس بادشاہ کی ۲۷ سال تھی اور نو برس بادشاہت کی افیون بہت کھاتا تھا مگر شراب سے کام تھا بہت سے شراب خانہ موقوف کر دئے

## ذکر سلطان احمد خان اول سلطان ۱۴

سلطان احمد جب تخت پر بیٹھا اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی جلوس کے بعد اوسکو معلوم ہوا کہ شاہ ایران نے ملک قیصری مین مداخلت شروع کر دی ہے اور بلدہ اریغان اور قلعہ قرص اور دوسرے قلعہ وغیرہ فتح کر لئے اور رومی فوج مغلوب ہوئی اس لئے وہ بذات خود مقابلہ کو نکلا اور شاہ کے لشکر سے مقابلہ کر کے واپس آگیا اس راہ مین برف و سردی اور دوسری بیماریون سے بہت لوگ لشکر کے مر گئے اہل مجر (ہنگیریا) کے باشندون نے شاہ نمسا آسٹریا کے ظلم و ستم کی سلطان سے فریاد کی سلطان نے ان لوگون کی بہت دلجوئی و حمایت کی اور انہین مین سے ایک شخص کو بادشاہ بنا کے ہنگیریا کے تخت پر بٹھا دیا جسکے جب سے بہت سے ملک قیصری جو شاہ آسٹریا کے قبضہ مین آگئے تھے پھر سلطنت روم مین داخل ہو گئے۔

سنہ ۱۶۱۴ء مین شہر برصہ پر سلطان نے حملہ کیا پادشاہ نمسا نے صلح کر لی اور خراج دیکے سلطان کو فایز المرام رخصت کیا سلطان نے مراد پاشا کو سرجان پولاد حاکم اکراد اور امیر فخر الدین پر لشکر کشی کیلئے بھیجا اور بہت سخت مقابلہ کے بعد جان پولاد بھاگ گیا اور حلب کے متصل مارا گیا حلب کے باشندون نے مقتولین کے سر مراد پاشا کے

پاس بھیجدیے امیر فخرالدین بھی مقابلہ مین ٹہر نسکا اور بہاگ گیا مراد بادشاہ نے مظفر
ومنصور قسطنطنیہ کو مراجعت کی سنہ ۱۰۲۱ مین مراد بادشاہ ایران کی مہم پر بھیجا گیا اور اوسنے
شاہ کو شکست دی اور تبریز کو لے لیا شاہ نے صلح کرلی چند دنونمین مراد بادشاہ مر گیا اور
نصوح پادشاہ اوسکی جگہہ مقرر ہوا مگر تہوڑے ہی عرصہ مین سلطان نے اغوا سے مفتی فخرالدین
سے اوسکو مروڈالا اور اوسکی جگہہ محمد پادشاہ کو مامور کیا چونکہ شاہ ایران نے حسب وعدہ
صلح کے شرائط ادا نہین کئے لہذا سلطان نے فوج کو ایران روانہ کیا جو برف وبارش کے
صدمہ سے بہت نقصان اوٹہاکے ناکام واپس آئی اس لئے محمد پادشاہ خدمت سپہ
سالاری سے معزول اور اوسکی جگہہ خلیل پادشاہ منصوب ہوا سنہ ۱۰۲۵ مطابق سنہ ۱۶۱۶ عیسوی
شاہ اسٹیریا کا ایلچی باون ہرمان قسطنطنیہ مین آیا سلطان کو معلوم ہوا کہ عیسائیان اسلامبول
نے بقصد فساد وغارت بہت قسم کے ہتہیار اپنے مکانون مین جمع کئے ہین لہذا اونکی
خانہ تلاشی کی گئی اور چار عیسائی سردار گردن مارے گئے ایران کے تسخیر کیلئے بہت
بڑا لشکر بھیجا گیا مگر وہ شکست کھاکے واپس آیا سلطان نے اس مرتبہ خود چڑہائی کا
ارادہ کیا مگر انہین دنون مین کہ سنہ ۱۰۲۶ تھے سلطان نے رحلت کی چودہ برس سلطنت کی
یہہ بادشاہ جوان طبیعت عیش دوست تہا اسکے زمانہ مین تنباکو پینے کا رواج ہوا
جسکو تجار انگلنڈ سنہ ۱۶۱۰ مین لائے استنبول مین مسجد جامع احمدی اور حوض توپخانہ اونہین کا
بنایا ہوا ہے حرمین شریفین مین بھی اونکے یادگار وآثار باقی ہین چنانچہ کوکب دری اونہین نے
روضہ مبارک پر چڑہایا تہا

## ذکر سلطان مصطفےٰ ابن سلطان محمد ثالث سلطان ۱۵

سلطان احمد نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ مصطفےٰ اوسکے بھائی کو تخت پر بٹھایا جائے کیونکہ عثمان سلطان احمد کا بیٹا کم عمر اور تیرہ برس کا تہا اس وصیت کی تعلیم ہوئی مگر چونکہ وہ چودہ برس تک عورتون مین قید رہا اور سلطنت کا حوصلہ نہین رکھتا تہا اس لئے امرا نے باتفاق اوسکو پھر قید کر لیا اور عثمان کو تخت پر بٹھلایا

## ذکر سلطان عثمان ثانی سلطان ۱۶

عثمان خان نے سنہ ۲۸ مین تخت پر بیٹھتے ہی خلیل بادشاہ کو فوج کے ساتھہ ایران پر بھیجا مگر وہ اردبیل تک گیا اور شاہ عباس سے صلح کر کے سنہ ۱۶۱۸ع مین واپس آگیا قیصر نے خلیل بادشاہ کو معزول کر کے اوسکی جگہہ چلپی بادشاہ کو مقرر کیا جو فن سپاہ گری مین خوب ماہر تھا اور سکندر بادشاہ کو والی بولونیا کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا جہان چند لڑائیان خوب ہوئین بیس ہزار آدمی بولونیا کے مارے گئے اور دس ہزار گرفتار ہو کے اسلامبول مین آئے اور یہان وہ قتل ہوئے روس و فرانس و پوپ روم نے ہر چند بولونیا کی مدد قرار واقعی کی مگر قیصر کے لشکر پر فتح مند نہو سکے اور مسلمان منظفر و منصور رہے عیسائیون نے جزیہ قبول کیا یہہ بادشاہ بھی عورتون کی صحبت کا بہت شایق اور عیش دوست تہا اور طبعی میل و توجہ اوسکی اوسیطرف تہی ایک دفعہ مفتی شہر کی لڑکی سے نکاح کیا اس حرکت سے ارکان دولت اور سرداران فوج اوس سے بہت ناخوش ہوئے کہ اوسنے غیر کفو مین نکاح کیا اونہین دنونین کہ سنہ ۳۱ مطابق سنہ ۱۶۲۲ع تھے سلطان نے عزم حج کیا اور شہر کے باہر خیمہ ڈالا سپاہ نے بلوا کر دیا اور عثمان کو نہایت ذلت و خواری سے قتل کیا کیونکہ اونکو یہہ گمان تہا کہ بادشاہ بہیلہ حج چاہتا ہے کہ نئی فوج فراہم کرے اور قدیم لشکر مستاصل کر ڈالے

بعد اس واقعہ کے مصطفے کو پھر قید سے نکال کے تاج اوسکے سر پر رکھا جیسا
کہ ہنری چہارم کے قتل سے فرانس مین تزلزل ہوگیا تہا ویسا ہی اس ہنگامہ سے دولت
عثمانی مین بہی بڑی ابتری پہیل گئی شاہ ایران نے فرصت پاکے ممالک عثمانیہ پر
دست درازی شروع کردی سردارون نے جب یہہ حال دیکہا کہ مصطفے سے کسی طرح انتظام
سلطنت نہین ہوسکتا اوسکو تخت سے اوتار کے ۱۰۳۲ھ مین پھر حرم سرا مین مقید کردیا اور
مراد خان چہارم سلطان احمد کے بیٹے کو جو پندرہ سالہ اور جوان تھا سلطان بنایا۔

## ذکر سلطان خان مراد چہارم سلطان ۱۷

مراد خان ۱۰۳۲ھ مین تخت پر بٹہایا گیا اور دوسرے دن جلوس کے ساتہہ وہ ایوب مسجد مین
گیا اور سلاطین عثمانیہ کے رسم کے موافق تلوار کمر مین باندہی اور شاہ ایران کے
غلبہ اور فوج قیصری کے شکست کی اخبار سنکے اوسنے بہت بہاری فوج تیار کی اور بغداد
بہیجی عجم اور روم کی فوجون مین بڑی بڑی لڑائیان رہین آخر رومیون نے بڑی ہولناک
لڑائی کے بعد بغداد کو لے لیا بعد اوسکے شاہ عباس صفوی نے بغداد پر چڑہائی کی
اور بغداد کو سلطان سے چہین لیا کہتے ہین کہ رومی اسقدر مارے گئے کہ بغداد کی ہر گلی
و کوچہ سے خون کی ندیان بہتی تہین ابوبکر بادشاہ کو زندہ پکڑ کے پنجرہ مین قید کیا اور طرح
طرح کے عذاب کے ساتہہ دریا دجلہ مین کشتی پر بٹہا کے جلادیا دنوری افندی و عمر
افندی وغیرہ کو جو بڑے اکابر فوج سلطان کے تھے پھانسی دیدی اور محمد پادشاہ کو جو
ابوبکر پادشاہ کا بیٹا تہا خراسان بہیج کے مار ڈالا اور شاہ عباس بذات خود چند دنون بغداد
مین مقیم رہ کے حافظ پادشاہ سے لڑتا رہا اور موصل کو مسخر کرلیا آخر حافظ پادشاہ چند

لڑائیان لڑکے قسطنطنیہ چلا گیا اور وہان سے لڑائی کا سامان از سر نو کرکے پھر آیا شاہ بھی بغداد مین آکے اوس سے مقابل ہوا اور اوسکو شکست دی لشکر قیصر شکست کھاکے استنبول واپس چلا گیا حافظ بادشاہ نے بھاگتے وقت ایک بہت بڑی توپ جسکا سلیمان شاہ نام تہا اور بھاری ہونے کے سبب سے ساتھہ نہ رکھہ سکتا تہا زمین مین دفن کردی تہی شاہ نے یہہ خبر سنکے اوسکو نکلوا کے اصفہان بھیجدیا اور چند مرتبہ رومیون سے لڑکے خود بھی اصفہان چلا گیا اور چند دنون کے بعد وفات پائی جب شاہ عباس کی خبر وفات روم مین پہونچی تو خسرو بادشاہ ڈیڑھ لاکھہ لشکر لیکے ایران پر چڑھ آیا اور ایرانیون کو شکست دیکے موصل کو پلٹ گیا۔

اس عرصہ مین روم کے سردار اور امرا مین نہایت مخالفت پھیل گئی اور ایک دوسرے کے خواہان آبرو و جان ہوگئے اور ہزارہا مخلوق اس باہمی مخالفت کے سبب سے تباہ و ہلاک ہوئی خاص قسطنطنیہ مین سیکڑون گھر اور خانوادہ برباد ہوگئے امیر فخرالدین جو کوہ لبنان کا حاکم تہا فرانس سے ملگیا کیونکہ وہ خسرو بادشاہ سے مقابل ہوا تہا اسوجہ سے سلطان سے مطمئن نہ تہا سلطان کو جب اوسکے سازش کا حال عیسائیونکے ساتھہ معلوم ہوا تو احمد پاشا کے تحت مین فوج اوسکی تادیب کو روانہ کی مگر جب احمد بادشاہ کو شکست ہوئی تو فیروز اوغلی بحکم سلطان امیر کے مقابلہ کے لئے مامور ہوا اور اوسنے امیر کی فوج کو شکست دی امیر علی امیر فخرالدین کے لشکر کا سردار مارا گیا اور امیر فخرالدین زندہ گرفتار ہوا سلطان نے اوسکی خطا معاف کردی اور اپنے پاس بعزت رکھا اس عرصہ مین خبر ملی کہ امیر کے پوتے نے بیروت کو خراب و تاراج کردیا اور احمد بادشاہ کو

دمشق کے اطراف مین شکست دی سلطان یہہ سنتے ہی برہم ہوگیا اور امیر فخر الدین کو قتل کرڈالا اور اوسکے دونون بیٹون امیر مسعود اور امیر حسین کی بھی گردن مارنے کا حکم دیا تھا مگر پھر اونکی جان بخشی کردی ۱۳۸ھ مین سلطان مراد بنفس نفیس ایک لاکھہ فوج لیکے بغداد پر چڑہہ آیا راستہ مین اوسکا وزیر بہرام بادشاہ مرگیا اوسکی جگہہ طیار بادشاہ مامور ہوا بغداد پر پہونچکے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ کے متصل خیمہ زن ہوا اور لشکر ایران سے سخت لڑائی ہوئی طیار بادشاہ مارا گیا اور اسکی جگہہ مصطفےٰ بادشاہ وزیر ہوا آخر پچاس ہزار ایرانی مارے گئے اور بغداد فتح ہوگیا ایک ہزار ایرانی زندہ گرفتار ہوے اور سلطان کے روبرو اونکی گردنین ماری گئین اس فتح کے بعد سلطان نے اسلامبول مراجعت کی وہان پہونچکے بعارضہ بخار بیمار ہوا اور اپنے چہوٹے بھائی ابراہیم کے قتل کا حکم دیا مگر جان نے اوسے چہپا لیا اور اوسکے قتل کے اطلاع سلطان کو دی سلطان نے نعش دیکہنے کو طلب کی مگر حکیم معالج نے کہا کہ نعش کا دیکہنا آپکے عارضہ کو مضر ہے غرض اسطور سے ابراہیم کی جان بچی الغرض ۱۶ شوال ۸۴۹ھ مطابق ۱۴۴۶ء مین سلطان نے انتقال کیا اس سلطان کی عمر ۴۵ برس تھی اور ۱۷ برس سلطنت کی گھوڑے کی سواری کا نہایت شوقین تھا آٹھہ سو گھوڑے خاصہ کے ہمیشہ اوسکے اصطبل مین رہا کرتے تھے۔

## ذکر سلطان ابراہیم خان سلطان ۱۰

مراد کے مرتے ہی ارکان دولت ابراہیم کے پاس جو حرم مین قید تھا حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کے بھائی نے انتقال کیا آپ چلکے تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہون ابراہیم کانپ اوٹھا اور سمجھا کہ بھائی نے امتحانا اوسکا مافی الضمیر دریافت کرنے کو

یہہ پیام بھیجوایا ہے کہا مین نے دنیا چھوڑ دی ہے مجھے بادشاہی نہ چاہیئے لیکن ارا کیر
نے اوسکو اطمینان دلایا اور سلطان کی نعش لاکے دکہائی اوسوقت وہ مطمئن ہوا اور
نعش کے دفن کا حکم دیا اور مراد کا جنازہ سلاطین کیان کے موافق نہایت دہوم سے
اوٹہا کل فوج و لشکر اور اوسکی سوار یکے گھوڑے جسپر اولٹی زینین لگائی گئی تھین ساتہہ
تھے غرض بہ تجمل تمام جنازہ مدفن پہونچا اور دفن کیا گیا بعد فراغت سردارون نے ابراہیم
کو محبس سے نکال کے تخت روان پر سوار کیا اور مسجد مین لائے اور تلوار اوسکو حوالہ کی
اور توپون کی سلامی اوتاری گئی یہہ بادشاہ نہایت خفیف العقل اور کم عمر اور بزدل تھا
سوا عورتون مین بیٹہنے کے اور کسی امر کا سلیقہ نہین رکھتا تہا سات سے پانسو لونڈیان حسین
اپنی حرم سرا مین جمع کر رکھی تھین اور دن رات اونکی صحبت مین اپنی وقت عزیز کو برباد کیا
کرتا تہا سلطنت کا کل کام مان اور وزیر و نہیر ڈال دیا تہا مگر وزیرون نے جو خیر خواہ تھے
خوب انتظام کیا اور دولت عثمانی کی آبرو کو برقرار رکھا ۱۰۵۵ھ مطابق ۱۶۴۵ء مین عیسائیون
نے سلطانی جہازون سے کچہہ جہیڑ چہاڑ کی اسلئے چار سو جہازونکا بیڑہ اونکی تادیب کے
لئے لنگرگاہ قسطنطنیہ سے جزیرہ مالٹا کو روانہ ہوا اور فتح و کامیابی کے ساتہہ لوٹ آیا
۱۰۵۶ھ مین پھر عیسائیون سے لڑائی ہوئی مگر ارکان دولت کی حسن تدبیر سے کوئی خرابی
واقع نہین ہوئی فوج کے افسرون نے جب بادشاہ اور وزیر احمد شاہ کو عیش و عشرت
مین اسقدر ڈوبا ہوا دیکہا تو چاہا کہ سلطان کو قتل کر ڈالین مگر اونسے بہت سار روپیہ دیکے
اپنی جان بچائی افسران فوج نے سلطان کے سات مہینے کے بیٹے کو بادشاہ بنایا اور ابراہیم کو
محل مین قید دس روز کے بعد بعضے امیرون نے چاہا کہ بادشاہ کو باہر نکالین مگر

جن امرا نے اوسکو قید کیا تہا اونہون نے ۲۸ رجب ۵۸ سنہ ایسن ابراہیم کا کام تمام کر دیا
اس بادشاہ کی عمر ۲۹ برس کی تہی نو برس بادشاہی کی حرکات ناسزا اوس سے بہت صادر
ہوے شیخ الاسلام کی لڑکی کو بیاہ چہین لیا اور اسی سبب سے نیک چغری نے یورش کی
اور اوسکو ہلاک کیا

## ذکر سلطان محمد خان چہارم سلطان ۱۹

محمد خان چہارم سات برس کی عمر مین تخت نشین ہوے اونکی مان کوسم سلطان سلطنت کا
کام کرتے تہین ارکان سلطنت نے عورت کے حکومت قبول و گوارا نہ کی اور غدر
کر دیا اسلامبول مین نہایت تشویش پہیل گئی آخر کو سم سلطان سلیمان خواجہ سرا کے
ہاتہہ سے ماری گئین اور اونکے پاس سے بہت سا روپیہ اور اشرفی و چاندی و سونا
و جواہرات و قیمتی زیورات و چاندی سونے کے برتن برآمد ہوئے ۶۲ سنہ تک قسطنطنیہ
مین بے امنی اور فساد پہیلا رہا ۶۳ سنہ مین چالیس روز تک جا بجا ملک روم مین زلزلہ آتا
رہا جس سے بہت سے جانون اور مال کو نقصان پہونچا ذیقعدہ ۶۳ سنہ سے جمادی الاول
۶۴ سنہ تک ارکین سلطنت مین باہم خوب لڑائیان و کشت و خون ہوا کیا بادشاہ کی کمسنی
کے سبب سے کسی پر رعب و داب نہ تہا کوپرلی محمد نام وزیر ہوا اوسنے اپنی
عقل و تدبیر سے ان سب خانگی فتنہ کو فرو کر دیا اور عیسائیون پر لشکر بہیجا اور اکثر لڑائیان
فتح کین جزیرہ تینیدوس وغیرہ کو سنجر کیا ۶۵ سنہ مین عرب پر لشکر کشی کی اور ڈیڑہ لاکھ
آدمی کو غنیم کے لشکر مین سے قتل کیا اور مظفر و منصور مستقر سلطنت پر واپس آیا
تہوڑے ہی دنونمین اس صائب تدبیر وزیر کے خوش سلیقگی اور حسن انتظام سے

سلطنت روم کے انتظام اور اصلاح مین نمایان ترقی ہوئی مگر اوسکی زندگی نے وفا نہ کی
پانچ برس تین مہینہ دس دن وزارت کا کام نہایت خوش تدبیری سے انجام دیکے ۱۰
ربیع الاول ۱۰۷۲ھ کو رحلت کی نزع کیوقت بادشاہ اوسکے پاس آیا اور وصیت کی درخواست
کی وزیر نے کہا کہ سلطنت کے کامون مین عورتون کو دخل نہ دینا عورتونکے صحبت سے
بہت پرہیز کرنا اپنے لشکر کو راضی رکھنا ایک آدمی بھی فوج سے کم نکرنا عیسائیون سے
ہمیشہ لڑتے رہنا اور اونکو کبھی مہلت نہ دینا سلطان نے اس وزیر کی وفات کے بعد اوسکے
بیٹے احمد بادشاہ کو وزارت کا خلعت عطا کیا یہہ بھی اپنے باپ کا ایسا ہوشیار و مدبر تھا بیجا ۱۰۷۶ھ
مین اوسنے قلعہ کرید پر چڑھائی کی اور ۵ جمادی الاول ۱۰۷۷ھ مین قلعہ کے متصل پہونچگیا اس قلعہ پر بائیس برس سے
قیصر کی فوج حملہ کر رہی تھی مگر قلعہ کی استواری اور ذخیرہ جنگ و اسباب یا محتاج کی کثرت سے کبھی فتح
نہین ہوا تھا احمد بادشاہ نے قلعہ کا محاصرہ کرکے توپون سے قلعہ والون کو پراگندہ کردیا ۱۶۶۹ء مین
محصورین نے تنگ ہوکے امان طلب کی اور قلعہ خالی کردیا احمد بادشاہ کامیابی و فتح
کے ساتھہ سلطان کے حضور مین حاضر ہوا اور عنایات سلطانی سے اوسکے مرتبہ و اعزاز
مین اور ترقی ہوئی ۱۰۷۷ھ مین ملک روم مین طرح طرح کی آفتین نازل ہوئین علاوہ لڑائی
و کشت وخون کے متواتر زلزلون نے کتنے شہر و نکو نیست نابود کردیا بہت سے پہاڑ
شق ہوگئے وبائی طاعون سے لاکہونکون و مرد مرگئے برف باری اور سردی کی شدت سے
کرورہا چارپایہ و پرندہ ہلاک ہوئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ
مسیح بن مریم ہے چونکہ یہہ شخص نہایت گویا اور وجیہ اور شعبدہ باز تھا یہودی و عیسائی
کروہا گروہ اوسکے معتقد و مرید ہوگئے حاکم بیت المقدس نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کرے

مرد

مگروہ اسلامبول کو بھاگ گیا یہان صدر اعظم احمد پادشاہ نے اوسکو قید کر لیا ہزار ہا علف ای
سیکڑون روپیہ دیکے مجلس مین اوسکے پاس جاتے تھے اور ملاقات کرتے تھے
سلطان محمد خان بھی اوسکے ملنے کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان کرتا ہون تو میدان
مین کھڑا ہو اور مین اپنے لشکر سے کہتا ہون کہ وہ تجھپر تیر چلائین دیکھون تیر کا اثر تیرے
جسم پر ہوتا ہے یا نہین مسیح کاذب سلطان کے پانوں پر گر پڑا اور کہا کہ مین آپ کے
امتحان کی طاقت نہین رکھتا ہون سلطان نے اوسکے قتل کا حکم دیا مگروہ اوسی وقت
تایب اور مسلمان ہو گیا اور بہت سے یہود و عیسائی بھی مسلمان ہو گئے اسی طرح ایک شخص نے دعوی
کیا کہ وہ موعود مہدی ہے اور قتل کیا گیا ۱۶۸۳ء مطابق ۱۰۹۴ھ مین ۳ رمضان المبارک کو
سلطان محمد کے محل مین سلطان احمد پیدا ہوا اور چند دنون تک اس تقریب مین عام طور
پر خوشیان کی گئین ۱۶۹۱ء مطابق ۱۱۰۳ھ مین احمد پادشاہ نے جہبیس بریس وزارت کر کے
اکتالیس سال کی عمر مین انتقال کیا اور اوسکی جگہہ مصطفے پادشاہ وزیر ہوا اور سلطان ہے
نے اوسکو ڈیرہ لاکھ فوج کے ساتھہ شہر فینا کی تسخیر پر مامور کیا جو ملک نمسا اسٹریہ مین ہے
مصطفے نے وہان پہونچکے ممالک اطراف مین لوٹ و قتال شروع کر دیا چالیس ہزار قیدی
پکڑ کے سلطان کی خدمت مین روانہ کیے اور قلعہ فینا کو محاصرہ کر لیا اور قلعہ کے اکثر مکانون
گولون سے اوڑا دیا شبانہ روز پینتالیس دن تک باہد گر گولونکی بارش رہی توپونکے
دہوئین سے رات و دنین تمیز نہ تہی فینا کی فوج و رعیت خوب لڑی اور شاہان عیسائی
سے مدد بھی طلب کی ۱۶۸۳ء مین اسی ہزار فوج عیسائی مختلف قومون کی قلعہ کی مدد کو آئی
اس فوج کے سپہ سالار نے سلطان کی فوج کو دیکھہ کے کہا کہ افسر فوج کا ناتجربہ کار ہے

اس لئے کہ نشیب مین اوسنے اپنی لشکر کو رکھا ہے اور بلند مقامات کو بلا محافظت چھوڑدیا ہے بے شک ہم اوسپر غالب ہوجائینگے الغرض دونون لشکر ایک روز خوب لڑے صبح سے شام تک بہت ہی سخت لڑائی ہوائی ہزارہا آدمی طرفین کے خاک و خون مین مل گئے شام کو دونون لشکرون نے اپنے ڈیرون پر مراجعت کی مگر فوج روم کی اس لڑائی سے نہایت خستہ وضعیف ہوگئی تہی اپنے ڈیرے اور مقام چھوڑکے بھاگ گئے صبح کو جب عیسائیون نے سنا نہایت خوش ہوئے اور خالی خیمون پر جا پڑے مال و اسباب خوب لوٹا اور اپنی فوج مین تقسیم کیا سلطان اس بزدلی و بیدین سے نہایت برہم ہوا اور مصطفے بادشاہ کو صدارت اعظم سے معزول کرکے اوسکی جگہہ ابراہیم بادشاہ کو خلعت وزارت عطا کیا ان دنونمین پوپ روم نے تمام اقوام عیسائیونکو سلطان سے لڑنے پر ترغیب دی اور جابجا فوج سلطانی اور عیسائیون سے لڑائیان ہوئین جسمین اکثر عیسائی فتحیاب رہی سلطان نے جب ابراہیم بادشاہ کو لایق وزارت کے نپایا تو اوسے موقوف کردیا اور سلیمان بادشاہ کو اپنا وزیر بنایا اور وہ ۱۶۸۶ء مین عیسائیونکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر پہلے ہی لڑائی مین بھاگ کے قسطنطنیہ چلا آیا سلطان نے نہایت خفگی و غیظ مین آکے اوسکو قتل کرڈالا اور سیاوش بادشاہ کو خلعت وزارت سے سرفراز کیا اور یہہ تمام سال آفات و مکروہات مین گذرا قحط سالی اور آتش زدگی سے بہت سا ملک خراب و برباد ہوگیا بعد اوسکے سپاہ ینیچری سلطان سے بگڑ گئی اور چاہتی تہی کہ کچھہ فساد برپا کرے اور سلطان کو تخت سے اوتاردے کہ سلطان نے خود تخت سے کنارہ کشی اختیار کی اور اپنے بھائی سلیمانخان

ثانی کو سلطنت سپرد کرکے خود علیحدہ ہوگیا اور سوائے شکار کے اور کسی طرف توجہ و رغبت نہین کرتا تہا

## ذکر سلیمانخان ثانی سلطان ۲۰

یہہ سلطان ۱۰۵۲ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ۱۰۹۹ھ مین تخت پر بیٹہا اوسکے جلوس کرتے ہی فوج باغی نے سیاوش پادشاہ کو اوسی کے مکان مین قتل کر ڈالا اور تین سو آدمی اور بہی اس ہنگامہ مین مارے گئے اور افسران فوج مین خانہ جنگی اور قتل و خون ہونے لگا عیسائیون نے اسوجہ سے ہر طرف غلبہ کیا اور جسکو موقع ملا سلطانی ملک داب لیا اور کسی نے بیرونی دشمن کے دفع پر توجہ نکی اور کہان سے کرتے گھر کی خانہ جنگیون اور کشت و خون سے کسکو فرصت تہی سیاوش پادشاہ کے بعد اسمعیل پاشا وزیر ہوا اور تین مہینہ کے بعد برطرف ہوگیا اور اوسکی جگہہ تکفور مصطفےٰ بادشاہ مقرر ہوا ۱۶۸۸ء سنہ مین والی نما اسٹریہ نے شہر بلغراد بلگیر یا کو لے لیا ذوالفقار افندی شاہ نما کے پاس سفارت پر بہیجا گیا والی نما نے ایلچی سے درخواست کی کہ اُسکا سجدہ کرے سفیر نے انکار کیا دس مہینہ اسی درخواست و انکار مین گذر گئے آخر سلطان سلیمانخان نہایت طیش مین آکے بذات خود مقابلہ کو آیا اور بہت سخت لڑائی کے بعد فتح پائی اور اپنا ملک غنیم سے واپس کرلیا اور پھر کو پریلی مصطفےٰ بادشاہ کو ساہہ و سلیحہ والی نما پر مکرر چڑہائی کی خزانہ مین روپیہ نہ تہا اسلیئے تمام چاندی اور سونے کے برتن لیکر روپیہ کرا ڈالا اور فوجی مصارف مین اونکو صرف کیا کئی مقامات دشمن کے فتح کئے بلگیر یہ کو فتح کرلیا بعد اوسکے قسطنطنیہ کو لوٹ آیا ۲۲ رمضان سنہ ۱۰۰۲ مین تین سال نو مہینہ سلطنت کرکے مرض استسقا

مین وفات پائی مکانونکی تعمیر اور باغون کی آراستگی کا اوسکو بہت شوق تہا۔

## ذکر سلطان احمد خان ثانی سلطان ۲۱

سلیمان خان کے وفات کے بعد جب احمد خان ثانی تخت نشین ہوا ارکان دولت نے حیاتی زادہ حکیم باشی کو مقید کیا اور اوسپر دعوی کیا کہ اوسنے سلطان کو بے آب و دانہ مار ڈالا آخر کو اوسے قتل کیا احمد خان نے کوپرلی مصطفے پاشاہ کو والی نما کے مقابلہ پر بہیجا اور دونون لشکرین مقابلہ ہوا ناگاہ مصطفے پاشاہ جو فوج مین آگے آگے جا رہا تہا گولی کے لگنے سے مارا گیا اور سلطان کے لشکر نے شکست کہائی مگر اوسی دن قیصر روم نے دریائی لڑائی مین عیسائیون پر فتح پائی علی پاشاہ وزیر ہوا مگر اوسکی بدمزاجی اور خشونت سے عام لوگ ناراضامند تھے اسلئے وہ بہت جلد معزول ہوکے جزیرہ قبرس (سایپرس) بہیجدیا گیا اور حاجی علی پاشاہ والی حلب وزیر ہوا ۱۰۴۲ھ مین چوتہائی شہر قسطنطنیہ آگ سے جل گیا اور حاجی علی پاشاہ اپنی وزارت سے موقوف ہوگیا اور ایک شخص مصطفے نامی وزیر مقرر ہوا شاہ نما نے فرصت پاکے بلگیہ یا کو محاصرہ کرلیا ہ ذیقعد الحرام سنہ مذکور مین بہت بہاری لشکر اوسکی مدافعت کے لئے روانہ ہوا شاہ نما نے خبر پاکر محاصرہ اوٹہالیا محرم ۱۰۴۳ھ مین پھر قسطنطنیہ مین آگ لگی ایک حصہ شہر کا بالکل خاک سیاہ ہوگیا مصطفے پاشاہ وزارت سے معزول اور احمد پاشاہ اوسکی جگہہ وزیر مقرر ہوا اور اوسنے اپنی عہد وزارت مین قطعًا ممانعت کردی کہ کوئی عیسائی رنگین لباس زرد جوتہ سمور کی ٹوپی نہ پہنے گھوڑے پر سوار نہو کالے کپڑے ہمیشہ پہنا کرے سواری مین گدہا رکہے تاکہ مسلمان و عیسائی مین

آمادت و امتیاز سے چند دنونکے بعد احمد شاہ بھی ریاست سے معزول کر دیا گیا اور سورلی علی پاشاہ اوسکی جگہہ مامور ہوا یہہ طرابلس شام کا والی و حاکم تہا سنہ ۱۹۱۸ء مطابق ۱۲ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۶ھ مین سلطان کو مرض استسقا لاحق ہوگیا اور اوسی مین اوسنے رحلت کی تین برس آٹہہ مہینہ سلطنت کی یہہ بادشاہ فاضل اور خوشنویس تہا سیر و شکار اور راگ و رنگ کو بہت دوست رکھتا تہا

## ذکر سلطان مصطفےٰ خان ثانی پسر محمد خان چہارم سلطان ۲۳

یہہ بادشاہ سنہ ۱۶۹۵ء مین تخت نشین ہوا اور جلوس کرتے ہی منادی کی کہ بندگان خدا کے لئے یہہ بات ہرگز مناسب نہین ہے کہ گھرونمین آرام سے بیٹہین کیونکہ عیسائیون نے مسلمانونکے ملک پر حملہ و ہجوم کر رکہا ہے ہمارے اباو اجداد ہمیشہ عیسائیون سے برسر رزم رہے ہین اونہین کے قدم بقدم مین بہی عیسائیون سے لڑنا مسلمانون پر واجب ہے کہ میری اطاعت کرین بعد اوسکے حسین پاشاہ کو امیر البحر کر کے جنگی جہاز عیسائیون کے مقابلہ کو روانہ کئے حسین پاشاہ نے بحر ابیض مین عیسائیونکو شکست دی اور جزیرہ سا لے لیا وہان سے والی اسٹریہ سے جا کے مقابلہ کیا اور اوسکو شکست عظیم دی توپخانہ عیسائیونکا چہین لیا اور اکثر قلعون کو منہدم کر دیا جاڑے کے موسم مین شہر ارون مین ٹہرا رہا اور شروع گرمی جرار فوج والی اسٹریہ کے مقابلہ مین بہیجکر فتح پائی عیسائی قیدی اور اونکا توپخانہ جو لڑائیونمین چہین لیا تہا ہمراہ لیکے بڑی شوکت و دبدبہ سے قسطنطنیہ مین داخل ہوا

اس عرصہ مین خبر ملی کہ مسکوب یعنے روس نے قلعہ ازوف کو محاصرہ کر لیا ہے سلطان نے بہاری فوج دشمن کے دفع کرنیکو بہیجی جسنے تیس ہزار روسیونکو ہلاک کیا

اور لڑائی فتح کرکے قسطنطنیہ واپس آگئے پھر سلطان نے لاکھ فوج کے ساتھہ شاہ
جرمن پر حملہ کیا اور لڑائی فتح کرکے واپس آگیا ہنوز یہان دم نہین لیا تہا کہ سنا فوج جرمن
پھر جمع ہورہی ہے اس لئے سلطان نے پھر قصد کیا اور الماس بادشاہ کو پہلے ہی روانہ
کیا مگر الماس بادشاہ لڑائی مین مارا گیا آخر کو شاہ لندن اور ہالنڈ نے بیچ مین پڑکے جرمن اور روم
مین ۲۶ رجب سنہ ۱۱۱۱ کو مصالحہ کرادیا اور سلطان وہان سے شہر ادرنہ کو واپس آیا اور چند
دنون شکار کہیلتا رہا بعد اوسکے قسطنطنیہ مین داخل ہوا فوج کے سردارون نے سلطان سے
اس مصالحت کے سبب سے ناراضی ظاہر کی اور بغاوت شروع کردی سلطان کو قید کرکے
محبس مین بہیجدیا جہان اوسنے رحلت کی جب فوج نے غدر کیا ہے تو لوگون نے صلاح
دی کہ بادشاہ اپنے بہائی سلطان احمد کو قتل کرڈالے کہ فوج کے لوگ جو اوسپر گہمنڈ کرتے
ہین راہ پر آجائینگے مگر سلطان نے نمانا اور یہہ کہا کہ سلطنت سے معزول ہونا بدرجہا اس
بات سے بہتر ہے کہ مین اپنے حقیقی بہائی کے خون سے اپنے ہاتہونکو رنگون اور نامی کا
سیاہ دہبہ اپنے ساتہہ آخرت لیجاؤن اوسکی عمر چالیس سال نو مہینہ سات دن تہی تحصیل
علوم مین اپنا وقت زیادہ صرف کیا کرتا تہا

## ذکر سلطنت احمد خان ثالث بن سلطان محمد رابع سلطان ۲۳

یہہ بادشاہ پینتالیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹہا باغی فوج کے افسرون نے فیض اللہ
افندی شیخ الاسلام کو قتل کیا مگر سلطان نے سانس تک نہ لی جب پوری طرح سلطنت
پر قایم ہوگیا بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول اور تہوڑی ہی مدت مین کئی وزیر
بدلے آخر کو علی پاشا مستقل وزیر ہوئے اور سنہ ۱۱۱۵ مین عیسائیون سے لڑا اور اونکو

ثلث

شکست دی سنہ ۲۱ء مین عیسائی بادشاہون مین باہمد گر خوب لڑائیان ہوئین پطرس شاہ ماسکو نے کارلوس شاہ سویڈ پر فتح پائی شاہ آخر الذکر نے سلطان کے پاس پناہ لی شاہ ماسکو کو یہہ بات بہت گران گذری اور سلطان سے اور اوس سے بگڑ گئی سلطان نے محمد پادشاہ کو اوس سے لڑنے کیلئے روانہ کیا اور محمد پادشاہ نے اوسکو شکست دی اور صلح کر لی سلطان کو محمد پادشاہ کی یہ حرکت پسند نہین آئی اور اوسکو خدمت سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا سنہ ۱۷۱۶ء کے آخر مین سلطان اور شاہ سکو سے پچیس سال کے لئے صلح ہو گئی قیصر نے یوسف کو بھی خفا ہو کے برطرف کر دیا اور سلیمان پادشاہ کو مامور کیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو اوسکے ملک مین پہونچا دے اور اوسکے اخراجات کے لئے پادشاہی خزانہ سے روپیہ دلوا دے کارلوس نے پہلے دس لاکھہ روپیہ مانگے اور دلا دئے گئے پھر اوسنے گیارہ لاکھہ کا سوال کیا سلیمان پادشاہ بگڑ گیا اور لشکر کو حکم دیا کہ سلطان کے ملک سے جبرا اوسکو نکال دین اوسوقت کارلوس پاس تین سو سپاہی تھے جنہون نے ۲۶ ہزار فوج روم سے مقابلہ کیا اور گرفتار ہوئے سلیمان نے کارلوس کو قلعہ ڈیمیوطاش مین قید اور چند دنون بعد دیموتیکا مین بھیج دیا سلطان نے کارلوس کے خرچ کو یکہہ درماہہ مقرر کر دیا اور سلیمان کو اس قصور پر کہ بے حکم سلطان کے اوسنے اسقدر زیادتی کارلوس کے ساتھہ کی برخاست کر دیا اور ابراہیم پادشاہ کو مقرر کیا اکیس دن بعد اوسکو بھی معزول کر کے علی پادشاہ کو وزیر بنایا کارلوس نے اپنی بہن کی طلب پر سویڈ جانیکا قصد کیا سلطان نے اوسکو بعزت و احترام سنہ ۲۶ء مین رخصت کیا اور چھہ سو چاؤش اوسکے ہمراہ کئے اور آٹھہ

گھوڑے باسازہ سامان مرصع اور تلوار جواہر نگار خلعت مین دی کارلوس قیصر کا ممنون و مشکور اپنے گھر پہونچا

۱۷۳۵ء مین فوج قیصری نے اکثر بلاد بناد قمہ پر فتح پائی والی جرمن نے عہد شکنی کی اور رومی فوج سے لڑا علی پاوشاہ مارا گیا فوج نے شکست کہائی خلیل پاوشاہ والی بغداد وزارت پر مامور ہوا شہر اور قلعہ ہمدان شہر بلگیریہ مین آیا اور والی جرمن سے لڑا اور شکست پائی اس سبب سے سلطان نے اوسکو موقوف کردیا پھر محمد پاوشاہ وزیر ہوا آٹھہ مہینہ کے بعد معزول ہوگیا اور ابراہیم پاوشاہ کے داماد کو وزارت ملی ۱۷۳۹ء مین والی جرمن نے صلح کرلی احمد خان کے عہد سلطنت مین ایک سو چالیس مرتبہ قسطنطنیہ مین آگ لگی اور بہت سے مکان خاک سیاہ ہوگئے مسکو اور والی پولونیا مین صلح ہوگئی رومی لشکر نے ایران کی طرف توجہ کی نہاوند و تبریز تک پہونچی تھے کہ شاہ ایران نے صلح کا پیام بہیجا اور سلطان نے اس شرط پر قبول کرلیا کہ جو ملک قیصر کا اوسنے لے لیا ہے واپس کردے ہنوز یہہ گفتگو طے نہین ہوئی تہی کہ شاہ ایران نے انتقال کیا اور طہماسپ ثانی تخت پر بیٹہا نادر شاہ اوسکا سپہ سالار تبریز مین آکے رومی کے لشکر سے لڑا اور اوسکو بہگادیا سلطان دوسرے لشکر کی ترتیب کر رہا تہا کہ دفعتہ فوج مین فساد عظیم برپا ہوگیا ابراہیم پاوشاہ مارا گیا اور محرم ۱۱۴۳ھ مین باغی فوج نے احمد خان کو تخت سے اوتار کے محمود کو اوسکی جگہہ بہٹلایا یہہ پاوشاہ ۲۷ سال چار مہینہ دس دن زندہ رہا ہر قسم کے خطوط لکہنے مین اوسے خوب مہارت تہی شعر بہی لکہتا تہا۔

## ذکر سلطان محمود اول بن مصطفے خان ثانی سلطان ۲۴

جب سلطان محمود تخت نشین ہوا تو فوج میں ایک ہنگامہ مچا ہوا تھا چھ ہزار سپاہی اور کئی بادشاہ
اس فساد میں مارے گئے آخر ابراہیم پاشا والی حلب وزیر ہوا اور اوسنے بلوائیوں
سے تعین دینی شروع کین کسی کو قتل کی کو معزول کسی کو قید لیکن وہ خود بھی تھوڑے
ہی دنونمین وزارت سے معزول کر دیا گیا عثمان بادشاہ وزیر ہوکے دریا کی راہ سے
مصر کو روانہ ہوا اسپین کے جہازون سے اور اوس سے مقابلہ ہوا جہاز است سلطانی
پراگندہ ہوگئے وزیر غنیم کے ہاتھہ مین گرفتار ہوکے مالٹہ پہنچا دیا گیا جب جہاز لنگر
مالٹہ پر پہونچے شہر کے باشندے تماشہ دیکھنے آئے ایک فرانسیس حکام لنگر
اور مالٹہ مین رہتا تہا جہازونکو دیکھتا پھرتا تہا ایک کوندین اوسنے عثمان بادشاہ کو
زخمی اور بے سروسامان دیکھا اور حکام اسپین کو کچھہ روپیہ دیکے عثمان بادشاہ کو اپنے
گھر لے آیا اور اوسکا علاج کیا اور جب وہ اچھا ہوگیا تو اوسے مصر لیگیا اور وہان سے قسطنطنیہ
لایا عثمان نہایت ممنون ہوا اور رخصت ہوا اوس فرانسیس کو دیکے رخصت کیا سنہ ۲۳ھ
مین طغیل عثمان بادشاہ لشکر بقصد مقابلہ ایران اسلامبول سے نکلا اور سواد بغداد مین
لشکر ایران کو ہزیمت دی اور گردستان تک جاکے پلٹ آیا پھر سلطان محمود نے ابراہیم
پاشا احمد پاشاہ اور رستم بادشاہ کو فوجون کے ساتھہ ایران بہیجا ان لوگون نے
کرمانشاہ وسنا اردلان وہمدان وغیرہ پر فتح پائی طہماسپ ثانی نے ایلچی بدرخواست
صلح احمد پاشاہ کے پاس بہیجا نادرشاہ نے جو اوسوقت حاکم سیستان تہا طہماسپ
ثانی کو تخت سے اوتار کے برائے نام اوسکے بیٹے شاہ عباس ثالث کو تخت پر بٹہایا
اور قیصر کو لکہا کہ جسقدر ملک ایران کے تمہارے قبضہ مین آگئے ہین اون سے دست

ورنہ لڑائی کے لئے تیار رہو اور قبل جواب آنیکے لشکر لیکے متصل بغداد کے پہونچ گیا
اور لشکر قیصری کو شکست دیکے دجلہ پار ہوا اور بغداد کو محاصرہ کر لیا قیصر نے طوپال عثمان پاشا کو
اسی ہزار فوج کے ساتھہ مقابلہ کو بھیجا ۲۶ صفر ۱۱۴۶ھ کو دریائے دجلہ کے کنارہ آپس مین خوب لڑائی
نو گھنٹہ تک ہوتی رہی آخر کو کہیت رومیون کے ہاتھہ رہا اور نادر بھاگ گیا اور محاصرہ بغداد کا
اوٹھہ گیا سلطان نے یہہ خبر سنکے تین روز متواتر تمام شہر قسطنطنیہ مین روشنی کی اور ہر قسم
کی عام خوشی و مسرت کا اظہار کیا گیا تین مہینہ بعد نادر شاہ نے فوج جمع کر کے پھر مقابلہ کیا
پہلے اور دوسری مرتبہ تو رومیونکو فتح ہوئی مگر تیسری مرتبہ اونکو شکست فاش ہوئی طوپال
پاشا میدان جنگ مین مارا گیا قیصر کو یہہ خبر سنکے بہت افسوس ہوا اور علی پاشا کو مقابلہ
کیلئے بھیجا پھر اسمعیل پاشا کو انتخاب کر کے اوسکے بعد ہی محمد پاشا کو روانہ کیا اسی
اوکہار بھیجا مین ۲ صفر ۱۱۵۵ھ کو اسکے ساتھہ ایک لڑائی ہوگئی نادر شاہ نے متواتر
لشکر روم پر حملہ کر کے ہر بار شکست دی اور شہر کرکوک تک فتح کر لیا سلطان محمود نے
آخر کو صلح کر لی اور سرحد روم و ایران وہی قرار پائی جو سلطان مراد کے وقت مین تھی تب
مسکوب سے بھی اس شرط پر صلح ہوگئی کہ اوسکے جہاز بحر اسود مین نہ آوین اور شہر و بلاد
روم جو مسکو نے سابق مین لے لئے تھے واپس کر دے اور قلعہ ازوف کو خود منہدم
کر دی اور دوسرے عیسائی قومون کی طرح روم مین تجارت کے لئے مجاز رہے
اور بعہد نامہ دونون کے وکلا مین مقام بلگیریا مین مرتب ہوا شاہ جرمن نے بھی چند مرتبہ
لڑ کے صلح کر لی اور فرانسیس سے بھی باقرار ۲۰ سال کے صلح ہوگئی ۱۷۴۰ء مین شاہ
سویڈن نے بھی مصالحہ کر لیا ۱۷۱۱ء مین سلطان محمود پیدا ہوا تھا اور ۲۴ صفر ۱۱۶۷ھ مین اسنے

انتقال

انتقال کیا ۵۰ سال زندہ رہا۔

## ذکر سلطان عثمان خان ثالث پسر مصطفےٰ خان ثانی سلطان ۲۵

عثمان خان سوم مصطفےٰ خان ثانی کا بیٹا جو محمود اول کا بھائی تھا ۱۱۱۲ھ میں پیدا ہوا اور محبس میں پڑا ہوا تھا ۱۱۶۷ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا تنہائی اور خلوت کو نہایت پسند کرتا تھا سعید افندی کو اپنا وزیر کیا اور اس خوف سے کہ افسران فوج سلطان احمد خان کی اولاد کو بادشاہ نہ بناوین محمد و بایزید و اورخان کو قتل کر ڈالا ۱۱۶۹ھ قسطنطنیہ میں آگ لگی اور صدر اعظم کی حویلی اور دو ثلث شہر قریب ایا صوفیہ تک جل گیا ۱۱۷۱ھ میں سعید افندی معزول اور محمد راغب پاشا وزیر ہوا اونہیں دنون میں ۵ صفر ۱۱۷۱ھ میں سلطان عثمان خان نے تین برس سلطنت کر کے جامع عثمانی کو جسے محمود اول نے بنانا شروع کیا تھا تمام کر کے انتقال کیا

## ذکر مصطفےٰ خان سوم بن احمد خان سوم سلطان ۲۶

مصطفےٰ خان ثالث تخت پر بیٹھا اور اپنی بہن صالحہ سلطانہ کی شادی اپنے وزیر راغب پاشا سے کر دی چونکہ وزیر نہایت ذی شعور تھا اوسکی ہمت ہمیشہ ملک گیری اور لڑائی کی طرف مایل رہتی تھی مگر اجل نے اوسکو مہلت ندی اور جلد مر گیا اوسکی جگہہ حمزہ پاشا وزیر ہوا اور چھہ مہینہ کے بعد معزول کر دیا گیا اور مصطفےٰ پادشاہ اوسکی جگہہ مامور کیا گیا ڈیڑھ برس کے بعد وہ بھی علحدہ ہوا اور محسن زادہ محمد پاشا وزارت سے سرفراز ہوا تین مہینہ بعد وہ بھی برخاست اور ماہر حمزہ پاشا چالیس روز تک وزیر رہا اوسکے بعد علی پاشا صدر اعظم مقرر کیا گیا اس عزل و نصب میں ۱۱۸۳ھ تک چند بار مسکوین

لڑائی ہوئی اور سلطان کے لشکر نے فتح پائی تو یہ بخانہ روس کا چہین کے قسطنطنیہ مین
لے آیا وہ ذیقعدہ ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۳ء کو سلطان نے انتقال کیا۔

## ذکر سلطان عبدالحمید خان بن احمد خان سوم سلطان ۲۷

یہہ بادشاہ سلطان مصطفے ثالث کا بھائی اور سلطان احمد سوم کا بیٹا تہا ۱۱۸۷ھ مین
پیدا ہوا اور ۱۱۸۷ھ مین تخت پر بیٹہا مزاج مین صلح پسندی کا مادہ زیادہ تھا تخت پر
بیٹہتے ہی ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۷۷۴ء مین عیسائی سلاطین سے صلح کرلی کیونکہ خانگی
اور متواتر ہنگامون اور بکھیڑون کی وجہ سے اوسکی سلطنت مین نہایت ضعف آگیا تہا
اور لشکر و فوج کی بغاوت سے ملک تباہ ہو رہا تہا صلح کے بعد حسین پاشا کو باغیان
عرب کی گوشمالی پر روانہ کیا جس نے قرار واقعی اس فساد کو مٹا دیا اور سرکشون کو پوری
سزا دی مگر روس و جرمن نے آپس مین اتفاق کرکے سلطان پر چڑہائی کی یوسف
پاشا و علی پاشا مقابلہ کے لئے مقرر کئے گئے یوسف بادشاہ نے پہلے جرمن
کے فوج سے مقابلہ کیا اور قلعہ شیش کو سنحر کرلیا اور علی بادشاہ نے بھی روس سے
خوب مقابلہ کیا اسی بادشاہ کے زمانہ مین کریم خان زند نے بصرہ کو فتح کرلیا مدت
سلطنت اوسکی پندرہ سال تہی اور عمر ۶۳ سال۔

## ذکر سلطان سلیم خان سوم ابن مصطفے خان سوم سلطان ۲۸

یہہ بادشاہ ۱۱۷۵ھ کو پیدا ہوا اور ۱۲۰۳ھ مطابق ۱۷۸۹ء مین تخت عثمانیہ پر بیٹہا اور اپنی
تمام تر ہمت اوسنے بری اور بحری فوج کی آراستگی مین مصروف کی تہوڑے ہی
دنون مین ڈیڑہ لاکھ فوج تیار ہوگئی اور شاہان جرمن و روس سے لڑائی بھی چہڑ گئی

دو مہینہ نہایت سخت لڑائی رہی ۱۷۹۱ء مین یہ سالار نے صلح کرلی مگر ملکہ روس نے
جس کا نام کیتہ این تھا اور اپنے شوہر پیٹرس سوم کو مار کے تخت نشین ہوگئی تھی
اس معاہدہ و مصالحہ کو قبول نہین کیا اور جرار لشکر قلعہ اسمعیل پر بھیجا جس مین تیس
ہزار رومی فوج رہتی تھی جب روسیون نے قلعہ پر یورش کی توپ اور گولیون سے
اسقدر روسی مارے گئے کہ قلعہ کی خندق لاشون سے پٹ گئی چونکہ روسی فوج
بکثرت تھی قلعہ کی فصیل پر چڑھ گئی اور تین شبانہ روز قلعہ کے اندر ایسی لڑائی ہوئی
کہ قلعہ کے راستون مین خون کی ندیان بہتی تھین قلعہ کے عورت و بچون نے بھی
بڑی دلیری و جرأت کی اور سب مارے گئے صرف ایک شخص اس ہنگامہ سے
بچگیا اور قسطنطنیہ مین جاکے خبر کی رومی لشکر کو یہہ خبر سنکے نہایت جوش و غیظ آگیا
اور چاہتے تھے کہ روسیون پر ٹوٹ پڑین اور اپنے اون مقتول بھائیون کا عوض جو قلعہ اسمعیل
مین مارے گئے تھے دل کھول نکالین مگر انگلستان اور پروشیا نے بیچ بچاؤ کردیا یوسف
بادشاہ اپنے عہد سے موقوف کیا گیا اور محمد پاشا کہ چھیاسی برس کی عمر کا بڈھا
تھا وزارت پر مامور ہوا اوسکے بعد پونا پارت شاہ فرانس اور انگریزونمین لڑائی
شروع ہوگئی اور کہیت فرانس کے ہاتھہ رہا اور فرانس نے سلطان سے دوستی
وصلح کرلی سلطان نے بعض لوگ اپنے یہان کے فرانس روانہ کئے کہ جنگی مدبیرین
تعلیم پاکے ترکی فوج کو بوضع ولایتی فوج کے تعلیم و تربیت کرین مگر سپاہ ینکچری نے
اس بات کو پسند نہین کیا اور سلطان کے حکم سے منحرف ہوگئے الغرض
سنہ ۱۲۰۶ھ مین مسمی اورخان نے فوج باقاعدہ جس کا لقب فوج نظام ہے ترتیب دی

تقریبا دو ہزار فوج باقاعدہ بسرکردگی مسعود آغا قسطنطنیہ مین تیار ہوئی جس نے جنگ عکہ
مین نہایت بہادری ظاہر کی اور سولہ ہزار فوج نظام قربان مین بہ تحت افسری قاضی بادشاہ
تیار ہوئے جسکو سلطان نے اسلامبول مین طلب کیا راہ مین ایک شخص قاضی پاشا
کے خیمہ مین اوسکے مارنے کو گھس آیا مگر قاضی بادشاہ نہایت بہادر و جری
سپاہی تھا بیدار ہوتے ہی اوسنے دشمن کو ٹھکانے لگادیا جب وہ مع لشکر شہر کے
قریب پہونچا ینکچری فوج نے شہر مین غدر مچادیا چند مکانات مین آگ لگادی اور
قہوہ خانون اور مسجدونمین جمع ہوکے آمادہ فساد تھے سلطان نے بمصلحت وقت
کے لحاظ سے قاضی بادشاہ کو حکم دیدیا کہ وہ لشکر سمیت قربان کو واپس چلا جائے
چونکہ انگریز و فرانس مین صفائی نہ تھی اسلئے انگریز چاہتے تھے کہ سلطان فرانس
سے دوستی ترک کردے مگر سلطان نے قبول نہ کیا سفیر انگلستان ناکام واپس
گیا اور انگریزون نے غفلت مین اسکندریہ پر قبضہ کرلیا مگر محمد بادشاہ والی مصر نے
پھر اسکندریہ کو انگریزون سے چھین لیا اب انگریزون نے مصالحت کی پھر سلسلہ
جنبانی کی اور اپنے واسطہ سے سلطان اور روس سے صلح کرادی اس واقعہ کے
بعد وزارت روم مین بہت تغیر و تبدیل ہوئے اور کئی بادشاہ برطرف و مقرر
ہوئے آخر مین حلمی ابراہیم بادشاہ وزارت پر مقرر ہوئے ۱۲۲۲ھ مین فوج ینکچری
نے غدر کرکے بیاہت سے بادشاہ جو فوج نظام کے ترتیب مین سلطان کے شریک
تھے مارے گئے اور فوج نے سلطان کو معزول کرکے مصطفےٰ خان چہارم کو تخت
نشین کیا اس بادشاہ نے اٹھارہ سال سلطنت کی اور ۴۸ سال زندہ رہا۔

ذکر

۲۹

## ذکر سلطان مصطفے خان رابع بن سلطان عبد الحمید خان سلطان

سلطان مصطفے چہارم سنہ ۱۲۲۲ مین تخت پر بیٹہا یحیہ بادشاہ سنہ ۱۹۳ مین پیدا ہوا اس نے تخت پر بیٹہتے ہی تمام فوج قدیم کو ہر طرح کی تسکین و دلاسا دیا اور تمام امور جزی و کلی سلطنت کے مفتی اور موسی پاشا کو سپرد کر دئے اور چند دنون بعد موسی پاشا کو معزول اور طیار پاشا کو مقرر کیا یونا پاٹ کو سلطان سلیم خان کے معزول ہونے سے بہت تاسف ہوا اور روس سے اوسنے اتفاق اور صلح کر لی سفیر انگلستان قسطنطنیہ مین آیا اور اپنے بادشاہ کی طرف سے دوستی و خیر خواہی کا اظہار کیا تہوڑے ہی عرصہ مین مفتی اور طیار پاشا مین بگڑ گئی طیار پاشا رشچک کو چلا گیا اور وہان کے حاکم مصطفے بیرقدار سے ملگیا اور مفتی قیقچی کی مدد سے جو فوج کے گذشتہ غدر مین سرغنہ تہا مدار المہام اور مختار کل ہو گیا بیرقدار کو چونکہ فوج ینی چری سے سخت عداوت تھی اسلئے اوس نے شاہ روس کو ملایا اور اوسکے مدد سے اسلامبول کی عزیمت کی اکثر ارکین سلطنت کو اوسنے بسازش اپنا طرفدار کر لیا اور شہر ادرنہ مین پہونچا فوج ینکچری بیرقدار کے آنے سے مشوش ہوئی مگر اوسنے اونکی تسلی و طمانیت کر دی اور کہلا بہیجا کہ ہم تمہاری مدد کو آئے ہین کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے بعد اوسکے حاجی علی کو کہ نہایت مدبر و جری آدمی تہا فوج کے ساتہہ قسطنطنیہ روانہ کیا حاجی علی نے قیقچی کے نوکرون کو توڑ لیا اور آدہی رات کو اوسکے گھر مین گھس گیا اور قیقچی کو قتل کر کے اوسکا سر لے آیا اور بیرقدار کے پاس روانہ کیا بیرقدار سر کے پہونچتے ہی سوا اسلامبول مین داخل ہوا اور بادشاہ سے فوج ینی چری اور علماء الله افندی کی موقوفی اور اپنی عفو تقصیر کی درخواست

کی جسکو سلطان نے بمجبوری قبول کیا اور بیرقدار سے ملاقات کی اور کہا کہ فوج کو جہاز مین
مین جانے کا حکم دو اور اسکے بیرقدار نے صدر اعظم سے کہا کہ جو کچھہ ہم کھین اوسکو مان لو
اور ہمارے شریک رہو صدر اعظم نے تھوڑا تامل کیا تہا کہ بیرقدار نے اوسکو گرفتار کرلیا
اور فوج سمیت شہر کو چلا دربان نے دروازہ بند کرلیا بیرقدار نے پکار کے کہا کہ مصطفےخان
سلطنت سے معزول ہوگیا سلطان سلیم خان کا حکم ہے دروازہ کہول دو والا ہم دروازہ
کھول کے اندر گھس آئینگے اور تمکو مار ڈالینگے یہانتک کہا ہی رہے تھی کہ باسوں نے سلطان
مصطفےخان کو خبر پہونچائی سلطان کشتی پر سوار ہوکے دریا کے راستہ سے شہر مین آیا
اور سلیم خان کو قتل کرڈالا اور بازار کے چوراہہ پر اوسکی لاش پہکوادی اور اپنے نوکرونکو
محمودخان کا سر لانے کے لئے حکم دیا اودہر بیرقدار دروازہ کو توڑکے شہر مین
گھس آیا اور محل شاہی کی طرف چلا تاکہ سلیم خان کو لاکے تخت پر بٹہائے ناگاہ
لاش سلیم کی راہ مین پڑی دیکہی اور گھوڑے سے فوراً اوترکے لاش کو گود مین لیلیا
اور ڈاڑہین مارکے رونا شروع کیا سید علی نے پکارکے کہا کہ یہہ وقت رونے
دہونے کا نہین ہے جلد اوٹہو اور دشمنون سے بدلہ اور محمودخان کی خبر لو کہ مبادا
وہ بھی مارا جائے اور خاندان آل عثمان بے چراغ ہوجائے بیرقدار فوراً کہڑا ہوگیا
اور گھوڑے پر بیٹہہ بک ٹٹ بہگایا اور قیصر کی محل سرا پر پہونچگیا مصطفےخان کے
لوگ محمودخان کے مارنے کو وہان پہونچگئے تھے بیرقدار نے اونکو مارکے بہگادیا
اس دار و گیر مین وہ کسی قدر زخمی ہی ہوا پھر محمودخان کو نکال کے تخت پر
بٹہایا اور مصطفےخان کو قید کرلیا

ذکر

## ذکر سلطان محمود خان ثانی ابن سلطان عبد الحمید خان سلطان ۳۰

یہہ سلطان ۹۹ سنہ آ مین تولد ہوا اور ۱۹ جمادی الاول ۱۲۲۳ سنہ کو تخت عثمانیہ پر جلوہ افروز ہوا چونکہ ہمت اولوالعزم تھا تمام مفسدین اور سرکشون کو جنہون نے ملک مین بے امنی پھیلا دی تھی مغلوب کیا ۱۲۴۴ سنہ مین شاہ ایران سے بھی مقابلہ و لڑائی ہوی محمد رؤف پادشاہ ڈیڑھ لاکھ فوج کے افسری سے اس مہم پر بھیجا گیا شاہ ایران کی طرف سے ولیعہد عباس میرزا ی قاچار فوج لیکے مقابلہ آیا اور توپیراق قلعہ کے صحرا مین دونون لشکر مقابل ہوئے اور سخت لڑائی ہوی اس لڑائی مین غلبہ ایران کو رہا اور قریب دو مہینہ کے مین بہت نقصان ہوا آخر کار سلطان و شاہ مین صلح ہوگئی چونکہ ینکچری کی فوج کو بہت غلبہ ہوگیا تھا جسکو چاہتے تھے تخت پر بٹھا دیتی تھی اور جسکو چاہتے تھے اوتار دیتی تھی سلطان نے چاہا کہ خوب استیصال کرے لہذا اوسنے بڑے بڑے اراکین کو اپنی طرف توڑ لیا اور ۱۲۴۱ سنہ مین ایک دن ستر ہزار آدمی ینکچری کے قتل کر ڈالے جو بظاہر انسانی طاقت سے دشوار نظر آتا ہے اور اس سرکش گروہ کو جسکے اختیار مین سلطان کا عزل و نصب تھا بکلی مستاصل کر دیا کوئی شک نہین کہ یہہ بڑا اہم کام تھا ایسی طاقت ور قوم کو ایک دمین نیست و نابود کر دینا کچھہ چھوٹی بات نہین ہے اسی سے اس پادشاہ کی ہمت اور حوصلہ کو قیاس کر لینا چاہیئے اس واقعہ کی تاریخ کسی نے غزائے اکبر نکالی ہے جس مین ۱۲۴۱ عدد نکلتے ہین۔

۱۲۴۴ سنہ مین سلطان کو شہنشاہ روس سے مقابلہ کا اتفاق ہوا اور شکست ملی آخر کو صلح ہوگئی اور سلطان کو تاوان جنگ فریق غالب کو ادا کرنا پڑا محمد علی پادشاہ والی مصر نے بھی اس سلطان کے عہد مین نہایت ترقی کی شامات و حلب و حجاز پر

بالکل قابض ہوگیا اور حکومت سلطان کی ان ممالک سے بالکل اوٹھادی صرف برائے نام سکہ وخطبہ سلطان کا جاری تہا القصہ سلطان نے ۱۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ روز دوشنبہ کو انتقال کیا انکی وفات مین لوگ دو روایت بیان کرتے ہین ایک یہہ ہے کہ محمد علی پاشا کے دوستون نے جو اسلامبول مین تہے اوسکو زہر دیدیا اسواسطے کہ تین روز کے علالت مین اوسکا کام تمام ہوگیا دوسری روایت یہہ ہے کہ اوسنے محمد حافظ بادشاہ کو بڑے لشکر کے ساتہہ محمد علی بادشاہ کے مقابلہ پر روانہ کیا تہا جب اوسکے شکست کی خبر پہونچی سلطان اس غم وغصہ مین مبتلا ہوا اور تیسرے روز وفات پائی بعض کا یہہ بیان ہے کہ اس شکست کی خبر پہونچنے کے قبل سلطان نے رحلت کی اس سلطان کی عمر ۵۰ سال کی تہی اور ۳۱ سال دو مہینہ دس دن سلطنت کی۔

## ذکر سلطان عبدالمجید خان پسر سلطان محمود خان ثانی سلطان ۳۱

یہہ بادشاہ ۲۳ اپریل ۱۸۲۲ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۲۳۷ھ کو پیدا ہوا اور اپنے باپ کے وفات کے بعد ۲ جولائی ۱۸۳۹ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۲۵۵ھ کو تخت نشین ہوا اس بادشاہ کے عہد مین بڑے بڑے واقعہ پیش آئے محمد علی پاشا نے جس نے سلطان محمود خان کے عہد مین اپنا لقب خدیو مصر مقرر کیا تہا اور حرمین شریفین اور شامات پر مستقل قبضہ کر لیا تہا بڑی ترقی کی آخر ۱۲۵۷ھ مین شامات حرمین شریفین کو چہوڑ دیا انگلستان نے سلطان کی حمایت کی اور قلعہ عکہ بہی محمد علی بادشاہ کے قبضہ سے نکال کے سلطان کو دلادیا اور یہہ قرار پایا کہ محمد علی پاشا صرف مصر اور اوسکے توابع پر نسلاً بعد نسل قابض رہے اور سلطان کے کل ملک کو خالی کردے ۱۲۶۳ھ مین محمد علی پاشا اسلامبول مین گیا

اور تین دن وہان رہا سلطان نے اپنے روبرو اوسکو بیٹھنے کا حکم دیا اور قہوہ کی پیالی
عطا کی اگرچہ اوس نے پیالی تو لی مگر تعظیما سلطان کے روبرو اوسنے نہین پی دو لاکھ
ریال و تحایف قیمتی اوسنے سلطان کو پیشکش کئے اور اسی قدر ریال سلطان نے
اوسکے خراج مین معاف کر دئے ایران اور سلطان مین اسنے مکرر مستحکم صلح بھی کرادی
اور اوسکے ثابت اوسنے سلطان کو آیندہ کے لئے بہت کچھ نشیب و فراز سمجھایا۔
اس سلطان کے عہد مین بڑا واقعہ قلعہ سیاستول کی فتح ہے اوسکی تفصیل یہہ ہے
کہ ۱۸۵۳ء مین شہنشاہ روس نے چار لاکھ سپاہ کے ساتھہ سلطان کے ملک پر
چڑہائی کی اور یہہ پیام بہیجا کہ ہمارے ہم مذہب عیسائی بہت سے تمہارے ملک مین بستے
ہین اونکی معابد اور مذہبی حکومت اور اونکی عدالت کا انتظام وغیرہ ہم سے متعلق رہنا چاہیے
اور چند پرگنہ سلطنت روم کے مالدیویا اور والیشیا جو سرحد روس سے ملی ہوئی تھی اور
جسمین پندرہ لاکھہ آدمی آباد تھے دبا لئے سلطان نے عمر پاشا کی سپہ سالاری سے
دو لاکھہ فوج دشمن کے مقابلہ کو روانہ کی نو مہینہ تک خوب لڑائی ہوتی رہی طرفین کے دو لاکھہ
آدمی کام آئے روس کے لشکر مین سے جو لوگ بچگئے وہ سلطانی سرحد سے بہاگ گئے
لیکن پہر مقام سنیوب پر ۴۰ ہزار روسی آگرے اور وہان پر پانچہزار ترکی فوج ایک
دنمین ماری گئی انگریز اور فرانس نے اتفاق کر کے سلطان کی مدد کی اور چار سو
جنگی جہاز اور ایک لاکھہ لشکر لیکے مالٹہ کی راہ سے گیالی پولی مین جا اوترے تاکہ
بحر الاسود کے بنادر مین جو رعایا ہین اونکو روس کے جنگی جہازون کی دست برد و
تاخت و تاراج سے بچائین چنانچہ ۲۲ مارچ ۱۸۵۴ء کو مقام اوڈیسہ مین جو بڑا آباد بندر تہا

مقابلہ ہوا انگریزی و فرانسیسی جہازنے گولون سے کئی روسی جہاز جلا ڈالے اور
اور کئی غرق کردئے اور تیرہ جہاز جنپر بارود گولہ وغیرہ سامان تھا پکڑ لائے اسی عرصہ
مین روسیون نے قلعہ سلیسٹریا کو محاصرہ کرلیا جہان ترکیون کی صرف آٹھہ ہزار فوج
تھی اور لاکھہ فوج روسیہ نے ڈنیوب کو جا گھیرا کامل دو مہینہ قلعہ لڑتا رہا اہل قلعہ نے
خوب دلاوری کی روسیون کے کئی حملہ رد کردئے آخر کو جب سپہ سالاران روس نے
دیکھا کہ قلعہ تو غایت استحکام سے کسیطرح فتح نہین ہوتا اور مفت مین فوج کٹی جاتی
ہے لاچار اونہون نے دہاوا کردیا اہل قلعہ نے اونکے حملہ کو خوب روکا اور پسپا کردیا
ارلوف سپہ سالار روس مارا گیا اور قلعہ کی دیوار کے نیچے بہت سے سردار اور
سپاہی روسیون کے کام آئے اور غنیم کی سپاہ بھاگی تیس ہزار روسی اوس
جگہہ مارے گئے فرانس اور انگریزون نے اپنا جنگی جہازات کا دریائے ڈنیوب مین
جو حد فاصل عملداری روم و روس کی ہے آگے بڑہا یا کریمیا کا ضلع جو روس کے حدین
ہے کنارہ کنارہ فتح کرتے چلے گئے اور اپلوڑیا پر خشکی مین اپنا لشکر جو تقریبًا
پچاس ہزار تہا جا اوتارا اودہر مقابلہ مین بھی چون ہزار سپاہی روس کے آکہڑے
ہوئے فرانس نے پیش قدمی کی اور انگریزون نے اونکی تقلید غرض بڑی سخت
لڑائی ہوئی اور اوسی دن روس نے فاحش شکست کہائی اور بہاگا دو ہزار آدمی
اوسکے اس لڑائی مین کام آئے اور تین ہزار زخمی ہوئے انگریز و فرانس کے
چہہ سو آدمی مقتول اور دو ہزار زخمی ہوئے دوسرے دن متفقہ لشکر آگے بڑہا
اور بلاک لاوا کو چہین لیا بہت روسی سردار قید کرکے قسطنطنیہ کو بہیجدئے وہان سے

برزہ کے سپاستول کو جو بڑا نامی اور مضبوط قلعہ روسیونکا تھا جا گھیرا انجینیروں نے دمدمہ باندھنے
شروع کردئے راتون کو شبخون مارتے اور دنکو روسیون سے مقابلہ ہوتا تھا ستمبر مین الکبو
سنہ ۱۸۵۴ء کو جہازی فوجین لندن سے یہان پہونچگئین اور قلعہ پر گولون کی بارش ہونے لگی
بلاک لاوا پر روسیون کی مدد بہت آگئی اور انہون نے ترکی فوج کو ہزیمت دی مگر انگریزون
کی ہائلندرز رجمنٹ فوراً اونکی مدد کو پہونچی اور نہایت آہستگی اور ہنرمندی سے روسکی فوج
کو شکست دی دوسرے روز سوار و پیادہ اور توپخانہ باہمدگر مقابل ہوئے اور کلہ بکلہ لڑائی ہونے
لگی ترکیون نے اپنی شجاعت و مردانگی سے روسیونکے دانت کھٹے کردئے اتنے
مین ایک اور تازہ دم لشکر روسیونکا آکے بلاک لاوا اور سپاستول کے درمیان حایل
ہوگیا لشکر متفقہ ون کو جسقدر توپون سے قلعہ کی دیوار گرا دیتا تھا روسی رات کو اوسے
پھر درست کر لیتے تھے اس محاربہ مین بہت سے ڈالنڈا و عورتین صرف ہمدردی کے
لحاظ سے مجروحین کی تیمارداری اور معالجہ کیلئے ہمراہ تھین مس نائٹنگل اور اوسکے
ساتھ پچہ سات عورتین صرف انسانی ہمدردی کے لحاظ سے اس لڑائی مین شریک
تھین اور اپنے اعزہ و اقارب کیطرح زخمیونکی خدمت مین رہا کرتی تھین پانچوین نومبر سنہ ۱۸۵۴ء
کو مقام انکرمان پر روسیون نے انگریزی فوج پر سخت حملہ کیا اور ایسا یکایک پل پر سے
اوتر آئے کہ جب تک لڑائی نہین شروع ہوئے کسی کو خبر تک نہ ہوئے اس سبب سے
انگریزی فوج کو دم لینے اور تیار ہونے تک کی مہلت نہ ملے دوسرے لشکر سے
روسیون کی انگریزی چہاؤنی کے سیدہی جانب حملہ آور ہوئے تیسری فوج بائین جانب
سوارون پر جا گری غرض دفعتہ چند جگہہ پر مقابلہ اور بڑی سخت لڑائی مچ گئی انگریزی

سپہ سالار نے روسی فوج کے قلب پر حملہ کیا اور ہر لشکر فرانس نے دوسری طرف
سے یورش کی بارہ گھنٹہ تک وہ مار کوٹ ہوئی کہ العظمۃ اللہ آخر روسی فوج ہلاک لاوا
کیطرف بھاگی اور ہر فرانس کے توپخانہ سے گراپ کی بوچھار پڑنے لگی روسیون کے
ساٹھہ ہزار آدمیون مین سے نصف جیتے جاگتے بھاگ گئے انگریزی لشکر مین جنکی
تعداد آٹھہ ہزار تھی پانسو مارے گئے اور دو ہزار زخمی ہوئے ۲۰ مارچ ۱۸۰۵ء کو نکولاس
شہنشاہ روس مرگیا اور اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا اور اوسنے پچاس ہزار فوج
قلعہ اور محصورین کے مدد کو روانہ کی اور ہر انگلند اور فرانس سے بھی بہت سا اسباب جنگ
اور تازہ دم فوج آگئی تھی ڈیڑھ لاکھ آدمیون نے سباسٹول کو گھیر لیا نقب بھی قلعہ
کے دروازہ تک جا پہونچی ۸ جون ۱۸۵۵ء کو سپہ سالار انگریزی لارڈ رگلان اور سپہ سالار
فرانس پلیکوف نے حملہ کے لئے صلاح کی مگر سباسٹول کے گرد پہاڑیون پر
برج اور مورچہ روسیون کے تھے وہان سے وہ گولہ پڑتا تہا کہ قلعہ کے قریب کوئی ٹہر
نہین سکتا تہا اسلئے یہہ تجویز کی گئی کہ پہلے یہہ پہاڑیان لے لیجائین چنانچہ انگریزی
لشکر نے ریدان کے مورچہ پر حملہ کیا اور گو اونپر آگ برستی رہی مگر وہ قدم بڑہاتے
ہوئے پہاڑ کی چڑہائی تک پہونچگئے روسی بہی خوب دل توڑ کے اس حملہ کے روکنے
پر تلے ہوئے تھے آخر سپاہ انگریزی کو اونہون نے پلٹا دیا پانسو آدمی انگریزی
لشکر کے مقتول ہوئے اور دو ہزار زخمی جس مین لارڈ رگلان بھی تھے جو آخر کو اسی
جراحت و زخم مین گذر گئے اور اونکی جگہہ جنرل سمس مقرر ہوئے بلا دسار ڈینیا کی
پندرہ ہزار فوج بھی انگریزون کی اعانت کو پہونچی جس کا سرکردہ جنرل ماریو راتھا

اسنے بھی انگریزون کے پاس اپنی چھاؤنی ڈالی رات کو روسیون نے سارڈینیا کے
لشکر پر شبخون ڈالنا چاہا اور پچھلی رات کو وہ نکلے ایک ٹیکریے سے جب وہ نیچے
اترے تھے کہ فرانس کی فوج سے مقابلہ ہوگیا اور خوب گولی چلی آخر کو روسیون کے
پانون اوٹھ گئے راہ مین بہاگتے وقت بہت سے کیچڑ کی دلدل مین پہنس کے مرگئے
اور جو بچکے جنوب کے جانب پل پر بہاگے جاتے تھے اودہر سے سارڈینیا کے توپخانہ
سے آگ برسنے لگی کشتیونکا پل جسپر فوج مغلوب بہاگ رہی تھی گولون کی مار
سے ٹوٹ گیا اور بہت آدمی غرق ہوگئے تین ہزار دوسو آدمی روسیونکے مارے گئے
اور اوس سے دوچند زخمی ہوئے انگریزون نے اس لڑائی مین چارسو قیدی زندہ
گرفتار کئے پانچوین ستمبر روز چہارشنبہ کو قلعہ پر دہاوا شروع ہوا بم کے گولے قلعہ مین
پھینکے گئے اور رقعب مین آگ دیدی گئی وہ ایسے اوڑے کہ ہزارون قلعہ والون کی
جانونکا نقصان ہوا جمعرات کا تمام دن اور جمعہ کی تمام شب خوب گولہ چلا اس آتشبازی مین
جابجا آگ بھی لگ گئی جس نے بڑا نقصان پہونچایا وہان تو جانون کے لالے پڑے تھے
اس آگ کو کون بجہاتا جمعہ کے دن قلعہ کے اندر سہ پہر کو میگزین مین ایک گولہ جاکے
ٹوٹا اور سارا میگزین اوڑ گیا اور اوسکی وجہ سے شرقی فصیل قلعہ کی جڑ سے اوکھڑ کے
صاف ہوگئی بڑے بڑے پتہر پرندون کے مانند ہوا پر اوڑتے نظر آتے تھے غرض
ایک حشر اور تلاطم برپا تہا دس ہزار آدمی روسیون کے اس ہنگامہ مین ہلاک ہوئے آٹھوین تاریخ
شنبہ کو سب لشکرون نے ملکے دہاوا کردیا اور ملیکوف کے مورچہ پر چڑہ گئے
ہرچند مورچہ والون نے بہت کچھ روک ٹوک کی مگر بہادران فرانس کے مورچہ پر پہونچکے

فتح کا نشان کا ذ دیا اور ہر توپوں کا شکر میگزین اور جانے سے بیدست و پا ہو گیا تھا اور
ڈنیوب مین انگریزی و فرانسیسی جہاز آکھڑے ہوئے اور گولے مارنے شروع کر دئے
الغرض روسیون نے قلعہ مین آگ لگادی اور خود چلتے پھرتے نظر آئے دوسرے دن متفقہ لشکر
فتح کے پھریرے اڑاتے ہوئے قلعہ مین داخل ہوئے اس قلعہ پر بارہ مہینہ محاصرہ رہا پانچ زبردست
لڑائیان ہوئین طرفین کے ایک لاکھ آدمی کام آئے بعد اس فتح کے پارس مین وکلا اور سفیر شاہان
یوروپ اور ٹرکی کے جمع ہوئے اور صلح نامہ تیار ہوا لڑائی موقوف ہوئی قیدی اور ملک طرفین
کے ایک نے دوسرے کو واپس کر دئے لندن مین ۱۸۵۶ء کو اس تقریب فتح مین بہت بہاری
جشن ہوا تمام شہر مین خوب روشنی ہوئی اور آتش بازی چھوٹی گئی یہہ بڑا تاریخی واقعہ
ہے جو ایام سلطنت سلطان عبدالمجید خان کو بہت دنون تک یاد دلاتا رہے گا۔

اس بادشاہ کے عہد سلطنت مین بڑا امر عظیم باقیات صالحات مین تعمیر مسجد نبوی
علے صاحبہا الف الف صلوۃ و سلام ہے جو ۱۲۶۴ھ مین شروع اور ۱۲۷۶ھ مین تمام ہوئی ایک
کرور دینار سے زیادہ خرچ ہوا پہلے اسمین چار دروازہ تھے اب ایک پانچوان دروازہ بنام
باب مجیدی بنوایا گیا اس سلطان کے عہد مین نصاریٰ اور اہل اسلام مین بہت لڑائیان ممالک
شام مین ہوئین جسمین مسلمانونکو ہی غلبہ رہا آخر کو ذیحجہ ۱۲۷۷ھ کو سلطان نے اس دنیائے
ناپایدار سے رحلت فرمائی اور مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے
برابر مدفون ہوئے۔

## ذکر سلطان عبدالعزیز خان بن سلطان محمود خان ثانی سلطان ۳۲

یہہ سلطان ۹ جولائی ۱۸۳۰ء کو پیدا ہوا اور ۹ جولائی ۱۸۳۹ء مطابق ۵ ذیحجہ ۱۲۵۴ھ کو اپنے

ں سلطان عبد المجید خان کے وفات کے بعد تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتے ہی
سنے عربون کو قید سے رہا کیا اور اپنے جلوس کی اطلاع تمام سلاطین کو دی اسنے اپنی
ے مین بہت عمدہ عمدہ اصلاحین جاری کین اہلکارونکو جو نہایت کاہل و خاین تھے موقوف
یا اور لایق اور متدین لوگون کو منتخب کرکے اونکی جگہہ مامور کیا بادر کا اجارہ جو عیسایونکو
باتا تہا اوسنے اپنے وقت مین موقوف کردیا ملکی اور مالی امور مین بھی بہت سے جدید اصلاح
شرق کی جنگی فوج اور جہازات مین بھی عمدہ ترتیب اور انتظام کیا تار برقی اور ریل اپنے
ے مین جاری کی غرض زمانہ کے اقتضا اور حالت کے موافق بہت کچہہ انتظام اور بندوبست
شاہ ایران ناصر الدین شاہ قاجار سے ازسر نو اتحاد و دوستی کو بڑہایا اپنے بہای سلطان
د المجید خان کی خواصون اور حرم کو جو سیکڑون تہین عدت کے منقضی ہونیکے بعد
کردیا کہ جسسے چاہین نکاح کرلین ۱۲۷۹ھ آمین قاہرہ مصر کا دورہ کیا اور توفیق پاشاہ کو
د علی پاشاہ کا پوتا تہا خدیو مصر کا خطاب عطا کیا اوایل ۱۲۸۴ھ آمین سلطان نے یورپ کے
و سیاحت کا ارادہ کیا پارس اور لندن کی سیر کی ہر جگہہ بڑی گرمجوشی سے اونکا
قبال ہوا وہان سے معاودت کے بعد اور بہت سی اصلاحین بوضع یوروپ اپنی ملک
جاری کین مگر ان اصلاحات اور جنگ گذشتہ کے مصارف کا قرضہ بہت بڑہ گیا اور خود
مصارف سلطان کے اسقدر تھے کہ خزانہ کی حالت نہایت نازک ہوگئی تھی اسوجہ سے
ے علما اور امرا اور اراکین بگڑ گئے اور سلطان کے معزول کرنیکی سازشین باہم ہونے
نچہ روز سہ شنبہ ۲ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ مطابق ۲۹ مئی ۱۸۷۶ء کے آدہی رات کو بعض
ر سلطان مراد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اونکو چہاؤنی سن لانیکی ترغیب دی جب سلطان

چہاؤنی مین داخل ہوئے چہہ بجے صبح کے کل ارکان دولت حجرہ رحیمیہ مین جمع ہوئے اور سلطان مراد کا ہاتھہ پر بیعت کی بعد اوسکے چار شخص وزیر و نمین سے محل کشکطاش مین گئے جہان سلطان عبد العزیز خان رہتے تھے اور سلطان سے عرض کی کہ قوم نے بلحاظ مصالح ملکی آپکو سلطنت سے معزول کیا اور سلطان مراد آپکی جگہہ تخت پر بیٹہلائے گئے آپ محل طولیقیو مین رونق افروز ہون آخر سلطان عبد العزیز خان اور اونکی والدہ اور اہل و عیال تین کشتیون پر سوار ہوکے صبح کے نو بجے محل مین داخل ہوئے اور نہایت ملول و محزون بسر کرنے لگے ۱۱ جمادی الاول سنہ مذکور کو بال برابر کرنیکے لئے قینچی طلب کی اور اوسی قینچی سے دونون ہاتہونکی رگونکو کاٹ کے خودکشی کرلی تمام محل مین کہرام مچگیا ڈاکٹر و معالج دوڑے مگر اونکے پہونچتے پہونچتے یہان کام تمام ہوچکا تہا اوسنے پندرہ برس کچہہ مہینہ سلطنت کی اور ۶۴ برس کی عمر مین وفات پائی۔

## ذکر سلطان مراد خان خامس سلطان ۳۳

سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے عزل کے بعد سلطان مراد ۷ جمادی الاول سنہ ۹۳ آ مطابق ۳ جی سنہ ۱۸۷۶ع کو تخت پر بیٹہے اِنکے عہد سلطنت مین سرویہ و مانٹی نیگرو مین بوجہہ غدر لڑائیان ہوتی رہین ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ع کو سلطان بوجہہ علالت و خفقانیت شیخ الاسلام و اراکین کے اتفاق و مشورہ سے سلطنت سے علیحدہ کردئے گئے اور سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سلطان عبد المجید خان مرحوم کے بیٹے رونق بخش سلطنت ہوئے۔

## ذکر سلطنت سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سلطان ۳۴

سلطان عبد الحمید خان سلطان عبد المجید خان کے دوسرے بیٹے ہیں ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ع مطابق ۵ شعبان سنہ ۱۲۵۸ھ کو پیدا ہوئے اور سلطان مراد کے عزل کے بعد ۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ع مطابق ۱۰ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ کو تخت قسطنطنیہ پر جلوہ افروز ہوئے انکے عہد سنہ ۱۸۷۸ع مین روس و ٹرکی کے لڑائی کا بمصالحہ خاتمہ ہوا مگر اس مصالحہ مین بہت سے ممالک سلطان کے قبضہ سے آزاد و باہر کر دے گئے۔

برٹش سفیر وقع قسطنطنیہ کی سرکاری رپورٹ مورخہ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس سال اندازہ کل آمدنی ٹرکی کا ایک کرور چھتیس لاکھ چھیاسی ہزار پونڈ اور اندازہ اخراجات ایک کرور چالیس لاکھ نواسی ہزار پونڈ کئے گئے تھے۔

سلطان کی اولاد مین تین بیٹے اور دو بیٹیان ہین جنکی تفصیل مع تاریخ ولادت ذیل مین ذکر کیجاتی ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اول | محمد سلیم افندی۔ | ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۷۰ع | مین پیدا ہوئے |
| دوم | زکیہ سلطانہ | ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۷۱ع | |
| سوم | نعیمہ سلطانہ | ۵ اگست سنہ ۱۸۷۶ع | |
| چہارم | عبد القادر افندی | ۲۳ فروری سنہ ۱۸۷۸ع | |
| پنجم | احمد افندی | ۴ مارچ سنہ ۱۸۷۸ع | |

چونکہ سلطان ہنوز سریر خلافت پر جلوس فرما ہین اسلئے اونکے زمان خلافت کے واقعات آیندہ مورخین پر محول رکھے جاتے ہین اللہ تعالے اس سلطنت ابد مدت کو ہمیشہ قایم رکھے آمین یا رب العالمین فقط

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

# خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب بتاریخ اخاطفا بکمال اہتمام وجانفشانی بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ سنہ ۸۸ء
مطابق ۱۷ ارجب المرجب سنہ ۱۳۰۵ آروز شنبہ چہب سے کے تیار
ہوگئی جن قدر الون سے پیشگی قیمت سے مدد فرمائی ہے
انکا شکریہ تہہ دل سے ادا کیا جاتا ہے گو اسکے اہتمام صحت
اور طبع میں تا امکان کوئی دقیقہ چھوڑا نہیں گیا تاہم
اگر بمقتضاے بشریت کوئی غلطی رہ گئی ہو
ناظرین سے تمکین سے امید ہے کہ اوسکو
بمقتضاے آن انسان
تمت بالخطاء والنسیان
معاف فرمائینگے
برکہ یمان کارہا دشوار
نیست
فقط
مم

تمام شد

بخط بندہ مربوط

محمد عبد الرشید حسن کانپوری